۱ مہر آفاق	۲ فیض رحمانی	۳ نور احمدی	۴ میخانۂ عشق	۵ نشۂ عرفان
۶ اسرار محبت	۷ گنجینۂ فقر	۸ نسخۂ حکمت	۹ نظر مرشد	۱۰ حسن معاملہ
۱۱ صلای عام	۱۲ ذکر خیر	۱۳ گلشن وحدت	۱۴ نقد وقت	۱۵ نکات سلوک
۱۶ مطلع قرب	۱۷ قوت ارشاد	۱۸ نغمۂ شہود	۱۹ شاہد غیب	۲۰ حاصل کلام
۲۱ عالم خیال	۲۲ ساقی جذب	۲۳ طریقۂ تلاوت	۲۴ علم نافع	۲۵ جواہر [illegible]
۲۶ ذوق طاعت	۲۷ وسعت بیان	۲۸ غنیمت بارده	۲۹ شرح صدر	۳۰ بزم [illegible]
۳۱ انوار المشارق	۳۲ مناقب الخلفا	۳۳ برکات محمدیہ	۳۴ لمعۂ نور	۳۵ سند حدیث
۳۶ اوراد شاذلیہ	۳۷ رسالۂ سلوک	۳۸ اشعار منتخب	۳۹ وادی الفت	۴۰ عروۂ طہور
۴۱ شراب طہور	۴۲ فیض صحبت	۴۳ صحیفۂ راز	۴۴ حدیث نعمت	۴۵ جزو نالۂ عندلیب

در مطبع شاہجہانی واقع بھوپال مطبوع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین
اما بعد واضح ہو کہ ہمارے شیخ المشائخ امام الطریقہ کاشف الحقیقہ غوث
زمان محبوب خلاق **حضرت شاہ محمد آفاق** رضی اللہ عنہ کو اپنے
بزرگون سے اجازت جملہ سلاسل متعارفہ اولیاء اللہ کی حاصل تھی اور
طریقہ آپ کا جامع برکات جملہ طرق اور باعتبار سہولت سلوک کے اقرب الطرق
الی اللہ اور مناسب اس دور آخر زمان کے ہے اور نسبت آپ کی نہایت
عالی ہے کہ زبان اور قلم اوس کی شرح سے قاصر ہے اور آپ کے خلیفہ
اعظم ہمارے حضرت قطب الاقطاب مجدد العصر خلیفۃ اللہ نائب جناب رسالت پناہ
سیدنا و مولانا حضرت **فضل رحمن** مدظلہ الاعلی رونق افزای طریقہ آنجناب
اور فیض رسان خاص و عام ہین چنانچہ رجوع عالم کا آپ کی طرف شرقاً و غرباً
ہے اور وارث اتم حضرت قبلہ کے اونکے خلف الصدق پیر و مرشد برحق محبوب الٰہی
وارث جناب رسالت پناہی ولایت پناہ عالی مناقب **حضرت سید احمد میان**

صاحب مرظلہ الاقدس ہین اگرچہ حضرت شاہ آفاق کا بچوں...
ولایت کابل تک آپ کا نام تہا مگر حضرات موصوف سے ہر طرف مشـ
خاص و عام ہوا اللہم زد فزد و بارک برکتہ و اسعتہ چونکہ یہہ رسالہ بیان
سلسلہ اور طریقہ اور سلوک اور علو نسبت اعلی حضرت کے ہے لہذا
شہرۂ آفاق رکہا اور راقم الحروف فقیر **نور الحسن** احمدی کہ گدا
آستانہ ان حضرات کا ہے یہہ رسالہ اوس کی اول تصنیف ہے جو فیض
اون کے مرقوم ہوتا ہے **فیض در بیان سلسلہ** فی زماننا جو
اولیاء اللہ شائع ہین منجملہ اون کے سلسلہ ہمارے حضرات کا جامع بر
اکثر طرق ہے اور جس قدر شعبہ اس سلسلہ مین پیدا ہوئے ہین اور
سے نہین نکلے منشا اس کا یہ ہے کہ یہہ طریقہ حضرت صدیق اکبر رضی ا
سے ملتا ہے ... بت کبری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ...
کمالا ... کا بسبب ضمنیت کے آپ مین ظہور ہوا ہے لہذا منا
... حال و استعداد زمانہ کے کمال خاص اس طریقے مین پیـ
... منجملہ بعد حضرت امام جعفر صادق کے جو بواسطۂ امام قاسم و حضرت
فارسی رضی اللہ عنہم نسبت صدیقی رکہتے ہین اور سلسلۂ آبائی سے نسبت
علوی ہے اول حضرت سلطان العارفین ابو یزید بسطامی رض سے طریقہ
اویسیہ پیدا ہوا بعد ازان حضرت خواجۂ عبد الخالق غجدوانی رض سے
خواجگان شائع ہوا آپ کو ذکر نفی اثبات حضرت خضر علیہ السلام سے
تہا اور ایک سلسلہ آپ کا حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رض سے ملتا
بعد ازان خواجۂ خواجگان حضرت خواجۂ بہاء الدین محمد نقشبند رضی ا
سے طریقۂ نقشبندیہ جاری ہوا آپ کو علاوہ اپنے شیوخ کے حضرت عبـ

دربہشت نروم تا یاران خاندان خود را نیارم کمینہ یاران من تا اینجا ہ قارم شفاعت کند سی سال ست کہ انچہ بہاء الدین می گوید خدا می کند انتہی اصول طریقۂ نقشبندیہ کے تمام متاخرین نے اختیار فرمائے ہین بعد ازان حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ سے طریقۂ مجددیہ کا ظہور ہوا آپ کو علاوہ طریقۂ نقشبندیہ کے جملہ سلاسل متعارفہ مثل سلسلۂ قادریہ و سہروردیہ و چشتیہ وغیرہ کے اجازت حاصل تھی منجملہ آپ کے ملہمات کے یہہ الہام ہے کہ غفرت لک ولمن توسل بک بواسطۃ او بغیر واسطۃ الی یوم القیامۃ انتہے اس طریقہ مین بھی بہت سے مشارب پیدا ہوے چنانچہ طریقۂ حضرتین یعنی حضرت ایشان وحضرت خازن الرحمۃ رضی اللہ عنہما اور طریقۂ احسنیہ حضرت سید آدم بنوری رض کا اور طریقۂ زبیریہ اور مظہریہ اور طریقۂ حضرت شاہ ولی اللہ رض کا اور طریقۂ محمدیہ حضرت خواجہ ناصر عندلیب رضی اللہ عنہ جس کے مروج حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ ہوے بعد ازان ہمارے شیخ المشائخ حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ سے طریقۂ جامع برکات جملہ طرق بمزید معاملات خاصہ پیدا ہوا آپ دعاسی حضرت میرزا مظہر جانجانان قدس اللہ سرہ کی پیدا ہوے سلسلۂ آبائی سے فرزند ارجمند حضرت مجددؒ و خازن الرحمۃ محمد سعید رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد مین ہین والد ماجد آپ کے جناب احسان اللہ خان صاحب فرزند نواب ظہر الدین خان صاحب جو زمانہ اورنگ زیب شاہ عالمگیر رح مین منصب دار شاہی تھے اور خطاب خانی اور نوابی کا رکھتے تھے وہ فرزند حضرت شیخ محمد تقی علیہ الرحمہ فرزند حضرت شیخ عبد الاحد شاہ گل التخلص بوحدت فرزند حضرت فرزند حضرت خازن الرحمۃ رضی اللہ تعالی عنہم کے تھے اور از روئے ارادت و خلافت سلسلہ آپ کا حضرت عروۃ الوثقی خواجہ محمد معصوم رض فرزند سجادہ نشین حضرت مجدد رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے حضرت شاہ آفاق کو اپنے مرشد بزرگوار حضرت خواجہ ضیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ

سے جو اعاظم خلفای حضرت قبلۂ عالم خواجہ محمد زبیر اور اولاد امجاد حضرت
خواجہ نقشبند بخاری رضی اللہ عنہما سے تھے کمال و تکمیل حاصل ہوئی حضرت
شاہ غلام علی صاحب علیہ الرحمۃ فرماتے تھے کہ جس نے نسبت مجددی مجسم
نہ دیکھی ہو حضرت خواجہ ضیاء اللہ کو دیکھے الغرض حضرت شاہ آفاق بعد
حضرت خواجہ کے صحبت بابرکت حضرت خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ مین
مدت دراز رہے اور بشارت منصب قطبیت کی پائی کابل تک سب آپ کے
زیر نگین ہو گیا اور جب آپ کابل تشریف لے گئے تھے وہان بھی قبول عام
ہوا حتی کہ زمان شاہ بادشاہ کابل بھی آپ کا مرید ہو گیا اور کرامات عظیم الشان
آپ سے ظاہر ہوئین حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اکثر اپنے
مریدون کو [illegible] کے حضرت شاہ آفاق کی خدمت مین بھیجا کرتے تھے
جو وہ [illegible] سلم کرتے تھے **فیض در بیان طریقہ** طریقہ نقشبندیہ
کہ [illegible]ئل طریقہ سے ظاہر ہے چنانچہ رسالۂ انسیہ حضرت یعقوب چرخی
[illegible] علیہ کا ناقل و دل ہے اور طریقۂ قادریہ مین غنیۃ الطالبین او فتوح الغیب
[مش]ہور ہے اور طریقۂ سہروردیہ آداب المریدین اور عوارف المعارف مین مذکور
ہے اور طریقۂ چشتیہ مین فوائد الفواد ملفوظات حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ عنہ
کتاب مستند ہے چونکہ طریقہ ہمارے حضرات کا لب لباب جملہ طرق اور جامع برکات
ہے اصول اس طریقے کے باقی تمام فروع سے بے نیاز کرتے ہین اور جیسا کہ
روش علائی طریقۂ نقشبندیہ مین اقرب الطرق ہے اور حضرت ایشان نے
سلوک طریقۂ مجددیہ سہل کر دیا تھا ایسا ہی ہمارے حضرت نے طریقہ حضرت
شاہ آفاق کا اپنے تصرف باطن سے اقرب اور آسان فرمایا ہے اور ہمارے
حضرت کو سند حدیث شریف کی حضرت شاہ عبد العزیز صاحب علیہ الرحمۃ سے ہے
اور صحاح ستہ بطور درس مولانا محمد اسحاق مرحوم پر کہ بڑے عالم باعمل تھے
گذرانی تھی بالجملہ بیان اس طریقۂ عالیہ کا یہی ہے کہ مرشد کی نظر اور صحبت اور

کلام اور توجہ باطن سب سی فیض پہونچتا ہی ایک بار چند شخص امیدوار بیعت
تھے بعد نماز کے حضرت نے اون سے بیعت لی بعد ازان توجہ دی اور فرمایا
کہ تم سب کے دل ذاکر ہو گئے تم کو معلوم ہو یا نہو پھر فرمایا کہ ہمارے حضرت
فرماتے تھے جس کی استعداد عالی ہوتی ہے جلد معلوم کرلیتا ہے پھر زبان مبارک
سے یہ اشعار فرمائے ؎ جائیے کس واسطے ای درد میخانہ کے بیچ ✣ اور ہی
مستی ہے اپنے دل کے پیمانہ کے بیچ ؎ کیا کرین سیر چمن یان آرزو کچھ اور ہے
گل کو کیا سونگھین دماغ اپنے مین بو کچھ اور ہے ✣ ؎ بسان کا غذ آتش زدہ
مرے گل رو ✣ ترے جلے بھنے اور ہی بہار رکھتے ہین ✣ ؎ دل ڈھونڈھنا
سینہ مین مرے بوالعجبی ہے ✣ اک ڈھیر ہے یان راکھہ کا اور آگ دبی ہے ✣
پھر اس کے معنے فرمائے یعنی اگرچہ ہم بور رہے ہو گئے ہین لیکن حرارت عشق
کی ویسی ہی باقی ہے ؎ ارض و سما کہان تری وسعت کو پاسکے ✣ میرا ہی
دل ہے وہ کہ جہان تو سما سکے ✣ اور سند القای نسبت کی توجہ باطن سے
یہہ حدیث ہے کہ ماصب اللہ فی صدری شیئا الا صببتہ فی صدر ابی بکر اس حدیث
کو علما صوفیہ لکھتے آئے ہین جو نقاد حدیث بھی تھے اور علاوہ اس کے
آنحضرتؐ کو حضرت جبرئیل نے سینہ بسینہ فیض آلہی پہونچایا ہے اور ہمارے
حضرت بجز قال اللہ اور قال الرسول کے اور کچھہ نہین بتلاتے ایک بار اس
آیۂ کریمہ کا ترجمہ فرمایا کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ✣ تو اگر تم
چاہتے ہو اللہ کو تو میری چال چلو کہ اللہ تمکو چاہے پھر فرمایا کہ یہ معنے ہوے
اب مطلب سنو یعنی مجھہ مین اس قدر محبوبیت ہے کہ جو میری چال چلتا ہی
وہ بھی محبوب ہو جاتا ہے اور صحبت سنت ہے آنحضرتؐ کی اور حدیث شریف
مین ہے کہ لا یقعد قوم یذکرون اللہ الا حفتہم الملائکۃ وغشیتہم الرحمۃ و نزلت
علیہم السکینۃ و ذکرہم اللہ فیمن عندہ ؎ صحبت مردان اگر یک ساعت ست ✣
بہتر از صد خلوت و صد طاعت ست ✣ اور حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ خدا نے

آپ مین یہ قدرت دی ہے کہ نظرون مین مقامات طی کراتے ہین۔

فیض دربیان سلوک الحمد للہ کہ محض نظر عنایت حضرت پیر و مرشد مدظلہ الاقدس سے مقامات سلوک ہر طریقے کے جو فی زمانناشائع ہین اور جو نکو رکتب و رسائل موجودہ تصوف ہین راقم پر ادراکاً و کشفاً وحالاً و ذوقاً ہر طرح سے کہلے چنانچہ اگر کوئی شائق تحقیق کا ان مطالب کی ہو تفصیلاً دریافت کر لے ایک شمہ اوس کا تحریر ہوتا ہے کہ مقامات سلوک ہر طریقے کے فی الحقیقت معاملات آلہی ہین جو اون اکابر سے درمیان مین آئے ہین کہ العلماء ورثۃ الانبیاء اور بنائے معاملہ فیض پر ہے تو فیضان آلہی چار طرح پر ہے **ایک** فیض وجود جو تمام کائنات پر علی الاتصال ہر آن وارد ہے اور رب العالمین اوس سے مشعر ہے **دوسرا** فیض رحمت جو مخصوص بہ اہل ایمان و اسلام ہے اور الرحمن الرحیم اور [illegible] ہے **تیسرا** فیض افعال اور حامل اس فیض کے اولیائے [illegible] ر مالک یوم الدین اس کی طرف اشارہ ہے اور یوم الدین [illegible] یلہ اوس دن سب بے پردہ افعال آلہی دیکھین گے **چوتہا** [illegible] ر کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین اس سے مخبر ہے سو یہ علم و حکمت ورثۂ انبیاء ہے جو متعلق بہ کمال و تکمیل ہے اور حامل اوس کے اولیائی عشرت ہین اور یہ سب فیض بواسطۂ جناب رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فائز ہوتے ہین تو حاصل سلوک وصول الی اللہ اور قرب آنحضرت صلعم کا ہے اور بقدر معاملہ علو نسبت معلوم ہوتا ہے اہدنا الصراط المستقیم وہ صراط مستقیم وصول الی اللہ ایک ہے جیسا کہ آنحضرت صلعم نے خط کھینچا تھا لیکن اوسی ایک راہ کو ہر ایک اوضاع متنوعہ سے بحسب استعداد و مشیت آلہی سلوک کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کو مناسب اوس کے تعلیم جداگانہ فرماتے تھے اور منشا طرق اولیا اور انواع سلوک کا یہی ہے لہذا فرمایا کہ صراط الذین انعمت علیہم تا کہ اوس مرتبۂ وحدت سے یہہ جو ظہور کثرت ہوا ہے اوس کو باطل نہ سمجہین جب یہ مضمون ذہن نشین ہو گیا

تو اب تفصیل انعام سنا چاہیے کہ سب سے بڑا انعام پیدا کرنا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا ہے دوسرا اوتارنا قرآن شریف کا بڑا انعام ہے جس سے
کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معلوم ہوتے ہین تیسرے منجملہ انعامات
عظیمہ احادیث آنحضرت صلعم ہین اور تمام اولیاء اللہ نے اتباع کتاب و سنت
کیا ہے اور کوئی طریقہ اون کا برخلاف قرآن و حدیث نہین کہ سب انہین
اصول سے ماخوذ اور اوسی اجمال کی تفصیل ہین چوتھا انعام مرشد کامل،
مکمل ہے چنانچہ خود انعمت علیہم سے ظاہر ہے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین
آمین **فیض در بیان نسبت** چونکہ اصول جملہ طرق سلاسل اربعہ نقشبندیہ
و قادریہ و سہروردیہ و چشتیہ ہین اور باقی تمام طرق شعبہ انہین چار کے ہین
لہذا نسبت ہر سلسلہ کی مذکور کی جاتی ہے کہ ان اصول سے بہت سے فروع
نکلے ہین سو واضح ہو کہ بزرگان نقشبندیہ مین نسبت صدیقی کا ظہور ہے لہذا
یہ طریقہ اقرب الطرق اور سہل الوصول بہت ہے کہ معاملات صدیقی شاہد اس
معنی کے ہین اور نسبت حضرت صدیق اکبر رض کی ابراہیمی تھی او ضمنیت کبری
حاصل تھی کہ ما صب اللہ فی صدری شیئا الا صببتہ فی صدر ابی بکر لہذا القائی
سینہ بسینہ حضرت نقشبند رضی اللہ عنہ سے شائع ہوا اور نسبت معیت کی
روشن ہوئی اور بزرگان قادریہ مین نسبت فاروقی کا ظہور ہے اور نسبت
حضرت فاروق اعظم کی موسوی تھی ~~اسی واسطے جلال آلہام~~ تصرفات عظیم الشان
کا ظہور حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے بہت ہوا اور قرب شہادت مین
بڑا رتبہ پایا اور بزرگان سہروردیہ مین نسبت عثمانی کا ظہور ہے لہذا اس
طریقے مین عبادات اور تعمیر اوقات کی طرف بڑا التفات ہے کیونکہ حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ مین کمال اقربیت بسبب وظائف طاعات کے بہت
ہے اور نسبت آپ کی نوحی تھی اور حضرت نوح کی دعوت کو قبول کم ہوا اور
امت نے ایذا پہونچائی تھی حضرت بھی مظلوم شہید ہوے اور طریقہ سہروردیہ کا

رواج بہت کم ہے اور بزرگان چشتیہ مین خاص نسبت علوی کا ظہور ہے اور روفیض غنیمت کہ علی منی وانا منہ اوس سے عبارت ہے اس طریقے مین بہت ہے اور فنا فی الشیخ کا یہی منشا ہے اور آپ کی نسبت عیسوی تہی تو اوسی نفخت فیہ من روحی کی مناسبت ہے کہ چشتیہ کا درد بے سماع کے آرام پذیر نہین ہوتا اور اوسی کا دم بھرا کرتے ہین سہ ای درد اس جہان مین آکر صدای غیب ٭ بے پرد جس سے ہووے وہ پردہ ہے ساز کا ٭ اور حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہٗ نے فرمایا ہے کہ لم اعبد ربا لم اره اور فرمایا ہے کہ لو کشف الغطاء ما ازددت یقینا حضرت سلطان نظام الدین اولیا قدس اللہ روحہ سے کسی نے پوچہا تہا کہ آپ مین اور حضرت محبوب سبحانی مین کیا فرق ہے آپ نے فرمایا وہ بیاہی تہے اور مین آنکہہ لگی ہون حضرت پیر و مرشد [illegible] نے اس تذکرہ مین عجب نکتہ فرمایا کہ آنکہہ لگی مین ایک چوٹ ہوتی [illegible] ہی مین نہین ہوتی سہ سحر مین سامری کے کیا قدرت [illegible] ہون مین جو اثر دکھیا ٭ بالجملہ معرفت الٰہی کا پایان نہین [illegible] از علم سفینہ اس بیان سے علو نسبت حضرات کا ظاہر و باہر ہے اور [illegible]بت پر اونکی دلیل نمایان ہے ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ یہ رسالہ دوسرا ہے جو فیض سے حضرات کی راقم الحروف تحریر کرتا ہے اور تبرکاً نام اس رسالہ کا فیض رحمانی رکہا کہ ایک جزو بنام مبارک حضرت مد ظلہ العالی کی شامل ہے للراقم سہ کی جب دعا تو عشق سے اوس کی زبان پر ٭ نام خدا ابہی آیا تو رحمان آگیا ٭ اور یہ رسالہ مشتمل ہے چند فوائد پر ف حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جو حدیث جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اوس مین دین کی تفصیل ساتہہ اسلام و ایمان و احسان کے فرمائی ہے تو معلوم ہوا کہ جیسے بے اسلام و ایمان کے دین ناقص ہے اسی طرح بغیر

احسان کے بھی نقصان دین ہے اور اسلام سے تعلق اعمال کا ہے اور
ایمان سے عقاید کا اور احسان سے عرفان کا اور جسکو علم اسلام وایمان
واحسان حاصل ہے وہ علماء راسخین میں سے ہے تو علم اسلام مسمی بفقہ ہے
اور علم ایمان بھی تفصیل عقائد ہے اور علم احسان مسمی بہ علم تصوف ہے اور
جامع ان علوم ثلثہ کا علم حدیث ہے کہ یہ سب علم اوس سے مستخرج ہین اور
اصل حدیث قرآن ہے بالجملہ جو کچھ ہے سو قرآن وحدیث ہے تو ہر ایک
کو لازم ہے کہ اسلام وایمان پر استقامت کرے قل آمنت باللہ ثم استقم
تاکہ مقام احسان پر فائز ہوے بحریم کعبہ رفتم بحرم رہم ندادند کہ برون در
چہ کردی کہ درون خانہ آئی ✤ اور اسلام ارکان خمسہ اسلام کا ادا کرنا ہی
جو ہر مسلمان پر فرض ہے اور ارکان مذکورہ مین کوئی اختلاف نہین الا فروع
مسائل مین جو مضر اسلام نہین اور ایمان مجمل الایمان باللہ وملائکتہ وکتبہ و
رسلہ والقدر خیرہ وشرہ ہے اور اس مین بھی کسی مومن کو اختلاف نہین
البتہ تفصیل ایمانیات مین کسی قدر اختلاف ہے کہ اپنی دید وفہمید کے موافق
ہر ایک نے فرمایا ہے اور وہ اختلاف بھی مضر ایمان نہین اور اہل عرفان
جن پر انکشاف حقائق ہوا ہے اون کے سامنے وہ سب مختلفات تطبیق کرتے
ہین اور اہل عرفان مین جو ظاہرا اختلاف معلوم ہوتا ہے اوس کا منشا بھی
علماء راسخین پر جن کا عرفان جامع اور ~~نسبت کلی ہے کھلا ہے~~ ہر
سخن وقتے و ہر نکتہ مکانے دارد ✤ حضرت امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ قائل
اس کے ہین کہ ایمان گھٹتا بڑھتا نہین اور علما اس کے قائل ہین کہ گھٹتا بڑھتا
ہے سو یہ دونون قول صحیح ہین ظاہر ہے کہ ظاہر ایمان اعمال ہین اور باطن
ایمان تصدیق قلبی ہے سو وہ تصدیق قلبی جو باطن ایمان ہے زیادت و
نقصان پذیر نہین اور اعمال جو ظاہر ایمان ہین کم اور زیادہ ہوتے ہین اور
چونکہ ظاہر وباطن مین ملازمت ہے لہذا یہ بھی صادق آتا ہے کہ ایمان گھٹتا

بڑھتا ہے اور جب اوس اعتبار سے دیکھو تو فی الحقیقۃ گھٹتا بڑھتا نہین کہ
تصدیق قلبی ہر حال مین قائم رہے جیسے باطن انسان روح ہے اور ظاہر
انسان بدن ہے روح ہمیشہ یکسان رہتی ہے اور بدن مین زیادتی اور
نقص ہوتا رہتا ہے باوجود اس کے مین کا لفظ دونون پر صادق آتا ہی
تو اجتہاد حضرت امام اعظم رح کا طرف باطن کے بہت متوجہ ہے اسی واسطے
اہل ظاہر اوس کی کنہ سے واقف نہین ہوتے اور اجتہاد دیگر ائمہ رحمۃ اللہ
علیہم کا ظاہر سے زیادہ تعلق رکھتا ہے وجہ یہ ہے کہ حضرت امام اعظم دو
برس صحبت مین حضرت امام جعفر صادق علی جدہ وعلیہ السلام کے رہے جو جامع
نسبت صدیقی و علوی بقوت تمام تھے لہذا اجتہاد اون کا جامع ظاہر و
باطن بلطف تمام ہے چنانچہ بعض ائمہ کے نزدیک تارک صلوۃ کافر ہے اور
امام اعظم کے نزدیک کوئی [illegible] کافر نہین وہ ظاہر حدیث من ترک الصلوۃ
متعمدا سے استدلال [illegible] امام اعظم یون معنی فرماتے ہین کہ جو ترک صلوۃ
کرے [illegible] جان کر سو وہ کافر ہے تو انکار فرض سے کافر ہوا نہ
[illegible] ترک سی اور کفر بمعنی کفران نعمت بہی آیا ہے اور تکفرن العشیر
لفظ حدیث ہے اسی پر جملہ مجتہدات کو قیاس کر لوف جملہ مختلفات اکابر امت
و علماء اہل سنت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اقربیت رکھتے ہین
اون سب کے درمیان مین حق دائر ہے اور اگر دائرۂ حق سے باہر ہون تو
اس خیر الامم کی فضیلت کیا ہوئی اور اہل مذہب حنفیہ و مالکیہ و حنبلیہ و شافعیہ
کو سے ضلالت مین نہین اور طرق اولیا سب موافق کتاب و سنت اور
واسطے اون اہل طریقہ کے موصل الی اللہ ہین اور حقیقت شناس اون کی حقانیت
سے خوب واقف ہین اور تفاوت استعداد منشا اس اختلاف کا ہے
الناس معادن کمعادن الذہب والفضۃ اور اجتماع اہل حق اور مقبولان خدا
و رسول کا ان مذاہب اور طرق پر دلیل قاطع ہے اون کی حقیت پر اور خلافت

خلفاء راشدین کی اجماع اہل حق سے ہوئی ہے ورنہ صریحاً کوئی خلافت پر
اون کی نصوص دالہ نہین اور کس حدیث مین آیا ہے کہ حضرت ابوبکر سے
بعد ازان حضرت عمر و حضرت عثمان و حضرت علی رضی اللہ عنہم سے بیعت کرنا
اور وہ بیعت جو آنحضرت صلعم سے سب نے کی تھی کافی تھی لیکن صحابہ کرام
صدر اول اور طائفہ مقبول ہین اون کا اجماع دلیل صریح خود ہے کہ وہ سراپا
نور حدیث اور آیہ من آیات اللہ تھی کہ الحق ینطق علی لسان عمر لیکن یہہ ظاہر
بین کہان اس راز سے واقف ہین کہ درمیان بندہ اور خدا کے کوئی رسم و
راہ بھی ہوتی ہے تو مذاہب اربعہ خصوصاً مذہب حنفی مین ہزارہا اولیائے
کبار کہ مصداق العلماء ورثۃ الانبیاء ہین گذرے ہین چنانچہ تمام پیران طریقہ
نقشبندیہ اسی مذہب مین ہوئے ہین اور اب تک موجود ہین تو وہ بزرگ
جن کو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت حاصل ہوگئی ہے اور
حضوری سے مشرف ہوتے ہین اون کو آنحضرت صلعم نے کیون نہین تبلادیا
کہ تم مذہب باطل پر ہو بلکہ اون کو رسائی آنحضرت صلعم تک کیونکر ہوئی الغرض
حاصل کلام یہ ہے کہ جو مذہب مانع وصول جناب خدا و رسول مین نہ ہو اور
جو طریقہ کہ اون کی طرف موصل ہو محبت دنیا اوس کے برتاؤ سے کم ہو اور
محبت خدا و رسول و توفیق طاعت مقبول پیدا ہو یہی دلیل حقانیت
اوس طریقے کی کافی ہے وما بعد الحق الا الضلال و اکثر لوگ جو فی زماننا
اپنے کو موحد کہتے ہین آنحضرت صلعم اور انبیا کو بنظر انما انا بشر مثلکم اپنے مساوی
زعم کرتے ہین نعوذ باللہ منہا اور چونکہ اصل سے فروع کی رونق ہے لہذا
صحابہ کرام و اولیاے امت کو جو بمنزلہ اجزاے جناب نبوت ہین اونکو
بھی نظر تعظیم سے نہین دیکھتے بلکہ اکثر افراد اوس گروہ کے وعظ وغیرہ مین
انبیاء اور اولیاء کو الفاظ پست سے یاد کرتے ہین اور اون کو بندۂ عاجز
وغیرہ الفاظ سے خطاب کرتے ہین عجب احمق ہین خدا تو یون فرماتا ہے کہ

وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین ولکن المنافقین لایعلمون اور یہیہ جو لوگ جوانچہ
کو نفاق سے مبرا جانتے ہین بجاے عزت ذلت کا اطلاق کرتے ہین البتہ
حقیقۃ امکانی آگے رتبۂ الوہیت کے سرافگندہ و شرمندہ ہے اور یہیہ دعوے
اکابر کو اپنے نفس کی طرف ہوتی ہے لیکن یہ کب روا ہے کہ ہم اون کو ایسے
الفاظ سے یاد کرین جو وہ خود اپنی طرف نسبت کرتے ہین اور ما بہ الاشتراک
بشریت پر نظر کرکے ما بہ الامتیاز جو اون کی مقبولیت اور درجات رفیع ہین
اوس سے قطع نظر کرین اگرچہ ظاہرا یہ لوگ فضائل اکابر کو طاق نسیان
پر رکھہ کے اپنے کو معتقد خدا کا اور موحد ثابت کرتے ہین لیکن صرف زبانی اور
دام شیطانی ہے اور ظاہر از زبان پر خدا ہی خدا ہے اور دل شرک خفی سے
معمور ہے اب ایک مثال سنو مثلا ایک سلطان اعظم ہے اور اوس کے
وزرا اور ارکان سلطنت اور مقربان دربار و خواص بارگاہ ہین ظاہر ہے کہ
اون سب کو جو اعزاز ہے بادشاہ نے دیا ہے کما قیل ؎ نیاوردم از خانہ چیزے
نخست ۞ تو دادی ہمہ چیز من چیز تست ۞ اب باوجود اس کے اگر اونکو کوئی
دوسرا الفاظ پست سے گھٹا کر یاد کرے تو خود سوچو کہ وہ سلطان خوش
ہوگا یا ناخوش بلکہ حکم سزا دیگا اور تعزیر کریگا غرض الدنیا کا لظل عجب کلیہ ہے
جس سے جملہ مطالب خوب مفہوم ہوتے ہین اور سلطان کو ظل اللہ فرمایا ہے
اور چونکہ اون موحدان لفظی کو نسبت مع اللہ سے بہرہ نہین لہذا مراتب اولیا
و انبیا کے اون کو نظر نہین آتے بلکہ بسبب اوسی سوء عقیدت کے نسبت
مع اللہ سے محروم رہتے ہین کہ انکار سدِ راہ فیض ہے ؎ ہر کہ اور روی
بہبود نداشت ۞ دیدن روی نبی سود نداشت ۞ اور قل انما انا بشر مثلکم
بیان کمال ہے نہ وہ جو یہ لوگ سمجھے ہین اور خدا اپنے دوستون سے جس طرح
چاہے کلام کرے اوس کے اسرار سے عوام کالانعام کو کیا خبر ہے ع میان
عاشق و معشوق رمز یست ۞ ف موافق حدیث شریف کے دو چیزین

آنحضرت صلعم نے چہوڑین ہین جن کا تمسک گمراہی سے امان مین رکہتا

ہے ایک قرآن شریف دوسرے اہل بیت اور ارقبوا محمدا فی اہل بیتہ

حضرت صدیق اکبر رضے اللہ عنہ کا قول ہے سو تمام طرق اولیا کا منشا اہل بیت

ہین اور جملہ سلاسل امام اہل بیت حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ سے ملتے

ہین حتے کہ طریقہ نقشبندیہ بہی حضرت امام جعفر صادق رضے اللہ عنہ سے متصل

ہے اور انا مدینۃ العلم وعلی بابہا سے مراد علم سینہ ہے والا علم ظاہر جیسا کہ اور

صحابہ سے پہونچا ہے آپ سے کہان پہونچا ہے جامع قرآن حضرت عثمان

رضے اللہ تعالی عنہ ہین اور جہاد و ترویج دین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

نے فرمائی ہے اور تمام احادیث اور سنن صحابہ کبار خصوصًا حضرت عائشہ

صدیقہ وحضرت ابوہریرہ وحضرت انس وحضرت ابن عمر وغیرہم رضے اللہ

تعالی عنہم سے مروی ہین اور کچہہ حضرت علی رضے اللہ عنہ سے بہی ہین اور

ائمہ مجتہدین مین سے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب گویا مذہب

اہل بیت ہے کیونکہ آپ کو صحبت بابرکت امام صادق رضے اللہ عنہ سے

استفادہ ہوا ہے لولا السنتان لہلک النعمان آپ کا قول ہے اس

مقام پر مناسب جانا کہ بعض مناقب حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے منقول

ہون حضرت مجدد الف ثانی رضے اللہ عنہ ایک مکتوب مین تحریر فرماتے

ہین بے شائبہ تکلف و تعصب گفتہ می شود کہ نورانیت این مذہب حنفی

بنظر کشفی در رنگ دریای عظیم مے نماید و سائر مذاہب در رنگ حیاض و

جداول بنظر می در آیند و بظاہر ہم کہ ملاحظہ نمودہ می آید سواد اعظم از اہل

اسلام متابعان ابی حنیفہ اند علیہم الرضوان و این مذہب با وجود کثرت

متابعان در اصول و فروع از سائر مذاہب متمیز است و در استنباط

طریق علیحدہ دارد و این معنی منبی از حقیقت ست عجب معاملہ است امام

ابو حنیفہ در تقلید سنت از ہمہ پیش قدم است و احادیث مرسل را در

رنگ احادیث مسند شایان متابعت می دانند و بر رای خود مقدم میدارند
و ہمچنین قول صحابی را بواسطۂ شرف صحبت خیر البشر علیہ وعلیہم الصلوات
والتسلیمات بر رائے خود مقدم می دارد و دیگران نہ چنین اند مع ذالک
مخالفان او را صاحب رای می دانند و الفاظیکہ منبی از سوء ادب ست
باو منتسب می سازند باوجود آنکہ ہمہ بہ کمال علم و وفور ورع و تقوے او
معترف اند حضرت حق سبحانہ و تعالی ایشان را توفیق دہاد کہ آزار رائس
دین و رئیس اسلام ننمایند و سواد اعظم اسلام را ایذا نکنند یریدون ان
یطفؤا نور اللہ بافواہہم جاعۂ کہ این اکابر دین را اصحاب رائے می دانند
اگر این اعتقاد دارند کہ ایشان برائے خود حکم می کردند و متابعت کتاب و
سنت نمی نمود ندپس سواد اعظم از اہل اسلام بزعم فاسد ایشان ضال
و مبتدع باشند بلکہ از جرگۂ اہل اسلام بیرون بوند این اعتقاد نہ کند مگر جاہلے
کہ از جہل خود بے خبر است یا زندیقی کہ مقصودش ابطال شطر دین ست
ناقصے چند احادیث چند را یاد گرفتہ اند و احکام شرعیہ را منحصر دران ساختہ
ماورا معلوم خود را نفی می نمایند و انچہ نزد ایشان ثابت نشدہ منتفی می سازند
بیت چو آن کرمے کہ در سنگے نہان ست ٭ زمین و آسمان او ہمان ست ٭
اور حضرت خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ کہ مروج طریقۂ محمدیہ ہین رسالۂ
نالۂ درد مین تحریر فرماتے ہین ثالم طریقۂ نقشبندیہ و مجددیہ و قادریہ بمنزلۂ
ملت ابراہیمیہ است کہ محمدیان خالص اتباع آن دارند و اشغال و اذکار
باطنیہ و اعمال و اوراد ظاہریہ بطور معمول ہین اکابر سلاسل علیہ بعمل می آرند
و اعظم مجتہدین ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ را می فہمند و اعمال موافق اجتہاد ایشان
می کنند انتہے کلامہ رحمۃ اللہ علیہ اور قرون اولی مین مجتہد بہت گذرے ہین
لیکن مذہب کسیکا بجز ائمۂ اربعہ کے مدون نہ ہوا اور حضرت غوث اعظم اور
حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہما امت مین آنحضرت صلعم کے مشہور خاص و عام

ہین سو یہ حکمت الٰہی اور اوس کا قبول ہے جس کو ثابت کرے ؎
بمقبولی کسی را دسترس ثابت نیست ٭ قبول خاطر اندر دست کس نیست ٭ اور
بعض اکابر نے جو کسی مسئلہ پر دوسرے مذہب پر عمل کیا ہے سو وہ مشتمل
اوس اختلاف کے ہے کہ بعض مسائل مین امام ابو یوسف اور امام محمد
رحمۃ اللہ علیہما نے امام اعظم سے اختلاف کیا ہے سو اس کے واسطے کمال
علم و نور بصیرت درکار ہے اور ہمارے حضرت فرماتے تھے کہ جو قرب امام اعظم کو اللہ سے
نظر آتا ہے کسی امام کو نہین اور امام بخاری و مسلم اونکی رتبہ کو نہین پایے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد یہ تیسرا رسالہ ہے جو بعد
فیض رحمانی کے مرقوم ہوتا ہے اور نام اس کا بہ مناسبت اسم مبارک
حضرت پیر و مرشد دام فیوضہ کے **نور احمدی** رکھا اللہ تعالیٰ نافع خاص
و عام کرے اور یہ رسالہ مشتمل ہے چند لطائف پر **لطیفہ** اللہ نور السموات
والارض اللہ روشنی ہے آسمانون کی اور زمین کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نور سے اللہ تعالیٰ کے پیدا ہوئے ہین اور خلق آپ کے نور سے پیدا
ہوئی ہے تو اس بیان سے معنی اس آیت کے کھلے کہ مثل نورہ کمشکوۃ فیہا
مصباح المصباح فی زجاجۃ الزجاجۃ کانہا کوکب دری یوقد من شجرۃ
مبارکۃ زیتونۃ لا شرقیۃ ولا غربیۃ یکاد زیتہا یضیئ ولو لم تمسسہ نار نور علی
نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء مثال اوس کے نور کی یعنی آنحضرت صلعم کی
مانند طاق کے ہے مراد سینۂ مبارک آپ کا ہے کہ طاق محراب عبودیت
طالبانِ خدا ہے اوس مین ایک چراغ ہے یعنی قلب مبارک آپ کا وہ
چراغ ہے ایک شیشہ مین مراد وہ مضغہ ہے جس مین لطیفۂ قلب ہے وہ شیشہ
جیسے ایک تارا ہے چمکتا روشن کیا جاتا ہے وہ چراغ درخت مبارک زیتون
سے یعنے اپنی اصل سے ؎ تا تماشا کنان کوتہ دست ٭ تو درخت بلند بالائی ٭

نہ طرف مشرق کے ہے اور نہ مغرب کے یعنی لا مکانی ہے نزدیک ہے
تیل اوس کا کہ روشن ہوجاوے اور اگرچہ نہ لگے اوس کو آگ یعنی وہ محتاج
آلات نہین بلکہ وہ خود محتاج الیہ ہے کہ قیام تمام عالم کا اوس سے ہی روشنی ہے
روشنی پر راہ دکھاتا ہے اللہ طرف اپنی روشنی کے جس کو چاہے ویضرب اللہ
الامثال للناس اور بتاتا ہے اللہ مثالین واسطے لوگون کے سبحان اللہ
پردۂ مثال مین آنحضرت صلعم کا مذکور عجب کنایہ ہے کہ الکنایۃ ابلغ من التصریح
اور معشوق کا نام کنایہ لینے مین عجب لطف ہے کہ بیان سے باہر ہے واللہ
بکل شئی علیم بالجملہ اوس نور نبوت کی طرف اللہ تعالی نے اپنے بندگان خاص
کو ہدایت کی کہ وہ اوس سے مستفیض اور منور ہوے اور خیر القرون سے الی الآن
وہ نور سینۂ پیران طریقت مین آیا ہے یہی وجہ ہے کہ اطراف عالم مین
اون کا نام روشن ہے لطیفہ انا اعطیناک الکوثر کوثر یعنی خیر کثیر حوض ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ روز قیامت وہان تشریف لیجائینگے اور
امت مرحومہ کو وہ آب خوشگوار کہ شہد سے زیادہ میٹھا اور دودہ سے
زیادہ سفید ہے پلائین گے اور حسب الارشاد آپ کے ساقی کوثر حضرت
مرتضی علی کرم اللہ وجہہ ہونگے واضح ہو کہ جو اس عالم مین معانی ہین آخرت
مین مجسم ہو کر آئین گے چنانچہ نماز روزہ وغیرہ اعمال صالحہ اور اسی طرح افعال
خبیثہ سو وہی خیر کثیر بصورت ایک حوض کے نمودار ہوگی اور ساقی کوثر ہونا
حضرت علی کا اس لیے ہے کہ فیض ولایت جس کو پہونچتا ہے آپ کے واسطہ
سے پہونچتا ہے چنانچہ حدیث شریف مولی کل مؤمن اسپر دال ہے اور حوض اور
کوثر یہ جام ہین کہ مثل کواکب کے تابان ہین سو یہ فیض نظر ساقی کوثر کا ہے کہ
متشکل بصورت جام کے ہوگا اور بہت متعلق دل سے ہے مگر بوسیلۂ نظر پہونچتی
ہے نظر مرشد مشہور ہے ؎ دونو جہان کی نہ رہی بیخبر اوسے ؛ مے دو پیالہ
تیری آنکھون نے جس کو پلا دیے ؎ اور فیض نظر بیان سے ہے اور جام کوثر وہان ہے

کیونکہ مقام ارشاد کا دنیا ہے اور دار الجزا آخرت ہے یعنی ہر شے کا بدلا وہان ملیگا اور جیسا یہان کیا ہے وہان پیش آئیگا چنانچہ حوض کوثر پر مرغ بیہے ہین کہ جن کا دیکہنا باعث تنعم ہوگا سو یہ بدلا ہے اوس کلمہ کا جس کا اقرار کرتے ہین ع ندانم آن گل خندان چہ رنگ و بو دارد ٭ کہ مرغ ہر چمنے گفتگوی او دارد ٭ اور جنت بدلا ہی اعمال کا کہ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات کانت لہم جنات الفردوس نزلا اور جنت کو مہانی فرمایا ہے تو اس مہانی سے مقصود کچہہ اور ہے یعنی دیدار پروردگار کا اور یہ بدلا کسی عمل کا نہین بلکہ محض فضل رحمن ہے کہ للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ بالجملہ حدیث مین آیا ہے کہ زمین کوثر مشک ہے اور کنکر اوس کے مروارید ہین تو جسنے فیض کوثر مین غواصی کی اور اوسکی تہ کو پہونچا وہ مشک عرفان اوس کے ہاتہہ آئیگا اور وہ گوہر بیبہائے حکمت اوس کی زبان سے جہڑین گے **لطیفہ** حضرت زلیخا کو جو یوسف علیہ السلام سے نسبت ہوگئی اور کیفیت اون کی عاشقی کی مشہور ہوئی تو بعض عورتون نے اون پر اعتراض کیا حضرت زلیخا نے اون کو اپنے مکان مین بلایا اور ایک ایک چہری ہاتہہ مین دی اوس کے بعد حضرت یوسف کا جلوہ دکہایا بے اختیار سب نے اپنے ہاتہہ کاٹ لیے اور خبر نہوئی اسی طرح جب کیفیت محبت آلہی کی سالک پر غالب ہوتی ہے اور دیوانہ وار اوس سے حرکات ہونے لگتے ہین تو اہل دنیا بسبب کور باطنی کے معترض ہوا کرتے ہین اور ملامت سے پیش آتے ہین ع اگر پسند سعد از عشق او حاصل چہا داری ٭ ملامتہای گوناگون جراحتہای بے مرہم ٭ اور جو وہ عاشق زار متوجہ ہو جاتا ہے اور اپنے معشوق کی جہلک اون کو دکہلا دیتا ہے تو آخر کار قائل ہو جاتے ہین اور اعتراض سے باز آتے ہین تو اون عورتون پر حضرت زلیخا کا عکس پڑا اور وہ بہی اوس رنگ سے رنگین ہوگئین اسی طرح مریدون کو مرشد کامل سے نسبت پہونچتی ہے اور اون عورتون نے اوس

کیفیت میں ہاتھ کاٹ لیے اور خبر نہ ہوئی اور حضرت زلیخا کا یہ حال نہ ہوا
تو باعث یہ تھا کہ وہ عورتیں عالم تلوین میں تھیں اور حضرت زلیخا کا عشق
مقام تمکین پر پہونچا ہوا تھا ؎ پاس ادب ببین کہ بکویت شہید عشق ۔ با
ہیئتے تپید کہ گرد از زمین نخاست ÷ لطیفہ حدیث شریف میں ہے انا املح
واخی یوسف اصبح توحسن صباحت وہی ہے جس کو دیکھکر آدمی بے اختیار
ہوجاتا ہی چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ لوگ جنت میں حور کو دیکھکر سجدہ کرینگے
اس خیال سے کہ خدا ہے بعد ازاں معلوم ہوگا کہ حور ہے خدا نہیں اور
حسن ملاحت سے انسان اوس طرح بے اختیار نہیں ہوتا کہ ہیبت بیان
بہت ہے لیکن جی ہی جی میں گہلا کرتا ہے اولو الالباب پر ظاہر ہے کہ یہ
عالم اوس ہنگامے سے بڑہا ہوا ہے یہی سبب ہے کہ جو آنحضرتؐ کو دور سے
دیکھتا تھا ہیبت کرتا تھا اور جب نزدیک پہونچتا تھا محبت کرتا تھا ؎ گر مصور
صورت آن دلستان خواہد کشید ۔ حیرتے دارم کہ نازش را چسان خواہد کشید ÷
لطیفہ نسبت لطیفۂ نفس کی جو اقربیت میں پیدا ہوتی ہے بزرگان نقشبندیہ
سے رائج ہوئی ہے اور حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نسبت لطائف عالم
امر کو ولایت صغریٰ سے اور نسبت لطیفۂ نفس کو ولایت کبریٰ سے تعبیر
فرماتے ہیں اور فوق ولایت کبریٰ کے نسبت عناصر ثلثہ کو ولایت علیا
کہتے ہیں یہ نسبت حضرت مجدد رضی اللہ عنہ پر کہلی ہے اور اس کے علاوہ
اور مقامات عالی آپ نے فرمائے ہیں جو مذکور کتب ورسائل اس خاندان
عالی شان کے ہیں لیکن فی زماننا وہ نسبت خاصہ مجددیہ نایاب ہے صرف
سلوک رسمی رہگیا ہے اور چونکہ یہ مقامات عالی محض بواسطۂ عنایت الٰہی و
جناب رسالت پناہیؐ کے حاصل ہوتے ہیں اور جس کو خدا چاہتا ہے وہ اونسے
بہرہ ور ہوتا ہے اسی واسطے ہمارے حضرات پابندی رسوم سے بر کنار ہیں
اور ارادہ الٰہی سے جب چاہتے ہیں ایک دم میں مقامات علیا پر فائز فرماتے ہیں

اور بہت سے اکابر سے ایسے توجہات عالی منقول ہین لطیفہ ہمارے
حضرت نے حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بھی دیکھا ہے
اور شاہ احمد سعید صاحب اور آپ مولانا محمد اسحاق صاحب سے درس
حدیث مین ہم سبق تھے شاہ عبدالغنی صاحب اون کے بھائی داماد حضرت
شاہ آفاق کے تھے دونون صاحب حضرت شاہ آفاق کی خدمت مین
حاضر ہوا کرتے تھے وقت نماز کے حضرت شاہ آفاق ہمارے حضرت کے پیچھے
اقتدا فرمایا کرتے تھے اور ایسا ہی جب ہوا کہ حضرت سترہ برس کی عمر مین
دہلی شریف کو گئے تھے حضرت شاہ آفاق کی خدمت مین حاضر ہوے تو
آپ اون کو اندرون خانہ لے گئے اور اپنی بیٹی صاحبہ اور داماد سے فرمایا
کہ ان کو نذر دکھلاؤ ہرچند آپ نے تواضع کی تمانا کیون نہ ہو حضرت شاہ
آفاق جملہ کمالات باطن مین طاق تھے آپ کو کشف سے معلوم ہو گیا تھا کہ
ان کا یہ ترتبہ ہوگا اور بہت سی بشارات فرماتے تھے لطیفہ شاہ غلام رسول
صاحب نے زمانۂ غدر مین فرمایا کہ اب انگریزون کا بیان سے قدم اوٹھا
حضرت نے کہا کہ آپ ذرا خوض کرین بلکہ جم گیا یہ کہکر حضرت وہان سے چلے آئے
شاہ صاحب نے خوض کیا تو صحت کشف آپ کی معلوم ہوئی اوسی وقت
آدمی بھیجکر بلایا اور فرمایا کہ بے شک تمہارا مکاشفہ صحیح ہے اور فرماتے تھے
کہ یہ ایک آفتاب ہے کہ مشرق سے مغرب تک چمکے گا یہ تذکرہ حضرت پیرو مرشد
سے سنا لطیفہ حضرت داؤد علیہ السلام کو صفت سمع سے بڑی مناسبت
تھی الحان داؤدی مشہور ہے اور اون کی شریعت مین عبادت ساتھ
سماع اور مزامیر کے ہوتی تھی اور حضرت یعقوب کو مناسبت بصر کی زیادہ تھی
اور اعتدال سمع اور بصر وغیرہ کا آنحضرت صلعم کو حاصل ہوا ہے اور ظاہر ہے
کہ اعتدال کمال حسن ہے سو محبت اور محبوبیت دونو ذات پاک مین جمع ہین
ع آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ہاور آنحضرت صلعم نے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو

اپنی سمع و بصر فرمایا ہے تو حضرت ابوبکرؓ سنتے ہی ایمان لائے ہین اور حضرت عمرؓ نے جب دیکھہ لیا تو قائل ہوئے یہی سبب ہے کہ دونو صاحب نزدیک جناب سرور کائنات صلعم کے آسودہ ہین کہ سمع و بصر کبھی جدا نہین ہوتے اور حضرت فاطمہ جو قرۃ العین آپ کی ہین اور امام حسن و حسین علیہم السلام وہان نہین تو ظاہر ہے کہ آنکھہ کہین نہین جاتی اور نظر خدا جانے کہان پہونچ جاتی ہے لیکن آنکھہ سے جدا بھی نہین ہوتی اور اولاد کو لخت دل بھی کہتے ہین تو دل پہلو ہی مین ہوتا ہے لیکن خدا جانے کہان ہوتا ہے ؎ پہلو مین دل تپان نہین ہے ٭ ہر چند کہ یہان ہے یہان نہین ہے ٭ حدیث شریف مین ہے کہ لڑکیان آنحضرت صلعم کے پاس دف کے ساتھہ گارہی تہین آپ سن رہے تھے حضرت ابوبکرؓ آئے وہ بھی سنتے رہے جب حضرت عمرؓ آئے تو لڑکیان مزاج سے واقف تہین گانا موقوف کردیا اور دف کو چھپا دیا تو حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رضی اللہ عنہ کہ سلسلہ آپ کا حضرت صدیق اکبرؓ سے ملتا ہے اسی مناسبت سے فرماگئے ہین کہ نہ این کار می کنم و نہ انکار می کنم اور حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کہ اولاد امجاد حضرت عمرؓ سے ہین اوس رگ فاروقی کی جنبش تہی کہ سماع کی طرف اصلا التفات نہ فرمایا اور یہ بھی ہوا کہ آپ کے خلیفہ خواجہ محمد ہاشم گانا سننے لگے آپ سے کسی نے مخبری کی آپ نے منع نفرمایا بلکہ ارشاد کیا کہ وہ بدرجہ کمال پہونچ گیا ہے ہمکو اوسپر اعتراض نہین اور حضرت مرزا مظہر جانجانان قدس اللہ سرہ بھی نہین سنتے تھے آپ کو حضرت مجدد سے کمال عشق تہا اور حضرت درد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین دوسری تاریخ ہر ماہ کے کاملان موسیقی بلا طلب اون کے گانا راگ سنا کر چلے جاتے تھے راقم نے حضرت پیر و مرشد سے سنا کہ کسی نے حضرت مرزا صاحب سے پوچھا کہ خواجہ صاحب سماع سنتے ہین آپ کیون نہین سنتے آپ نے جواب دیا

کہ وہ کن رستون مین انکا رستہ ہوں رموز عاشقان عاشق بداند لطیفہ
علم غیب اللہ تعالی کو ہے اور کسی کو نہین اولیا کے دل منور رہتے ہین کہ
اوس کے ذریعہ سے جدہر التفات کرتے ہین اونپر کھل جاتا ہے بلکہ
اللہ تعالی بے التفات کے بہی کہولدیتا ہے اتقوا فراستہ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ
اور ایسا بہی ہوتا ہے کہ عرش سے فرش تک سب منکشف ہوجاتا ہے یہ پرتو
علم آلہی کا پڑجاتا ہے کنت سمعہ و بصرہ اس سے عبارت ہے ؎ علم حق در
علم صوفی گم شود ✤ این سخن کی باور مردم شود ✤ آنحضرت صلعم نے ایک صحابی
سے پوچہا کیا حال ہے اونہون نے عرض کیا یارسول اللہ عرش و کرسی اور
بہشت و دوزخ سب دیکہہ رہا ہون آپ نے فرمایا عبد نور اللہ قلبہ ایسا ہی
اللہ تعالی اون کی روح مین وہ قوت دیتا ہے کہ اوس کے ذریعہ سے دور
دور کے کام ہوتے ہین کہ وہان عقل و فہم کو رسائی نہین جب ملائکہ کو اللہ تعالی
نے یہ قدرت دی ہے تو کیا انسان کامل کو نہین دے سکتا ہے ہمارے
حضرت نے فرمایا کہ ایک مرید حضرت شاہ آفاق رضؓ کے بہوپال مین نوکر تہے
اوس زمانہ مین کہ وہان کے نواب کو جنگ درپیش تہی اثناے جنگ مین
ایک سکہہ نے اون کو بہالا مارا اونہون نے اوسی وقت حضرت شاہ آفاق
کو یاد کیا آپ نے اپنی پشت مبارک پہ جہیل لیا اور وہ مرید بچ گیا حضرت
کی پشت مبارک سے خون روان ہوا وہان آپ کے ایک مرید جو بہت شوخ
تہے حاضر تہے باصرار استفسار کرنے لگے آخر آپ نے بیان فرمادیا اور بسم اللہ
کرکے اپنی پشت مبارک پہ ہاتہہ پہیرا خون بند ہوگیا گویا زخم ہی نہ تہا
ایسے ہی مذکور تصرفات ہمارے حضرات کے بہت ہین جن کے بیان کے
لیے ایک دفتر چاہیے مقصود اس بیان سے یہ تہا کہ کرامات الاولیا حق
لطیفہ قرب خلافت خلفای راشدین کو ہے اور قرب امامت ائمہ اہل بیت
کو مسلم ہے اور اس قرب مین ایک اتحاد ہے جو جزو کو اپنی اصل سے ہوتا ہے

اور حضرت امام حسن رض سر سے ناف تک آنحضرت صلعم سے مشابہ تھے اور حضرت امام حسین ناف سے پانون تک یہی اوس اتحاد کا باعث ہے اور مرتبۂ سیادت حضرت ابوبکر و عمر رضے اللہ عنہما کو بھی ہے اور امام حسن و حسین رض کو بھی اون کو سیدا شباب اہل الجنۃ فرمایا اور حضرت ابوبکر و عمر رض کو سیدا کہول اہل الجنۃ اور جائز ہے کہ کوئی بزرگ اہل بیت سے از روئے نسب کے نہو اور فائز اوس قرب کا ہو جیسا کہ حضرت سلمان فارسے رضی اللہ عنہ کو ہوا کہ سلمان منا اہل البیت **لطیفہ** ہمارے حضرت وقت بیعت لینے کے اس طرح فرمایا کرتے ہین کہ بیعت ہے رسول اللہ کی طریقہ مین حضرت شاہ آفاق رض کے بعد ازان جس خاندان مین مرید ہوتا ہے اوس کا نام لیتے ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصلی اللہ تعالی علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ و اصحابہ و بارک وسلم **اما بعد** یہ رسالہ جو تہا راقم الحروف کا موسوم بہ **میخانۂ عشق** متضمن بعض نکات سورۂ رحمن ہے امید کہ پسند خاطر ارباب عرفان ہو للراقم ؎ لٹا دیتی ہے اک عالم کو وہ آنکھہ ✤ یہ میخانہ بھی کیا چلتا ہوا ہے ✤

الرحمن علم القرآن خلق الانسان علمہ البیان واضح ہو کہ انسان آئینہ دار رحمن ہے اسی واسطے انسان کی صفت بھی بیان ہے جس سے سالکان راہ و ذاہبان فی سبیل اللہ جو سفر در وطن کرتے ہین راہ پاتے ہین تو وہ نور بیان سالکان انفس کا راہبر ہے جیسے کہ مسافران آفاق کے لیے رہنما شمس و قمر ہے لہذا بعد اسکے فرمایا الشمس والقمر بحسبان سورج اور چاند گردش مین ہین اسی طرح بیان کو بھی گردش ہے اور اہل ارشاد بیان کو ایسے پھیر کر انواع عبارت مین موافق ہر استعداد کے پردہ کشائی اسرار فرماتے ہین علاوہ اس کے یہ مذکور سیر آفاقی کا ہے ؎ عالم تمام در د آیات حق پیداست ✤ تو اند کے بنو بیین این کتاب را ✤ الحق کہ مثل انفس کے آفاق بھی سرگردان طلب ہے اور جیسے کہ انفس محو ذوق و شوق و انس و انجذاب ہین اسی طرح

آفاق مین چاند سورج تارے خدا جانی کس پردہ نشین کی تاک جہانک مین
ہین ۞ ندانم ہر شب از شوق کہ امین شور محشر ہا ✣ نمک در پردہای خواب
می ریزند اختر ہا ✣ والنجم والشجر یسجدان ✣ اور پہاڑ اور درخت سجدہ کر رہے
ہین اور تمام برگ و بار اوس کی یاد مین مشغول ہین ۞ چمن مین جو دیکھا تو
چرچا ہے تیرا ✣ لب برگ پر تیری ہی گفتگو ہے ✣ والسماء رفعہا ووضع المیزان
الا تطغوا فی المیزان اور آسمان کو اونچا کیا اور رکھی ترازو کہ مت زیادتی کرو
ترازو مین یعنی عدل کرو اور تمام اعمال واقوال واحوال چاہیے کہ اندازہ
ہون اور مثل تفریط کے افراط بھی نہ رکھتے ہون جیسے زہاد خشک و ملایان
بے معنی گہٹاتے بڑہاتے ہین ۞ بزہد و ورع کوش وصدق وصفا ✣ ولیکن
میفزا ے بر مصطفے ✣ واقیموا الوزن بالقسط ولا تخسروا المیزان اور سیدہی ترازو
تولو انصاف سے اور مت گہٹاؤ تول جیسے مغلوبان حال و مدہوشان سکر
استقامت حال سے بے بہرہ ہین اور گوچہ کفر طریقت سے مقام اسلام حقیقی
مین نہین آئے سو وہ میزان اتباع شریعت ہے والارض وضعہا للانام فیہا
فاکہۃ والنخل ذات الاکمام والحب ذو العصف والریحان اور زمین کو رکہا واسطے
خلق کے اوسمین میوہ ہے اور کہجورین خوشون والی اور اناج بہس والا چوپایون
دواب ہی اور پہول خوشبو کی سو یہ سب واسطے انتفاع مخلوق کے ہین تا کہ
اوس کو کہائین اور کہلائین اور خوشبو سے دماغ کو جو رئیس اعضا اور بہت
لطیف ہی قوت اور راحت پہونچائین نہ یہ کہ مثل رہبانون کے اون کو اپنے
اوپر حرام کرلین ۞ ما زاہد روزہ دار خوش خوار نئیم ✣ ما چلہ نشین رو بدیوار نئیم ✣
چیزے کہ زحق رسد بصد شوق خوریم ✣ پرہیز چرا کنیم بیمار نئیم ✣ فبای آلاء
ربکما تکذبان پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونو یہ خطاب طرف
جن وانس کے ہے کیونکہ مکلف یہی دو گروہ ہین اور نیز خطاب طرف سمع وبصر
کے ہے کہ انسان ان دونون کی وجہ سے نعمای الٰہی کا بیان سنتا ہی اور دیکہتا ہے

خلق الانسان من صلصال کالفخار وخلق الجان من مارج من نار فبای آلاء ربکما

تکذبان بنایا آدمی کو کھنکھناتی مٹی سے جیسے ٹھیکرا اور بنایا جن کو آگ کے

شعلہ سے تو انسان وہی ہے جو خاکساری اختیار کرے نہ وہ کہ شعلۂ غضب

وحسد وکبر وغیرہ شہوات نفسانی کا گرفتار ہو کیونکہ ان تمام رذائل کا مبدا وہی

عنصر ناری ہے رب المشرقین ورب المغربین فبای آلاء ربکما تکذبان پروردگا

ر دو مشرق کا اور دو مغرب کا تو اگر ایک مشرق اور مغرب ہوتی یعنی صرف جاڑا

رہتا یا نری گرمی تو یہ راحت تبدیل موسم کی کہاں میسر ہوتی تو یہ بھی بڑی نعمت

ہے مرج البحرین یلتقیان بینھما برزخ لا یبغیان فبای آلاء ربکما تکذبان ہر ایک

اپنے مطلب کی سنتا ہے اور سمجھتا ہے تو اس آیت کے اسرار عجیب ہین عاشق

کو معشوق سے تمتع از روی سمع کے ہے یا از روی بصر کے تو نسبت سمع کی ایک

دریائے ذخار ہے کہ فیض اوسکا مثل ابر مطیر کے برستا ہے اور بصر کی نسبت

دوسرا دریای مواج ہی کہ عاشق بیچارہ کو تہ و بالا کرتا ہے اور عاشق کو کبھی

اس ہنگامۂ سمع وبصر سے فرصت نہین اور دونون مین عجب پردہ ہے کہ سمع

بصر کی اور بصر سمع کی مخل نہین اور کان مین بھی ایک پردہ ہوتا ہے ؎

ہر جا زنی وچنگ صدای شنیدیم + آہنگ ترانام خدای شنویم + گر چشم

کشائیم تو مد نظری + ور گوش نہیم ہم ترامی شنویم + یخرج منھما اللولو والمرجان

فبای آلاء ربکما تکذبان یعنی ان بحرین سمع وبصر سے عجب عجب درو جواہر معارف

ہاتھ آتے ہین اور عاشق کی زبان سے بے اختیار وہ موتی جھڑتے ہین وله

الجوار المنشآت فی البحر کالاعلام فبای آلاء ربکما تکذبان وہ کشتیان اوسی دریائے

عرفان مین قائم ہین تا کہ طالبان خدا اون کے ذریعہ سے فائز کعبۂ مقصود

ہون ؎ دریا پہ عیش جائے ہے ساقی سے کہو + لے آئینہ دیکھ ظالم اس عالم کو

آنکھین تری یون نشہ سے جاتی ہین چڑھی + جون کشتی چڑھاو پر کھینچی جاتی ہو +

کل من علیھا فان ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام فبای آلاء ربکما تکذبان

ضمیر اقرب کی طرف راجع کرنا بہتر ہے العبد کی طرف سے یعنی وہ سب لوگ جو
اون کشتیوں پر ہین فنا ہونے والے ہین اور باقی رہیگا منہ تیرے پروردگار
کا جو بزرگی اور تعظیم والا ہے یعنی حاصل اوس کشتی مین بیٹھنے کا اور ترجمہ
سیر و سلوک کا فنا و بقا ہے اور وجہ کا اشارہ ہے وجہ نہین فہم من فہم
تشبیہ کشتی کی آنکھہ سے نہایت مناسب ہی اور ظل عالم تنزیہ عالم تشبیہ ہے
تو چشم رحمت اور نظر قبول مرشد آئینہ دار عنایت آلہی ہے اور یہ واسطہ مرشد
وصول الی اللہ نادر ہے سو بی عنایات حق و خاصان حق ؛ گر ملک باشد
سیاہستش ورق ؛ اور کشتی مین بیٹھنے کی تشبیہ نظر مین سماجاتی ہے بہت
زیبا ہے ظاہر ہے کہ جب کوئی کسی کو دیکھتا ہے تو اوس کا نقشہ تمام اوس
دیکھنے والے کی آنکھہ مین کھنچ جاتا ہے بالجملہ ایک نظر کامل وہ کام کرتی
ہے جو کسی ریاضت اور مجاہدہ سالہا سال سے ممکن نہین یسئلہ من فی السموات
والارض کل یوم ہو فی شان فبای آلاء ربکما تکذبان یعنی وہ ہمیشہ دیتا رہتا
ہے اور آسمان اور زمین والے سب اوس سے مانگتے رہتے ہین اور یہ سب
وجود و حیات وغیرہ اور گھر بار مال و متاع سب اوسکا دیا ہوا ہے اور مثل
فیض کونی کے فیض ارشاد و نور ہدایت مومنین پر نازل ہوتا ہے اور جو
کوئی جس سے مانگتا ہے اور جو کوئی دیتا ہے وہ بھی درحقیقت خدا دیتا ہے
یہ سب اسباب اور روپوش اوس کے افعال کے ہین چنانچہ اکتاب مدد
معاش امرا و سلاطین سے کرتے ہین اور واسطہ اس کے وہ لوگ ہین اور
حصول ظاہر قرآن و حدیث اساتذہ سے میسر ہوتا ہے اور ذریعہ اس فیض کے
وہ ہین اور کسب فیض باطن و علم سینہ مرشدون سے دستور ہے اور وسیلہ
اس فیض کے وہ ہین سنفرغ لکم ایہ الثقلن فبای آلاء ربکما تکذبان یعنی تمہارا
حساب لین گے دن قیامت کے اوس روز سب اسباب اور پردہ اوٹھا ئین گے
اور منکر بھی مقر ہون گے اور بے پردہ دیدار مرتبہ ساق سے مشرف ہونگے

اور بہتر سجدہ کرین گے اور منکرون کی پشت تختہ ہو جائیگی پہر بہتر جنت مین
زیارت وجہ اللہ سے مشرف ہونگے اور جب بعد عجب مرتبۂ عالی ہے جس سے
مومنین اور دوستان خدا آنکہین ٹہنڈی کرینگے اور کافر محروم اس نعمت
سے آگ مین جلین گے یا معشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموات
والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطان فبای آلاء ربکما تکذبان ای گروہ
جن اور انس کے اگر ہو سکے تم سے کہ نکل بہاگو کنارون سے آسمانون اور
زمین کے تو نکل بہاگو نہین نکل سکتے مگر غلبہ سے اور غلبہ کہان ہے پہر چال
اطاعت کرو یرسل علیکما شواظ من نار ونحاس فلا تنتصران فبای آلاء ربکما
تکذبان بہیجے جاوین گے تیز شعلہ آگ کے اور تانبا گلا ہوا فاذا انشقت السماء
فکانت وردۃ کالدہان فبای آلاء ربکما تکذبان پہر جب پہٹ جاوی آسمان
اور ہو جاوے سرخ مانند نری کے یہہ بیان ہے قیامت کے دن کا ؎
دو عالم جلوہ از طلعت او ✲ قیامت فتنۂ از قامت او ✲ یعنی قیامت بہی
ایک ٹہوکر ہے معشوق کی فیومئذ لا یسئل عن ذنبہ انس ولا جان فبای آلاء ربکما
تکذبان پہر اوس دن نہ پوچہا جائیگا کوئی اوس کے گناہ سے یعرف المجرمون
بسیماہم فیوخذ بالنواصی والاقدام فبای آلاء ربکما تکذبان پہچانے جائین گے
گنہگار پیشانی سے روش یہ بین حالش مپرس اور جو نیک ہونگے اونکا چہرہ
بحال ہوگا پہر پکڑی جائین گی پیشانیان اور قدم یعنی اوسی ناصیہ پر حکم صادر
ہوگا ہذہ جہنم التی یکذب بہا المجرمون یطوفون بینہا وبین حمیم آن فبای آلاء
ربکما تکذبان یہ وہ دوزخ ہے جس کو جہٹلاتے تہے گنہگار پہرینگے درمیان
اوس کے اور گرم پانی کہولتے ہوئے کے یعنی وہ سب بہاڑ مین جائین گے
نعوذ باللہ منہا ولمن خاف مقام ربہ جنتان فبای آلاء ربکما تکذبان یہان تک
نہ فرمایا کہ جو کوئی ایمان لایا بلکہ ڈرا فرمایا یعنے ایمان کے ساتہہ اطاعت بہی
کی تو اُن دو باتون کا بدلا دو باغ ہین ذواتا افنان فبای آلاء ربکما تکذبان

اون باغون مین آٹھ سو تہنیان ہین یعنی شعب ایمان جو اوس مومن
مطیع مین ہین اوس کا یہ بدلا ہے فیہما عینان تجریان فبای آلاء ربکما تکذبان
اون مین دو چشمے بہتے ہین یہ بدلا ہے اون دو چشمون کا جو خوف خدا سے
بہتی تہین فیہما من کل فاکہۃ زوجان فبای آلاء ربکما تکذبان وہ میوے بہی
ثمرہ ایمان ہین متکئین علی فرش بطائنہا من استبرق وجنا الجنتین دان فبای
آلاء ربکما تکذبان اون فرشون پر تکیہ لگائین گے یہہ بدلا ہے اوس تکیہ کا جو
اونہون نے خدا پر کیا اور اوس تکیہ یعنی توکل کے سبب سے یہان آسانی
تمام مطالب اون کے ہاتہہ آئے وہان بہی سہولت سے میوہ پائین گے فیہن
قاصرات الطرف لم یطمثہن انس قبلہم ولا جان فبای آلاء ربکما تکذبان یعنی
وہ اچہوتی بیبیان ہین کہ اون تک کسی کا دسترس نہین ہوا نیچے نگاہ والیان
ہل جزاء الاحسان الا الاحسان فبای آلاء ربکما تکذبان اور جن کے نفس مطمئنہ
ہین اون کی جنت زیادہ عالی ہوگی ومن دونہما جنتان فبای آلاء ربکما تکذبان
مدہامتان فبای آلاء ربکما تکذبان یعنی وہ باغ ہرے بہرے ہین فیہما عینان
نضاختان فبای آلاء ربکما تکذبان اون مین دو چشمے ابلتے ہین فیہما فاکہۃ
ونخل ورمان فبای آلاء ربکما تکذبان اون مین میوہ ہین اور کہجورین اور
انار فیہن خیرات حسان فبای آلاء ربکما تکذبان اون سب باغون مین بہلی
عورتین ہین خوبصورت حور مقصورات فی الخیام فبای آلاء ربکما تکذبان حورین ہین
خیمہ نشین لم یطمثہن انس قبلہم ولا جان فبای آلاء ربکما تکذبان یعنی وہ بن بیاہی
ہین متکئین علی رفرف خضر وعبقری حسان فبای آلاء ربکما تکذبان تکیہ لگائی
ہوئے چاندنیان سبز اور چہاپہ دار خوش طرح پر تبارک اسم ربک ذی الجلال
والاکرام بڑی برکت والا ہی نام تیرے پروردگار کا جو بزرگی اور تعظیم والا ہے ۱۲ ہم تو عاشق ہین تمہارے نام کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العلی الاعلی والصلوۃ والسلام علی نبیہ المجتبی وعلی آلہ واصحابہ نجوم الہدی اما بعد یہ رسالہ

راقم الحروف کا موسوم بہ **نشئہ عرفان** کہ حاصل میخانۂ عشق ہے مشتمل اکثر معارف عام فہم خاص پسند پر ہے جس سے ارباب فہم بہت سے مقاصد علیا معلوم کر سکتے ہین **معرفت** اسم مبارک اللہ کو اسم ذاتی کہتے ہین اور بعض اس کو بہی اسمائے صفاتی سے شمار کرتے ہین کہ یہ وہ اسم ہے جو جامع جمیع اسماؤ صفات ہے تو دونون قول درست ہین یعنی اس اعتبار سے کہ اسماؤ صفات زائد ہین ذات پر تو کوئی اسم ذاتی نہین لانہ تعالی وراء الوراء لا یعبر عنہ بعبارۃ اور اس لحاظ سے کہ جامع جمیع اسماؤ صفات کون ہے وہی ذات ہے اسم ذاتی کہنا درست ہوا **معرفت** صفات ثمانیہ امام جملہ صفات ہین اور بعض اکابر صفت وجود کو بڑہا کر نو صفت کے قائل ہوئے ہین تو دونون قول صحیح ہین اس اعتبار سے کہ وجود بھی ایک صفت ہے نو ہوتے ہین اور اس حثیت سے کہ وجود سب صفات کو شامل اور سب مین ساری ہے تو آٹھ ہوتے ہین **معرفت** شرائع سابقہ مین سجدہ بزرگون کو کرنا جائز تہا اور ملائکہ نے حضرت آدم کو سجدہ کیا ہے اور اب جو منسوخ ہے تو بسبب کسی حکمت کے منسوخ ہوا کیونکہ اللہ تعالی کسی برے کام کو کسی کے واسطے روا نہین رکہتا الغرض حاصل سجدہ کہ تعظیم و تکریم ہے باقی ہے اور دوستان خدا کی جناب مین نیازمندی لازم ہے کہ یہ آئو بہگت خدا کی ہے اور وہ جو ایک حدیث مین ہے کہ مت کہڑے ہو میرے سامنے جیسے کہڑے ہوتے ہین اعاجم ان کے رؤسا کے سامنے تو یہ نفی قیام نہین ہے بلکہ نفی اوس وضع قیام کی ہے ورنہ صرف لا تقوموا فرمانا کافی تہا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا واسطے آنحضرت صلعم کے کہڑی ہوا کرتی تہین **معرفت** الرحمن علی العرش استوی اور اللہ معکم اینما کنتم کے باب مین اختلاف اہل ظاہر کا ہے سو ایمان دونون آیتون پر ہے والراسخون فی العلم یقولون آمنا بہ کل من عند ربنا اور حدیث مین ہے ان من افضل ایمان المرء ان یعلم ان اللہ معہ حیث کان اور عرش پر بہی کوئی جلوہ ضرور ہے ورنہ معراج کی کیا ضرورت تہی اور وحی عرش سے آتی تہی سو

سخن از عرش بہ دل بردن رندان آمد ٭ این مئی ناب زنہ شیشۂ افلاک تکید ٭

معرفت معانی مین مقامات عشرۂ سلوک کے بڑا اختلاف ہے اور ہر
عارف نے موافق اپنی دید وفہید کے معانی بیان کیے ہین اور وہ سب بجای خود
درست ہین ؎ ہر چہ خوبان کنند خوب آید ٭ راقم کو جو فیض سے حضرات کے
معلوم ہوئے تحریر کرتا ہے توبہ پشیمان ہونا گناہون سے کہ الندم توبۃ یہہ
باطن توبہ ہے اور ظاہر توبہ استغفار ہے انابت رجوع الی اللہ ہے جو علامت
صدق توبہ کی ہے زہد ترک تعلقات ماسوا کا دل سے صبر روکنا اپنے کو خلاف
حکم خدا و رسول سے شکر بجا لانا احکام آلہی کا اور اوس کی عبادت کرنا کہ افلا اکون
عبدا شکورا توکل بہروسا کرنا خدا پر ہر حال مین با اسباب اور بے اسباب ذکر یاد آلہی
جو ضد غفلت کی ہے توجہ تعلق دل کا خدا سے مراقبہ ہمیشہ حاضر و ناظر جاننا خدا
کو اور بعض نے ریاضت و عزلت و قناعت و ورع کو بھی بیان کیا ہے تو ریاضت
درستی اخلاق سے متعلق ہے اور عبادت کا تعلق اعمال سے ہے اور عزلت
گوشہ نشینی کو کہتے ہین ؎ در گوشۂ خاطر عزیزان جا کن ٭ در مذہب ما
گوشہ نشستن اینست ٭ اور قناعت کے معنی طمع نکرنا اور ورع مرادف تقوی ہے
والتقوی ہہنا لفظ حدیث ہے اور یہ سب مصطلحات مع تسلیم و رضا تفصیل ہے
محبت آلہی اور اتباع سنت کی **معرفت** اصول طریقۂ نقشبندیہ جو الی الآن
ہر شعبہ مین باقی ہین وہ یہ ہین ذکر مراقبہ رابطہ لیکن اتباع شریعت ضرور ہے
معرفت بزرگون نے جو مقامات کو دوائر سے تعبیر کیا ہے مثل دائرۂ ولایت
صغری وکبری وعلیا وکمالات نبوت وغیرہ کے تو عالم مثال مین ہر مقام کا
قرب بصورت دائرہ نظر کشفی مین آیا ہے اور توضیح مطالب کے واسطے اون
عبارات کو اختیار کیا ہے تو غرض حاصل دوائر سے ہے اور اختیار زوائد بیکار
ہے کیونکہ زوائد خود ضمن فوائد مین آجاتے ہین **معرفت** عشق کا لفظ اس
حدیث مین آیا ہے عن الحسن البصری رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالے

اذا کان الغالب علی عبدی الاشتغال بی جعلت نعیمہ ولذتہ فی ذکری فعشقنی
وعشقتہ فرفعت الحجاب فیما بینی وبینہ وصیرت بین عینیہ معالما لایسہوا اذا سہے
الناس اولئک کلامہم کلام الانبیاء اولئک الابدال حقا اولئک الذین اذا
اردت باہل الارض من عقوبتہ وعذاب ذکرتہم فصرفت ذلک عنہم رواہ فی الحلیۃ
معرفت اصل اصول اتباع سنت حسن معاملت ہی ساتھہ خدا کے اور خلق
کے **معرفت** سند طلب خدا کی صریحا یہ حدیث شریف ہے کہ آنحضرت صلعم
نے صحابہ کبار سے فرمایا و الملأ الاعلی یطلبونہ کما انتم تطلبونہ **معرفت** لقد رای
من آیات ربہ الکبری بیشک دیکھے اوسنے اپنے رب کے بڑے نمونے اور
تجلی ظہور شے کو قربہ ثانی مین کہتے ہین اور تمام تجلیات آیات الٰہی ہین فہم
مین فہم سے جلوہ صفت ست اگر دیدہ بینائی ہست ✤ کین جہان آئینہ آئینہ
سیمائے ہست ✤ مہر و مہ ارض و سما آئینہ شکل اندہمہ ✤ میتوان یافت کہ در پردہ
خود آرائے ہست ✤ **معرفت** ص والقرآن ذی الذکر قسم ہے قرآن کی جو
یاد دلاتا ہے یعنی کلام طرف متکلم کے رہنما ہے اور تمام آن و ادا معشوق کی
اوس کے سخن سے کہل جاتی ہے **معرفت** لتکون کلمۃ اللہ ہی العلیا یعنی تاکہ
خدا کا بول بالا ہو تو شہد اکو محبت خالص ہے اللہ تعالی سے **معرفت** تکریم
تبرکات اکابر کی لازم ہے بقیۃ مما ترک آل موسی و آل ہارون تحملہ الملائکہ **معرفت**
نئی روشنی دیکھو واشرقت الارض بنور ربہا اور جگمگا اوٹھی دہرتی جہلک سے
اپنے پالن ہار کی **معرفت** وما یومن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون اس شرک سے
مراد شرک خفی ہے یعنی تعلقات ماسوا کا دل مین ہونا **معرفت** علم ظاہر مقدمہ
عمل ہے جسپر عمل صحیح موافق حکم خدا و رسول کے حاصل ہوتا ہے اور یہ علم باطن
عمل پر مترتب ہے کہ بعد تقدیم عمل صحیح کے پیدا ہوتا ہے حدیث مین ہے کہ جو
کوئی اپنے علم پر عمل کرے اللہ تعالی اوسکو ایک ایسا علم دیتا ہے جو پہلے معلوم
ہی نہ تہا **معرفت** قرب نوافل کا یہی بیان ہے کہ لایزال عبدی یتقرب الی

بالنوافل حتی احببته الخ اور قرب فرائض یہ ہے کہ ما تقرب الیّ عبدی بشیٔ افترضت
علیہ **معرفت** نسبت قلب و نفس جو اہل سلوک مین متعارف ہے بیان
اوسکا آیات قرآنی سے اس طرح پر ہے کہ یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ
بقلب سلیم اور نسبت لطیفۂ نفس یہ ہے کہ یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ
مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی **معرفت** معیت اور اقربیت وغیرہ تمام
اسما و صفات آلٰہی پر ایمان ہی مقصود حصول اوس معیت اور اقربیت کا ہے جو
مفہوم مثل ان آیات سے ہے کہ واللہ مع المحسنین اور واسجد واقترب **معرفت**
کوئی خلق نہ برا ہے نہ بھلا ہے بلکہ نسبت سے اوس مین حسن و قبح پیدا ہوتا ہے
اگر نسبت اوس خلق کی طرف خدا کے ہے وہ خلق حسن ہے ورنہ کچہ نہین اور
خلق صفت روح کی ہے تو جس کو میل روحانی طرف پروردگار کے نہین وہ
حسن اخلاق سے برکنار ہے **معرفت** علم فی نفسہ کمال ہے اور حکمت مناسب
تکمیل ہے ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا **معرفت** اپنے نفس سے کبھی گمان
نیک نہ رکھنا چاہیے کہ مورث عجب ہے قال علی کرم اللہ وجہہ الکریم سوء الظن
معرفت الدنیا ملعونۃ وملعون ما فیہا الا ذکر اللہ وما والاہ وعالم ومتعلم اور عالم
کامل وہی ہے جو شرف وعلمناہ من لدنا علما سے مشرف ہوا اور متعلم کاملان
مکمل ہین کہ موافق ہر استعداد کے رہنمائی کرتے ہین **معرفت** فضل العالم علی العابد
کفضلی علی ادناکم سو یہ وہی عالم ہین جن کو عروج کے بعد نزول ہوا ہی **معرفت**
سند اہل خدمات باطن کی قصہ حضرت موسیٰ اور خضر علیہما السلام سے ظاہر ہے
اور کاشف اون رموز کی یہ آیۂ کریمہ ہے کہ ما فعلتہ عن امری **معرفت** رویت الٰہی
کو جو بے جہت اور بے کیف کہتے ہین تو ظاہر ہے کہ زمان و مکان جہان تک ہے
وہان جہت ثابت ہے ورائے زمان و مکان جہت کہان ہے فہم من فہم
اور بے کیف سے مقصود برارت ہے کیفیات واذواق سفلی سے **معرفت**
نور ولایت صغریٰ مانند ماہتاب کے اور نور ولایت کبریٰ مانند آفتاب کے

اہل سلوک نے بیان کیا ہے اور علامت طی ہونے دائرۂ کبریٰ کی غروب ہونا
اوس آفتاب کا نظر کشفی مین آتا ہے سو حقیقت اوس مکشوف اون اہل مقام
کی وہی قصہ ہے حضرت خلیل اللہ کا کہ بعد نفی ماہتاب و آفتاب کے آخر کار آپنے
فرمایا انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا و ما انا من المشرکین
معرفت سیر نظری اس آیت سے ثابت ہے کہ رب ارنی انظر الیک ؎
ذرۂ حسن تو کوہ طور را صد پارہ ساخت ÷ عاشق مسکین کجا ماند بجال خویشتن ÷
معرفت للراقم ؎ نہین جانتے ہم وجود و شہود ÷ یہ باتین ہین دو اور خدا
ایک ہے ÷ **معرفت** وضع مراقبہ بھی احادیث سے ظاہر ہے کہ صحابۂ کبار
روبرو آنحضرت صلعم کے اس طرح بیٹھتے تھے کہ چڑیان سر پہ سے اوڑ نہ سکتی تھین
یہ ظاہر مراقبہ ہوا اور باطن مراقبہ توجہ الی اللہ ہے اس سے کون منکر ہے
معرفت وہ علم جو ادراک سے متعلق ہے اوسکو واردات کہتے ہین اور جو مشاہدۂ
باطن سے پیدا ہوتا ہے اوس کو مکاشفات سے تعبیر کرتے ہین اور علم خواہ
واردات سے ہو خواہ مکاشفات سے یا متعلق بہ عالم سفلی ہے اور یہ علم اہل
خدمات باطنیہ کو ہوتا ہے یا متعلق بہ عالم علوی ہے جو موجب تقرب خدا ورسول
ہے یہ علم اولیائے عشرت کو ہوتا ہے **معرفت** فضل اون معاملات سے
عبارت ہے جو محض وہبی ہین کسب کا اون مین کچھ دخل نہین اور رحمت مین
کسب کا بہانہ ہے سو وہ فضل اور یہ رحمت جمع ہو کر اسم مبارک فضل رحمن
نمایان ہوتا ہے **معرفت** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات علیا
مین سے یہ دو کمال ہین ایک عبدہ ورسولہ دوسرا کمال بجال محبوبیت جس سے انا حبیب اللہ
مشعر ہے اور اسم مبارک احمد کنا یہ اس کمال سے ہے **معرفت** جو طریقۂ اولیا
جس عصر مین شائع ہوا مناسب وقت وحال و استعداد اون اہل عصر کے وہی
طریقہ تھا جیسا کہ مناسب قرون انبیاء ما تقدم کے اون کے شرائع تھے شاہد
اس بیان کی یہ حدیث ہے العلماء ورثۃ الانبیاء **معرفت** یہ اصطلاحات

صوفیہ کبار زمانہ نبوت مین نہ تھین اگرچہ مصداق ان کا ضرور تھا جیسے کہ اصطلاحات
علم ظاہر کا حال ہے اور بعد زمانہ نبوت جو اصطلاحات پیدا ہوئے اور مقامات
کا مذکور رہوا اس مین یہ حکمت تھی کہ بعد ایام نبوت سے لوگون نے ظاہر پرستی
اختیار کی اور نسبت باطن سے ناآشنا ہوگئے تو ضرور ہوا کہ اولیائے کبار کے
کمالات بقدر طاقت تحریر کیے جاوین تاکہ لوگون کو ترغیب ہو اور اون کے
توسل سے فائز المرام ہون لیکن جیسا کہ آگے مذکور مقامات و اصطلاحات
باعث ترغیب اکثر اہل زمانہ تھا فی زماننا اکثر کے حق مین مضر بھی ہے کہ لوگون
نے شطحیات اہل حال کو دستاویز مقرر کرکے بعض نے مذہب وجودیہ تقلیداً
اختیار کیا اور بعض رسوم پرست طریقہ اور سلوک سے قطع نظر کرکے صرف رسم
سماع وغیرہ پر اکتفا کرتے ہین اور بعض نے فوائد مطلوبہ کو چھوڑ کر گرفتاری وائد
مثل طے کرنے مقامات اکابر کے پیدا کی اور بعض محض فریفتۂ قیل وقال
اور تصوف دانی کو ولایت اور کمال جانتے ہین ع چون ندیدند حقیقت رہ
افسانہ زدند ✤ لہذا الحکمت الٰہی طریقہ ہمارے حضرات کا عجب جامع فوائد و
مانع زوائد پیدا ہوا کہ ظاہر اسہل الوصول اور بمعنے کثیر الفیوض ہے کما لایخفی
علی اہل النظر **معرفت** حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ صحابۂ کبار سے
ہین اور فیض صحبت وتعلیم سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بھی مشرف
ہوئے ہین اخرج احمد فی الزہد عن سلمان قال اتیت ابابکر فقلت اعہد الیّ
فقال یا سلمان اتق اللہ واعلم انہ سیکون فتوح فلا اعرفن ما کان حظک منہا ما
جعلتہ فی بطنک او القیتہ علی ظہرک و اعلم انہ من صلی الصلوات الخمس فانہ یصبح فی
ذمۃ اللہ فلا تقتلن احدا من اہل ذمۃ اللہ فتخفر اللہ فی ذمتہ فیکبک اللہ فی النار
علی وجہک **معرفت** حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیۂ
سیر المرشدین پر کہ انساب اولاد حضرت مجدد رضی اللہ عنہ مین ہے یون لکھا
ہے کہ حضرت شاہ محمد آفاق سلمہ اللہ تعالی از حضرت خواجہ ضیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ

کہ از خلفای حضرت محمد زبیراند رضی اللہ تعالی عنہ نسبت این خاندان کسب
نمودہ بسر گرمی حلقہ و مراقبہ و افادۂ نسبت درین وقت ممتاز اند انتہی **معرفت**
ہمارے حضرت دام فیضہ اولاد امجاد سے حضرت مصباح العاشقین چشتی
رضی اللہ عنہ کے ہین جن کا مزار مبارک ملاوہ مین ہے والد ماجد آپ کے حضرت
شاہ اہل اللہ مرید حضرت شاہ عبدالرحمن صاحب لکھنوی علیہ الرحمۃ کے تھے
حضرت کا نام حضرت شاہ صاحب نے رکھا تھا **معرفت** سال ولادت اعلی حضرت
شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ کا یک ہزار و یک صد و شصت ہجری ہے مسکن
شریف دہلی تھا ہفتم محرم روز چہارشنبہ بعد مغرب سنہ یک ہزار و دو صد و
پنجاہ و یکم مین آپ نے انتقال فرمایا اور پنجشنبہ کو مغلپورہ مین عقب مسجد شریف
کے مدفون ہوے جہان حضرت قبلۂ عالم کو غسل دیا گیا تھا حضرت پیر و مرشد
سے معلوم ہوا کہ وہ زمین خود آپ نے اپنے واسطے خرید کر لی تھی **معرفت**
حضرت کی عادت ہے کہ بجز قرآن و حدیث کے دوسری کتاب نہین دیکھتے
اور جو کوئی کتاب نذر کرتا ہے طالبعلمون وغیرہ کو دیدیتے ہین اور ایسا ہی جملہ
اشیا کا حال ہے سخاوت اور ایثار بھی بدرجۂ کمال ہے بلکہ قرآن شریف بھی
جب تصحیح کر لیتے ہین کسی کو عنایت فرما دیتے ہین اللہ تعالی اور کوئی نسخہ
قرآن کا بھیجدیتا ہے **معرفت** ما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء
حجاب او یرسل رسولا فیوحی باذنہ ما یشاء تو وحی معاملۂ انبیاء ہے اور حجاب
مین سے ہمکلامی اولیاء اللہ کو ہوتی ہے اور بواسطۂ رسل کے تمام مؤمنین سے
معاملہ ہے **معرفت** رویاے صالحہ ایک جزء ہے اجزاء نبوت سے اور نسبت
انبیاء کی مشاہدہ سے بڑھی ہوئی ہے **معرفت** اشعار نعت از راقم ۵

قامت پہ تیری خلعت نور خدا کھلے + جلوہ سے تیرے قسمت ارض و سما کھلے +
کوثر کا فیض تو نے جہان مین لٹا دیا + دعوت سے تیری باغ ارم کی فضا کھلے +
تیرے لب و دہن مین سخن نے مزا دیا + تیری ہی آنکھ مین نگہ آشنا کھلے +

جو بات تیرے وصف مین لکھی وہ کھب گئی ✤ جو تیری شان مین کہے مدح وثنا کہلائے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ سبحانہ و تعالیٰ والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ المصطفے وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ واحبابہ اما بعد واضح ہو کہ یہ رسالہ موسوم بہ **اسرار محبت** مشتمل ہے اکثر ملفوظات بابرکات اعلیٰ حضرت امام الطریقۃ محبوب خلاق حضرت شاہ **محمد آفاق** رضی اللہ عنہ و حضرت قطب الاقطاب مجدد العصر **حضرت مولانا فضل رحمن** مدظلہ الاعلیٰ وحضرت پیرومرشد ولایت مآب محبوب رب الارباب عالی مناقب **سید احمد میان صاحب** دام فیوضہ پر اور جو ملفوظات راقم نے بواسطہ سنے ہین اوس نقل معتبر کا اظہار کر دیا ہے اور جہان راوی کا ذکر نہین وہ سب بے واسطہ سنے ہین اگرچہ ظاہرا یہ چند ملفوظات ہین لیکن بعضے حاوی ہین بہت سے مقاصد اعلیٰ پر لہذا واسطے افادۂ خاص و عام کے مناسب جانا کہ اشاعت پذیر ہون اور معاملہ فہم بواسطۂ ذوق صحیح کے آن و ادائے ہر کلام سے اوس کے معنے کو پہونچتے ہین ع اسرار محبت را ہر دل نبود قابل ✤ در نیست بہر دریا زر نیست بہر کانے ✤ وانا المولف فقیر نور الحسن کان اللہ تعالیٰ لہ **حضرت** نے فرمایا کہ مین جب حدیث شریف پڑھکر اعلیٰ حضرت شاہ آفاق رض کی خدمت مین جاتا تو دیکھکر فرمایا کرتے کہ یہ نور حدیث **حضرت** نے اعلیٰ حضرت رض سے نقل فرمایا کہ ہم سب عزیز اقربا دوست آشناؤن کو چاہتے ہین کہ ہو جائین لیکن کوئی نہین ہوتا جس کو خدا چاہتا ہے ہو جاتا ہے **حضرت** نے اعلیٰ حضرت رض سے نقل فرمایا کہ اب جو لوگ دسون لطیفہ طے کرتے ہین قدما کو جو صرف لطیفۂ قلب طے کرتے تھے نہین پہونچتے کہ بسبب عمل کے اون کا مقام عالی ہو گیا **حضرت** نے اعلیٰ حضرت رض سے نقل فرمایا کہ یہ دسون لطیفہ کسی کو ایکبارگی کہل جاتی ہین اور کسیکو برسون مین کہلتے ہین **حضرت** نے اعلیٰ حضرت رض سے نقل فرمایا کہ جو کوئی محبت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمل کرے اوسکو وصول الی اللہ ہو جاوے

حضرت نے اعلیٰ حضرت رضؓ سے نقل فرمایا کہ قدما لطیفۂ قلب طے کرتے تھے
لیکن بسبب اخلاص اور اتباع سنت کے اون کا مقام بڑھگیا حضرت
نے اعلیٰ حضرت رضؓ سے نقل فرمایا کہ ایک توجہ مین بھی سب مقامات طے ہو سکتے
ہین لیکن استعداد مرید کی بھی چاہیے حضرت نے فرمایا کہ ہمارے حضرت
سب باتین موافق سنت کے کرتے تھے لیکن کسر نفسی سے ایسا فرماتے تھے
کہ ہم سے جو کوئی بات موافق سنت کے ہو جاتی ہے تو عرش سے ایسا فیض
آتا ہے کہ ہم تر بتر ہو جاتے ہین حضرت نے اعلیٰ حضرت رضؓ سے نقل فرمایا کہ
غوث ہو یا قطب جو خلاف شرع کرے وہ کچھ بھی نہین مولانا مولوی سید
محمد علی صاحب نے نقل فرمایا کہ بعض مریدون نے حضرت شاہ آفاق رضؓ سے
عرض کیا کہ جوان پر یعنی حضرت قبلہ پر عنایت ہے مریدان قدیم پر بھی نہین
آپ نے فرمایا کہ تمکو مین چاہتا ہون کہ ہو جاؤ اور ان کو خود خدا چاہتا ہے
حضرت نے فرمایا کہ جب حضرت شاہ آفاق رضؓ کابل تشریف لیگیے تھے
ایک بار کسبیون کے سامنے سے آپ کا گذر ہوا آپ نے وہان کے حاکم سے
کہا کہ تم کیسے مسلمان ہو جو کسبیان اپنے ملک مین رکھتے ہو اوس نے تمام کسبیان
وہان سے نکالدین حضرت نے فرمایا کہ جب حضرت شاہ آفاق رضؓ ولایت سے
تشریف لائے تو اجمیر قریب تھا آپ نے ارادہ کیا لیکن پھر نہ گیے وہین سے
فاتحہ پڑھ دی بسبب وہان کے خادمون کے جانا مناسب نہ سمجھا حضرت
نے فرمایا کہ ہم نے ارادہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ کی زیارت
کا کیا تہارات کو ہم نے خود دیکھ لیا اور حضرت رضؓ سے ایسا فیض آیا کہ بیان سے
باہر ہے پھر فرمایا کہ اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو یہ بزرگ نبی ہوتے حضرت پیرومرشد
اجمیر شریف گیے تھے آپ سے کسی نے کچھ نہ کہا بلکہ خود آپ کی آؤ بھگت کی
حضرت نے فرمایا کہ ہم کو جو اللہ تعالیٰ جنت مین لے گیا حورین ہمارے پاس
آئینگی سو ہم اُن سے کہینگے کہ تم مین خاک لطف ہے تم ہم سے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سنو جو اس مین لطف ہے کسی مین نہین۔ ایک صاحب نے حضرت سے مسئلہ سماع کا پوچھا آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی راستہ سے گاتا ہوا نکل جاتا ہے مین بیتاب ہوجاتا ہون ایک صاحب نے حضرت سے پوچھا کہ وقت کسی مشکل یا حاجت کے یارسول اللہ کہنا کیسا ہے آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین ایک نابینا آیا اور آنکھین چاہین آپ نے جو دعا بتلائی اوس مین سے ہے

یا محمد انی اتوجہ الیک اون صاحب نے عرض کیا کہ یہ بیان حضوری کا ہے آپ نے فرمایا کہ عثمان بن حنیف رض صحابی نے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک شخص کو یہ دعا بتلائی تہی ایک صاحب نے حضرت سے فاتحہ کرنے کو دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بکری ذبح کی اوسوقت فرمایا کہ یہ میری امت کی طرف سے ہے بس یہی فاتحہ ہے حضرت پیرومرشد نے حضرت سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا مین مولانا اسحق صاحب رح کے ساتھہ مولود شریف مین جایا کرتا تہا حضرت نے فرمایا کہ اتباع سنت یہی ہے کہ جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ہے اوسی طرح کرے گھٹائے بڑھائے نہین اور یہ شعر پڑھا ؎ گرد نعل اسپ سلطان شریعت سرمہ کن ✤ تا شود نور الٰہی باد وچشمت مقترن ✤ مژہ در چشم سنائی چون سنان تیر باد ✤ گر زمانے زندگی خواہد سنائی بے سنن ✤ حضرت نے فرمایا کہ مین دو مہینہ سخت بیمار رہا کہ ہوش نہ رہتا تہا لیکن ایک نماز بہی قضا نہ ہوئی حضرت پیرومرشد نے حضرت کے ذکر مین فرمایا کہ سنت کا تو بڑا درجہ ہے اون سے مستحب بہی ترک نہین ہوتا حضرت شاہ آفاق رض ایک دم مین بارہ بارہ ہزار نفی اثبات فرماتے تہے اور حضرت نے فرمایا کہ مین نفی اثبات چار چار ہزار بار کرتا تہا اور حضرت پیرومرشد نے بہی ابتدا مین پانچ پانچ سو بار نفی اثبات کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ

مین ایک قصبہ مین جاتا تہا کسبیون کے سامنے سے گذرا سب نے کہڑے ہوکر
سلام کیا مین نے جہڑک دیا خدا کی شان تہوڑی دور گیا تہا کہ وہ سب آکر
میری مرید ہوگئین اوس کے بعد سب نے نکاح بہی کر لیے اپنے ہاتہ سے
پیستی ہین اور کہاتی ہین ایک بار راقم کے دل مین خطرہ آیا کہ آپ قرآن مین
قرأتین کیون بنایا کرتے ہین اوسی وقت جواب مین فرمایا کہ مین اس واسطے
یہ قرأتین بنادیا کرتا ہون کہ زبان مبارک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم کے نکلی ہین حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک طالب علم نے حضرت
سے اس شعر کے معنے پوچہے ۔ بہار ونیش خضر و موسے دوان ۔ مسیحا
چہ گویم بکوکب روان ۔ آپ نے اس لطف سے تقریر فرمائی کہ اوس طرح
ادا ہونا دشوار ہے از انجملہ یہ فرمایا کہ جب دولہہ کی برات جاتی ہے تو باپ
دادا بہائی سب اوس کی رکاب مین چلتے ہین تو اس مین کوئی سوء ادب
بنسبت انبیاء علیہم السلام کے نہین حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت
سے کسی نے تصور شیخ کو پوچہا آپ نے فرمایا کہ ایک صحابی نے حدیث کے
بیان مین فرمایا کانی انظر الی رسول اللہ یہی تصور شیخ ہے راقم نے حضرت
پیر و مرشد سے اور آپ نے حضرت سے یہ شعر سنا ۔ کجرا دیون تو کرکرا سرمہ
دیون نہ جائے ۔ جن نینن مین پیو بسین دوجے کون سمائے حضرت نے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ذکر مین فرمایا کہ ہم مدینہ منورہ جائین تو یہ
گائین ۔ اچہی نیکی بنو سے لبہانا بنرا ۔ حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ
حضرت اپنے مرشد کو حضرت اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
آنحضرت کہا کرتے ہین ایک بار حضرت بہت علیل تہے آپ نے فرمایا کہ
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تشریف لائین مجہہ سے فرمایا کہ تمہاری زندگی
بہت ہے حضرت نے فرمایا کہ جو شخص تحقیق و تنقیح الفاظ و معانی قرآن
کی کرتا ہو اوس کو وہ شخص جو تمام مدت عبادت کرے نہین پاتا حضرت

نے فرمایا کہ ہمکو اگر بدلے قرآن شریف کے جنت ملے تو منظور نہین اگر قرآن شریف ہو تو کیا مضائقہ ہے اور ہمارے پاس جنت مین حورین آئین تو اونسے بہی ہم یہی کہین گے کہ آؤ بی بی بیٹہہ جاؤ تم بہی قرآن شریف سنو ایک بار قرآن مین روز قیامت کا ذکر آیا کہ وہ دن بہت سخت ہوگا اوسوقت حضرت نے بعد ترجمہ کے فرمایا اللہ تعالی جن کو آپ سے محبت ہے وہ تو بہت خوش ہونگے آپ کی لقا ہوگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہڑے ہون گے حضرت نے فرمایا کہ جو شخص پابند ارکان اسلام ہو وہ ولی ہے اوس کی ولایت مین کوئی شک نہین کسی نے عرض کیا کہ جو پابند ارکان اسلام ہو اور ارتکاب حرام کرے تو فرمایا کہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اچھی غذا کہا کر اوسپر زہر پی لے اور جو خدا کو حاضر ناظر جانیگا وہ کیونکر ایسا کریگا حضرت نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ سے فرماتے تہے کہ اوس کی یاد مین رہا کرو بس یہی سلوک ہے حضرت نے فرمایا کہ سلوک مین حصن حصین سے بہتر کوئی کتاب نہین حضرت نے فرمایا کہ مشائخ سے جو دعائین منقول ہین اونمین وہ تاثیر نہین جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعائین فرمائی ہین اونمین ہے حضرت نے ترجمہ فرمایا کہ ان عباد اللہ لیسوا بالمتنعمین یعنے بندے خدا کے آرام طلب نہین حضرت نے اسم مبارک اللہ کا ترجمہ من موہن فرمایا حضرت نے ترجمہ اسمعیل کا مطیع اللہ فرمایا اور ترجمہ مریم کا عابدہ فرمایا ہے مولانا مولوی سید محمد علی صاحب نے فرمایا کہ مین نے حضرت سے نفی اثبات کو پوچہا آپ نے فرمایا کہ تین ہی بار کر لیا کرو راقم نے حضرت سے نفی اثبات کو پوچہا آپ نے فرمایا کہ ٹہنڈک مین تہوڑا کر لیا کرو اور لا الہ کے معنے لا معبود فرمائے حضرت نے اس آیت کو پڑہا کہ النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین پہر فرمایا کہ شہید اولیا کو نہین پاتے اور صدیقین اولیا ہین وحسن اولئک رفیقا اور کیا اچہا ساتہہ ہے

حضرت نے فرمایا کہ نسبت قرآن کی غایت سلوک ہے حضرت نے فرمایا
کہ اشتیاق لقائے آلہی کا یہی ولایت ہے حضرت نے فرمایا کہ اتباع
سنت یہی غوثیت اور قطبیت ہے حضرت نے فرمایا کہ توجہ تو ہوا کرتی
ہے لیکن اوسکا ایک وقت ہے اوس وقت ایک توجہ کافی ہوتی ہے راقم
نے حضرت سے مولانا اسحق صاحب رح کی نسبت پوچھا آپ نے فرمایا کہ عالم باعمل
بزرگ اور صالح تھے بانسبت ہونا کیا آسان ہے البتہ اولاد امجاد مین حضرت
شاہ ولی اللہ رح کی آپ حضرت شاہ عبدالقادر رح کو فرماتے ہین حضرت
نے فرمایا کہ نسبت قاضی ثناءاللہؒ پانی پتی کی حضرت شاہ ولی اللہ رض
سے بڑہی ہوئی تھی اسی طرح حضرت شاہ احمد سعید صاحب کی نسبت کو فرماتے
ہین کہ اون کے والد سے بڑہی ہوئی تھی حضرت نے فرمایا کہ امام غزالی رض
نے لکھا ہے کہ صحابہ کبار اگر اس زمانہ مین ہوتے تو لوگ اون کو دیوانہ کہتے
اور وہ اون کو کافر جانتے اور حق ہے حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی بعد نماز
عشا کے موافق سنت کے باتین کرے اور سو جائے اوس کو وہ شخص جو تمام
رات عبادت کرے نہین پاتا حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی نماز صبح کی
اہتمام سے ادا کرے اوس کو وہ شخص کہ جو رات کو عبادت کرے نہین پاتا
ایک مرید نے حضرت کو فقدان ذوق شوق کی شکایت لکھی تھی اوسپر
آپ نے تحریر فرمایا کہ مدام با تقوی باشند ہمین اصل ست حضرت نے
فرمایا کہ کرشن اور رامچندر اور لچھمن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیشتر ہوئے
ہین یہ سب موحد تھے اگر زمانہ آنحضرتؐ کا پاتے تو ایمان لے آتے حضرت
نے فرمایا کہ اسمین بہید کیا ہے کہ لوگ جہگڑا کرتے ہین ایک شخص کی وجہ سے
صلح کر لیتے ہین پہر فرمایا کہ اوس شخص کے قلب مین ایسا فیض ہوتا ہے کہ اُس کے
پرتو سے وہ سب صلح کر لیتے ہین حضرت نے فرمایا کہ اولیاء اللہ کے دلونمین
ایسا نور ہوتا ہے کہ اوس سے تمام نظر آتا ہے جیسے اندہیرے گہر مین آفتاب سے

سب کچھ نظر آتا ہے حضرت نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے بعد جو بزرگ ہوے اونھون نے جب نظر کافرون پر ڈالی خود بخود مسلمان
ہوگئے حضرت نے فرمایا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام اگر ایک نظر کرتے تو
کوئی مقابلہ نہ کرتا سب مسلمان ہوجاتے مگر امام حسین علیہ السلام توحید مین
مستغرق تھے کچھ خیال نہ فرمایا ایک بار سند فاتحہ کی حضرت نے یہ فرمائی
کہ ایک صحابی نے کنوان بنایا اور کہا ہذا لام سعد مولانا مولوی سید محمد علی
صاحب نے فرمایا کہ مینے ابتدا مین حضرت سے عرض کیا کہ ہمکو جو مزا شعر
مین آتا ہے قرآن شریف مین نہین آتا آپ نے فرمایا کہ ابھی بُعد ہے
قرب مین جو مزا قرآن شریف مین ہے کسی مین نہین مولوی صاحب
موصوف نے فرمایا کہ ایک بار مین نے حضرت سے صحبت مین رہنے کو عرض
کیا آپ نے فرمایا کہ قاز اپنا انڈا چھوڑکر ہزارون کوس چلی جاتی ہے اوسکے
خیال سے یہان انڈے سے بچہ نکل آتا ہے تو کیا انسان مین یہ قدرت نہین
مولوی صاحب موصوف نے فرمایا کہ ایک بار مین تردد مین تھا کہ انجام
دیکھیے کیا ہو حضرت نے مجھ سے فرمایا کیا تردد ہے مین نے بیان کیا تو آپنے
فرمایا کہ ایک بار مجھکو بھی یہی تردد تھا سو مین نے آنحضرت صلعم کو دیکھا کہ
فرماتے ہین تم کیا بلکہ جو تم سے محبت رکھیگا اوس کا بھی انجام بخیر ہوگا حضرت
پیرو مرشد نے حضرت سے نقل فرمایا کہ جو کوئی اس مسجد مین قدم رکھے گا
اوس کی عقبے بخیر ہوگی حضرت پیرو مرشد نے فرمایا کہ حضوری آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی کمالات ہین حضرت پیرو مرشد نے فرمایا
کہ جس کے کلام مین تاثیر نہین اوس کی توجہ مین بھی تاثیر نہین مثال
سلوک مقامات سبھی کی حضرت پیرو مرشد نے فرمائی کہ وہی قلعہ ہے جہان
شاہ عالمگیر وغیرہ نے بادشاہی کی اور اوسی قلعہ مین بہادر شاہ بھی بادشاہ
تھے لیکن قلعہ سے باہر حکم نہ جاتا تھا حضرت پیرو مرشد نے فرمایا کہ اذکار و

اشتغال واسطے تصفیۂ قلب اور تزکیۂ نفس کے ہین اصل عشق ہے حضرت
شاہ آفاق رح ہر روز بعد اشراق سلطانجی مین جایا کرتے تھے اور حضرت
بھی جب دہلی مین تھے جاتے تھے اور حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ مجھکو
دو بزرگون سے عشق ہے حضرت مجدد رض اور سلطانجی رح سے حضرت پیر و مرشد
نے فرمایا کہ ایک صاحب تذکرۂ مشائخ تحریر کرتے تھے اونہون نے کسیکو
بغرض دریافت حالات حضرت کی خدمت مین بھیجا حضرت نے فرمایا کہ ہمارا
حال کچھہ نہ لکھو لیکین یہ اون سے کہدینا کہ فضل رحمن سب کو درکار ہے نقل
ہے کہ ایک پیرزادہ حضرت کی خدمت مین آئے آپ کو دیکھکر بیہوش ہوگئے
بعد ازان حضرت نے پوچھا تو کہا مین نے آپ کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو دیکھا آنحضرت صلعم کا جمال دیکھکر بیہوش ہوگیا آپ نے فرمایا کہ بس
ایک جھلک مین تمہارا یہ حال ہوگیا حضرت نے فرمایا کہ ایک درویش آئے
مین نے اون سے کہا کہ اس قبر کو تو دیکھو یعنی مزار صاحبزادی صاحبہ کا جو
جو اس جگہ مین ہے اونہون نے مراقبہ کے بعد بیان کیا کہ تمام سلوک انکو طے ہے
حضرت نے فرمایا کہ مین ایک کنوئین پر تسبیح پڑھ رہا تھا اوسکا پانی کھارا تھا
اتفاقاً ہاتھہ سے تسبیح چھوٹ گئی وہ پانی اوسی وقت سے میٹھا ہوگیا حضرت
پیر و مرشد اور بہت سے لوگ مرادآباد کے تہمت ہنود سے حوالات مین تھے
بعد ثبوت برات کے سب رہا ہوگئے حضرت نے فرمایا کہ مین نے حضرت
امام حسین علیہ السلام کو دیکھا فرماتے ہین کہ مین تمہارے بیٹے کو قید سے چھڑائے
لاتا ہون اوسی اثنا مین رہائی ہوگئی اور اوسی عرصہ مین بعض لوگون نے
آپ سے دعا کے لیے عرض کیا تھا اوسپر آپ نے فرمایا کہ حضرت مرتضی علے
کرم اللہ وجہہ خود اون کے واسطے دعا کرتے ہین ابتدا مین حضرت پیر و مرشد
کو ایکبار حضوری مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسا استغراق ہوگیا
تھا کہ نہ کچھہ بات کرتے تھے اور نہ کھاتے پیتے تھے آپکی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا

یہہ حال دیکھکر رونے لگین حضرت نے فرمایا خاطرجمع رکھو ہوش آجائیگا الغرض
پندرہ روز کے بعد آپ کو افاقہ اوس حال سے ہوا **ایک** بار حضرت پیرومرشد
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا فرماتے ہین کہ مین اپنا لعاب
دہن تیرے منہہ مین ڈالونگا **حضرت** نے فرمایا کہ محمود خان صاحب قندہاری
نے ایک بار گھوڑا اپنا کیت پر چھوڑدیا اور کہا خبردار اس مین سے مت
کہانا یہ کیت مسلمانون کا ہے اوسنے منہہ بہی نہین ڈالا خان صاحب بڑے
پرہیزگار تہے اون کے گھوڑے بہی حرام کا نہین کہاتے تہے **ختم** حضرت
قبلۂ عالم وحضرت خواجہ ضیاء اللہ وحضرت شاہ محمد آفاق رضے اللہ تعالی
عنہم کا جو راقم کو حضرت پیرومرشد سے پہونچا یہ ہے کہ اول وآخر پچیس پچیس
بار درود شریف اور درمیان مین یا ارحم الراحمین پانسو بار **حضرت** نے
فرمایا کہ ایک بار خربوزے کاٹے گئے سب بے مزہ تہے مین مراقبہ کرتا تہا
ایک توجہ اونپر بہی کی سب شیرین ہوگئے **حضرت** پیرومرشد نے فرمایا
کہ حضرت کا عالم طفلی تہا جب ایک شیعہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا کہ
فرماتے ہین یہ لڑکا ولی ہوگا اس سبب سے وہ شیعہ حضرت کو مانتے ہین **حضرت**
نے فرمایا کہ یہان شاہ غلام رسول صاحب اور مولوی ابو الحسن صاحب بہی
آئے تہے اور محمود خان صاحب بہی ہوگئے ہین محمود خان صاحب پیر بہائی
حضرت شاہ آفاق رض کے تہے **حضرت** پیرومرشد نے فرمایا کہ محمود خانصاحب
نے جب حضرت عالم طفلی مین تہے اوس وقت آپ کو دیکھکر فرمایا تہا کہ یہہ
شخص کئی سو برس کے بعد پیدا ہوا ہے **حضرت** نے فرمایا کہ مجھکو لڑکپن مین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابۂ کبار رض کی زیارت ہوا کرتی تہی **ایک**
بار حضرت نے حضرت فاطمہ رضے اللہ عنہا کو دیکھا حضرت کو سینے سے لگا کر اپنا
بیٹا فرمایا **حضرت** پیرومرشد نے فرمایا کہ حضرت شاہ آفاق رض جب مکان پر
حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب کے تشریف لے گئے آپ کی آنے کی

خوشی مین اونھون نے تمام مکان اپنا راہ خدا مین لٹا دیا **میکولال** ایک
شخص تھا اوس نے حضرت شاہ آفاق رض کو بھی دیکھا تھا اور حضرت پیر جلیشاہ
صاحب رض کا مرید اور نظریافتہ تھا بانسبت کی صورت دیکھکر مقام بتادیتا تھا
اور سب پر غالب آتا تھا ایک مجلس مین حضرت پیرومرشد کا اور اوس کا
اتفاق ہوا حضرت پیرومرشد اوس سے واقف نہ تھے اوسنے دل ہی
دل مین تصرف کرنا شروع کیا تھوڑی دیر مین آپ کو معلوم ہو گیا آپ نے
فرمایا آؤ بسم اللہ پھر مراقبہ کیا اوسنے بھی زور ڈالا تھوڑی دیر مین میکولال بیہوش
ہو کر گرا اور شروع شب سے ثلث آخر تک بیہوش پڑا رہا جب ہوش آیا
تو بہت معتقد ہوا کہتا تھا کہ برسون مین آج میری نسبت ٹوٹی اور ڈھائی دن
تک رعشہ اوس کے تمام بدن مین رہا بلکہ حضرت پیرومرشد کی توجہ سے بعض
اقران عصر جو اہل ارشاد ہین وہ بھی معتقد ہو گئے ہین **حضرت** پیرومرشد
نے فرمایا کہ ایک جوان لڑکا طالب خدا حضرت کی خدمت مین آیا آپ نے
از روے امتحان مسجد سے نکلوا دیا جب دروازہ کھلا حضرت پیرومرشد
اوسکا ہاتھ پکڑ کر مسجد مین لے آئے پھر آپ نے کچھ نہ فرمایا بعد نماز کے اوسکو
بلا کر مطلب پوچھا کہا پریم کا پیالہ پلادو آپ نے شربت منگا کر آدھا خود نوش
فرمایا اور آدھا اوسکو پلا دیا اور فرمایا کہ چلا جاوہ کامیاب روانہ ہو گیا **حضرت**
نے ذکر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پڑھا جن گلیان محمد چلین وہ
گلیان مین پلکن بہورون **ایک** صاحب نے نقل کیا کہ حضرت نے قبل
جانے دہلی شریف کے تحصیل علم لکھنؤ مین فرمائی اور شرح وقایہ مولوی نور
صاحب سے آپ نے پڑھا تھا اور مرزا حسن علی محدث اور آپ ہمراہ دہلی کو
گئے تھے **حضرت** پیرومرشد نے فرمایا کہ ایک بار حضرت شاہ آفاق رض کو کچھ
تردد تھا آپ نے عرض کیا کہ حضرت یہ غلام حاضر ہے جس کے ہاتھ چاہیے
بیچ لیجیے اور تردد رفع کیجیے صرف اتنا فرمادیجیے کہ بیچگا نہ نماز پڑھ لینے دے

اور شب و روز خدمت کیا کرے ایک بار کسی نے مرادآباد شریف مین خواب
دیکھا کہ حضرت کے سرہانے کوئی بیٹھا ہے حضرت پیر و مرشد سے ذکر کیا
آپ نے فرمایا کہ آج کل ہم ایسا کسی کو نہین جانتے جو آپ کے سرہانے بیٹھے
اسی اثنا مین میان عطا محمد صاحب نواسہ اعلیحضرت شاہ آفاق رضی کے مدینہ
منورہ سے ہندوستان تشریف لائے اور آپ کے پاس آئے بس آپ دیکھکر
بیتاب ہوگئے اور حضرت پیر و مرشد سے فرمایا کہ ان کے قدم لو اور اپنی چارپائی
پہ اون کو سرہانے بٹھلایا اور خود زمین پر بیٹھنے لگے اونہون نے نہ مانا کہ
مین آپ کی زیارت کو حاضر ہوا ہون مجھسے یہ کب ہو سکتا ہے کہ آپ یہان
بیٹھین اور مین یہان غرض باصرار تمام آپ پائینتی بیٹھے اور اون کو سرہانے
بٹھلایا اور جب تک وہ رہے بسبب ادب کے کسی پر اوس عرصے مین خفا
نہوئے اور آواز سے نہ بولے اور فرماتے تھے کہ اگر ہفت اقلیم کی سلطنت
ہو تو انپر سے نثار کرون اور جو یہان مرضی اونکے رہتے تھے اوسی عرصہ
مین حضرت پیر و مرشد نے خواب مین حضرت شاہ آفاق رضے اللہ عنہ کو دیکھا
کہ بہت خوش ہین حضرت نے سنکر شکر کیا حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک
روز حضرت سلطان نظام الدین اولیا کا تذکرہ تھا حضرت نے حضرت شاہ
آفاق رضے اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ہم آپ کو خود سلطان الاولیا جانتے
ہین خلیفہ اعظم شاہ صاحب کہ بہت شوخ تھے بولے کہ انکو اونسے کیا نسبت ہے
اونہون نے پچاس ہزار لچون اور شہدون کو باخدا کر دیا تھا اور ہم مدت سے
خدمت مین رہتے ہین کبھی دل مین سوئی سی چبھہ جاتی ہے اوسپر میر
عیان علی صاحب کو جوش پیدا ہوا کہ اسی وقت تمام دہلی کے زن و مرد
مع اطفال جنین وغیرہ ولی کیے دیتا ہون اس ارادہ پر کہ خلاف حکمت الٰہی
تہا نسبت اون کی مستور ہوگئی میان عبد اللہ شاہ صاحب طلب خدا ہین
حضرت کے آستانے پر حاضر ہوے تمام اسباب اپنا راہ خدا مین لٹا دیا دو برس

خدمت شریف مین تبرک و تجرید تام رہکر فائز المرام ہوے دل سے حضرت
کے عاشق ہین وہ بچشم خود دیکھا ہوا یہ ذکر بیان کرتے سے کہ ایک شخص
حضرت کی خدمت مین آتے تھے اثناء راہ مین ایک ندی مین اونہون نے
گھوڑی ڈالدی اوس مین دلدل بہت تھی گھوڑی اوسمین غرق ہونے لگی
اونہون نے حضرت کو یاد کیا خدا کی شان وہ گھوڑی اوس دلدل مین سے
نکل آئی جب وہ حضرت کی خدمت مین آئے آپ حجرہ مین چادر اوڑہے
بیٹھے تھے آپ اونکو دیکھکر بولے کہ لوگ ہمکو تکلیف دیتے ہین اور اپنی پشت
مبارک دکھلائی نشان چارون سم کا مع کیچڑ کے موجود تہا فقط اور ایسا ہی
ایک تذکرہ جہاز کا ہے کہ سمندر مین غرق ہوتا تہا آپ کی برکت سے سلامت رہا
حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص روم کے میرے پاس آئے وہ جنون کے
شاکی تھے ہم نے کہا تم اون سے ہمارا اسلام کہدینا اونہون نے ایسا ہی کیا
وہ جن وہان سے چلے گئے یہ کرامت آپ کی اکثر شائع و مشہور ہے حضرت
نے فرمایا کہ اس مسجد مین جن تھے لوگون کو ایذا پہونچاتے تھے لوگ شکایت
کرتے تھے جب مین یہان آیا مراقبہ مین تہا کیا دیکھتا ہون کہ ایک جن آیا
پاؤن جن کے پہرے ہوتے ہین مینے کہا تم کون اوسنے کہا ہم جن ہین مرید
ہونے آئے ہین اوس نے بیعت کی پہر مینے کہدیا کہ خبردار اس مسجد مین
کوئی ایذا نہ پہونچائے جب سے کسی کو شکایت نہوئی حضرت نے فرمایا کہ
مین ایک روز مراقبہ مین تہا دیکھا کہ پریان آئین اور کہا کہ ہم جنون کی بیٹیان
ہین سب مرید ہوگئین حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ جیسے ذات ایک ہے
اور صفات بہت ہین ایسی ہی نسبتین بہی بہت ہین حضرت نے راقم کو قبل
حضوری خدمت کے یہ ذکر واسطے اطمینان کے تحریر فرمایا تہا کہ وقت شام
اللہ اللہ دل سے بے حرکت زبان سو بار اور لا الہ الا اللہ کسا ہی سو بار
منشی سالک رام صاحب ارادتمند حضرت قبلہ اور نظر یافتہ خاص حضرت پیر و مرشد

سکے ہین اونہون نے ذکر کیا کہ حضرت نے فرمایا کہ دہلی مین ہمارے پاس
پانچ روپیہ تھے ہمکو فکر تھی کہ وطن مین اپنی والدہ ماجدہ کو بھیجین حضرت
شاہ آفاق رضی اللہ عنہ نے مجھہ سے پوچھا کیا فکر ہے مینے عرض کیا تو اپنے
فرمایا کہ لاؤ ہم بھیجدین گے بعدازان مہینہ بھر کے بعد آپ نے خبر دی کہ وہ
روپیہ تمہارے پہونچ گئے لیکن ہم اوسی وقت سمجھ گئے تھے بعدازان گھر پہنچکر
معلوم ہوا کہ اوسی شب خود اعلیٰ حضرت نے دروازہ پر پکار کر وہ روپیہ
پردہ سے دیدیے اور آپ کی والدہ صاحبہ سے کہدیا کہ تمہارے بیٹے بخیریت
ہین **مولوی** سید محمد علی صاحب نے حضرت سے نقل کیا کہ صاحب حال اور
صاحب مقام ہونا آسان ہے بالنسبت ہونا مشکل ہے **حضرت** خواجہ ضیاء اللہ
رضی اللہ عنہ تاجر کشمیر تھے ایک ایک لاکھ کا آپ کا خیمہ تھا طلب خدا مین حضرت
قبلہ عالم کی خدمت مین حاضر ہوئے تمام اسباب اپنا راہ خدا مین لٹا دیا اور
کمال و تکمیل پر فائز ہوکر خلافت پائی **حضرت** پیر و مرشد نے فرمایا کہ فنا و بقا
کا نمونہ دنیا مین یہی صحبت ہے ساتھہ بی بی کے **ایک** بار حضرت پیر و مرشد
نے خواب مین دیکھا کہ نیچے عرش کے ہجوم ملائکہ ہے اوسی اثنا مین **ایک**
شخص مجرم کو گرفتار کر کے لائے اونمین سے کسی نے کہا کہ یہ مرید مولوے
فضل رحمن کا ہے ندا آئی کیا وہ آفاقی اونہون نے کہا کہ ہان حکم ہوا کہ چھوڑدو
وہ چھوڑ دیا گیا پھر حضرت سے آپ نے یہ خواب بیان کیا اور بعد کچھ عرصہ
کے اونہین صاحب کا آنا ہوا آپنے صورت دیکھکر اون کو پہچان لیا اور
حضرت کو اونہین بتلایا حضرت نے اون کو بشارت معافی کی اپنی زبان
مبارک سے فرمائی **ایک** بار حضرت پیر و مرشد سے حضرت نے پوچھا کہ
ہماری نسبت مین اور مرزا صاحب کی نسبت مین کیا فرق ہے آپ نے
کہا کہ ایک بات مین آپ کو ترجیح ہے اور ایک بات مین اون کو آپ پر
ترجیح ہے قرب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا آپ کو زیادہ ہے اور

مرزا صاحب کے بہت سے خلفا تھے سو یہ ترجیح اون کو آپ پر ہے اوسپر
حضرت نے سنکر فرمایا کہ جا ہمنے تجھکو سب دیدیا **ایک** بار حضرت نے شعر
پڑہے اوسپر ایک صاحب نے کہا کہ اسمین سکتہ پڑتا ہے آپ نے فرمایا کہ
ہمارے تجکے سے جو سکتہ پڑتا ہے اور حضرت پیر و مرشد بہی شعر کو جس طرح
زبان پر آگیا پڑہ دیا کرتے ہین **حضرت** میان عزیز احمد صاحب اولاد امجاد
سے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی اور داماد اعلی حضرت شاہ آفاق
قدس اللہ روحہ کے تھے اون کو بہی اعلی حضرت سے شرف اجازت تہا
حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک بار مجہے قادر گنج جانے کا اتفاق ہوا
تو ریتا شاہ کے مزار پر واسطے فاتحہ کے گیا نسبت اون کی بہت قوی معلوم
ہوئی مجہکو کچہہ قرضہ دینا تہا تو معلوم ہوا کہ ریتا شاہ کہتے ہین کہ ہم نے تم کو
تین سو روپیہ دیے جب وہان سے مین دوسرے مقام پر پہونچا تو حسب
خواہش میرے ظہور ہوا یہہ اور از معمولہ حضرت پیر و مرشد سے احقر کو پہونچے
کہ صبح کو یاحی یا قیوم سو بار اور الم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم سو بار اور لا الہ الا انت
سبحانک انی کنت من الظالمین سو بار اور بعد مغرب کے یا باقی انت الباقی
سو بار اور قرآن شریف اور دلائل الخیرات بہی آپ کے معمولات مین سے ہے
راقم کو حضرت نے سند حدیث شریف کی زبان مبارک سے فرمائی اور فرمایا
کہ مینے بہی مولانا اسحق صاحب سے سند نہین لکہوائی تہی زبانی لی تہی اور
راقم نے حضرت پیر و مرشد کی خدمت مین بہی کچہہ احادیث سنائی ہین **اول**
بار حضرت نے راقم کو قلب روح سر خفی اخفی سے ذکر کرنے کو فرمایا تہا اور
فرمایا کہ اشعار عاشقانہ بہت پڑہا کرو یہی ورد و وظیفہ ہے اور یہ شعر فرمائے
؎ ای خدای من فدایت جان من ٭ جملہ فرزندان و خان و مان من ٭
ای فدائے تو ہمہ کالائے ما ٭ وز برای لست ہو وہاے ما ٭ **راقم** نے
شکایت خواطر مین عریضہ لکہا تہا اوسپر حضرت نے یون تحریر فرمایا از فضل رحمن

سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اما بعد الحمد للہ کہ زندہ ام وبرای شما دعای خیر می کنم حق تعالے ظہور فرماید آمین وسوا این الصدر بزرگان دین رشدہ اند آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنیاد می طلبیدند احیاء العلوم وقوت القلوب وغیرہ مین مہلکات ومنجیات بہت کچہ مذکور ہین اور ظاہر ہے کہ اصول حاوی فروع ہوتے ہین لہذا اس دائرے مین اون کے اصول کا مذکور کیا جاتا ہے توجس قدر اس دائرۂ نفی کو طے کیا جائیگا اوسی قدر دائرۂ اثبات مین کمال پیدا ہوگا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

للراقم فیضان تو اندر دل بی کینہ ماست عکس رخ روشنت در آئینۂ ماست
دولتمندان ازان ندارند خبر این گوہر بی بہا بگنجینۂ ماست

اما بعد این نسخہ قبول عام دارد ✤ **گنجینۂ فقر** نام دارد ✤ **فیض بی سند** منظر نباشد ہیچ فن را اعتبار ✤ نالہ موزون کردم از بلبل آمل رسید ✤ بیان سلسلۂ پیران کبار کا حاصل دعوت الی اللہ ہے بوسیلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیونکہ خدا کو بواسطۂ آنحضرت صلعم کے پہچانا ہے اور آنحضرت صلعم کے کمالات پر بواسطۂ پیران کبار کے راہ ایقان کھلی ہے **ف** اصطلاح مشائخ مین ضمنیت اسے کہتے ہین کہ باطن مرید کا ہمرنگ پیر ہوجاتا ہے کما قیل سے من برنگ یار گشتم یار رنگ ما گرفت ✤ اور یہ نسبت اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوئی ہے تو یہ عجب سیر عاشق در معشوق

اور سیر معشوق در عاشق ہے فافہم **لطیفہ** حضرت امام قاسم رضے اللہ عنہ فقہائے سبعۂ مدینۂ منورہ سے ہین اور حضرت امام جعفر صادق رضے اللہ عنہ کے جد ابوالام ستہے قول حضرت امام صادق کا ہے کہ ولدنی ابوبکر مرتین یعنے ولادت صوری جو اوس راہ سے ہے علاوہ اوسکے از روے باطن ولادت معنوی بہی جمع ہوئی **نکتہ** اویسیت عبارت ہے فیض روحانی سے بغیر دریافت صحبت ظاہر کے جیسے حضرت اویس رض قرنی کو آنحضرت صلعم سے فیض روحانی تہا اور بعض نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت سلطان العارفین رض کی صحبت کا بہی ثبوت دیا ہے جیسا کہ ملاقات حضرت حسن بصری اور حضرت مرتضے علی کرم اللہ وجہہ کی بدلائل ثابت کی ہے واللہ اعلم **معرفت** نفے اثبات کا ترجمہ تو وہ جو طریقہ خواجگان مین ذکر جہر کا معمول تہا بعد ازان حضرت شاہ نقشبند رضے اللہ عنہ نے ذکر جہر کو از روی عمل بعزیمت کے ترک فرمایا اور اللہ تعالی سے آپ نے طریقۂ اقرب الطرق اور آسان چاہا تہا موافق آپ کی مراد کے اودہر سے الہام ہوا آپ نے جذب کو حضرت سلطان العارفین رض کے اور سلوک حضرت سید الطائفہ رح کا عجب لطف سے جمع فرمایا ہے **فیض** حضرت محبوب صمدانی مجدد الف ثانی رضے اللہ عنہ اکابر امت آنحضرت صلعم سے ہین ترویج اسلام واحیای شریعت جو آپ سے ہوا اظہر من الشمس ہے آپ نے طریقت اور حقیقت کو خادم شریعت فرمایا ہے اور شریعت کے تین جزو فرمائے علم اور عمل اور اخلاص اور لکہا ہے کہ اخلاص بغیر سلوک طریقۂ صوفیہ کے حاصل نہین ہوتا اور بعد انکشاف توحید وجودی کے آپ کو توحید شہودی ظاہر ہوئی اور پہر مباینت کلی کے مقر ہوئے ہین چنانچہ فرماتے ہین ؎

خلق را روئے کے نماید او ✽ در کدام آئینہ در آید او ✽ اور حضرت محی الدین ابن عربی رض کے باب مین یہ آپ کی تحریر ہے کہ از مقبولان بنظر مے آید منکر او در خطر است اور آپ مجتہد علم کلام تہے لہذا ذات وصفات مین تحقیق جدید رکہتے ہین اور

نقہ مین آپ کا مذہب حنفی تہا آپ نی بادشاہ کو سجدہ نہ کیا اور موافق اوسکی
باتین نہ کہین لہذا بموجب سنت انبیا علیہم السلام کے دو برس قید رہے پہر
بادشاہ نے باعزاز تمام بلا کر رخصت کیا **ف** حضرت خازن الرحمۃ و حضرت
ایشان رضی اللہ تعالی عنہما یہ دونون صاحبزادہ عالی شان حضرت مجدد رضی اللہ عنہ
کے ہین حضرت خازن الرحمۃ کو آپ نے مقام خلت کی بشارت دی تہی اور
حضرت ایشان کو منصب قیومیت عطا فرمایا اور حضرت ایشان نے اپنے
خلف الصدق حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند رضی اللہ عنہ کو بشارت اوس منصب
عالی کی فرمائی تہی اور اون کے بعد حضرت قبلہ عالم زبیر رضی اللہ عنہ کو وہ
منصب حاصل ہوا **لطیفہ** حضرت شاہ گل رضی اللہ عنہ مرید او خلیفہ
اپنے والد ماجد حضرت خازن الرحمۃ کے تہے اور بار دیگر آپ نے سلوک
حضرت ایشان اپنے عم بزرگوار سے کیا تہا اور شاہ گلشن رضی اللہ عنہ جو
پیر صحبت حضرت خواجہ ناصر عندلیب علیہ الرحمۃ کے تہے وہ خلیفہ حضرت شاہ
گل کے تہے یہ شعر حضرت شاہ گل کا ہے ؎ درگل از روی تو یک گونہ اثر
یافتہ ایم * بلبل از بوی تو خورشید خبر یافتہ ایم * **نکتہ** حضرت خواجہ محمد ناصر
رضی اللہ عنہ کو روح پر فتوح حضرت امام حسن علیہ السلام سے نسبت خاصہ
اہل بیت نبوی حاصل ہوئی تہی لہذا طریقہ جدید اون سے پیدا ہوا معارف
اور اسرار اس طریقہ کے علم الکتاب مصنفہ حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ
اور نالہ عندلیب مصنفہ حضرت ناصر قدس اللہ سرہ مین مذکور ہین حضرت
میر درد نے بعد بیان مقامات مجددیہ کے ایک مقام جدید محمدیت خالصہ کا تحریر
فرمایا ہے جو اون سب مقامات کو محیط ہے اور قرب امامت و سیادت
اون کی زبان و قلم سے بیان مین آیا ہے ؎ چہ خوش گفت دانا کہ دانش
بسی ست * ولیکن پراگندہ باہر کسی ست * **معرفت** نقل ہے کہ حضرت شاہ
غلام علی صاحب علیہ الرحمۃ نے ذکر فرمایا کہ ایک عارف نے بعد وفات اپنے استاد

کے اون کے مزار پر توجہ باطن اور القائی انوار کرنا شروع کیا تاکہ اوستاد کا
حق شاگردی ادا ہو اوستاد مزار سے نکل آئے اور زجر سے کہا تو جانتا ہے کہ
راہ قرب خدا کی یہی ہے جو مینے حاصل کی ہے جس راہ سے کہ مین مقرب
بارگاہِ الٰہی ہوا ہون تو اوسے کیا جانے **اصل** اصول رابطہ مرشد کا مرید
سے ہے کہ بقدر رابطہ مرشد کے مرید کو کمال حاصل ہوتا ہے لہذا اصول
طریقہ حضرات کے اس اصل کی تفصیل ہین فافہم **فیض** لوگ جو احادیث
کتب مشہورہ حدیث مین نہین پاتے صرف اس وجہ سے اون کو موضوع
کہنے لگتے ہین سو یہ بڑی خطا ہے کیونکہ اگر وہ فی الواقع آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا ارشاد ہے تو انکار اوس کا سخت بے ادبی ہے اور اکابر امت
جو ظاہر و باطن کے جامع تھے اگرچہ بے روایت معنعن حدیث کو نقل کرین
وہ کیونکر موضوعات لکھہ سکتے ہین **ف** جیسے کہ صحابۂ کبار کو صحبت جسمانی تھی
اولیاء اللہ کو صحبت روحانی آنحضرت صلعم سے حاصل ہوئی ہے لہذا تمام
صحابۂ کبار بسبب اوس شرف خاص کے تمام امت سے افضل ہین **لطیفہ**
حضرت سید آدم بنوری علیہ الرحمۃ تین روز حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کی صحبت
بابرکت مین رہکر رتبۂ کمال و تکمیل پر فائز ہوے لیکن یہ تاثیر اہل نسبت کسبی
مین نہین اب اون اکابر کی یادگار ہمارے حضرات ہین ذلک الفضل من اللہ
نکتہ قرآن و حدیث مین فیض کو سکینہ سے تعبیر کیا ہے اور حلق الذکر احادیث
سے ثابت ہین **معرفت** حضرت مجدد رضی اللہ عنہ تسلیک لطائف خمسۂ
عالم امر کی جدا جدا فرماتے تھے حضرت ایشان نے واسطے سہولت کی بعد
قلب کے توجہ لطیفۂ نفس پر شروع فرمائی کہ اوس کے ضمن مین اور لطائف
کو بھی فنا و بقا حاصل ہوتے ہے **حضرت** پیر و مرشد نے حضرت مرزا صاحب
کو خواب مین دیکھا اور بے تکلف باتین کین اوسپر مرزا صاحب نے فرمایا کہ یہ
لڑکا کس کا ہے بہت تیز معلوم ہوتا ہے اور کس نے تعلیم کی ہے اسی اثنا مین

حضرت تشریف لائے آپ نے فرمایا کہ یہ لڑکا میراہے اور تعلیم حضرت شاہ
آفاق رح کی ہے یعنے فیض روحانی سے **فیض** نسبت اکابر نقشبندیہ نسبت
ندما اور دوستان خدا کی ہے لہذا تہذیب ظاہر و باطن مین امتیاز خاص
رکھتے ہین اور نسبت بزرگان قادریہ نسبت اراکین سلطنت ہے جس کا
ملک سے تعلق خاص ہے لہذا بے مدد روحانیت حضرت غوث اعظم
رضے اللہ عنہ کے کوئی اوس مقام پر نہین پہونچتا کما تقرر حضرت مجدد
الف ثانی رضے اللہ عنہ نے آخر مکتوبات مین حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ
کو نقیب اور اپنے کو نائب اون کا تحریر فرمایا ہے فافہم **ف** عظمت و جلال
معشوق باعث پیدا ہونے کمال آداب کا ہے اور مشاہدۂ جمال مین ایک
بے تکلفی خاص ہے تو یہی فرق نسبت قادریہ او چشتیہ مین مکشوف ہوتا ہے
کما لا یخفے علی اہل النظر **لطیفہ** نسبت معیت کی اصل وہ معاملہ ہے حضرت
صدیق اکبر رضے اللہ عنہ کا کہ لاتحزن ان اللہ معنا **نکتہ** قرب شہادت کمال
مدارج مشاہدہ ہے بے حجاب حجب کے **معرفت** قرب رفاقت حضرت
عثمان رضے اللہ عنہ کو حاصل ہوا ہے کہ لکل نبی رفیق و رفیقی فی الجنۃ عثمان
اصل اصول سلوک معاملہ ثنائی ہے تو ایک معاملات وہ ہین جن کا تعلق
اس عالم سے ہے جیسے انکشاف ناسوت و ملکوت و جبروت و لاہوت اور
ایک معاملات آخروی ہین اولیاء اللہ کو اون معاملات سے اس عالم مین
بہی بہرہ ہے اور حضرت مجدد رضے اللہ عنہ کو الہام ہوا تہا کہ دنیا سے ترا آخرت
گردانیدم اور ایک وہ معاملات ہین جن سے متشابہات قرآنی اور مقطعات
کنایہ ہین سے مخدرات سراپردہ ہائی قرآنی ؎ چہ دلبر ندکہ دل میبرند پنہانی
واللہ اعلم **فیض** یہ فیض حضرت عثمان رضے اللہ عنہ کا تا قیامت باقی ہے
کہ قرآن شریف آپ کا جمع کیا ہوا ہے **ف** مراتب اولیا کتاب و سنت
مین بہت مذکور ہین چنانچہ ابرار اور مقربین اور سابقین اور علمائی راسخین

اور اخیار اور مخلصین اور ابدال وغیرہ اور اہل نظر ہر ذیل کی نسبت معلوم
کر لیتے ہین **ع** ہر گلے را رنگ و بوے دیگر ست **لطیفہ** جو کلام اولیا
متشابہ واقع ہو اوس کا بھی انکار نہ چاہیے کہ حسن ظن کے خلاف ہے **نکتہ**
مشاہدۂ قلبی اس عالم مین باتفاق اہل ظاہر و باطن جائز ہے علم الیقین و
عین الیقین و حق الیقین مشہور ہے **معرفت** علم اخلاق جو ایجاد حکما ہے
اوسمین سے جو موافق کتاب و سنت ہو تو بہتر ہے ورنہ کچھ نہین **اصل نسبت**
وہی ہے جو اوس کی طرف سے ہے ؎ دزدیدہ فگندی بمن از ناز نگاہے
قربان نگاہِ تو شوم باز نگاہے ❊ **فیض** استقامت کا مرادی ترجمہ نباہ
کرنا ہے **ف** تطبیق درمیان اختلاف اکابر و اقوال اہل حق کے اگر نور
بصیرت اور قوت علم سے ظاہر ہو تو فبہا ورنہ متفق علیہ اہل اختلاف کا اختیار
کرنا طریقۂ احتیاط ہے فافہم **لطیفہ** کلام سے رتبہ دیدار کا بڑا ہوا ہے
نکتہ کرامت ولی کی معجزہ اوس کے نبی کا ہے تو انکار اولیا منجر بکفر ہوتا ہے
حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک شخص حضرت گنج شکر رضی اللہ عنہ کا
خط حضرت سلطانجی رض کے پاس لایا آپ مراقبہ مین مشغول تھے اوس وقت
غیب سے ایک ہاتھ حنائی آپ کی بغل سے نمودار ہوا اوس نے وہ خط لیلیا
ف راہ اعتدال شریعت ہے فافہم **لطیفہ** کلام نفسی باطن ہے صفت
کلام کا اور حرف و صوت اوسکا ظاہر ہے فلا معارضۃ **نکتہ** سیر آفاقی بھی ہے
کہ اذکر اللہ عند کل حجر و شجر **معرفت** علم وہی ہے جس کے ساتھ ایمان جمع ہو
اور ایمان وہی ہے جس مین شدت محبت ہو اور محبت وہی ہے جو منجر
بطاعت ہو **حضرت** پیر علی شاہ صاحب برادر حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب
علیہما الرحمۃ دونون صاحب خلیفہ حضرت محبوب خلاق شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ
کے تھے یہ مصرع حضرت پیر علی شاہ صاحب رح کا ہے آپ نے مراقبہ کے بعد
کیفیت مین فرمایا تھا **ع** یہ سب تفرجگاہ ہے ناظر وہی اللہ ہے ❊ **فیض**

ادہر کی رسم وراہ یہی ہے کہ الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ اور ادہر سے رسم وراہ نزول فیض ہے کہ وانزل السکینۃ علیہم **ف** جملہ اہل طرق متفق ہین تہذیب قلب ونفس مین **لطیفہ** اذکار واشغال کی ہر طریقے مین باوضاع مختلفہ ہین لیکن جملہ اہل سلوک متفق ہین آگاہی اور طرد غفلت مین ٭ یک لحظہ زکوے یار دوری ٭ در مذہب عاشقان حرام ست ٭ **نکتہ** انس عبارت ہے اوس کیفیت لطیف سے جو عشق اور عقل کے اجتماع سے پیدا ہوتی ہے اور انجذاب عبارت ہے غلبۂ محبت سے ٭ از عقل فرو گذر کہ در عالم عشق ٭ او نیز غلام دل دیوانۂ ماست ٭ **معرفت** غلبۂ عنصر آبی سے استغراق اور رقت پیدا ہوتی ہے اور عنصر ہوائی سے عاشق دم سرد بھرتا ہے اور آہ کرتا ہے اور عنصر آتش عاشق کے دل مین اور ہی گرمی رکھتا ہے **حضرت** کا ایک مقام پر گذر ہوا وہان ایک اندہا کنوان تہا حضرت نے اوسمین سے پانی طلب فرمایا لوگون نے کہا حضرت یہ اندہا کنوان ہے مدت سے خشک پڑا ہے آپ نے فرمایا بسم اللہ کرکے ڈول ڈالو خدا کی قدرت اوسمین سے پانی نکل آیا یہ ذکر حضرت پیرومرشد سے روبرو حضرت کے سنا **فیض** ادراک مناسب فیض ہے اور کشف کے لیے عیان ہونا ضرور ہے **ف** نور وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین تو اگر یہ **معرفت** اہل کفر طریقت پر کہل جاوے بالاضطرار اسلام حقیقی مین فائز ہون **لطیفہ** لطف ہمکلامی قرآن شریف مین ہے اور نماز کو معراج المومن فرمایا ہے **نکتہ** معاملہ کوثر کا ظہور باطن مین یہی حلاوت ایمان ہے **معرفت** جہان دونو طرف سے محبت اور محبوبیت ہو تو کبھی غلبۂ محبت سے سخن ناتمام نکلتا ہے کہ وہی دونون اوس کو سمجھ لیتے ہین اور دوسرا نہین سمجھ سکتا مگر جو اوس معاملہ سے خبردار ہو **ع** عالم تمام یک سخن ناتمام اوست **حضرت** شاہ کمال کیتھلی رضی اللہ عنہ اکابر قادریہ سے ہین نقل ہے کہ آپ مقابر اور بیابانون مین

قدم توکل و تجرید پر سیاحت کیا کرتے تھے بعد چند روز کے جب آپ کو غربت
آب و طعام کی ہوتی خدا کی قدرت سے وہین کوئی شہر پیدا ہو جاتا اور
اہل شہر آپ کو بہ تعظیم تمام اپنی منزل پر لیجاتے آپ وہان تناول فرماتے
رات کو وہان رہتے صبح کو نہ شہر کا نشان ہوتا نہ اہل شہر کا اور غلبہ حال سے
آپ جماعت نماز مین حاضر نہ ہوتے تھے ایک شخص کو اس وجہ سے دل
مین انکار پیدا ہوا وہ کسی حاجت کو صحرا مین گیا تھا اور وقت نماز بھی
تھا کیا دیکھتا ہے کہ ایک باغ اور حوض پانی سے لبریز ہے اور اوس کے
پہلو مین ایک مسجد مصفا ہے اور لوگ نماز مین ہین حضرت شاہ کمال امام ہین
نماز جماعت پڑھکر جب وہان سے نکلا تو حوض اور مسجد کسی کا نشان نہ تھا
یہ کرامت آپ کی دیکھکر انکار سے توبہ کی اور مخلصون مین ہو گیا **حضرت**
شاہ سکندر خلیفہ حضرت شاہ کمال کے تھے ایک بار آپ کو کوئی حاجت
پیش آئی برملا فرمایا جس کو کوئی فرزند مطلوب ہو آوے لوگ ہر طرف سے
بہت سے ہدایا لائے اور اپنی مراد کو پہونچے **معرفت** تذکرہ رد قضا کا
جو دربارہ شیخ طاہر لاہوری علیہ الرحمۃ کے حضرت مجدد رضی اللہ عنہ سے صادر
ہوا آپ کے مقامات مین مذکور ہے اور آپ نے فرمایا ہے کہ مجھکو فوق مقام
رضا کے ترقی ہوئی فافہم **فیض** ایک بزرگ کا قول ہے کہ مجھپر چالیس
برس سے اللہ تعالیٰ جنت اور حور و قصور کو عرض کرتا ہے مین کبھی گوشہ چشم
سے بھی نہین دیکھتا ؎ حور پر آنکھ نڈالے کبھی شیدا تیرا + سب سے بیگانہ
ہے ای دوست شناسا تیرا + **لطیفہ** دل سے آنکھ تک طے کرنے کے
واسطے اذکار و اشغال و آداب و اخلاق کا برتاؤ بہت مفید ہے **نکتہ** ظاہر
نفی و اثبات تقوی اور طاعت ہے **معرفت** اکثر اعتراضات اہل انکار کے
کمالات اولیاء اللہ پر بسبب نافہمی نسبت حقیقت و مجاز کے ہین فافہم
حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک دھوبی حضرت گنج شکر رضے اللہ عنہ کا

انتقال کر گیا تھا منکر نکیر نے اوس سے سوال کیا اوس نے اپنی زبان پنجاب
مین کہا کہ فرِدوا دہوبی آئی یعنی فرید کا دہوبی ہون بس وہ بخشا گیا

فیض آنحضرت صلعم نے اپنی جنت کو فرمایا ہے کہ لا فیہا حور و لا قصور
بل ربی ضاحک یہ حدیث نائہ عندلیب مین نظر سے گذری ہے صوفی کہتے ہین
خوب ہونگی شیخ گو حور بہشت + پر کہان یہ شوخیان یہ ناز یہ محبوبیان +

ف منشی سالک رام صاحب نے ذکر کیا کہ حضرت پیر علیشاہ صاحب علیہ الرحمۃ کی ایک بہن
مریدنی تھی لا الہ مین غائب اور الا اللہ مین موجود ہوجاتے تھے راقم نے حضرت سے واسطے
حضوری کے عرض کیا تھا آپنے ایک درود شریف تبلایا کہ ہر روز سو بار پڑہ لیا کرو
چنانچہ مکان پر آکر آپکی برکت سے وہ نعمت حاصل ہوئی **نکتہ** راقم نے حضرت پیر و مرشد کے
روبرو علم الکتاب مین سے کچہہ مقامات سنائے آپنے سنکر فرمایا کہ اگر تو چاہے تو ایسی کتاب
لکہہ سکتا ہے راقم نے اس آپکے فرمانیکو محمول صرف آپکی عنایت پر کیا بعد ازان آپکی برکت
اور فیض نظر سے اسقدر حقائق اور معارف کہلے کہ بیان سے افزون ہین حیرت یہ ہے
کہ پیشتر اوس سے کتب سلوک و تصوف کی اکثر مقام سمجہہ مین بہی نہین آتے تہے چہ جائی کہ
خود اتفاق تحریر تازہ کا ہو **معرفت** فیض سے حضرات کی راقم کو اصول کمالات نفسی نمایان ہے
اس دائرہ مین مذکور ہوتی ہین اور دائرہ بالا مین بعض معاملات مشہورہ تحریر کیے ہین واللہ اعلم

ایمان کامل
محبت خالص
رابطہ
استقامت
اعمال صالحہ
علم باللہ
الہام
کشف
معارف
کرامت
اسرار
انوار
ارشاد
قبول
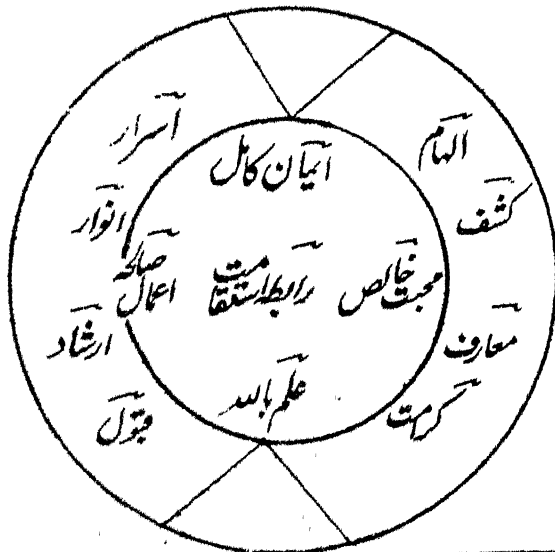
حضرت پیر و مرشد نے راقم سے فرمایا کہ مجھکو مراقبے مین معلوم ہوا کہ تجھپر
ایسے مقامات کہلین گے جو بیشتر اس سے نہ کسی نے لکھے ہین اور نہ بیان
کیے ہین حضرت نے ذکر فرمایا کہ حضرت باقی باللہ رض کو بادشاہ نے تین لاکھ
روپیہ نذر کیا آپ نے اپنا قرض جو کچھہ تہا ادا کرکے سب کا سب حضرت
شیخ عبدالحق محدث دہلوی کو دیدیا تاکہ صرف کتاب اور کفاف طالبعلمو
ہو حضرت پیر و مرشد نے ذکر فرمایا کہ ایک بزرگ گانون مین گذرے
ایک مقام پر اون کو انوار آلہی کا نزول معلوم ہوا اونہون نے جانا شاید
مزار کسی بزرگ کا ہے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ مزار نہین ہے ایک بوڑہے
نے وہان کے بیان کیا کہ ایک مولوی عبدالحق تہے یہان پر کتاب بانچا کرتے
تہے یعنی حضرت شیخ عبدالحق محدث علیہ الرحمۃ اظہار نعمت فقیر راقم نورالحسن
کو حضرت قبلہ و حضرت پیر و مرشد مدظلہما سے اجازت تقریری و تحریری دونون
طرح پر ہے شکریہ اون کے التفات اور نوازش کا کس زبان سے ادا کرے
جو ہمیشہ سے اس نالائق پر مبذول ہے اور منجملہ نعمائے عظیمہ بشارت درازی
عمر و کثرت ارشاد ہے جو آپ نے قلم اور زبان سے فرمائی ہے فالحمد للہ رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اما بعد یہ رسالہ موسوم بہ نسخہ حکمت ہے نافع بادیار رب العباد حضرت کو نوعمری مین
حضرت حید علیشاہ صاحب علیہ الرحمۃ خلیفہ اعلیحضرت سے حصول فیض ہوا بعدازان آپ خدمت بابرکت
اعلیحضرت مین شرف یاب ہوکے صلاح قرار پائی تہی کہ حضرت بجاے اعلی حضرت کے
سجادہ نشین ہون حضرت نے منظور نہین فرمایا اوس کے بعد حضرت حاجی
علاء الدین احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین ہوئے حضرت قبلہ عالم
رضی اللہ عنہ کے مشاہیر خلفاء مین سے یہ چار بزرگ ہین حضرت خواجہ محمد ناصر
عندلیب اور حضرت شاہ قطب الدین اور حضرت خواجہ عبدالعدل اور
حضرت خواجہ ضیاء اللہ رضی اللہ تعالی عنہم حضرت شاہ جمال قادری خلیفہ

حضرت شاہ قطب الدین کے تھے اور شاہ درگاہی صاحب خلیفہ حضرت
شاہ جمال کے تھے اور حضرت شاہ عبد القادر صاحب فرزند حضرت شاہ
ولی اللہ دہلوی خلیفہ حضرت خواجہ عبد العدل کے تھے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم
حضرت مخدوم شیخ عبد الاحد رضی اللہ عنہ والد ماجد حضرت مجدد الف ثانی
رضی اللہ عنہ کے تھے آپ کو ارادت و بیعت حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی
رحمۃ اللہ علیہ سے تھی بعد ازان اون کے خلف الصدق حضرت شیخ رکن الدین
سے اجازت و خلافت پائی اور امام رفیع الدین علیہ الرحمۃ جد ششم حضرت
مجدد رض کے خلیفہ حضرت مخدوم جہانیان رض کے تھے حضرت مصباح العاشقین
رضی اللہ عنہ کا سلسلہ طریقہ چشتیہ مین حضرت گیسو دراز علیہ الرحمۃ سے ملتا
ہے اور حضرت گیسو دراز خلیفہ حضرت چراغ دہلی رضی اللہ عنہ کے تھے یہ
شعر حضرت چراغ دہلی نے آپ کو فرمایا تھا ؎ ہر کو مرید سید گیسو دراز شد ✢
واللہ خلاف نیست کہ او عشقباز شد ✢ رابطۂ مرشد عین محبت خدا و رسول
ہے عن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان
من عباد اللہ لاناسا ما ہم بانبیاء ولا شہداء یغبطہم الانبیاء والشہداء یوم القیامۃ
بمکانہم من اللہ تعالیٰ قالوا یا رسول اللہ تخبرنا من ہم قال ہم قوم تحابوا بروح اللہ
علی غیر ارحام بینہم ولا اموال یتعاطونہا فواللہ ان وجوہہم لنور وانہم لعلی نور
لا یخافون اذا خاف الناس ولا یحزنون اذا حزن الناس وقرء ہذہ الآیۃ الا
ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون اخرجہ ابو داود حضرت پیر و مرشد
مدظلہ کہ خلف الصدق اور وارث اتم حضرت کے ہین منجملہ آپ کے فضائل کے
یہ ہے کہ آپ نے ابتدای پیدائش سے صحبت بابرکت حضرت مین تربیت
پائی ہے دوسرے یہ کہ تمام صحاح ستہ حضرت نے آپ کو درس فرمائی ہے
علاوہ اس کے بفحوای اہل البیت ادری بما فیہ آپ محرم اسرار اپنے پدر بزرگوار
کے ہین اور جس قدر آپ اون سے بے تکلف ہین ایسا کوئی نہین تعین منہا

لطائف خمسہ بلکہ لطیفہ نفس کے بہی اختلاف ہے لیکن تعین لطیفہ قلب کا زیر
پستان چپ متفق علیہ سب کا ہے ناسوت عالم اجسام ہے اور ملکوت عالم
ارواح اور جبروت عالم صفات ہے جو مقوم کل کائنات ہے اور لاہوت
عبارت مقام ذات سے ہے جو اوس کی اصل ہے اور معاملات اخروی
کتاب و سنت سے صاف ظاہر ہین فافہم تاویل متشابہات بعض اکابر نے
فرمائی ہے اور حضرت مجدد رضی اللہ عنہ علمای راسخین کو تاویل متشابہات
سے بہرہ وافر فرماتے ہین اور وجہ کو ذات سے اور ید کو قدرت سے جو بعض
علمانے مراد لیا ہے آپ کے نزدیک مناسب نہین اور حروف مقطعات کو
اسرار خفیہ عاشق و معشوق مین سے فرمایا ہے حضرت پیر و مرشد نے ذکر فرمایا
کہ ایک بار روبرو حضرت کے تذکرہ ہوا کہ جب شاہ عالمگیر علیہ الرحمۃ نے تبخانہ
توڑکر مسجد بنانے کا حکم دیا اوس وقت ایک شاعر نے فی البدیہہ پڑہا ؎
ببین کرامت تبخانہ مرا ای شیخ ÷ کہ چون خراب شود خانہ خدا گردد ÷
ناصر علی نے بمقابلہ اوس کے جو شعر کہا تہا وقت تذکرہ یاد نہ تہا جو مذکور ہوتا
حضرت کو ایسے اشعار خلاف شرع سننے کی تاب نہین آپ نے فی البدیہہ
شعر فرمایا تبرکا تحریر ہوتا ہے ؎ ببین کرامت اسلام اسے غبی کافر ÷ کہ جائے
کفر کند پاک برکت اسلام ÷ حاصل مراقبات فکر ہے جو طرح طرح سے ہر
طریقے مین کرتے ہین تفکر ساعۃ خیر من عبادۃ ستین سنۃ اللہ یجتبی الیہ من یشاء
ویہدی الیہ من ینیب تو اجتبا یہی نسبت وہبی ہے اور ہدایت مشروط بانابت
ہے فافہم لطائف عشرہ کا سلوک رسمی جو شائع ہے صرف خانہ علم مین ہے
لہذا بسبب عمل اور اخلاص اور اتباع سنت کے مقام عالی ہو جاتا ہے بعض
کے نزدیک مقامات سلوک کشفی ہین اور بعض ادراک سے بغیر کشف کے
فیض کو پاتے ہین بالجملہ وجود معاملہ متفق علیہ ہے اور قرائن اور آثار سے
اون کو معلوم کرتے ہین جنات عدن التی وعد الرحمن عبادہ بالغیب انہ کان

وعدہ مانیا تو مشتاقان لقائے الٰہی اوس کے وعدے پر لوٹ ہین صحبت
حال ثمرہ ہے طریقہ اختیار کرنے کا تصور شیخ و شغل برزخ جو رسم ہے قدما
سے اس طرح منقول نہین لیکن متفق علیہ تمام قدما اور متاخرین کا محبت مرشد
ہے اور ہمارے حضرات کسی کو تصور شیخ زبان مبارک سے نہین بتلاتے اور
اعلیٰ حضرت شاہ آفاق رضہ بھی کسی کو نہین فرماتے تھے ایک بار راقم نے بذریعہ
عرضداشت کے دریافت کیا تھا اوس پر حضرت نے اس طرح تحریر فرمایا در
طریقہ ما تصور شیخ نیست بجز ذکر جنانی ولسانی درباب عمل بالحدیث و تقلید
مذاہب راقم نے تحریر کیا تھا اوس عریضہ پر حضرت نے اول یہ شعر لکھا سہ
ملت عشق از ہمہ ملت جداست * عاشقان را ملت و مذہب خداست * بعد ازان
تحریر فرمایا کہ ہمہ اولیاء اللہ عمل بحدیث شریف نمودہ اند دعا می کنم باتباع
احادیث مستقیم دارا آمین تجدید طریقہ بھی دو طرح پر ہے مانند اجتہاد کے
یعنی ایک اجتہاد مطلق دوسرا اجتہاد فی المذہب فافہم مقامات سلوک
ہر طریقے مین اپنی اپنی عبارات اور معاملات مین مذکور کیے ہین چنانچہ سیر
الی اللہ و سیر فی اللہ و سیر من اللہ باللہ اور مقام جمع و فرق بعد الجمع و جمع الجمع
و تجلی افعالی و تجلی صفاتی و تجلی شیونات و تجلی ذات وغیرہ اور بعض اکابر کے
ملفوظات مین یہ دو مقام جدید نظر سے گزرے فردوس محبت و صحرای قرب
اور سلوک مین سو مقام بھی فرماتے ہین ستر ہوان اون مین سے کشف و کرامات ہے
سہ ای برادر بے نہایت درگہیست * ہر چہ بروے میرسی بروے مایست *
بالجملہ ظاہر و باطن قرآن و حدیث سے وہ سب حل ہوجاتے ہین فافہم
بعض نسبت سے ملکہ آگاہی مراد رکھتے ہین اور بعض کے نزدیک نسبت
ہر مقام کی جدا ہے اور بعض اہل نسبت نے تفاوت معاملات سے بعض اہل نسبت
کا انکار بھی کیا ہے چنانچہ بعض نقشبندیہ نے بعض چشتیہ کی نسبت ایسا کہا ہے
بالجملہ اصطلاح نسبت مخصوص اہل طریقہ نقشبندیہ ہے اور سلاسل اولیا مین

اس اصطلاح کا مذکور نہین ع خدارا با دل ہر بندہ رازیست جدا برادر مکرم
قاری عبد الرحمن صاحب موصوف باوصاف حمیدہ ہین اور حضرت سے اونکو بھی شرف اجازت حاصل ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم صل علی سید الخلق محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم لا الہ الا اللہ عدة للقائہ اما بعد یہ رسالہ موسوم بہ نظر مرشد
مشتمل ہے بعض معانی حصن حصین پر قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الدعاء ہو العبادة
ثم تلی وقال ربکم ادعونی استجب لکم الآیہ حقیقت دعا توجہ الی اللہ ہے اور نتیجہ اوسکا
قبول ہے فافہم یقول اللہ انا عند ظن عبدی بی وانا معہ اذا ذکرنی فان ذکرنی
فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی وان ذکرنی فی ملاء ذکرتہ فی ملاء خیر منہ یعنے ملاء اعلی عین
ذکر خفی اور حلقۂ ذکر دونون اس سے ثابت ہین فافہم وفی روایة الترمذی
ان رجلا قال یا رسول اللہ ان شرائع الاسلام قد کثرت علی فانبئنی بشئے
اتشبث بہ قال لا یزال لسانک رطبا من ذکر اللہ یہ ذکر لسانی ہے جو معمول طریقہ
ہے یقول اللہ عز وجل سیعلم اہل الجمع الیوم من اہل الکرم قیل من اہل الکرم
یا رسول اللہ قال اہل مجالس الذکر من المساجد یہ بیان مجلس ذکر کا مسجد مین
ہے ان خیار عباد اللہ الذین یراعون الشمس والقمر والاہلة والنجوم والاظلة لذکر اللہ
یہ تعمیر اوقات کی سند ہے اکثروا ذکر اللہ حتے یقولوا مجنون تو کثرت ذکر سے جذب
ہوتا ہے لیذکرن اللہ قوم فی الدنیا علی الفرش الممهدة یدخلهم الجنات العلی فقر
ہو یا غنا ہر حال اوس کی یاد مین رہنا چاہیے اسئلک بنور وجہک الذی اشرقت
لہ السموات والارض وبکل حق ہو لک وبحق السائلین علیک یہان سے بحق فلان
کہنا جیسا کہ بزرگون کا نام لیتے ہین ثابت ہوتا ہے فافہم حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ
توکلت وہو رب العرش العظیم سبع مرات بعض مشائخ نے کہا کہ اگر کوئی ورد
وظیفہ نہ پڑھے بجز اس کے تو یہی کافی ہے لذة النظر الی وجہک وشوقا الی
لقائک سے آمادہ گشتہ ام وگر امشب نظارہ را بہ پیوند کردہ ام جگر پارہ پارہ را بہ
سبحان اللہ وبحمدہ مائة مرة ہمارے حضرات اکثر لوگون کو یہی کلمہ ارشاد

فرماتے ہین کہ مشتمل ہے منافع دارین پر من استغفر للمومنین والمومنات
کل یوم سبعا وعشرین مرۃ او خمسا وعشرین مرۃ احد العددین کان من الذین
یستجاب لہم ویرزق بہم اہل الارض حضرت پیرومرشد نے یون پڑہنے کو فرمایا
اللہم اغفرلی وللمومنین والمومنات اذا کان جنح اللیل فکفوا صبیانکم الخ تدبیر
منزل بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہے افضل الصلوۃ
بعد المکتوبۃ الصلوۃ فی جوف اللیل سے چون چتر سنجری رخ بختم سیاہ باد بافقر
گر بود ہوس ملک سنجرم ۔ تا یافت جان من خبر از ملک نیم شب ۔ صد ملک نیم روز
بہ یک جو نمی خرم ۔ واذا جلس للتشہد الخ تشہد حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا
مذہب حنفی مین ماخوذ ہے وان خاف من عدو او غیرہ فقراءۃ لایلاف قریش
امان من کل سوء مجرب حضرت لوگون کو اکثر سفر مین پڑہنے کو فرما دیا کرتے ہین
وان اراد عونا فلیقل یا عباد اللہ اعینونی اس حدیث سے نداء بحرف یا ثابت
ہے فافہم لیس لہا دون اللہ حجاب حتی تخلص الیہ یہی حاصل ذکر کلمۂ طیب
ہے ما قالہا عبد قط مخلصا الا فتحت لہ ابواب السماء حتے تفضی الی العرش ما اجتنب
الکبائر یہ فتح باب وصول الی اللہ کا بیان ہے اور اجتناب کبائر شرط فتح
باب ہے فافہم کلمتہ القاہا الی مریم وروح منہ یعنے بحکم کن بے اسباب ظاہر
آپ کی پیدایش ہوئی اور بسبب رابطۂ باطن آپ قال انی فرماتے تھے فافہم
من احب ان تسرہ صحیفتہ فلیکثر فیہا من الاستغفار للراقم سے ۔ پوچہو رسم و راہ
عاشقان را ہی مدرسہ والو ۔ معافی کا انہین کے واسطے پروانہ آتا ہے ۔ یقول
اللہ سبحانہ وتعالی من شغلہ القرآن عن ذکری ومسألتی اعطیتہ افضل ما اعطے
السائلین وفضل کلام اللہ تعالی علی سائر الکلام کفضل اللہ تعالی علی خلقہ تو قرآن شریف سے
وصول الی اللہ بدرجۂ اعلی ہوتا ہی کل دعاء محجوب حتی یصلی علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وآل محمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ ذی الجود والکرم والسلام علی رسولہ افصح العرب والعجم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ

وبارک وسلم اما بعد واضح ہو کہ یہ رسالہ موسوم بہ حسن معاملہ بیان مین
حسن معاملات خداورسول و اولیائے کبار کے تحریر ہوتا ہے حضرت نے
فرمایا کہ بعض کو حضرت نوح سے نسبت ہوتی ہے اور بعض کو حضرت ابراہیم اور
حضرت موسی اور حضرت عیسی علیہم السلام سے اور نسبت محمدی سب سے بڑھی
ہوئی ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت نے فرمایا کہ بعض علما کے نزدیک
رتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا خلفائے راشدین سے بھی زیادہ ہے
اور وہ فیض خاص کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر مبارک وقت وصال
آپ کے سینے پر تھا اونہین کو حاصل ہوا ہے حضرت پیرومرشد نے فرمایا
کہ ایک بار حضرت قلندر نے امیر خسرو سے کہا کہ تمہارے مرشد کو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی محفل مین نہین دیکھتے اوسی وقت دونون صاحب حضوری
مین آنحضرت صلعم کی پہونچے تو بہت سے اولیار کبار کا مجمع تھا امیر خسرو نے
جو دیکھا تو فی الواقع وہان سلطانجی رض کو نہ پایا ان کو نہایت اضطراب ہوا اسی
اثنا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت قلندر سے فرمایا کہ کیا دیکھتے
ہو اونہون نے کہا سلطانجی کو آنحضرت نے فرمایا کہ سلطان یہان کہان پھر فرمایا
کیا دیکھو گے اونہون نے عرض کیا کہ ہان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
پردہ جو آپ کے متصل تھا اوٹھا دیا دہنے طرف حضرت محبوب سبحانی
اور بائین جانب حضرت محبوب رض الٰہی تھے اور ارشاد فرمایا کہ ان کا یہ مقام ہے
اور وہ مقام عام ہے پس حضرت قلندر قائل ہوئے اور امیر خسرو نے عالم سرور
مین یہ شعر کہا ۔ آفاقہا گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام * بسیار خوبان دیدہ ام
لیکن تو چیزے دیگری * حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ ایک طالب خدا
مجاہد و مرتاض سالہا سال سے سلطانجی مین ٹہیرے ہوئے تھے اور نظر
عنایت حضرت سلطان المشائخ کے طالب تھے لیکن کچھ حصول نہ ہوتا تھا کسی
بزرگ نے اون سے پوچھا اونہون نے مقصد اپنا بیان کیا فرمایا سلطانجی رض

اپنے معاملہ مین مستغرق ہین اون کو تمہاری خبر بھی نہین سو تم ایک کام کرو
دو روپیہ کی کوڑیان اور کٹیان بیان بچون کو بانٹو اون کے شور وغل سے تم پر
نظر عنایت ہو جائیگی اونہون نے ایسا ہی کیا اور سالہا سال کی محنت ایک
دم مین وصول ہوگئی **حضرت** پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت ایشان خواجہ محمد
معصوم رضے اللہ عنہ کے دسترخوان پر چار چار ہزار آدمی کھانا کھاتے تھے
اور حلقہ چار چار ہزار آدمی کا ہوتا تھا اور ہر ایک کے حسب دلخواہ کھانا پکتا تھا
ایک بار آپ کو پیشاب کی ضرورت ہوئی آپ نے ایک مرید سے فرمایا کہ تو
میرے عوض پیشاب کر آ چنانچہ وہ مرید پیشاب آپ کے عوض کر آیا **حضرت**
پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت ایشان مراقب تھے چار آزاد آئے کہنے لگے کیا
پلنگ مین بیٹھے ہو آپ نے آنکھ اوٹھا کر دیکھا چارون ولی ہوگئے **حضرت**
پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک بار حضرت مخفی زیب النسا بیگم جو مرید حضرت ایشان
کی تھین حضرت ایشان کو ایک شمعدان زبرجد کا نذر کر گئین پھر جو آکر دیکھا تو
خانقاہ مین وہ شمعدان گرد آلود پڑا ہوا تھا بہت افسوس کیا اور حضرت سے عرض
کیا کہ یہ شمعدان زبرجد کا ہے آپ نے فرمایا کہ ہوگا الغرض یہ بے پروائی دیکھکر
اونہون نے عوض شمعدان کے ایک لاکھ روپیہ نذر کیا آپ بہت خوش ہوئے
اور فرمایا جا تیرا حشر تو فاطمہ رضے اللہ عنہا کے ساتھ ہوگا سبحان اللہ کیا
نسبت بلند پایہ ہے **حضرت** نے فرمایا کہ حضرت ایشان رضہ کے مزار پر ایک شخص
جو اون کے رشتہ دار بھی تھے متوجہ ہوئے پھر منہہ پھیر کر چلے کہ وہ تو اپنی
بی بی سے صحبت مین مشغول ہین **حضرت** پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت
سیف الدین رضی اللہ عنہ کا حلقہ چودہ سو آدمی کا ہوتا تھا اور واسطے انتظام
حلقہ کے ایک مرید کو یہ خدمت سپرد تھی کہ وقت حلقہ کے جس کو کوئی ضرورت
پیش آتی تھی اوس کو وہ سلب کر لیتا تھا **حضرت** نے فرمایا کہ نسبت دو قسم
پر ہے وہبی اور کسبی تو میری نسبت وہبی ہے پھر ذکر فرمایا کہ حضرت سید آدم

بنوری رضہ حج کو جاتے تھے بہت سی خلق بعیت کے واسطے جمع ہوئی آپ نے
عمامہ پھیلا دیا کہ جو اسپر ہاتھہ رکھدے وہی مرید ہے جو مرید ہوا بانسبت ہوگیا
پھر حضرت نے فرمایا کہ مین نسبت اسے جانتا ہون حضرت پیرومرشدنی
فرمایا کہ جب نادر شاہ نے دلی مین ہاتھہ صاف کیا کسی نے اوس سے مخبری کی کہ حضرت
قبلۂ عالم رضہ کے مکان مین کئی شہزادے مخفی ہین اوس نے حکم دیا کہ توپخانہ
سے خانقاہ کو اوڑادو آپ کو بھی خبر ہوئی کچھہ نہ فرمایا جب توپخانہ آکر لگا اور
آپ کو خبر دی کہ بتی دیتے ہین آپ نے فرمایا کہ ہان اولٹی چلین پھر تو جو توپ
چلی اولٹی چلی خود اوسی کا لشکر اوڑنے لگا یہ کرامت دیکھکر فوراً توپین موقوف
کین اور نادر شاہ اپنی مشکین باندہکر حاضر ہوا کہ تقصیر میری معاف فرماوین
آپ نے فرمایا اس مین بات کیا ہے تیرے حکم سے آگے چلتی تھین میرے
حکم سے پیچھے چلنے لگین حضرت پیرومرشدنی فرمایا کہ محمد شاہ بادشاہ دلی نے
وقت انتقال کہا کہ مجھسے کوئی ایسا عمل نہوا کہ جس سے امید مغفرت ہو مجھے دائرہ
مین سلطانجی کے دفن کرنا کہ ان کی وجہ سے بخش دیا جاؤن ایک بزرگ صاحب
کشف نے دیکھا کہ ملائکۂ عذاب محمد شاہ پر نازل ہوئے اور سلطانجی ٹہل رہے
ہین اللہ تعالی سے عرض کرتے ہین کہ یہ شخص میری وجہ سے یہان آیا ہے پس
تو اپنی رحمت نازل کر اسی اثنا مین دیکھا کہ ملائکہ رحمت آئے اور محمد شاہ
بخشدیا گیا حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ ایک مرید حضرت قبلۂ عالم رضہ کے
مراقبہ مین حوض کوثر پر پہونچے اور کچھہ پی بھی لیا تمام عمر ہونٹھہ چاٹتے رہے
حضرت پیرومرشدنی فرمایا کہ ایک بار حضرت خواجہ ضیاء اللہ رضی اللہ عنہ
نے اپنے پیرومرشد حضرت قبلۂ عالم رضہ کو خواب مین بہت روز سے نہ دیکھا
تھا اس کا تذکرہ حضرت مرزا مظہر صاحب علیہ الرحمۃ کے سامنے کیا اسپر مرزا
صاحب نے فرمایا کہ آج دیکھوگے اوسی شب حضرت خواجہ نے خواب مین
حضرت قبلۂ عالم رضہ کو دیکھا صبح کو مرزا صاحب کا شکریہ ادا کرنے گئے

حضرت پیر و مرشدنی فرمایا کہ حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ حقہ پیتے تھے ایک بار حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب نی آپ سے کہا کہ جو کوئے حقہ پیتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اوس سے منہ پھیر لیتے ہین آپ نے حقہ منگایا اور ایک کش لیکر اوسی دم حضوری مین پہونچے دہوان مونہہ سے نکل رہا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا آؤ درد پاس بیٹھ جاؤ شاہ صاحب یہ کیفیت دیکہکر قائل ہوئے اور حضرت قبلہ عالم رض بھی کسی عذر سے حقہ پیتے تھے کاشمیر کا کیوڑہ بجاے پانی کے ڈالا جاتا تہا اور تنباکو مصری مین کوٹی جاتی تہی حضرت پیر و مرشدنی فرمایا کہ بادشاہ دہلی کو حضرت خواجہ ضیاء اللہ سے بہت اعتقاد تہا اوس نے آپ کی خدمت کرنا چاہا منظور نہ فرمایا آخر کار اوس کے اصرار سے ہشت روپیہ ماہوار قبول فرمائی کہ اسقدر گذران کے لیے کافی ہین لیکن آپ بڑی سخی تھے لوگون کو قرض دیا کر دیتے تھے دوکاندارون کے قرضدار رہتے تھے بادشاہ نے حکم دیا تہا آپ سے کوئی قرض نہ مانگے سب اپنے پاس سے ادا کرتا تہا حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ محمود خان صاحب قندہاری رحمۃ اللہ علیہ سپاہگری مین کامل تھے ابتدا مین رجولیت نہ تہی نکاح ہو گیا تہا تمام طبیب لکہنو کے اون کے علاج سے عاجز آگئے تھے اون کے چچا عبدالرحمن خان صاحب واسطے علاج کے رائے بریلی لے گئے تھے اثناء راہ مین خواجہ صاحب کی نگاہ اون پر پڑگئی آپ نے فرمایا کہ محمود ادہر آؤ اور حجرہ مین میرا پائجامہ رکہا ہے اوس کو پہن لے اس کو نامرد بھی پہن کر مرد ہو جاتے ہین وہ حجرے مین گئے اور پائجامۂ مبارک پہنا فوراً آثار معلوم ہوے اوسی وقت اپنے گھر جاکر ادائے حاجت کی بعد ازان یہ کرامت نمایان جو دیکھی حضرت خواجہ کی خدمت مین آکر چھہ مہینے رہے مفت مین ولایت حاصل ہو گئی حضرت نے فرمایا کہ ایک بار حضرت شاہ آفاق رض نے حضرت مرزا صاحب سے فرمایا کہ آپ

مریدون کو کہٹر ار کہتے ہین یہ خلاف سنت ہے مرزا صاحب نے فرمایا کہ
صاحبزادہ مین ان کا نفس توڑتا ہون آپ نے کہا کہ آخر سنت تو ہے اسپر
مرزا صاحب بہت خوش ہوئے حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ جب حضرت
شاہ عبدالقادر صاحب رضے اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ایک بزرگ صاحب کشف
نے دیکھا تہا کہ جو کوئی ان کے آس پاس پانچ پانچ کوس تک مدفون ہوگا مغفور
ہوگا حضرت پیر و مرشد نی فرمایا کہ جب حضرت شاہ غلام علی صاحب علیہ الرحمہ
دفن ہوے تو منکر نکیر آئے آپ نے اون کا ہاتہ پکڑ کر فرمایا کہ ایک توجہ
تو لیتے جاؤ اور توجہ فرمائی وہ بہت خوش ہوے اور دعائین دیتے ہوے
چلے گئے حضرت پیر و مرشد نی فرمایا کہ حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب
ہمارے حضرت سے فرماتے تہے کہ ابہی تو لوگون سے بہت بہاگتے ہو جب
کیا کروگے کہ ہر طرف سے لوگ گہیرین گے اور چالیس برس کے بعد تمہارا ظہور
ہوگا حضرت نے فرمایا کہ ہمارے ایک پیر بہائی تہے اون کو بخار آیا چند
روز مین جاتا رہا لیکن اون کی صورت اور کیفیت جو بیماری کی تہی بحال تہی
طبیب حیران ہوکر اون سے استفسار کرتا لیکن وہ کچہہ نہ کہتے تہے چہہ مہینہ
اسی طرح گذرے طبیب نے جب بہت اصرار کیا تو کہا مین کیا کرون آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیادت کو تشریف لایا کرتے ہین اس لیے بیمار بنا رہتا
ہون حضرت پیر و مرشد نی فرمایا کہ ایک مرید حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ
کے تہے اون کی طبیعت مین مذاق بہت تہا وہ کہتے تہے کہ مین قبر مین منکر
نکیر سے بہی مذاق کرونگا جب اون کا انتقال ہوا تو حضرت قبلہ اور حضرت
خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب وغیرہ ان کے مزار کے گرد مراقب ہوے الغرض
منکر نکیر آئے اونہون نے اون کا ہاتہ پکڑ لیا اور کہا تم کون ہو کہان سے
آئے ہو کہا ہم فرشتہ ہین آسمان سے آئے ہین کہا آسمان یہان سے کتنی
دور ہے اونہون نے کہا پانسو برس کی راہ کہا پہر کیا پوچہتے ہو

اونهون نے سوال کیا کہا تم کو شرم نہین آتی تم پانسو برس کی راہ طے کرکے
آئے اور خدا کو نہ بہولے مین ایک گز زمین طے کرکے آیا خدا کو بہول گیا
پس وہ چلے گئے **حضرت** پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت خلیفہ اعظم علی
شاہ صاحب رح کو کشف ہوا کہ حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ کی عمر پوری
ہوگئی حاضر خدمت اعلی حضرت رض کے ہوئے کہ عمر میری حاضر ہے آپ نے
قبول نہ فرمائی ہمارے حضرت بہی یہ سنکر نذر کرنے کو حاضر ہوئے حضرت شاہ
آفاق رض نے دو برس آپ کی عمر مین سے لیلیے اور بعد دو برس کے انتقال
فرمایا حضرت فرماتے ہین کہ میری عمر جو زیادہ ہے اوسی کی برکت ہے **حضرت**
نے فرمایا کہ ہم نے غدر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت عیسے
علیہ السلام کو دیکہا کہ تشریف لائے اور فرمایا کہ تم کچہہ فکر نہ کرو بس اطمینان ہوگیا
حضرت نے فرمایا کہ مین ایک مرید کو توجہ دے رہا تہا ایک درویش بہی آکر
مراقب ہوگئے اوسی وقت اونکو حضوری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی ہوگئی اور بہت معتقد ہوئے **حضرت** نے فرمایا کہ یہان ایسے ایسے
مجذوب کہ جن کے جذبے کو شاہ غلام رسول صاحب مانتے تہے آئے سب جذبہ
اون کا جاتا رہا وضو کرکے میرے پیچہے نماز پڑہی مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو دیکہا کہ فرماتے ہین تمہاری نسبت کے آگے ان کی کیا حقیقت
ہے **حضرت** پیر و مرشد نے ابتدا مین حضرت سے توجہ طلب کی آپ نے
بحسب عادت بے پروائی فرمائی اسی اثنا مین حضرت پیر و مرشد نے
اعلی حضرت شاہ آفاق رح کو خواب مین دیکہا کہ فرماتے ہین تمکو مین دو دن کا
اوسی روز سے حضرت کا بہی التفات باطن آپ کی طرف ہوگیا حتی کہ آپ
وارث اتم حضرت کے ہین **جامع** کمالات صوری و معنوی جناب مولانا مولوی
سید محمد علی صاحب دام برکاتہ نے فرمایا کہ جب حضرت نے مجہکو مرید کیا
آدمی سے کہا اندر جو کچہہ ہو لے آؤ اوس وقت اور کچہہ موجود نہ تہا کسی قدر

چنے رکھے تھے محمود دیے اور فرمایا کہ یہ ہم نے تم کو دنیا دی کھانے کو پھر ایک
پان منگا کر عنایت فرمایا اور کہا یہ پان عرفان کا ہے الحق کہ بموجب فرمائی
حضرت کے مولوی صاحب موصوف باوجود اہل و عیال متوکل علی اللہ ہین خدا خود
ان کا کفیل ہے ؎ گفتۂ او گفتۂ اللہ بود ✤ آپ کو حضرت سے طریقہ نقشبند
و قادریہ مین اجازت کاملہ ہے برادر معظم جناب مولوی عبد الکریم صاحب
عالم باعمل اور فاضل کامل ہین حضرت کی خدمت مین چھ برس سے ہین جس وقت
قرآن شریف یا حدیث کا دَور ہوتا ہے حاضر رہا کرتے ہین اون کو حضرت
کی صحبت بابرکت سے بڑا فیض ہوا ہے اور بہت سے معارف اور
زبان ہندی خود بخود اون پر کھل گئی ہے منکا بیتی اون کی نظم ہے جسکا
اول شعر یہ ہے ؎ من موہن پہلے نام جیون ✤ وہ مہر بھرو ہے سرجن ہار ✤
حضرت پیر و مرشد اول بار یہان تشریف لائے تھے تو کئی بار اتفاق
ہوا کہ اس نالائق کو توجہات خاص سے سرفراز فرمایا چنانچہ ایک بار بعد
مراقبہ و توجہ کے آپ نے کلمات بشارت بھی فرمائے اور باشارۂ باطن
نام راقم کا حبیب الرحمن فرمایا بلکہ آپ نے حضرت سے بھی اسکا تذکرہ فرمایا
اور باقی رسائل مین بھی راقم نے بعض بشارات کا از روئ اظہار نعمت آپکی ایماء سے ذکر کیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم لک الحمد عدد خلقک والصلوۃ والسلام علی انبیائک وملائکتک واولیائک خصوصا علی آل محمد و اصحابہ و
احبائہ رضی اللہ عنہم اجمعین **اما بعد** یہ فوائد منتخب ہین اون اوراق سے جو حضرت
قبلہ مدظلہ العالی نے بعد ترجمہ احادیث کے تحریر فرمائے ہین اور راقم کو حضرت
پیر و مرشد نے عنایت فرمائے نام ان فوائد کا **صلائے عام** رکھا **ف** شرک
اس کو کہتے ہین کہ سوا خدائے تعالی کے کسی کو معبود اور کارساز و عالم الغیب اور
نافع اور ضار سمجھنا یا کسی کو خدا کا فرزند یا زن کہنا مگر معجزات پیغمبرون کے اور
کرامات اولیا کے بحکم خدا ہی تعالے کے برحق ہین اور رسوم کفر و شرک سے

شادی اور ختنہ اور تولد اولاد اور جمیع اعمال مین دور رہنا فرض ہے اور
جو کوئی پرہیز رسوم کفر سے نکرے دوزخی ہووے اور عالمون سے جس چیز
مین شبہہ ہو دریافت کر لے ف حلال کو حرام کہنا اور برا جاننا اور حرام کو
حلال اور بہتر سمجہنا کفر ہے ف دروغ گوئی اور خلاف وعدگی بے عذر اور
امانت مین خیانت کرنا حرام ہے ان سے پرہیز کرنا واجب ہے ف
جو کوئی خدا کو واحد لاشریک سمجہے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغمبر
برحق جانے اوس سے اگرچہ گناہ کبیرہ یا صغیرہ سرزد ہووے اوس کو کافر نہ
کہنا چاہیے ف ماباپ کی فرمانبرداری موافق شریعت کے کام مین کرے
اور خلاف شریعت کے کام مین ہرگز ماباپ کا کہنا نہ مانے اور نماز فرض ہرگز
قضا نہ کرے مذہب امام ابی حنیفہؒ و مالکؒ مین تارک نماز کو زدوکوب اور
تعزیر اور قید کیا چاہیے اور مذہب امام شافعیؒ مین قتل کرنا تارک صلوۃ کا ہے
اور سنت اور نفل اگر قضا ہو جاوے بعذر سفر یا مرض یا تنگی وقت کے کچہ گناہ
نہین ف اندیشۂ بد سے اگرچہ کفر یا گناہ کا ہوتا وقتیکہ اوس کو بد جانے
اور دفع کرے اور زبان سے نہ کہے یا عمل نہ کرے گنہگار نہین ہوتا واللہ
اعلم ف چاہیے کہ لوگ زمانہ کو بد نہ کہین کہ مقلب لیل اور نہار کا اللہ تعالی
ہے ف بحث کرنا مسئلہ قضا و قدر مین ممنوع ہے ف بدعت
وہ چیز ہے کہ قرآن اور حدیث اور فعل اصحاب اور آل رسول اللہ سے اوسکا
کرنا ثابت نہین ہے واللہ اعلم ف جو کوئی علم حاصل کرے واسطے فخر
اور نمود کے یا جاہلون سے نزاع کرنے کو یا واسطے مال اور جاہ کے خدا تعالی
اوس کو دوزخ مین داخل کریگا نعوذ باللہ منہا ف جو حدیث تحقیق ہو کسی
عالم سے یا صالح سے کہ یہ حدیث حضرتؐ کی ہے وہ تو کہے اور بے تحقیق کے
ہرگز نہ کہے کہ دوزخ مین داخل ہوتا ہے اسی طرح تفسیر قرآن کی کرنا بے سند
یا قرآن مین شبہہ کرنا حرام اور کفر ہے ف عالمون سے کہ باعمل ہون

ف ہر
محبت رکھے اور علما سے بے ادبی کرنا حرام ہے واللہ اعلم
مسلمان کو لازم ہے کہ فرض اور واجب نماز وغیرہ کی تعلیم کرین اور غفلت
نہ کرین کہ علم دینی سے محروم رہنا حرام ہے ف ادب بیت الخلا جانے کا
یہ ہے کہ اول بسم اللہ کہے اور بایان پانو پاخانہ مین رکھے اور جب وقت
باہر آوے پانو راست باہر نکالے اور غفرانک کہے کہ سنت ہے ف
ہر مومن پر سنت ہے کہ مسواک پنج وقت کیا کرے ثواب بے شمار پاوے
ف جس وقت خواب سے کوئی مسلمان اوٹھے ہاتھ دہو کر برتن مین
ڈالے کہ امام احمد رح کے نزدیک پانی ناپاک ہوجاتا ہے اور امام اعظم رضی اللہ عنہ
کے مذہب مین اگر ہاتھ مین نجاست نہ ہو نجس نہین ہوتا ہے مگر بن دہوے
برتن مین ہاتھ نہ ڈالا چاہیے ف وقت وضو کے سبحان اللہ العظیم وبحمدہ
یا بسم اللہ الرحمن الرحیم کہنا چاہیے کہ سنت ہے حنفی مذہب مین واللہ اعلم
ف عورت کو بہتر ہے کہ جب خون حیض کا بالکل موقوف ہو ایک پارہ
جامہ خوشبودار کہ مشک سے مطیب ہو اپنی فرج کو اوس سے پاک کرے کہ فائدہ
بہت ہوتا ہے اور نکہ اور عود کا فرج مین دہوان دے کہ بہتر ہے ف
غسل کرنے مین اگر ذرا بھی کوئی موضع بدن کا خشک رہجاویگا پاک نہ ہوگا
غسل کرنے والا غسل کرنے مین کلی کرنا اور ناک مین پانی ڈالنا اور تمام بدن
مین پانی پہونچانا فرض ہے واللہ اعلم ف عورت کو اگر احتلام ہووے
اور تری پاوے غسل فرض ہے ف مستحب ہے کہ اگر ایکبار صحبت کی ہو
اور پھر چاہے کہ جماع کرون وضو کر لیوے اور ذکر کو دہو ڈالے اسی طرح اگر
وضو کرکے حالت جنابت مین کہاوے اور پیے یا سوئے کہانا وغیرہ درست
ہے بے شک ف بدن جنب کا پاک ہے اور حیض کی حالت مین بہے
حضرت عائشہ رض کا پس خوردہ پانی آنحضرت صلعم نوش کرتے تھے حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا کا بڑا رتبہ ہے ف مسح موزہ کا درست ہے یعنی اگر موزہ

پہنا ہو وضو کرکے اور پہر دوسرے وقت وضو کرے تو اوپر موزہ کے بیجہ
تر کرکے مسح کرے مقیم کو ایک دن تک اور مسافر کو تین دن تک مسح کرنا
بدلے غسل قدمون کے درست ہے اور انکار اس مسئلہ سے حرام ہے واللہ اعلم
ف جس عورت کو حیض یا نفاس ہو تا وقتیکہ پاک ہو کر غسل نکرے مسجد
مین جانا حرام ہے اور اسی طرح جس مرد نے جماع کیا یا احتلام ہوا اوس کو
یا عورت جماع کی گئی بے غسل ان سب کو مسجد مین داخل ہونا حرام ہے
واللہ اعلم ف تصویر گہر مین رکہنا حرام اور بے غسل رہنا بہی حرام ہے
اور کتا بہی گہر مین نہ رکہنا چاہیے مگر ضرورت ہو تو درست ہے واللہ اعلم
ف جب لڑکا دس برس کا ہو اوس کو پاس کسی عورت کے سونا درست
نہین مگر اوس کی جورو ہو واللہ اعلم ف اذان کے وقت اور مینہہ برسنے
کے وقت دعا قبول ہوتی ہے پس ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اذان باآداب
سنے اور جو موذن کہے آپ بہی وہی کہے اور درود پڑہے اور دعا مانگے
واللہ اعلم ف مسجد مین وقت داخل ہونے کے سیدہا قدم رکہے اور بسم اللہ
کہے اور درود پڑہے اور دعا مانگے کہ سنت ہے اور وقت نکلنے کے اولٹا
قدم باہر رکہے اور اللہم انی اسالک من فضلک کہے اور جو کوئی مسجد مین بے ادبی
کرے یعنی مسجد مین کہانا کہاوے یا بے طہارت مسجد مین داخل ہو یا مسجد مین
دنیوی باتین کرے یا ناچ رنگ اور ڈہول بجاوے مسجد کے اندر یا معاذ اللہ
مسجد مین نشہ کی چیز پیوے یا مسجد مین تہوکے یا اور حرام چیزین مسجد مین کرے
خدا تعالی کا غضب اوس مردود پر ہوتا ہے اور حاکم پر لازم ہے کہ ایسے
بے ادبون کو ذلیل اور رسوا کرے اور قید رکہے اگر توبہ کرے تو قید سے خلاص
کرے واللہ اعلم ف قبر پر سجدہ کرنا حرام ہے ہرگز نہ کیا چاہیے واللہ اعلم
ف نماز پڑہتے وقت آگے سے نمازی کے گذرنا حرام ہے اور اگر نمازی نے
ایک گز برابر لکڑی آگے اپنے کہڑی کی ہو تو لکڑی سے اوس طرف گذرنا

گناہ نہین اور بعض علما کے نزدیک اگر خط مثل خلال کے کرے تو بھی گذرنا درست ہے واللہ اعلم **ف** اکثر علما کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی چیز نماز کے آگے گذرے نماز نہین جاتی ہے اور جو حدیث مین ذکر خر اور خنزیر اور یہودی اور مجوسی کا اور عورت کا آیا ہے محمول ہے اوپر مبالغہ کے کہ بے ستری نماز نہ ادا کیا چاہیے واللہ اعلم **ف** رکوع مین تین بار سبحان ربی العظیم آرام کہنا اور اسی طرح سجود مین سبحان ربی الاعلی کہنا سنت ہے اگر جلدی کرے نماز مکروہ ہوتی ہے واللہ اعلم **ف** دریا اور تالاب کے کنارے کہ جگہہ ورودکی ہے یا راہ مین یا درخت سایہ دار کے نیچے جائے ضرور پھرنے سے لعنت ہوتی ہے واللہ اعلم **ف** جانورون کے سوراخون مین پیشاب کرنا منع فرمایا تاکہ جانور نکل کر کاٹ نہ کہاوے یا کچہہ اور سبب ہو واللہ اعلم **ف** جو پانی دہ دردہ ہو اور پہلے سے پاک اگر اوسمین نجاست پڑجاوے کہ رنگ یا مزہ یا بو نجاست کی اوس مین پائی نہ جاوے پانی طاہر و مطہر ہے وضو کرنا و غسل اوس مین درست ہے لیکن اوس مین پیشاب کرنا منع فرمایا آدمیت سے باہر ہے کہ جس سے طہارت حاصل کرے اوس مین پیشاب کرے اور نزدیک بعض علما کے پانی کنوون کا بھی پاک ہے اگر وہ چشمہ دار ہون جب تک رنگ اور مزہ اور بو اوسکی نہ بدلی ہو اس مسئلہ مین عام لوگون کو آسانی ہے اور اگر رنگ یا مزہ یا بو بدلے تو تمام پانی نکالے یا دو سو ڈول نکالے کہ پانی پاک ہووے واللہ اعلم **ف** جس وقت نام آنحضرت صلعم کا سنے کوئی مومن اوسپر واجب و لازم ہے کہ صلی اللہ علیہ وسلم کہے اور اگر بار بار سنے تو بار بار کہنا صلی اللہ علیہ وسلم مستحب ہے واللہ اعلم **ف** لازم ہے ہر مومن کو کہ ہر روز ہزار بار یا دو ہزار بار یا اس سے کم غرضکہ جس قدر ہوسکے درود کا وظیفہ کرے کہ حشر کو شفاعت آنحضرت صلعم کی حاصل ہو **ف** اللہم اجرنی من النار سات بار بعد صبح اور مغرب کے کہا کرے ثواب بیشمار پاویگا واللہ اعلم

ف نماز مین کسی طرف دیکھنا یا تشبیک اصابع کی یعنے داخل کرنا ایک انگشت بیچ ایک کے ممنوع ہے اور خلاف سنت کے کوئی حرکت کرنا موجب ناخوشی خدای تعالی کا ہے واللہ اعلم ف جماعت کی نماز کا بڑا ثواب ہے اور تنہا قصدًا اور بے عذر پڑہنا حرام ہے واللہ اعلم ف امام کو مقابل وسط صف کے کہڑا کرو اور مقتدی برابر مل کر کہڑے ہووین واللہ اعلم ف امام کو چاہیے کہ نماز کی ارکان مین بہت دیر نہ لگاوے خلاف سنت کے کہ لوگ تنگ ہون اور نماز کو متوسط وقت یا اول وقت مین ادا کرنا بہتر ہے اور اگر کوئی شخص بے مرضی اور بے مزدوری کسی سے کام لیوے حرام ہے یا کسی مسلمان کا لڑکا یا لڑکی مول لیکر اوس کو غلام یا کنیز بنانا کسی طرح درست نہین اور اون کی بیع باطل ہے اسی طرح جو کافر مسلمانوں کے عمل مین بود و باش رکھتے ہین اون کی بھی بیع درست نہین اگر کوئی ناخدا ترس خرید کر کے اون کو بندہ بناوے غضب الٰہی مین گرفتار ہووے واللہ اعلم ف بھوک بہت لگی ہو تو کھانا کھا کر نماز پڑہے اگرچہ جماعت قضا ہو جاوے اور حاجت پائخانہ وغیرہ سے فراغت کر کے جماعت پڑہے اور اگر دیکھے کہ وقت جاتا ہے ادا کر لے کہ قضا سے بہتر ہے واللہ اعلم ف جب سفر سے کوئی مسلمان آوے سنت ہی کہ مسجد مین جا کر دو رکعت تحیتہ المسجد ادا کر لے اور اگر مقدور ہو ایک بکرا یا شتر یا گاؤ خدا کے نام پر ذبح کرے اور مسلمانون کو کھلاوے کہ مستحب ہے واللہ اعلم ف وضو اور غسل ایسی جگہہ کیا چاہیے کہ پاک ہو تا کہ قطرات وہان کے اگر اوڑ کے پڑین تو ناپاک نہ ہووے یہ شخص اسی طرح آب دست ایسی جگہہ کیا چاہیے کہ پاک ہو واللہ اعلم ف اگر رکوع امام کے ساتھہ پایا رکعت پوری ہوئی اور اگر سجدہ مین یا التحیات مین پایا رکعت پوری نہین ہوئی لیکن ثواب حاصل ہوا پس بعد سلام امام کے باقی نماز ادا کرے واللہ اعلم ف بعد دو سنت فجر کے اندک لیٹ رہنا بعض علما کے

نزدیک مستحب اور بہتر ہے واللہ اعلم **ف** جو حافظ باعمل ہو اوس کی تعظیم
واجب ہے واللہ اعلم **ف** محصول زمینداروں سے اوس قدر لیوے
کہ جس قدر زمین مین پیدا ہو اور وہ آباد رہین اور اگر برف باری ہو یا
خشک سالی ہو اور کہیتون مین پیدا نہ ہو ہرگز ہرگز کچہہ نہ لیوے کہ محصول
دہیات کا حق شرعی ہے حکم شرع سے محصول معاف ہے وقت خشک سالی
اور برف باری کے پس اگر کوئی حاکم ایسی حالت مین رعیت پر ستم کرے
یا زیادہ طاقت سے محصول لیوے ملعون ہووے اور حشر کور و سیاہ او ر
امام عادل وہ ہے کہ جس کا معاملہ فیصل کرے اوس سے چہارم یا دستک
یا رسوم سرکاری نہ لیوے کہ یہ رسوم حرام ہین اور فاعل اون کا ظالم **ف**
چہپا کر دینا بہت ثواب رکہتا ہے واللہ اعلم **ف** امام سے پہلے کوئی رکن
نماز کا کرنا مقتدی کو حرام ہے واللہ اعلم **ف** وقت غروب آفتاب سے
طلوع فجر تک رحمت آلٰہی شب برات کو نزول ہوتی ہے اور دعا مانگنے
والون کی قبول ہوتی ہے **ف** شب برات کو چراغ قبرون پر روشن کرنا
یا آتش بازی چہوڑنا بدعت ہے ہنود سے مسلمانون نے سیکہا ہے کہ ہنود
دوالی کو چراغ جلاتے ہین اور بدعات کرتے ہین اسی طرح مسلمان بہی کرتے
ہین نعوذ باللہ منہا **ف** ہر مسلمان پر سنت ہے کہ ہر روز بقدر مقدور کے
اللہ کی راہ مین کہانا یا اور چیز دیا کرے اور اگر محتاج ہو ہر روز سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر زبان سے سو بار بحضور قلب کہا کرے کہ بجائے
صدقہ کے ہر اعضا کی طرف سے ہووے اور ثواب بے شمار پاوے اور
لوگون سے اچہے کام کا حکم کیا کرے اور بد کامون سے منع کیا کرے کہ ثواب
بے عدد پاوے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو دو رکعت نماز دو گہڑی دن چڑہے
سے زوال کے ادہر تک بحضور دل ہر روز ادا کیا کرے کہ ثواب صدقہ کا حاصل
ہو اور یہی فضیلت نماز چاشت کی بہت ہے واللہ اعلم **ف** جس وقت خطبہ

جمعہ کا شروع ہو سب نمازی باادب امام کی طرف متوجہ ہو کر خطبہ سنین اور خطبہ کی حالت مین کلام وغیرہ یعنی حرکت بیجا ممنوع ہے اور جو لوگ خطبہ کے وقت کلام یا اشارہ کرین نماز اون کی غیر مقبول ہوتی ہے اور پہلی صف مین داخل ہونا بہت بہتر ہے اگر جگہہ باقی ہو اور اگر نہین تو جس مقام مین جگہہ پاوے بیٹھہ جاوے **ف** بیمار ہو یا عورت ہو یا مسافر ہو یا غلام ہو یا لڑکا ہو ان پر نماز جمعہ کی فرض نہین اگر یہ پڑہین تو ثواب ہے **ف** جمعہ کے واسطے اگر مقدور ہو تو کپڑے بہتر پہنا کرے اور خوشبو لگایا کرے کہ سنت ہے واللہ اعلم **ف** پیغمبر علیہ السلام عید فطر کو پہلے تین یا پانچ خرمے کہا کر نماز کو جاتے تھے اور عید الضحی کو سنت ہے کہ کچھہ نہ کہاوے جب تک نماز نہ ہو چکے واللہ اعلم **ف** علما کے نزدیک اگر کوئی کسی میت کی طرف سے قربانی کرے تو درست ہے واللہ اعلم **ف** نشانون کا بکرا یا توپ کا یا شیخ سدو کا یا دریا کا کہ جس کو ذبح واسطے تعظیم غیر اللہ تعالے کے کرتے ہین حرام ہے نعوذ باللہ **ف** جو کوئی کسی آدمی کو یا جانور کو باندہ کے تیراندازی وغیرہ کرے اوس پر لعنت آئی ہے اور اسی طرح مارنا موںہہ مین یا داغنا موںہہ مین جانور کے حرام ہے **ف** اگر کوئی مشرک یعنی بت پرست اگرچہ بسم اللہ اللہ اکبر کہکے ذبح کرے جب بہی حرام ہے اوس جانور کا گوشت اور بسم اللہ اللہ اکبر وقت ذبح کے فرض ہے اگر قصدا نہ کہے تو حرام ہے اور ذبیحہ عورت مسلمان اور لڑکی مسلمان کا درست ہے بشرطیکہ چارون رگین بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کے قطع کرین واللہ اعلم **ف** جادو کرنا یا اور کسی سے کرانا حرام ہے اور کفر ہے اور جادو اوس کو کہتے ہین کہ شیطانون یا جنون کا نام لینا اور اون سے پناہ مانگنا یا شیطان اور بہوت کے نام پر روغن آگ مین جلوانا یا بکرا اور جانور اون کے نام پر ذبح کرنا یا دینا ان افعال سے آدمی کافر ہوتا ہے نعوذ باللہ منہا واللہ اعلم **ف** اعتماد کرنا علم نجوم کا اور شگون بد لینا اور سعد ونحس کا اعتبار کرنا

رسوم کفر سے ہے **ف** زر و سیم مین زکوۃ واجب ہو اور زکوۃ نہ دیوے تو سارا مال ہلاک ہوتا ہے پس ہر مسلمان آزاد پر فرض ہے زکوۃ دینا دو سو روپیہ مین پانچ روپیہ اسی طرح مال سوداگری مین اور زیور مین بھی فرض ہے اس حساب سے سال بسال زکوۃ دینا اس کی تفصیل فقہ مین ہے **ف** نذر کرنا سوای خدای تعالے کے کسی کی درست نہین مگر کسی بزرگ کا فاتحہ کرنا یعنی کوئی چیز اون کی طرف سے خدای تعالی کی راہ مین دینا کہ اسکا ثواب اون کو ہو تو بے شک درست ہے واللہ اعلم **ف** کافرون پر بھی ظلم کرنا حرام ہے واللہ اعلم **ف** ظلم کرنا غلام لونڈی پر ہرگز درست نہین اور اگر قصور کرین معاف کرے اور اگر موافق قصور کے ادب دیوے تو درست ہے لیکن کہانے پہننے کی خبر لینا فرض ہے واللہ اعلم **ف** سجدہ کرنا کسی کو شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم مین درست نہین اگر کوئی کسی کی قبر کا سجدہ کرے تو وہ گنہگار ہوتا ہے اور کسی کے فعل کا اعتبار نہین جو مخالف شریعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو اگرچہ وہ شخص صاحب کرامات ہو یا عالم موجہ حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے وہی حق ہے اور باقی ناحق واللہ اعلم بالصواب **ف** جس کی سفارش کرے اوس سے کچھ نہ لیوی حق سفارش کا لینا ممنوع ہے واللہ اعلم **ف** رشوت کہتے ہین اوس مال کو کہ حق کو ناحق کردے حاکم یا قاضی مال لیکر اور اگر حاکم یا قاضی حق کو حق کرکے مال لیوے جب بھی درست نہین ہے اور حرام ہے واللہ اعلم **ف** بادشاہ عادل جو موافق شرع محمدی کے عمل کرے وہ داخل بہشت ہو **ف** کسی کی بات کسی سے لگانا کہ اوس بات کے سننے سے فساد ہو حرام ہے اور ایسے شخص کو نمام یعنی چغل بھی کہتے ہین واللہ اعلم **ف** دروغ کہنے سے بدبو آتی ہے کہ فرشتون کو ایذا ہوتی ہے اس سبب سے دور بھاگتے ہین دروغ کہنا واسطے صلح اور فساد دفع کرنیکے درست ہے اور باقی حرام واللہ اعلم **ف**

جن شخصون کا طریقہ ہے کہ جس کے پاس جاوین اونہین کے مزاج کے موافق
باتین کرین خواہ وہ باتین ناحق ہون پہر دوسرے پاس جاوین اوسی طرح
منہہ دیکہی کہین ایسے لوگ بد ہین اور عذاب مین گرفتار ہونگے واللہ اعلم
ف تعریف نیک لوگون کی کرنا چاہیے اور بدکار کہ شرابی اور چور اور زناکار
اور ظالم ہون اون کی مدح حرام ہے **ف** جو شخص قوم کی طرفداری کرے
ناحق کام مین وہ شخص دین محمدی سے خارج ہے بس چاہیے کہ اپنی قوم
کو دوست رکہے اور اون کی طرفداری حق کامون مین کرے اور ناحق
بات مین اون سے بہاگے اگر نصیحت نہ مانین واللہ اعلم **ف** آدمی کو لازم
ہے کہ جس مکان مین خطرہ ہو کہ رات کو یا دن کو گر پڑیگا یا دب جاویگا یا اور
طرح ہلاکت کا گمان ہو تو ہرگز نہ رہے کہ گنہگار ہوویگا آدمی کو جان کے
حفاظت واجب ہے واللہ اعلم **ف** غرور سے بیچ حلقہ کے بیٹہنا حرام ہے
اور اسی طرح سے کسی کی طرف پشت دیکر بیٹہنا منع ہے مگر بضرورت اور
اسی طرح کسی کی طرف قدم کرنا بہی مکروہ ہے واللہ اعلم **ف** عیب پوشی
بہت بہتر ہے واللہ اعلم **ف** دادرسی مظلوم کی حاکمون پر فرض ہے اور
سعی اور سفارش کرنے والے کو کہ واسطے خدای تعالی کے کسی کی سفارش
کرے بڑا ثواب اور اجر ہوتا ہے **ف** ہمسایہ اگر مفلس ہو بقدر مقدور کے
خبر لینا واجب ہے **ف** اگر کوئی طفل دو سال کے اندر کسی عورت کا شیر
نوش کرے اگرچہ ایک گہونٹ ہو تو وہ عورت اوس طفل کی ما ہو جاتی ہے
اور اولاد اوس کی بہائی بہن مثل سگے بہائی بہن کے ہو جاتے ہین اور اصول
یعنی ماباپ دادا دادی اور خالہ پہوپہی اوس عورت کے اس طفل پر حرام
ہوتے ہین واللہ اعلم **ف** بے بلائے دعوت کہانے کو جانا حرام ہے
اور بے اجازت کسو کی چیز مثل تماکو یا پان وغیرہ کے لینا حرام ہے اکثر یہ
عادت نالائق مردون اور عورتون کی ہوتی ہے نعوذ باللہ منہا پس اپنی خوشی

دل کے کسو سے کچھ لینا ہرگز درست نہین و اللہ اعلم بالصواب **ف** دعوت قبول کرنا نکاح کے کہانے کی واجب ہے بشرطیکہ اوس مین حرام کا کہانا نہو یعنی پیشہ ظلم کا اور سود کا اور پیشہ حرام کا مثل تصویر بنانے کے یا نجوم بتلانے کے اوس طعام مین نہ لگا ہو اور دعوت سواے شادی کے بہی قبول کرنا ضرور ہے و اللہ اعلم **ف** جو طعام نام کے واسطے ہوتا ہے اوس مین کراہت ہے **ف** مرد کو حال بوسہ اور مساس عورت کا یا عورت کو حال بوسہ اور مساس مرد کا کہنا کسی سے درست نہین کہ قیامت کو سبب اس بیحیائی کے کہ حال جماع کا ظاہر کیا بہت عذاب پاوین گے و اللہ اعلم **ف** جب مسلمانون مین فساد ہووے صلح کرانا بڑا ثواب ہے اور مسلمانون مین فساد کرانا بڑا عذاب کہ فسادی دوزخی ہوتا ہے واللہ اعلم **ف** بیع اور شرا خون کی اور مردار کی اور قیمت اوس کی کہانا حرام ہے اور بیع بلی اور سگ کی حنفی مذہب مین حرام نہین ہے مگر بیع عقور کی منع ہے اور اجرت زنا کی حرام ہے اور سود خور وغیرہ پر اور نیلا گودانے والے وغیرہ پر اور مصور پر لعنت ہوتی ہے اور جس گہر مین تصویر ہوتی ہے اوسمین فرشتہ رحمت کا نہین آتا ہے اور اسی طرح حرام ہے بیع شراب کی یعنی نشہ کے چیز کی سوداگری حرام ہے اور اسی طرح جو جانور بے ذبح کیے مرجاوے یا کوئی بت پرست ذبح کرے اوس کی قیمت لینا بہی حرام ہے اور اسی طرح سوداگری خوک اور مجنون کی حرام ہے نعوذ باللہ منہا اور چربی جانور مردار کی ناپاک ہے اور قیمت اوسکی لینا نادرست اور اسی طرح کسب اور پیشہ گانے بجانے کا حرام ہے اور اجرت کتابت کلام اللہ کی لینا درست ہے **ف** ایک درم بیاج کہانا جانکر چہتیس زنا سے سخت ہے گناہ مین نعوذ باللہ ربا کہتے ہین زیادہ لینے کو ایک جنس کی شے مین مثلا سونا اگر سونے سے بیع یا شرا کرے تو برابر لیوے اور برابر دیوے اوسی وقت ذرا دیر کرنا حرام ہے اسی طرح چاندی

چاندی سے اگرچہ ایک سونا جید ہو اور دوسرا کھوٹا اسی طرح سے چاندی مین
بھی زیادہ لینا یا دینا حرام ہے مثلاً ایک روپیہ لکھنؤ کا ہو دوسرا گوالیار کا
اور وزن مین دونون برابر ہون بٹہ لینا اوس مین حرام ہے اور لینے والا
ملعون ہوتا ہے اسی طرح گندم بگندم اور اسی طرح جو بجو یعنی اگر ایک طرف کے
گیہون بُرے ہون اور دوسرے بہتر ہون برابر لیوے اور برابر دیوے
اسی طرح خرما بخرما برابر لینا دست بدست چاہیے اور اسی طرح نمک مین بھی
قیاس کیا چاہیے اور اگر سونے سے چاندی یا گندم سے جو لیوے تو زیادہ
لینا درست ہے بشرطیکہ ایک ہاتھ سے لیوے اور دوسرے سے دیوے
مگر قرض لینا گندم کا یا روپیہ کا درست ہے جب میسر ہو تب ادا کرے لیکن
اگر قرضدار اپنی خوشی سے بعد ادای قرض کے ایک روپیہ کے بدلے دو
روپیے دیوے تو درست ہے بے شک کہ حضرت نے بعد ادائے قرض کے زیادہ
قرض سے دیا ہے واللہ اعلم **ف** جو کوئی جنکی اولاد مین ہووے اوسکی
قوم کا نام لیوے اگر اپنے باپ کو چھوڑکر غیر کو باپ اپنا کہے بہشت اوس پر حرام
ہے نعوذ باللہ **ف** حدیث مین آیا ہے کہ جو عورت مرد سے طلاق مانگے
بے ضرورت اوس پر بہشت کی بو حرام ہے واللہ اعلم اور عورت کو ماں بہن کہنا
حرام ہے اسی طرح جس سے کہ نکاح حرام ہو مثلاً عورت اپنی کو ساس یا بیٹی
وغیرہ نہ کہے نعوذ باللہ منہا **ف** عورت کو نامحرم مرد کے پاس تنہائی مین
خلوت کرنا حرام ہے کہ شبہہ ہوتا ہے کہ زنا نہ ہو جاوے اسی طرح مرد کو لڑکے
کے پاس بیٹھنا حرام ہے کہ شاید اغلام نہ ہو جائے نعوذ باللہ منہا **ف** کسی
حال مین ناف کے نیچے سے زانو تک کھولنا اور ظاہر کرنا درست نہین مگر
عورت یا کنیز اپنی سے حجاب کرنا ضرور نہین اور حالت غسل مین برہنہ ہونا
درست ہے بشرطیکہ کوئی آدمی غسل کرنے والے کا ستر نہ دیکھے واللہ اعلم
بالصواب **ف** نکاح کرنا سنت ہے اور اگر شہوت بہت ہو تو واجب ہے

اور نکاح یون کیا چاہیے کہ عورت کے روبرو دو گواہ مسلمان کے یا عورت
کا وکیل کہے بسم اللہ الحمد للہ فلان عورت کو تیرے نکاح مین مین نے دیا بعوض
مہر دہ درم کے یا زیادہ اس سے پہر مرد کہے کہ بسم اللہ الحمد للہ قبول کیا اور
نکاح مین لیا مینے فلان عورت کو بعوض اتنے مہر کے نکاح ہو گیا اور تین بار
ایجاب قبول کرنا بہتر ہے واللہ اعلم **ف** شکر گذاری احسان کرنے والے
کے ساتہہ واجب ہے اور اگر ہو سکے تو اوس کا بدلا کرے والا اوس کے
حق مین دعا کرے **ف** اجرت دینے مین درنگ کرنا بے عذر حرام ہے
واللہ اعلم **ف** جو چیز بیع کرے اوس کا عیب ظاہر کردے اگر مشتری
کی خوشی ہو تو لیوے والا پہیر دیوے اور دغا کرنا اسلام مین ہرگز درست
نہین کہ دغا باز ملعون ہوتا ہے واللہ اعلم **ف** دیگر کوئی چیز نہ پہیرے
کہ منع ہے مگر اگر عاریتہً دی ہو تو پہیر لے کہ جائز ہے واللہ اعلم **ف** بیع
کرنا انبہ یا نیبو وغیرہ کا جب تک قابل کہانے کے نہ ہووین ممنوع ہے
اسی طرح جو چیز اپنے پاس نہ ہو اوس کی بیع کرنا منع ہے **ف** مزدوری
نہ ٹہرانے کی اور زیادہ کے مکروہ ہے مگر اگر بے شرط کہہ دیوے تو لینا درست ہے
اور منع کیا اس سے کہ ایک شخص کا پانی ہو اور زمین اور دوسرا کہیت کرے
اور تہائی یا چوتہائی زمین والے کو دے واللہ اعلم **ف** جو چیز کسی کی
پڑی پاوے مالک کو تلاش کر کے حوالہ کردے اور اگر مالک نہ ملے تو محتاج
مسلمان کو دے اور تفصیل اس کی فقہ مین ہے واللہ اعلم **ف** عورت کو
خلوت کرنا اوس مرد سے کہ اوس کے ساتہہ نکاح درست ہو حرام ہے اور اگر
باپ اور بہائی اور چچا اور ماموں وغیرہ محارم کو خیالات بد آوین اون کو
بچنا چاہیے اور عورت کو بے محرم سفر کرنا منع ہے واسطے خوف فتنہ کے
اس واسطے کہ غیر مرد کو ہاتہہ لگانا غیر عورت کو درست نہین اور راہ مین
حاجت ہاتہہ لگانے کی ہوتی ہے واللہ اعلم **ف** بندگی اور مجرا کرنا کہ رائج

ہے محض بدعت ہے ترک کرنا چاہیے **ف** برتن چاندی سونے کا استعمال حرام ہے اگرچہ سرمہ دانی ہووے واللہ اعلم **ف** چھوٹون پر رحم کرنا واجب ہے اور ماباپ اور بڑے بہائی اور جو آپ سے بڑا ہو بشرطیکہ مسلمان ہو اوس کی تعظیم اور آداب واجب ہے خصوصًا حاکمون اور عالمون اور حافظون کی کہ نیک کار اور باعمل ہون **ف** دوستی کرنا اچھے لوگون سے فرض ہے اور اون کے دیکھنے کو جانا بڑا اجر ہے اور بدون سے بغض رکھنا فرض ہے اور اون سے دور رہنا ضرور مگر بہ ناچاری واللہ اعلم اللهم انی اسئلک ان تغفر لی خطیئتی یوم الدین واملا صدری من محبتک ومحبۃ من تحبہم فی کل حین واحشرنی فی زمرۃ اولیائک المحبوبین آمین اللهم صل علی سیدنا محمد واخوتہ من النبیین وعلی جمیع المومنین الی یوم الدین آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الرحمن الرحیم ذی الفضل العظیم والصلوۃ والسلام علی احمد المجتبی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ واحبابہ اما بعد واضح ہو کہ یہ ذکر خیر مشتمل ہے نقل اجازت نامہ وشجرۂ منظوم نقشبندیہ وشجرۂ خاندان قادریہ پر

نقل اجازت نامہ اعلیحضرت شاہ آفاق بنام حضرت قبلہ مدظلہ العالی مع مہر

(مہر: فقیر محمد آفاق احمد ۱۲۰۰)

محب الفقرا مخلص الفضلا مولوی فضل الرحمن بعافیت باشند

بعد دعوات ترقیات ظاہر و باطن مطالعہ نمایند درین جوار فضل پروردگار خیریت و صحت وعافیت آن محب الفقرا مدام مطلوب و مرئیست کہ از حالات خیریت آیات آن محب الفقرا اطلاع ندارد ازین باعث دل متعلق بابد کہ ہموارہ بدست آیندگان

این سمت از نامجات خیریت آیات دل را خرم می کرده باشند شما را اجازت است که هر که در طریقهٔ علیهٔ نقشبندیه و قادریه[سله] داخل شود او را داخل نمایند و بدل متوجه یاران باشند و محب علی را ـ توجه می داده باشند و پیوسته نوفیان حالات باشند زیاده نور چشمان درازی عمر و حیات خوانند و بجمیع یاران و مخلصان فقیر و یاران خود را دعا رسانند از میان عزیز احمد و عطا محمد و فدا محمد از جمیع صوفیان خانقاه سلام شوق خوانند از اعظم علی سلام سنت الاسلام و مبارکباد خوانند از اندرون دعوات خوانند

[سله] سلہ سے مراد فقیر رواداں
یہ نام ان خاندانوں کا ہے
فرمایا علاوہ اس کے زبانی
اجازت ہر خاندان
کی ہے ۱۲

شجرهٔ پیران نقشبندیه رضی الله عنهم

خداوندا بحق سرور ما	محمد مصطفی پیغمبر ما	بحق حضرت صدیق اکبرؓ
وفا پرورده ضمن پیمبر	بحق بحر علم و کان احسان	چراغ محفل اصحاب سلمان
بحق قاسم انوار صدیق	حقیقت محرم اسرار صدیق	بحق وارث صدیق و حیدر
خطابش صادق و نامست جعفر	بحق بایزید آن غوث بسطام	ز انوارش منور روم تا شام
بحق بوالحسن آن قطب عالم	سمی مرتضی شیخ مکرم	بحق بو علی پیر طریقت
بهار فقر و عرفان و حقیقت	بحق شیخ ابو یعقوب یوسف	جمال افزای ارباب تصوف
بحق خواجه عبد الخالق ما	کلید گنج حکمت کان معنے	بحق خواجهٔ کو عارف آمد
ز سر کنت کنزا واقف آمد	بحق خواجهٔ محمود نامے	ولایت منصب والا مقامے
بحق کاشف انوار عرفان	علی رامیتنی خواجه عزیزان	بحق خواجه بابا محمد
مشیخت پایهٔ ارشاد مسند	بحق آنکه نام او امیر است	مکمل عارف و کامل فقیر
بحق خواجهٔ حق آشنائے	بهاء الدین طریقت پیشوائے	بحق قطب ارشاد زمانه
علاء الدین حقیقت آشیانه	بحق آنکه یعقوب است نامش	فروغ دیدهٔ عرفان مقامش
بحق ناصر الدین خواجه احرار	عبید الله نور چشم اخیار	بحق آنکه زاهد نام دارد
شراب معرفت در جام دارد	بحق شاه یعنی خواجه درویش	بحق پیوسته وارسته از خویش

بحقِ خواجہ علی کو حق نشان او
سلطان ... عالیش ساقی ما
بحقِ خواجہ محمد بابا سماسیم
ابوالقاسم ... رحمۃ اللہ
بحقِ مشرفِ شیخ ولایت
نبقر اندر علم و معرفت طاق
بحقِ پیر و مرشد احمد پاک
گرفتار خودم کن شاد گرداں

ابوالعلا یادگار خواجگان ابد
بحقِ حضرت شیخ مجدد
کہ شہرت یافتہ از ہند تا روم
بحقِ آدم بدی قدر وارشاد
خدیا را اللہ پیہ ہدایت
بحقِ فضل رحمن قبلۂ جان
کہ آمد وارث سلطان لولاک
شہود خویش کن مارا کرامت

بحقِ شہ حبیب عبدالباقی
سمی مصطفیٰ تعالی محامد
بحقِ نقشبند آن حجۃ اللہ
زبیر آن قطب اقطاب افراد
بحقِ خواجہ باشا ... اقی
کہ نامش نیز امید نور ایمان
بامدادش زخود آزاد گرداں
بحالِ ما فگن چشمِ عنایت

الٰہی ظلِ او ممدود تر باد | پناہ او جہان را بیشتر باد

شجرۂ خاندان قادریہ

الٰہی بحرمت حضرت سرور عالم احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم الٰہی بحرمت حضرت امیر المومنین مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ الٰہی بحرمت حضرت امام حسن علی جدہ علیہ السلام الٰہی بحرمت حضرت حسن مثنیٰ رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید عبداللہ محض رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید موسیٰ الجون رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید داؤد موروث رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید موسیٰ موروث رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید یحییٰ زاہد رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید عبداللہ رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید ابو صالح رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت غوث اعظم محبوب سبحانی حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید عبدالرزاق رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید شرف الدین قتال رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید عبدالوہاب رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید بہاء الدین رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید عقیل رضی اللہ عنہ الٰہی

بحرمت حضرت سید شمس الدین صحرائی رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید
گدا رحمن رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید شمس الدین عارف رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت سید گدا رحمن ثانی رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید
فضیل رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت شاہ کمال کیتھلی رضی اللہ عنہ الٰہی
بحرمت حضرت شاہ سکندر رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت امام ربانی محبوب صمدانی
حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت ایشان
عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند
رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت قبلۂ عالم خواجہ محمد زبیر رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت
حضرت خواجہ ضیاء اللہ نقشبندی رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ محبوب
خلاق امام الطریقہ حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت قطب الاقطاب
مجدد دوران سیدنا و مولانا حضرت فضل رحمن مدظلہ الاعلیٰ الٰہی بحرمت محبوب
الٰہی وارث جناب رسالت پناہی عالی مناقب مولانا و مرشدنا حضرت سید
احمد میاں صاحب ادام اللہ فیوضہ مشرف بقبول خود کن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ حبیبہ سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اما بعد
یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **گلشن وحدت** متضمن اکثر اسرار سلوک و نسبت ہے
سر قطب الاقطاب عبارت ہے اوس فرد کامل سے جو منصب قطب مدار
و قطب ارشاد کا جامع ہو اور لفظ مجدد اس حدیث شریف سے ماخوذ
ہے کہ ان اللہ یبعث فی ہذہ الامۃ علیٰ راس کل مأۃ سنۃ من یجدد لہا
امر دینہا تو آثار و انوار ان مناصب کے ہمارے حضرات سے واضح و
لائح ہیں کما لا یخفیٰ علیٰ اہل النظر **سر** میاں کرم علی صاحب مرید
خاص حضرت پیر علی شاہ صاحب نے اُن کے مصرع پر مخمس کہا
تھا ایک بند اوس کا تحریر ہوتا ہے ~ زہد و ریاضت میں رہے

یا آہ کا نعرہ کرے ٭ ضربوں سے ذکر و شغل کی دل اور جگر پارہ کرے ٭ بے
عشق کچھ حاصل نہ ہو ہرچند سر مارا کرے ٭ عاشق جمال یار کا ہر لحظہ نظارہ کرے ٭
جب تک نظر جلوہ گاہ ہے ناظر وہی اللہ ہے ٭ سر مقامات عشرہ کا سلوک تفصیل
قدمائے صوفیہ نے کیا ہے اور بزرگان نقشبندیہ نے اجمالاً ضمن سلوک میں تجویز
فرمایا سر قرب طہارت اہلبیت کو حاصل ہوا ہے چنانچہ آیۂ تطہیر سے ظاہر
ہے سر لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المومن یہہ نزول
بے کیف ہے جو بزرگوں نے فرمایا ہے سر نسبت کو اس سے مفہوم کرو کہ
ما فاق ابو بکر بکثرۃ الصلوۃ والصیام ولکن بشئی وقر فی قلبہ سر خدا کا حاضر
وناظر جاننا موصل مقام احسان ہے کہ الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم
تکن تراہ فانہ یراک سر نسبت علمی وجہلی دونوں طرح پر ہے ساطا نجی رض نے فرمایا
بعض اولیاء اللہ کو اپنی ولایت کا علم ہوتا ہے اور بعض کو علم نہین ہوتا فافہم
سر دربار مین بہی حضوری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہوتی ہے سر
اوس قدر زمین روضۂ مبارک کی جہان جسد مبارک آنحضرت صلعم کا ہے علما
نے اوس کو عرش سے بہی افضل فرمایا ہے سر فیض افعال عرش سے آتا ہے کیونکہ
مجری تمام احکام کا عرش عظیم ہے اور افعال کے اصول اسما وصفات اور شیون
اور ذات الٰہی ہے سر ایک حدیث مین تمسک قرآن اور اہل بیت کو فرمایا اور
دوسرے مین قرآن اور سنت کو فرمایا ہے تو اہل بیت آنحضرت صلعم کے سب
طریقۂ سنت پر تہے ٭ عباراتنا شتی وحسنک واحد ٭ وکل الی ذاک الجمال
یشیر ٭ سر آنحضرت صلعم نے فرمایا روز قیامت تمام نسب اور سبب منقطع ہونگے
مگر نسب میرا اور سبب میرا تو سبب مین اور امت بہی آگئی سر حجاب ظلمانی
اور نورانی کا بیان اس حدیث مین ہے کہ ان للہ سبعین الف حجاب من نور و
ظلمۃ لو کشفت لاحرق سبحات وجہہ ما انتہی الیہ بصرہ سر ایمان کامل صدیقین کا
ہے کہ والذین آمنوا باللہ ورسلہ اولئک ہم الصدیقون اور شہدا مستغرق انوار ہین

کہ والشہداء عند ربہم لہم اجرہم و نورہم ۞ اذکار و اشغال و مراقبات کو
راہ مقربین اور کثرت صلوٰۃ و نوافل کو راہ ابرار بزرگون نے فرمایا ہے ۞
حضرت نے ایک عریضہ پر راقم کے یون تحریر فرمایا اللہ تعالیٰ شما را نسبت
کامل بخشد آمین ۞ منجملہ بشارات فرمودۂ حضرت پیر و مرشد کے راقم کو بشارت
ہے علم سینہ کی ۞ بزرگان نقشبندیہ مراقبہ مین انتظار فیض کو فرماتے ہین تو مرض
مین انتظار فیض صحت کا اور عسرت مین انتظار فیض کشایش کا و علی ہذا القیاس
یہہ بہی داخل مراقبہ ہے ۞ ایک صاحب نے نقل کیا کہ حضرت نے اون کو
مراقبۂ اللہ معکم اینما کنتم تعلیم فرمایا ۞ حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک بیمار کو
اعلیٰ حضرت شاہ آفاق رض کی خدمت مین لائے آپ نے اوسکا مرض ایک
بکرے پر جو اوس وقت وہان موجود تہا ڈالدیا وہ بکرا گرکر مر گیا اور بیمار کو
فوراً صحت ہو گئی غلو نسبت مین آپ سے ایسا صادر ہوا ۞ اصل تعلیم ذکر
اور اتباع سنت ہے اور تفصیل اوس کی مناسب ہر استعداد و وقت و
حال کے جدا ہے موافق تجویز مرشد کامل مکمل کے ۞ ایمان تقلیدی عوام کا
ہے اور ایمان استدلالی اہل ظاہر کا اور ایمان شہودی اہل باطن کا اور ایمان بالغیب
اخص الخواص کا ہی لہذا اس مناسبت عامہ سے باب افادہ و اعتقادہ مفتوح ہوتا ہے فافہم واللہ اعلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از ہر چہ می رود سخن دوست خوشتر ست ۞ اما بعد یہ رسالہ راقم الحروف کا موسوم
بہ **نقد وقت** ہے **توضیح** نالۂ عندلیب مین تحریر فرماتے ہین در باب کہ
مادامیکہ سیر سالک در مراتب آفاق می باشد کہ از دیدن صنعتہا مشاہدۂ صانع
می نماید او را داخل دائرۂ ولایت عامہ می دانند و چون از انجا ترقی کردہ بسیر
انفسی می در آید و نمونۂ جمیع آیات الٰہی و ظہور صفات و تجلیات ذات او
سبحانہ در آئینہ ظاہر و باطن خویش معاینہ و مشاہدہ می فرماید آنرا مقام ولایت
صغریٰ کہ ولایت اولیا ست می خوانند و چون او را از سیر آفاقی و انفسی نجات

داده آیات مراتب الٰهیات که باقیات اند و داخل عالم آخرت اند مشهود و
مکشوف نمی گردانند شناسش را در مرتبهٔ ولایت کبری سے می شناسند که ولایت
حضرات انبیاست دریشان درین ولایت هم که عروج دارد سیر را بقدر
استعدادش کشانیده بمرکزش فرود می آرند یعنی که از نزول هم بهره بخشیده
ورا از جمیع حقائق و دقائق و اسرار و حکمت مراتب الٰهیات و تمام مخلوقات
که عوالم علوی و سفلی باشند آگاه و باخبر می گردانند دران زمان او را بهره مند
از دولت کمالات نبوت می شناسند اگرچه منصب نبوت را بر ذات خاتم الرسالة
صلی الله تعالی علیه و علی جمیع اخوانه وسلم ختم شده می انگارند و این معاملات
عروج و نزول او را که تعلق بولایت کبری و کمالات نبوت دارد ماورای سیر
دائرهٔ آفاق و انفس یقین دارند و حالا از تحقیق ولایت علیا که ولایت
ملاء اعلی ست چه بیان نماید که قرب شان رنگے علحده دارد با نسبت معیت انبیا
و نسبت عینیت اولیا و نسبت خالقیت و مخلوقیت علما و نسبت محتاج و محتاج الیه
مومنین وغیره خاکیان هیچ مناسبت ندارد رباعی بعضے بخیال انفس و آفاق اند +
بعضے بطریق علم و فن مشتاق اند + آنها که ازین و آن ندارند خبر + آنکه از
عالم اطلاق اند + تنبیه علم الکتاب میں تحریر فرماتے ہیں تادیب حضرت[1]
قبلهٔ کونین دامت برکاته منفرمودند که آداب سلاطین و امرا بر اعضا و
جوارح ست که هرچند نوکران ایشان روبرو دست بسته ایستاده می باشند
و بظاهر تسلیم و سلام می کنند لیکن در دل شکوه و شکایت دارند و هرگز ادب
قلبی پیدا نکرده اند و آداب علماء ظاهرین بر زبان ست که چنان کلمه بر زبان
نمی آرند که خلاف شرع و عقائد باشد اما در دل هزارها شبهات و شکوک دارند
و اطمینان قلبی نه یافته اند و آداب فقرا بر قلب ست که خلوص و رسوخ و اطمینان
تام حاصل ست و مخلصان ایشان را اعتقاد دلی در خدمت ایشان می باشد
و چون زبان و دیگر اعضا توابع دل است بظاهر هم آداب ازینها فوت نمی شود

[1] یعنی حضرت خواجه محمد ناصر ۱۲

بلکہ بکمال خوبی و غایت لطف سرانجام می یابد کہ لو خشع قلبہ لخشع جوارحہ و
بشریست اگر بطریق سہو یا خطا در ظاہر قصورے در ادب ہم واقع شود
سبب بے ادبی دلی نیست و از راہ خباثت نہ بخلاف اہل ظاہر کہ ہر چند تعظیم و تواضع
نمایند و کلمۂ ناگفتنی بر زبان نیارند اما سراسر شرارت و نفاق ست ان اللہ
لاینظر الی صورکم و اعمالکم بل ینظر الی قلوبکم و نیاتکم **ترجیح** قیام اور سجدہ کی ترجیح
میں اختلاف ہے تو سجدہ کو مرتبہ قدم سے مناسبت ہے کہ الساجد یسجد
علی قدمی اللہ تعالی اور قیام کو مرتبہ وجہ سے شان ما بینہما اور اقرب ما یکون العبد
فی السجود بیان قربیت ہے نہ اظہار عروج نسبت فافہم واللہ اعلم **توجیہ** ایکبار
حضرت نے یہ اشعار پڑہے سہ ترہوئی باران سے سوکھی زمین ٭ یعنی آئے
رحمۃ للعالمین ٭ اوس بسنتی پوش کا اس جا ذکر آگیا ٭ آم ہی بورا گیا اور جو جوا ٭
پہر فرمایا کہ آم نہین بورایا بلکہ افسوس کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
لب مبارک سے مشرف نہوا اور حضرت پیر و مرشد نے اس کے معنی یون عرمائے
کہ جوش محبت رسول مین آم بورا گیا یعنے دیوانہ ہوگیا **فائدہ** حضرت پیر و مرشد
نے فرمایا کہ ایکبار سلطانجی چلے جاتے تہے ایک لڑکا حسین سامنے آیا
آپ نے اوس کی پیشانی کا بوسہ لیا کہ یہان بہی تمہارا جلوہ ہے بعد ازان
سب مریدون نے جو ہمراہ تہے بوسہ لیا لیکن حضرت چراغ دہلی نے نہین لیا
آگے ایک مقام پر آگ روشن تہی سلطانجی نے آگ کا بہی بوسہ لیا کہ یہان
بہی تمہارا جلوہ ہے یہان کسی مرید نے بوسہ نہ لیا مگر حضرت چراغ دہلی نے
یہان بوسہ لیلیا **معرفت** راقم کو تفاوت مراتب صدیقین و شہدا و صالحین کا
منکشف ہوا جو سراسر مطابق آیات و احادیث کے ہے اور ان مقامات مصطلحہ
کتاب و سنت کو پہلے کسی نے اس طرح بیان نہین کیا ہے یہ جدت از روی
بیان کے ظاہر ہے اور از روی حقیقت تمام اہل اللہ ان مصطلحات کے مفہوم مین
داخل ہین اور نسبت ہر ذیل کی جدا جدا فیض سے حضرات کے معلوم ہوئی

کہ گر اینجا بار اسعدی انشا کنند مگر دفترے دیگر املا کنند رب زدنی علما **نکتہ**
ریاشاہ کا ایک مرید بہیر رانگ لکہاتا پہرتا تہا گنج مراد آباد مین آیا زمیندار اوسکو
نقدی دینے لگے اوسے کہا نہین اسی اثنا مین حضرت مسجد کے باہر آئے
فرمایا کیا بحث کرتے ہو اوس نے کہا بہیر رانگ لکہاتا ہون حضرت نے فرمایا
آؤ ہم لکہدین اور تحریر فرمایا سہ تو وہ داتا ہے کہ سیری نہین دینے سے تجہے
لذت جود سے بہیر رانگ سکہایا مجہکو وہ مرید قدمون پہ گرا اور کہا میری سیری
ہوگئی مین تو جانتا تہا کہ ہندوستان خالی ہے مگر نہین جب وہ اپنے پیر کے پاس
گیا تو صورت دیکہتے ہی اونہون نے کہا کہ مولوی مراد آبادی نے بہیر رانگ لکہدیا
ہوگا یہ ذکر حضرت پیر و مرشد سے سنا **لطیفہ** تاثیر نظر مین کیا کلام ہے کہ عین
حق **تذکرہ** مولانا مولوی محمد علی صاحب نے فرمایا کہ مین اپنے مکان مین ایک
مقام پر خواب مین تہا آنحضرت صلعم کو دیکہا مجہکو مانند بچون کے کنار مبارک مین لیا
اور پیشانی پر بوسہ دیا جب بیدار ہوا تو دیر تک اوس مقام سے خوشبو آیا کی
اور مولوی صاحب موصوف نے فرمایا کہ مین نے اس مسجد مین حضرت مجدد اور
حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہما کو دیکہا کہ تشریف لائے اور حضرت غوث اعظم رض
نے مجہکو توجہ دی مولوی صاحب موصوف اولاد امجاد حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ
سے ہین **نقل** ہے کہ اعلیٰ حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ کے دو مرید تہے
پنجگانہ نماز کعبہ شریف مین پڑہا کرتے تہے **تصریح** رسائل راقم کے جو مکرر مطبوع
ہوئے ہر بار اصلاح عبارت بحذف و زیادتی الفاظ وغیرہ کرنا پڑی تاکہ ناظرین
کو شبہہ واقع نہو اطلاعًا تحریر کیا اور جو رسائل تحریر مین آتے ہین نظر فیض اثر
حضرات سے گذرتے ہین چنانچہ نقل ملفوظات وغیرہ مین جہان راقم سے غلطی
ہوگئی تہی موافق تصحیح فرمانے انتخاب کے مطبوع ہوئی وللہ الحمد **اشارت**
رسائل مولفہ راقم مین لفظ اعلیحضرت سے مراد امام الطریقہ حضرت شاہ محمد آفاق
رضی اللہ عنہ اور لفظ حضرت وقبلہ سے مراد اون کے خلیفہ اعظم مولانا و سیدنا

حضرت فضل رحمن مدظلہ اور لفظ حضرت پیر و مرشد سے مراد اون کے
خلیفہ اور خلف الصدق حضرت سید احمد میان صاحب دام برکاتہ ہین فافہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہرچہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم + الاحدیث دوست کہ تکرار میکنیم + یہ رسالہ راقم الحروف کا موسوم بہ
نکات سلوک ہے **نکتہ** حضرت نماز وتر مین یہ قنوت پڑھتے ہین کہ اللھم اہدنی فی من ہدیت الخ
نکتہ روپیہ قرض کا حلال وطیب بلاشبہہ ہے لہذا حضرت بسبب کمال احتیاط
کے ہمیشہ قرض سے کہاتے ہین **نکتہ** حضرت نے پیغمبر کا ترجمہ فرمایا یعنی سندیسہ
لانے والے اللہ تعالی کی طرف سے **نکتہ** ختم حضرت مجدد رضی اللہ عنہ
لاحول ولاقوۃ الا باللہ پانسو بار اور اول و آخر درود سو سو بار راقم کو حضرت
پیر و مرشد نے فرمایا **نکتہ** صلائے عام جس کتاب کا خلاصہ ہے وہ کتاب
حضرت نے سنہ بارہ سو چالیس مین لکھی ہے **نکتہ** حضرت نے حضرت پیر و مرشد
کو علاوہ صحاح ستہ کے موطا اور مشکوۃ کا بھی درس فرمایا **نکتہ** حضرت پیر و مرشد
نے واسطے کشف ارواح کے یہ ذکر فرمایا سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح
نکتہ حضرت تشہد مین رفع سبابہ نہین فرماتے اور حضرت مجدد سے بھی ایسا ہی
منقول ہے **نکتہ** حضرت اکثر سورۂ اخلاص سو بار پڑھنے کو فرماتے ہین اسکو
ناخواندہ لوگ بھی پڑھ سکتے ہین **نکتہ** حضرت نے فرمایا یہ وہ مسجد ہے جہان حضرت
غوث پاک رض اور حضرت نظام الدین اولیا رح آتے ہین **نکتہ** مولانا مولوی
محمد علی صاحب نے نقل کیا کہ حضرت لڑکپن مین یوسف زلیخا پڑہتے تھے اوس
وقت آپ کو حضرت یوسف علیہ السلام سے فیض آتا تہا **نکتہ** دوسری بار راقم
حاضر خدمت حضرت کے ہوا اوسوقت ارشاد فرمایا تہا سورۂ کہف روز جمعہ
پڑہنے کو کہ اس مین فوائد بہت ہین اور چار رکعت بعد سنت عشا کے کہ ثواب
عبادت شب قدر کا اون مین ہے اور دو رکعت بعد وتر کے بیٹھکر اور
فضیلت تہجد کی فرمائی اور اذکار صبح و شام اور وقت خواب کے اور ادعیۂ اخیر

حصن حصین کے اور مطالعۂ حدیث شریف کو فرمایا اور حضرت پیر و مرشد نے سو بار کلمۂ طیب پڑہنے کو فرمایا **نکتہ** حضرت بعد ادائے فرض جمعہ کے چہہ رکعت سنت پڑہا کرتے ہین اول چار پہر دو **نکتہ** حضرت بعد سلام نماز فرض کے اکثر یہ دعا پڑہا کرتے ہین اللھم انت السلام و منک السلام تبارکت یا ذالجلال والاکرام **نکتہ** حضرت پیر و مرشد نے نقل فرمایا کہ کسی زمانہ مین حضرت نے مثنوی فرمائی تہی اوس کا اول مصرع یہ ہے ؎ ای شہ آفاق شیرین داستان **نکتہ** حضرت نے ایک عریضہ پر راقم کے تحریر فرمایا دوران باخبر نزدیک و نزدیکان بے خبر دور قرب جانی را قرب مکانی درکار نیست **نکتہ** رسالہ شہرۂ آفاق کو ایک صاحب مسجد شریف مین دیکہہ رہے تہے حضرت نے فرمایا یہ کیا دیکہتے ہو اونہون نے عرض کیا شہرۂ آفاق آپ نے فرمایا کہ اس کو رکہو ادب سے دیکہا کرو **نکتہ** میخانۂ عشق کو حضرت نے بدل پسند فرمایا اور حضرت پیر و مرشد سے پڑہوا کر سنا **نکتہ** رسالہ شہرۂ آفاق و فیض رحمانی کو حضرت نے اپنی زبان مبارک سے من اولہ الی آخرہ پڑہا اور باقی رسائل کو فرمایا کہ ہم نے سب دیکہہ لیے **نکتہ** یہہ اشعار راقم کے حضرت پیر و مرشد کو مطبوع ہوئے اکثر زبان مبارک سے پڑہتے ہین لہذا تحریر ہوتے ہین ؎

اوسکے آنے کا بندہا رہتا ہے دہیان	بیٹہے بہلاتے اوٹہا کرتے ہین ہم
ایک بلبل ہے ہماری رازدان	ہر کسی سے کب کہلا کرتے ہین ہم
شاعری مد نظر ہمکو نہین	واردات دل لکہا کرتے ہین ہم

نکتہ حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت شاہ عبدالرزاق بانسوی رح کعبہ مین جاکر نماز پڑہا کرتے تہے ایک مرید نے التماس کیا تاکہ آپکے ہمراہ وہ بہی حاضر کعبہ ہو آپ نے فرمایا یا حی یا قیوم پڑہتا ہوا ہمارے ساتہہ چلا آ وہ آپ کے ہمراہ روانہ ہوا سمندر پر اوس کو خیال آیا کہ صحیح پڑہنا چاہیے اوس نے یا حی یا قیوم پڑہا بس ڈوبنے لگا الغرض پہر اوسی طرح پڑہتا ہوا آپ کے ہمراہ بسلامت پہونچ گیا

وہان آپ سے اس کا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ تو نے زبان
صاف کی اور مین نے من کو صاف کیا **نکتہ** راقم نے یہ رباعیان اور قطعہ نظم
کرکے حضرت کی خدمت مین ارسال کیا تہا **رباعی** آنکس کہ ز رمز معرفت آگاہ است
از روے تو اورا بسوے حق راہ است ❊ چشم تو سواد نقطۂ با دارد ❊ ابروی کشیدہ
مد بسم اللہ است ❊ **رباعی** آنرا کہ خبر ز کوچۂ عرفان ست ❊ بر روی تو استوار
در ایان ست ❊ آیات آلہی ست خط رخسارت ❊ روی تو مگر فاتحۂ قرآن ست ❊
قطعہ آن جان جہان چہ ذات دارد ❊ وان ذات چہا صفات دارد ❊
شک نیست بہ مصحف وجودش ❊ بسیار مقطعات دارد ❊ اس ملتمسہ پر حضرت
نے تحریر فرمایا از فضل رحمن سلام علیکم و رحمۃ اللہ جزاکم اللہ خیرا مردمان را
تعلیم نمودہ باشند بعد ازان حضرت پیر و مرشد نے بہی اپنے دستخط سے مزین
فرمایا **نکتہ** ایک مجذوب دہلی مین تہا جب کوئی نعمت حاصل کرکے اودہر
سے گذرتا وہ سلب کر لیتا تہا حضرت دہلی سے آتے تہے وہان آپ نے وقفہ
کیا وہ مجذوب آیا اور اصرار کیا کہ مین تم سے کشتی لڑونگا آپ نے انکار کیا او نے
نمانا آخر کار آپنے تین بار اوسکو پچہاڑ دیا یہ تذکرہ راقم نے حضرت پیر و مرشد سے سنا اور آپنے حضرت سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **مطلع قرب ہے وارد** آیۂ اللہ نور السموات والارض کے نکات و اسرار
مکتوبات حضرت ایشان رض وعلم الکتاب سے ظاہر و باہر ہین راقم کو جو اشارات
نمایان ہوئے نور احمدی مین مذکور کیے **وارد** نالۂ عندلیب مین حقائق بعض
معاملات اخروی مانند حقیقت میزان و پل صراط وغیرہ کے مذکور ہے راقم
نے فیض سے حضرات کے حقیقت کوثر و جنت وغیرہ تحریر کی وللہ الحمد **وارد**
مقامات مکشوفہ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ و ولایات ثلثہ و کمالات نبوت و
رسالت و اولوالعزمی و حقائق آلہیہ یعنے حقیقت کعبہ و حقیقت قرآن و حقیقت صلوۃ
و معبودیت صرفہ و حقائق انبیا یعنے حقیقۃ ابراہیمی و موسوی و محمدی و احمدی ہے

اور مکاشفہ اخیر التعین ہے واللہ اعلم **وارد** کنت کنزاً مخفیا فاحببت ان اعرف
فخلقت الخلق لہذا حب کو تعین اول فرمایا ہے **وارد** بنا تمام اذواق و
مواجید و احوال و کیفیات کی علم پر ہے تو جس طرح یہ علم رنگین ہو جاتا ہے
اوسی طرح کے آثار مرتب ہوتے ہین **وارد** حسن معاملت یعنی اچہا برتاؤ
وارد کلام مین ایک آن و ادا ہوتی ہے جس کو بجز اہل قرب کے دوسرا
مفہوم نہین کر سکتا لہذا فہم بزرگان دین کا جو آنحضرت صلعم سے اقرب ہین
زیادہ تر معتبر ہے **وارد** استقامت ظاہر و باطن نشان صریح قرب کا ہے
وارد حکمت یعنی ترکیب دینا علم نافع کا مناسب وقت و حال و استعداد
کے واللہ اعلم **وارد** وصول الی اللہ اور قرب آنحضرت صلعم کا ہر ذیل کے
نسبت مین جدا ہے **وارد** سلوک حرکت علمی کو فرماتے ہین جو مقولہ کیف
سے ہے واللہ اعلم سہ کیف و کم کو دیکھ اوسے سب بے کیف و کم کہنے لگے ؛
جب حدوث اپنا کہلا راز قدم کہنے لگے ؛ **وارد** صالحین و شہدا و صدیقین
یہ سب اولیاء اللہ ہین لیکن صدیقین اکابر اولیا ہین ان کو وہ بزرگ نہین
پہونچتے **وارد** لقاء الٰہی نماز مین ہے کہ وانہا لکبیرۃ الا علی الخاشعین الذین
یظنون انہم ملاقوا ربہم و انہم الیہ راجعون **وارد** اہل نسبت ایک دوسرے
کی نسبت ادراک کر لیتے ہین کہ المومن مراۃ المومن **وارد** اقسام نسبت مثل نسبت
توحید و نسبت محبت و نسبت معاملہ و نسبت معرفت وغیرہ بہت سے فروع
ہین جو اہل سلوک نے بیان کیے ہین **وارد** حضرت خلیل اللہ علی نبینا علیہ السلام
نے جو حضرت جبرئیل سے اسم مبارک اللہ کا سنا بے اختیار ہو گئے اور تمام گہربار
وغیرہ دینا منظور کیا یہی فنائے قلب ہے جو بزرگون نے فرمائی ہے اور حضرت
اسمعیل کے ذبح کا فرمان صادر ہوا وہ بہی مان لیا یہی فنائے نفس ہے پہر
اللہ تعالی نے فدیہ مقرر کیا و فدیناہ بذبح عظیم **وارد** جمع اضداد مانند سکر و صحو
وغیرہ کے جائز ہے جیسے کہ انسان مرکب عناصر اربعہ سے ہے فافہم **وارد**

اہل سلوک کو خواب اور حالت مراقبہ اور بیداری مین زیارت انبیا و ملائکہ و اولیاء اللہ کی
ہوتی ہے **وارد** ادراک جوہر عقل ہی لہذا غبی اور بلید الذہن کو کمتر ہوتا ہی **وارد** ملائکہ کو اللہ تعالی سے
نسبت مالکیت و مملوکیت ہی واللہ اعلم **وارد** جہل کو کمال معرفت فرمایا ہے کہ ما عرفناک حق معرفتک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ
رب العالمین **اما بعد** یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **قوت ارشاد** ہے ابتدای
ارادت سے کچھہ احوال گذشتہ کا بیان منظور ہے کہ آغاز سن شعور سے راقم
نے نام حضرات کا سنا اوسی زمانہ سے اشتیاق زیارت دامنگیر دل تھا
اور واقفان حال سے اون کا تذکرہ سنا کرتا تھا اور اوسی عرصہ مین اتفاق
ارسال عرائض کا بھی ہوا چنانچہ آپ جواب شافی دستخط خاص سے فرمایا کرتے
اور اکثر عالم رویا مین زیارات عالیہ سے مشرف ہوتا تھا چنانچہ ایک بار
قبل حضوری خدمت حضرات کے زیارت سراپا بشارت محبوب خلاق امام الطریقہ
حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ سے بھی بہرہ ور ہوا جس کا سمان ابتک
آنکھون مین ہے اسی ذوق شوق مین ایک غزل بھی موزون کی تھی ؎

فدای شاہ آفاقم کہ از سیر بلند او	ورای انفس و آفاق می تازد سمند او
ہزاران بحر بے پایان بکام جان او ریزان	زبانش العطش گویان زہی ظرف بلند او
خدا جویندگان را بی تکلف می کشد بالا	رسا افتادہ بر بام شہود حق کمند او

یہ اشعار اوسی غزل کے ہین سخن مختصر پانچ برس کے قریب اسی اشتیاق مین
صرف ہوئے اور اتفاق زمانہ سے اودھر جانا نہ ہوا حتے کہ بمقتضاے من جد
وجد ایسے اسباب واقع ہوے کہ عقد راقم کا اطراف اودہ مین قرار پایا حضرت
پیر و مرشد کی خدمت مین بھی اطلاع کی از روے کمال نوازش و ذرہ پروری
آپ خود تقریب عقد مین آئے بعد ادای رسم نکاح تین روز وہان رہکر
آپ کے ہمراہ روانہ مراد آباد ہوا سندیلہ کی طرف سے جانے کا اتفاق ہوا جب

مرادآباد مین پہونچکر مسجد شریف مین ہم حاضر ہوئے حضرت پیر و مرشد نے گھر مین جاکر آپ کو خبر کی اول شیرینی جو اوس وقت موجود تھی آپ نے ہمکو بھیجی تبرکاً اوس کو بھی کھایا اوس کے بعد آپ گھر مین سے آکر حجرۂ شریف مین جو متصل مکان اور مسجد کے داہنی طرف ہے رونق افروز ہوئے راقم ہمراہ حضرت پیر و مرشد کے دیدار پرانوار سے مشرف ہوا فرمایا کون ہے نام عرض کیا ازروے الطاف و بندہ پروری آپ نے اوٹھکر معانقہ سے سرفراز فرمایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھکو اپنی محبت اور اتباع سنت دے پیر حضرت پیر و مرشد کی خدمت مین ہمیر نے کو ارشاد فرمایا آپ کی توجہات باطن سے بھی مشرف ہوا سلطان الذکر پر توجہ فرمائی ذکر تمام لطائف سے محسوس ہوتا تھا الغرض ایک شب دو روز رہکر رخصت کی نوبت آئی اثناے راہ مین بیخودی کی کیفیت پیدا ہوئی اور انجذاب محبت سے سینہ و دل لبریز ہوگیا اشعار عاشقانہ موجب ترقی ذوق و شوق ہوتے تھے مکان پر آکر صبح و شام آپکی طرف متوجہ ہوکر فیض یاب ہوتا تھا اور شب و روز آپ کی صورت پیش نظر رہا کرتی تھی اور آگاہی کو اوس سے کمال قوت پہونچتی تھی جب دوسری بار حاضر مراد آباد ہوکر قدمبوس ہوا حضرت مسجد کے کنارے تشریف رکھتے تھے حضرت پیر و مرشد اندر مسجد کے تھے آپ نے اون کو آواز دی وہ بھی تشریف لائے زیارت دونون حضرات کی ایک جا حاصل ہوئی سہ بادۂ و عشوۂ ساقی شدہ یکجا ہر دو ٭ ہوش را تا کہ بر د یارب از ینہا ہر دو ٭ اوسکے بعد حضرت صحن مسجد مین تشریف فرما ہوئے اور مراقبہ اور توجہ خاص فرمائی راقم حضرت پیر و مرشد کے ساتھ آپ کی توجہ باطن سے سرافراز ہوا سینہ برکات اور فیض سے معمور ہوگیا پھر الحمد للہ کہکر آپ نے آگاہ فرمایا مراقبہ سے فراغت ہوئی اوس کے بعد توجہات عالیہ حضرت پیر و مرشد سے بھی مشرف ہوا اور بشارت مقامات بھی فرمائی کہ سب طے ہوجائین گے اور بہت سے ملفوظات

اور فیض ارشاد سے حضرات کے بہرہ ور ہوا الغرض جب وہان سے رخصت
ہوکر مکان پر آیا حالات انشراح وجمعیت وحضور شامل حال رہتے تہے اور
موافق ارشاد کے شب و روز اشغال باطن و اعمال ظاہر بجالاتا تہا ایک
درود فرمایا تہا اوس کی برکت سے وقت خواب وربار بہی دیکہا جس مین
مجمع کثیر تہا دوسری بار خواب مین روضۂ مبارک جناب رسالت پناہ صلعم کا
دیکہا اور حضوری جمال پاک وزیارت شیخین رضے اللہ عنہما سے بہی مشرف ہوا
جو سرور اور احوال اوس وقت طاری تہا بیان اوس کا کس زبان سے کرے
بالجملہ ایک عرصہ اسی طرح اشغال و اعمال سے معمور گذر گیا بمقتضائے استعداد
عبارات و تذکرہ مقامات سلوک کے دیکہنے کا بہی شوق تہا اور زبان پر بہی
بہی گفتگو رہا کرتی تہی حال وقال مین بسر ہوتی تہی لیکن کوئی وجدان منجر
بہ عیان نہوتا تہا حسن اتفاق سے ایسے اسباب پیدا ہوے کہ حسب التماس
راقم کے حضرت پیر و مرشد مکان پر راقم کے تشریف فرما ہوئے اور اپنے
قدوم میمنت لزوم سے مالامال فرمایا توجہات اور عنایات خاصہ مبذول
کی بشارت مقامات بہی مکرر فرمائی کہ ہم نے تمکو سب دیے لیکن روبرو
آپ کے اوس وقت تک کوئی انکشاف نہوا تہا التماس خدمت کیا تو فرمایا
ہماری غیبت مین سب کہل جائیگا الحق کہ جب حجاب صوری آپ سے واقع
ہوا مراقبات بہی بحسب معمول کیا کرتا تہا اور رابطہ باطنی بہی بہت غالب تہا
چند ایام گذرے کہ وجدان درجۂ عیان پر پہونچ گیا اول تمام مقامات سلوکہ
طریقہ حضرات پیران کبار کے جیسا کہ معلوم اولوالابصار ہین منکشف ہوے اور اسکے
بعد اس قدر حقائق اور معارف اور اسرار کہلے کہ اوس کی تفصیل کو ایک دفتر
چاہیے ؎ گر بر تن من زبان شود ہر موئے + یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد +
انکشاف و حالات روزانہ بذریعۂ عرائض کے ارسال خدمت حضرت پیر و مرشد
کرتا تہا آپ حضرت کو بہی دکہلاتے تہے اور علاوہ انکشاف مذکور کے حضوری

آنحضرت صلعم و زیارت اکابر بہی بطور عیان حاصل ہوئی جس کے بیان کے لیے فرصت درکار ہے این زمان بگذار تا وقت دگر ہذہ سخن مختصر الی الآن راقم کو اتفاق حاضر ہونے کا خدمت حضرات مین دس بار ہوا اور چار بار حضرت پیر و مرشد بہی یہان تشریف لائے فالحمد للہ علی آلائہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ نغمہ رشہود مشتمل ہی انواع بیان پہ فالحمد للہ الذی نور العالم بنورہ والصلوۃ والسلام علی حبیبہ الذی اظہر کمالاتہ بظہورہ وعلی آلہ و اصحابہ و اتباعہ و احبابہ

نقل اجازت نامہ پیری و مریدی

اجازت دادم فضل رحمن عفی عنہ

[مہر:] فضل رحمن ... ۱۲۸۴

عزیز از جان راحت روح روان سید نور الحسن صاحب زاد اللہ عنایتکم

جناب اعلی حضرت قبلہ عزیز از جان را اجازت زبانی نیز عطا فرمودہ اند لہذا بطور سند مزین بدستخط خاص نوشتہ می آید کہ در طریقۂ عالیہ نقشبندیہ و قادریہ اجازت است بدین طور مرید کنند یعنی در طریقۂ حضرت شاہ محمد آفاق بیعت نمایند توجہ وغیرہ دادہ باشند

اگرچہ لیاقت ندارم من ہم اجازت عام دادم

احمد میان نقشبندی مجددی زبیری آفاقی تعلم خود

طریقہ چشتیہ مین بہی لوگ حضرت سے مرید ہوتے ہین حصا لحین مین اصلان جنت مین جیسا کہ قرآن شریف مین ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر محبت خالص کا بدلہ تو قول حضرت صدیق اکبرؓ کا ہے کہ من ذاق خالص حب اللہ استوحش عما سواہ تو جنت اور حور و قصور بہی ما سوا مین سے ہے فوق جنت عرش رحمن ہے اور ارواح شہدا قنادیل عرش مین رہتی ہین لہذا عروج اون کا بہت ہے جیسا کہ مناسب صدیقین

کے نزول سے لندار و بے خلق ہوتے ہین اہل عرفان پر حقیقت کلمہ و حقیقت صلوۃ
و حقیقت صوم و حقیقت حج و حقیقت زکوۃ بھی کھل جاتی ہے حقیقت نوحی و
حقیقت عیسوی بہی حقائق انبیا مین منکشف ہوتی ہے ہر ظل اپنی اصل
سے مستفیض ہے اور اصل اصل الاصل سے منتہای مراتب کونی و الہی
ذات رب العالمین ہے کہ ان الی ربک المنتہی وسائل لازم عالم اسباب
ہین لطائف خمسہ اصول استعداد نوع انسان ہین فافہم ذکر لطائف
مفید یادداشت اور وسیلۂ آگاہی ہے کثرت مراقبہ سے انکشاف
ملک و ملکوت ہوتا ہے کما تقرر اولیاء اللہ کو شہدا کا مقام زندگی مین
حاصل ہو جاتا ہے موعود مومنین اون کا نقد وقت ہے قیومیت اسم
القیوم کی نسبت سے ہے فافہم سلطان جی نے فرمایا محبت صفاتی ہے اور محبت
ذاتی محبت صفاتی مین کسب کا دخل ہے اور محبت ذاتی محض وہب ہے
سلطان جی نے فرمایا ولایت ایمانی و عرفانی کو زوال جائز ہے ولایت
احسانی کو زوال نہین ؎ شنیدہ کے بود مانند دیدہ ۞ سلطان جی نے فرمایا
عشق اولیا کا اون کی عقل پر غالب ہوتا ہے حضرت خواجۂ نقشبندؒ نے
فرمایا کہ ہم نے جو کچھہ پایا فضل الٰہی سے اور برکت سے عمل کرنے کے آیات و
احادیث پر اور اقتدائے صحابۂ کرام سے پایا اور فرمایا کہ ہم نے جو کچھہ پایا علو ہمت
سے پایا اور حضرت مجددؒ نے فرمایا کہ ہم نے جو کچھہ پایا بقدر اتباع سنت پایا او
بعض اکابر نے فرمایا کہ ہم نے جو کچھہ پایا بدولت درود اور توجہ مجرد کے پایا اور
حضرت مرزا صاحب نے فرمایا کہ فقیر نے جو کچھہ پایا غلبۂ محبت پیران کبار سے
پایا بالجملہ اذا اراد اللہ شیئا ھیأ اسبابہ حضرت خواجۂ ناصرؒ والدہ ماجدہ کی
طرف سے اولاد امجاد حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ سے ہین اور آبا و اجداد
کی طرف سے نسب حضرت خواجۂ نقشبند رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہے
رسالۂ واردات در دمین فرماتی ہین سخن ست کہ باب ہدایت کشودہ و سخنست کہ فوائد خموشی بیان نمودہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم صل علی سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ و بارک وسلم **امابعد** یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **شاہد غیب**
ہے قال اللہ تعالی فی ذکر سلیمان علیہ السلام وکان نبیا ذا الملک والجبروت
وتفقد الطیر فقال مالی لا اری الھدہد ام کان من الغائبین لاعذبنہ عذابا
شدیدا اولاذبحنہ اولیاتینی بسلطان مبین اقول واللہ اعلم ان فی کل آیۃ
من آیات اللہ اسرار عجیبۃ کما ورد فی الحدیث وانما تظہر علی اہل الباطن ہیرون
بنور الفراسۃ مالا تدرک بالابصار الابصیرۃ القلب وانا اشیر الی نبذ منہا مما
علمنی اللہ سبحانہ بطفیل حبیبہ صلعم فمکث غیر بعید فقال احطت بمالم تحط بہ وجئتک
من سبأ بنبأ یقین فھکذا قلب الطالب یطیر الی عالم القدس بجناحی العلم والعمل
ویتفقدہ السالک این ہو فاذا رجع من مقام العروج ینبئ عن النبأ الیقین ماعاین
حقا انی وجدت امراۃ تملکھم واوتیت من کل شیء ولہا عرش عظیم کانت المراۃ
بلقیس اوتیت من المال والجمال حظا وافرا وجدتہا وقومہا یسجدون للشمس
من دون اللہ وزین لہم الشیطان اعمالہم فصدہم عن السبیل فہم لایہتدون
الا یسجدوا للہ الذی یخرج الخبء فی السموات والارض ویعلم ما تخفون وما تعلنون
اللہ لا الہ الا ہو رب العرش العظیم ہکذا یشاہد القلب ملکوت السموات والارض و
من آیاتہ سبحانہ الشمس والقمر فاہل الحضور لایلتفتون الیہما ولایحبون الآفلین ویطلبون
اللہ تعالی خالصا مخلصا الذی فطر السموات والارض ویومنون بالغیب قال
سننظر اصدقت ام کنت من الکاذبین اذہب بکتابی ہذا فالقہ الیہم ثم تول عنہم
فانظر ماذا یرجعون فھکذا یذہبون الملائکۃ بصحف الاعمال الی حظیرۃ القدس قالت
یا ایہا الملاء انی القی الی کتاب کریم وہکذا یلاحظ الصحف وفیہا ماصدر من الاذکار
والاعمال فی اشتیاق لقائہ سبحانہ انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
الا تعلوا علی واتونی مسلمین وہکذا انزل القرآن العظیم وعنوانہ البسملۃ الا تعلوا علی اللہ
بالنفوس الامارۃ وکونوا مسلمین بالاسلام الحقیقی وہو صلاح القلب واطمینان النفس

قالت یا ایہا الملؤا افتونی فی امری ماکنت قاطعۃ امرا حتی تشہدون قالوا نحن
اولوا قوۃ واولوا باس شدید والامر الیک فانظری ماذا تامرین ولا حرج فیما نذکر
معاملۃ اللہ بالعباد ومعاملۃ العباد باللہ ما یطابق بہذہ الآیات وما ذلک الا
تشبیہ المعاملات لا تشبیہ اہل المعاملۃ تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا فما
یناسب ہذا المقام ان الملأ الاعلی ممن یشہدون ویقطع الامر علی روسہم وہکذا
من عبادہ سبحانہ وتعالی وتم یشابہونہم بنفوسہم القدسیۃ وبتطہیرہ تعالی ایاہم
عن الرذائل البشریۃ فہم ینزلون منازلہم ویعامل بہم ما یعامل بالخواص من الملائکۃ
والقول فی ذلک لہ موضع آخر قالت ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوہا وجعلوا
اعزۃ اہلہا اذلۃ وکذلک یفعلون ہکذا سلطان المحبۃ اذا دخل فی القلب والقالب
جعل النفس الامارۃ بالسوء ذلیلا فی نظر المحب ویزکیہا بالانجذاب الی المحبوب
وانی مرسلۃ الیہم بہدیۃ فناظرۃ بم یرجع المرسلون قالت لامتحان سلیمان علیہ السلام
فارسلت الیہ المال واسباب الجمال فلما جاء سلیمن قال اتمدونن بمال فما آتانی اللہ
خیر مما آتاکم بل انتم بہدیتکم تفرحون ورد فی الحدیث الغنا غنا النفس والمحب
یستغنی بالمحبوب عما سواہ ولا یلتفت الی الدنیا ولا یطلب الآخرۃ ایضا الا بشوق
لقائہ تعالی فقال سلیمان ع ارجع الیہم فلناتینہم بجنود لا قبل لہم بہا ولنخرجنہم منہا اذلۃ
وہم صاغرون قال ذلک بتائیدہ تعالی ایاہ وہکذا یتفاخرون اہل الولایۃ بسلطانہ
تعالی وسبحانہ ولا یعلم جنود ربک الا ہو قال یا ایہا الملؤا ایکم یاتینی بعرشہا قبل ان
یاتونی مسلمین قال عفریت من الجن انا آتیک بہ قبل ان تقوم من مقامک وانی
علیہ لقوی امین کان الجن تابعا لہ وکثیر من خلق اللہ واعطاہ اللہ الملک لا ینبغی
لاحد من بعدہ قال الذی عندہ علم من الکتاب انا آتیک بہ قبل ان یرتد الیک
طرفک کان ہذا الرجل اسمہ آصف وزیر سلیمان کان عالما باسماء اللہ وتاثیر کلامہ
فلما راٰہ مستقرا عندہ قال ہذا من فضل ربی لیبلونی ءاشکر ام اکفر ومن شکر فانما
یشکر لنفسہ ومن کفر فان ربی غنی کریم لا ینقص ملکہ بالعصیان ولا یزید بالطاعۃ

انما یرجع ما صدر من الانسان علیه فان شکر الله واطاعه باتباع رسوله صلعم
فانما یرجع ذلک الیه فیتقرب الی الله وتاله الجنات النعیم وان لم یشکر فانما
یرجع الیه فیکون بعیدا من الله ویدخل النار نعوذ بالله منها قال نکروا لها عرشها
ننظر اتهتدی ام تکون من الذین لا یهتدون قال ذلک الامتحان العقل
فان العقل نور فی الانسان یضیئ به سبیل الهدایة فلما جاءت قیل اهکذا عرشک
قالت کانه هو واوتینا العلم من قبلها وکنا مسلمین بکذا نشاهد من اهل الباطن
انوار العرش ولا سبیل الی ذلک الا بالعلم النافع وهو علم القلب وهذا مقام العالم
بالله والسمع والبصر من آلات العلم وصدها ما کانت تعبد من دون الله انها
کانت من قوم کافرین هذا حاصل مقام النبوة وهو الدعوة الی الله وتوحیده
قیل لها ادخلی الصرح فلما راته حسبته لجة وکشفت عن ساقیها قال انه صرح ممرد من
قواریر قالت رب انی ظلمت نفسی واسلمت مع سلیمن لله رب العالمین وهذا
ایضا کان لامتحانها فعجزت عن الادراک واقرت بقولها اسلمت انتهی ما اردنا
من الاشارات والقرآن بحر عظیم لا انفصام لاسراره شرفنا الله وایاکم بفهم رموزه
ومشاهدة انواره وهذا انموذج ما ورد فی قلبی من برکات شیوخنا السادات
واما منا فی الطریقة شیخ المشائخ غوث الزمان محبوب الخلاق حضرت شاه
محمد آفاق الدهلوی رضی الله تعالی عنه وخلیفته الاعظم فی هذا الاوان
قطب الاقطاب ملاذ الشیخ والشاب سیدنا ومولانا فضل الرحمن مد الله ظله الاعلی
وخلیفه الصدق الذی هو وارث لجمیع کمالاته وحامل لواء فضله وبرکاته مولانا ومرشدنا احمد ادام الله فیضه

بسم الله الرحمن الرحیم

خیر الکلام کلام الله وخیر الهدی هدی محمد صلی الله علیه وآله وسلم اما بعد یه رساله راقم کا موسوم به
حاصل کلام ہے واضح ہو کہ راقم کی نظر سے جو کتب تصوف گذرین اور
کو ائف مندرجہ ذیل جو مفہوم ہوے کسی قدر تحریر کرتا ہے کہ منجملہ اونکے احیاء العلوم
اور کیمیای سعادت تصنیف امام غزالی رحمۃ الله علیہ کے اکثر مقام نظر سے گذرے

اپنے باب مین ایک دستور العمل اور روانی بیان مین ضرب المثل ہے لیکن
طرز سلوک مناسب طریقہ قدما کے ہے اور منجملہ اون کے قوت القلوب تصنیف
ابو طالب مکی رحمۃ اللہ کی کتاب جامع ابواب متفرقہ کی ہے اوس کے
بہی چند مقام سرسری طور پر کسی عرصے مین دیکہے تہے **تذییل** قدما کا طریقہ
منتظم نہ تہا سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ اول مقنن
قوانین طریقت ہوئے اور بعد اون کے اکثر صوفیہ کبار نے اون کا اتباع
کیا ہے انتہی اور منجملہ اون کے فتوحات مکیہ تصنیف حضرت ابن العربی رض کی
اپنے باب مین بے نظیر ہے اوس کے بہی بعض مقام نظر سے گذرے بے مناسبت
کاملہ کے اوس کا فہم دشوار ہے اور قوت علم رسمی سے حل کرنا لاحاصل اور
تقلید اقوال توحید بے حال توحید اعتبار سے ساقط ہے اور منجملہ اون کے گلستان
بوستان حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ کی عجب عام فہم خاص پسند ہے بوستان
مین اپنے مرشد بزرگوار کا قول نقل فرماتے ہین کہ ؎ مرا پیر دانای مرشد
شہاب ÷ دو اندرز فرمود بر روی آب ÷ یکے آنکہ بر خویش خود بین مباش
دگر آنکہ بر غیر بد بین مباش ÷ اور منجملہ اون کے تصنیفات حضرت مولانا جامی
علیہ الرحمۃ کے خصوصاً نفحات الانس جو تذکرۂ مشائخ مین ہے اگرچہ بیان مجمل ہے
لیکن بہت معتبر ہے ذکر پیران طریقۂ نقشبندیہ از حضرت بایزید بسطامی رض
تا حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رض جو اون کے سر صحبت ہین بیان کیا ہے
اور منجملہ اون کے تذکرۃ الاولیا تالیف حضرت فرید الدین عطار رض کی ہے مولانا
روم فرماتے ہین ؎ ہفت شہر عشق را عطار دید ÷ ما ہنوز اندر خم یک کوچہ ایم ÷
اور منجملہ اون کے مثنوی حضرت مولانا روم قدس اللہ سرہ کی مشہور خاص و
عام ہے عیان را چہ بیان اوس کو بہی جا بجا سے مطالعہ کیا اسکے شروح
اور حل اشعار بہی اہل علم نے تحریر کیے ہین مگر یہ ضرور نہین کہ وہی مراد متکلم
ہو ہان موافق اپنی یافت و شناخت کے ہر ایک نے بیان کیا ہے اور منجملہ

اون کے رسائل طریقۂ نقشبندیہ سے رسالۂ قدسیہ بھی نظر سے گذرا حضرت
خواجۂ محمد پارسا خلیفۂ حضرت شاہ نقشبند رضے اللہ عنہ نے آپ کے ملفوظات
کی شرح فرمائی ہے اور فصل الخطاب بھی نظر سے گذری جس کا حوالہ
مکتوبات امام ربانی رضؓ مین دیکھا گیا اور منجملہ اون کے مکتوبات حضرت امام
ربانی مجدد الف ثانی رضے اللہ عنہ اور مکتوبات حضرت ایشان قدس اللہ سرہٗ
آیت بینہ اون کے فضل وکمال پر ہے اور منجملہ اون کے کتب مستندہ طریقہ
مجددیہ مین سے حضرات القدس اور زبدۃ المقامات یعنے برکات احمدیہ
تالیف خلفا سے حضرت مجدد رضے اللہ عنہ کا مطالعہ کیا حضرت شاہ غلام علی
صاحب رضؓ نے خلاصہ ان دونو کتاب کا فرمایا ہے اور منجملہ اون کے روضۃ القیومیہ
کتاب مبسوط تالیف خلیفہ حضرت قبلۂ عالم رضے اللہ عنہ کی ہے ذکر مشائخ مجددیہ
تا حضرت قبلۂ عالم وخلفا سے آنجناب ہے لیکن بعض ملفوظات وغیرہ جو خلفا سے
حضرت مجدد رضؓ نقل فرماتے ہین یہ بزرگ اون کو بزیادتی صریح اور دعوی
افضلیت حضرات موصوف کا تمام مشائخ سلف وخلف پر روایت کرتے ہین
اگرچہ اکابر مجددیہ نے اظہار کمالات موہوبہ اور معاملات مخصوصہ اپنا بہت
کچھہ فرمایا ہے لیکن دعوی افضلیت کا تمام قدما ومتاخرین پر ثابت نہین باوجود
اس کے ہم کہہ سکتے ہین کہ بتقضاے فرط محبت اون کو معذور رکھنا چاہیے
لیلی را از دریچۂ چشم مجنون باید دید اور فہم بھی ہر ایک کا مختلف ہوتا ہے خصوصا
معاملات باطن نازک تر ہین جسمین اکثر خواص حکم عوام رکھتے ہین اور یہ عذر صحیح بھی
ہم کر سکتے ہین کہ اکثر صلحا بمقتضاے المرء قیس علی نفسہ وبحکم ظنوا المومنین خیرا
عمل رکھتے ہین تو جائز ہے کہ ناقلان اخبار کو ایسا ہی جان کر حکایات طولانی کو
تحریر کیا واللہ اعلم اور منجملہ اون کے رشحات مین الحیاۃ تذکرہ معتبر بزرگان
نقشبندیہ کا ہے لیکن بعض روایت پر اوس کی حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نے
کلام کیا ہے اور منجملہ اون کے رسائل طریقۂ مظہریہ مانند رسائل سبعہ حضرت

شاہ غلام علی صاحبؓ اور مقامات مظہریہ نظر سے گذرے اور معمولات مظہریہ اور
انفاس الاکابر وغیرہ تالیف شاہ نعیم اللہ صاحبؒ اور ارشاد الطالبین وغیرہ
تصانیف حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحؒ اور رسالہ کلمۃ الحق مولوی غلام یحیی
صاحبؒ کا توحید وجود و شہود کے اعتقاد و مطابقت کے باب مین مع تقریظ
حضرت مرزا صاحبؒ اور ہدایۃ الطالبین رسالہ حضرت شاہ ابو سعید صاحبؓ
کا جو انکشاف مقامات سیر و سلوک مین تحریر فرمایا ہے نظر سے گذرا اور منجملہ
اون کے نالہ عندلیب تصنیف حضرت خواجہ محمد ناصرؓ کرامت عظیم الشان
مصنف کی ہے بجزاس کتاب کے اور کوئی کتاب مبسوط تصوف کی بالاستیعاب
اول سے آخر تک راقم کے مطالعہ مین نہین آئی اور عالم تحقیق مین اوسکی
سیر سے بہت نفع پہونچا جزاہ اللہ تعالے عنا خیر الجزاء اور تصانیف حضرت
خواجہ میر دردؒ مین سے علم الکتاب کا اکثر مطالعہ کیا لطف اون عبارات
سادہ و پرکار کا بیان سے افزون ہے جیسے کہ حضرت ایشانؓ کی تحریر
مؤید بیان حضرت مجدد قدس اللہ روحہ کی ہے ایسا ہی تصانیف حضرت
خواجہ کی تائید کلام اونکے والد ماجد کا کرتی ہے کہ الولد سر لابیہ اور منجملہ اونکے
تصانیف حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ مانند حجۃ اللہ البالغہ و فیوض الحرمین و تفہیمات
و ہمعات و الطاف القدس و قول الجمیل و انفاس العارفین وغیرہ نظر سے گذرے
بیان شافی علوم ظاہر و باطن کا ہے علاوہ انکے اور بہی کتب جابجا سے مطالعہ مین
آئین اسوقت جو حاضر ذہن تہا تحریر کیا بالجملہ فیض الٰہی انقطاع پذیر نہین اور ہنوز سلسلہ فیض
کوئی کوفیض ارشاد بہی متصل ہے ؎ در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند ✲ آنچہ استاد ازل گفت ہمان میگویم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیار بادۂ کوثر کہ در سخن رانی	دہیم نفحۂ گلہاے باغ رضوانی
بزیر سایۂ داماں احمد مختار	رسیدہ ایم بتائید فضل رحمانی
مگر بسلسلۂ زلف یار دل بستیم	کہ بی سلب نبود انجذاب یابانی

اما بعد چند اوراق نظم فارسی راقم کے جو پیش نظر ہین اون سے یہ اشعار انتخاب کر کے نام اس رسالہ کا **عالم خیال** رکھا امید کہ ناظرین مضامین کو اون کے محل مناسب پر محمول فرمائین ع والعذر عند کرام الناس مقبول +

حسن بتان ہوش ربا می کشد مرا
بی اختیار سوے خدا می کشد مرا

نیرنگ دلربائی او را نگہ کنید
گاہے بناز و گہ بادا می کشد مرا

آوارہ ام ز دست دل بیقرار خویش
در کوچہ ہاے زلف دوتا می کشد مرا

در خانقاہ و میکدہ بریک طریقہ ام
او بسکہ سوی خود بہمہ جا می کشد مرا

بسکہ دیوانگیم راہ بجاے دارد
عقل ہم رشک برد بر دل دیوانۂ ما

فرصت گوشہ نشستن نہ بد زاہد را
آنقدر تند بود گردش پیمانۂ ما

دل وارستہ درین باغ بہاری دارد
نیست پامال خزان سبزۂ بیگانۂ ما

ظاہرا خاک نشینیم زبالاے کسے
بر فلک ہست دماغ دل دیوانۂ ما

بشنو ترانۂ دل پر اضطراب را
انگن بخاک بربط و عود و رباب را

ہر موی من ز نشۂ عشق تو سرخوش است
از دل ربود چشم تو ذوق شراب را

بر ما ہر آنچہ رفت بروز فراق تو
آسان نمود سختی روز حساب را

پیروانۂ معانی ما جذب عشق اوست
یک سو نہید بحث خطا و صواب را

بر روے دل کشود جمال تو عالمی
ہیچ آبرو نماند جہان خراب را

رعنائی جمال تو در صلح آورد
رند خراب و صوفی عالی جناب را

مخمس بر غزل حضرت مظہر رض

بر آب چون سفینہ روان ست تخت ما
شد غرق سبزہ و گل و شاخ و درخت ما

از راہ چشم شد جگر لخت لخت ما
آبی نزد بروی گران خواب بخت ما

با آنکه گریه داد به سیلاب رخت ما

ما را که سوز عشق در آغوش پرورد
نیرنگ برق حسن شناسد چه بیخرد

زاهد بحال سوختگی ما عجب برد
ما ناز پرورِ تب و تابیم می خورد

چون نخل شعله آب ز آتش درخت ما

چون مفلسان نه در بدر از بهر زر تیم
پیوسته در سفر به وطن با فراغتیم

در راهِ فقر گوشه نشین قناعتیم
ما والی قلمرو سیر و سیاحتیم

هر نقش پای خویش بود پایه تخت ما

کس در لباس عشق چنین ماجرا نکرد
جمعیتی به تفرقه زینسان بپا نکرد

با عشق جمع نازکی طبع را نکرد
مظهر ز ما رمید و دگر یاد ما نکرد

دیوانه خوش نبود ز وضع کرخت ما

ندانی زاهد از وضع بلانوشان الفت را
دل خاصان درگاه هست مخصوص این جنت را

شناسد اهل دل در پرده ایلام نعمت را
ازان پهلوی خود جا میدهیم این رنج و محنت را

که غیر از من بنائی نیست در عالم مصیبت را

محبت چون بدل جا کرد کی انجام میگیرد
پس از مردن شهید او کجا آرام میگیرد

هزاران کار از یک عاشق ناکام میگیرد
قضا از مشهد ما مشت خونی وام میگیرد

که تا رنگین کند هنگامهٔ روز قیامت را

نهادن سر بزیر تیغ و محو شکر گردیدن
تحمل بر ستمها کردن و هرگز نه رنجیدن

شدن ممنون احسان وز قاتل چشم پوشیدن
بنا کردند خوش رسمی بخون و خاک غلطیدن

خدا رحمت کند این عاشقان پاک طینت را

توانی یافتن این نکته را گر محرم رازی
بخوبان جهان حیف است گر چشمی نیندازی

بود آئینه دار حسن او هر هندوی تازی
نگیرد باطن اهل صفا زنگ از نظربازی

تصرف نیست هرگز در دل آئینه صورت را

دلی دارم که زهد خشک بر روی شقاق میگردد
سوی محراب می آید نه گرد طاق میگردد

کسی این رمز می فهمد که از عشاق میگردد ... دماغ دل درین جا گاه گاهی چاق میگردد

خدا آباد تر سازد خرابات محبت را

دل دیوانه را از مدتی اینجا نمی بینم ... به پهلو جستم و از هجر او تلخ ست شیرینم
غمش خون ریخت از چشم ببین دامان رنگینم ... تلف کردست این دل حق صحبتهای دیرینم

به بزم خود نخواهی داد جا این بیمروت را

ز جذب دل برنگ یار عاشق منصبغ گردد ... اگر تکریم فرمایند آن دیوانه را شاید
بلاگردان حسن اوست آخر شوکتی دارد ... بجای سنگ طفلان یار های شیشه بازند

چو مظهر میرزا دیوانهٔ نازک طبیعت را

در خلوت بزن و بر سر بازار طلب ... هر کجا ناز فروشد کرم یار طلب
اگه آزاد به گلگشت چمن می تازی ... عبرت از نالهٔ مرغان گرفتار طلب
حضرت میکدهٔ عشق ادب می طلبد ... دل آگاه بجود دیدهٔ بیدار طلب
نه سرم بود به دنیا نه خیال عقبی ... از عدم کرد مرا مژدهٔ دیدار طلب

آنجا نه زمان نی اثر کون و مکان ست
میخانهٔ عشق تو ورای دو جهان ست

در کسوت عصیان کرم دوست نهان ست ... زاهد خط پیمانهٔ ما خط امان ست
در دست نه تیر ست نه بر دوش کمان ست ... این سادگی اوست که بسمل دو جهان ست
در مدرسه از جنبش لعل تو حکایت ... در میکده از مستی چشم تو نشان ست
دریاب که در یک نظر پیر خرابات ... نور شب قدر و برکات رمضان ست
بیوجه به سرخی نه زند گوشهٔ حشمت ... والله که این مشهد صاحب نظران ست

بغازه نیست رخ دلفریب او محتاج
بهار حسن نیاید برنگ و بو محتاج

نگار من به نگاهی ادا تواند کرد ... هزار نکته که آمد به گفتگو محتاج
اگر بخاک نشستم چه شد که عزت عشق ... نه عزتیست که باشد بکاخ و کو محتاج

بشوی روی تو صد گل شنیده ام چمن — بذوق چشم تو گشتم بصد سبو محتاج

بکنج میکده شد هرکه راه عشق گرفت — نرفت که بدر شیخ مرده شو محتاج

در چار سوی زهد نیابی دکان صلح
زاهد بیا به میکده بنگر جهان صلح

در هر ادای دوست برم بی لطف خاص — من نکته فهم نازم و اندازه دان صلح

ای من فدای سادگی تو که در عتاب — پیداست از نگاه تو صد ره نشان صلح

این مشرب عجیب به می خانه یافتم — رنجی به رنگ شادی و جنگی بسان صلح

ز جذب شوق بگوش روم چنان گستاخ
که باد تند در آید به گلستان گستاخ

یکی ز شیوهٔ تمکین یار من این است — که خنده نیست با لعل شکر فشان گستاخ

ز ننگ و نام گذشتم بشوق محفل تو — که با رقیب ندیمم به پاسبان گستاخ

فغان ز جوش بیانی که در ادب گه دوست — همه خموش نشستند و من همان گستاخ

صد قافله اندر طلب زلف و لب او
از شام برون آمد و از طرف یمن شد

صد بار رود از خود و از جای نجنبد — دیوانهٔ عشق تو مسافر به وطن شد

علو خاکساران جهان سوختن بنگر
که بر دوش صبا خاکستر پروانه می آید

تحمل بر تصرفهای عشق خانمان سوزش — باین نازک مزاجی از من دیوانه می آید

به پیشیم از برای اکتساب عشقبازیها — سحرگه بلبل و هنگام شب پروانه می آیم

هزار میکده در ضمن نرگس شهلاست
هنوز از نگهت صد خمار می خیزد

بهر زمین که نهی پای نازنین و روی — ز ذره ذره آن انتظار می خیزد

گرفته ایم ازین جا به خاک افتادن — ادب ز سایهٔ دیوار یار می خیزد

سرو رفته صد ساغر شراب طهور — ز گردش نگه چشم یار می خیزد

عاشقان را سیر کوی یار می باشد لذیذ
دیدن بام و در و دیوار می باشد لذیذ

مشق ناز از نرگس دلدار می باشد لذیذ — این اثر فنا ازین بیمار می باشد لذیذ
ساغری از چشم جانان می برد از خود مرا — باده میخانه دلدار می باشد لذیذ
ور ادای میشوم خوش حاجت گفتار نیست — اندکی جنبش ز لعل یار می باشد لذیذ
حور و غلمان وارم جز سیر باغی بخش نیست — این تکلفها پی دیدار می باشد لذیذ
در جنون عشق هم ترک ادب منظور نیست — ناله کردن از پس دیوار می باشد لذیذ

همچو شیخ سبحه گردان یا برهمن وار باش
هر چه باشی باش لیکن بنده دلدار باش

ولہ

آشنای دوست اندر کسوت اغیار باش — در ادای نگاه محبت اندکی هشیار باش
در طریق عشق بیکار است کوشش بی کشش — جذبه کن زاد راه و بر سر رفتار باش
زلف جانان حلقه آزادان گرفتار تو اند — ناگسستر بر جهان ای خواجه احرار باش
سر چشم مستش تماشا کن مدام — فیضیاب از خاک راه خانه خمار باش
این طرفه رسم میکده اهل الفت است — ساقی نگار و باده عشق و سبوی دل
گر جذب صادق ست ولی را مجال نیست — ما کشتگان کشتن شده خوی تو خوی دل
زاهد طریق عشق ورای تورع است — حلقه کعبه مائل و سلم سبوی دل

ز سوز عشق نشانی که داشتم دارم
دل برشته و جانی که داشتم دارم

خزان رسید بهار بتان عالم را — نگاه خویش بهآنی که داشتم دارم
ز دست شاه سواری که رفت از نظرم — عنان گسسته فغانی که داشتم دارم

ای در هوای نکهت زلف دوتای تو
آواره بوی مشک ز تاتار آمده

ای ترجمان خنبش لبهای لعل تو ۔ بانگ رباب وز فرشتہ تا آمدہ
ای دل خنک مباش کہ اندر جہان عشق ۔ سوز و گداز گرمے بازار آمدہ

لباس عشق ببر شوخ و گلعذار انند
کہ بیقرار نمایند و بیقرار انند

زعشوہای نہان وز صورت زیبا ۔ بتان با ہمہ پنہان و آشکار انند
اگر بہ بزم نشینند غیرت شمعند ۔ وگر بباغ در آیند نوبہار انند
مپرس رسم و رہ پیر میفروش ای شیخ ۔ کہ زاہدان ہمہ آنجا گناہگار انند
جمال تو نشناسد ز خویش بیگانہ ۔ بعالمے کہ توئی جملہ دوستدار انند
سکون زشیوہ ارباب عشق نتوان جست ۔ کہ یار در دل و مدہوش انتظار انند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **ساقی جذب** ہے جذبۃ من جذبات اللہ خیر من عبادۃ الثقلین **فیض** رباعی لاقم
سے انزا کہ رہے بحضرت رحمان ہست ❊ دریاب کہ زیر سایۂ احسان ہست ❊ سرمایۂ او ز فیض کوثر
دائم ❊ علم و عمل و محبت و ایمان ہست ❊ کوثر یعنی خیر کثیر **فیض** آغاز سلوک
علم ہے یعنے آگاہی بہ نہج دوام چاہیے اور اوس کا رجحانی مفید علم ہین بعد
حصول ملکۂ آگاہی عمل سے اقربیت پیدا ہوتی ہے چنانچہ مفہوم آیات و
احادیث بالتصریح ہے اور بعد حصول اقربیت کے جذبات محبت منجذب
بفوق کرتے ہین اور واسطے حصول جذبات فوقانی کے تلاوت کلام اللہ سے
بہتر کوئی سبب نہین **فیض** رابطۂ استقامت جامع اصول اربعہ ہے لیکن
بمقتضاے ترکیب انسانی بعض اصل کا غلبہ معاملہ سے پیدا ہوتا ہے مثلاً بعض
مین غلبہ علم باللہ کا اور بعض مین غلبہ اعمال صالحہ کا اور بعض مین غلبہ محبت
خالص کا اور بعض مین غلبہ ایمان کامل کا واللہ اعلم **فیض** آنحضرت صلعم
نے فرمایا اگر تولا جاوے ایمان ابوبکر کا تو ساری امت کے ایمان پر راجح آجاوے
لہذا افضل ایمانی نسبت نقشبندیہ مین غالب ہے حضرت باقی باللہ رضہ نے طریقۂ نقشبندیہ

کو انجذاب ایمان سے تعبیر فرمایا ہے **فیض** الرفیق ثم الطریق لہذا وسیلہ
مرشد اہل طریقت کو ضرور ہے کیونکہ نفس و شیطان سد راہ ہین کہ ان الشیطان
للانسان عدو مبین اور یہ نفس کا بیان ہے کہ وما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ
بالسوء **فیض** تفصیل اعمال صالحہ فرائض اور واجبات اور سنن اور مستحبات
ہین اور دائرۂ اباحت ان سب کا حاوی ہے **فیض** معاملات حصول
وقرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصول وہی اصول اربعہ نسبت
کے ہین کہ بمقتضائے نسبت معاملات قرب اوس طرز پر پیدا ہوتے ہین
فیض شروع سیر عالم امر سے یا آغاز کار عالم خلق سے معاملۂ الٰہی دونون
طرح پر ہی **فیض** مراقبہ صبح و شام معمول ہمارے حضرات کا ہے **فیض** موافق
حوصلہ و ہمت کے خیالات بھی پست و بلند ہوتے ہین **فیض** شکایت عاشقانہ
شکر بے مغنے سے بہتر ہے ؎ در بزم وصال تو بہنگام تماشا * نظارہ ز
جنبیدن مژگان گلہ دارد **فیض** مرتبہ ظلال اسماء و صفات کو نائہ عندلیب
مین مقتضیات اسماء و صفات سے تعبیر کیا ہے اور مرتبہ وجود پر کلم الکتاب
مین نور کا اطلاق فرمایا ہے ؎ اصطلاح عشق بسیار است و من دیوانہ ام
فیض فیض وجود عرش سے فرش تک سب مین ساری ہے اور تمام کائنات
نور وجود الٰہی سے درخشان ہے ؎ معجزہ ہائے عشق ست این کہ شبہا بر سر
کوئش * نگاہ بام و در از لذت دیدار می باشد * **فیض** فیض رحمت کا اکتساب
بواسطۂ اعمال مسنونہ کے موجب قربیت ہے اور وصول جنت بے توسل اس
فیض کے محال ہے **فیض** اہل ظاہر اہل باطن کے رموز سے واقف نہین
ہوتے کہ اہل الجنۃ بلہ **فیض** فیض افعال کا مشاہدہ بچشم ظاہر ہر متفکر پر عیان
ہے اور صدور افعال بمقتضائے اسماء و صفات و شیون الٰہی لاریب فیہ ہے
کل یوم ہو فی شان اوس سے مشعر ہے اور ذات بحت مین چونکہ اعتبارات
ذاتی ثابت ہین لہذا حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نے علاوہ کمالات نبوت کے

جو مقام تجلی ذاتی دائمی ہے اور یہی مقامات عالیہ فرماتے ہین فیض فیض اسرار
کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین سے متفاد ہے کاشف رموز عبدیت ہے چنانچہ
حضرت امام ربانیؒ و حضرت خواجہ میر دردؒ کمال انسانی مقام عبدیت کو
فرماتے ہین اور عشق و محبت کو زینہ وصول اس مقام عالی کا فرمایا ہے
واللہ اعلم فیض راقم دوسری بار حاضر مرادآباد شریف ہوا تھا اوس وقت
حضرت پیر و مرشد نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالے نے ہم کو معاملات حشر و نشر
وغیرہ سب دکھلائے فیض ابتدا مین تصحیح خیال ضرور ہے کہ شاہراہ وصول
الی اللہ ہے اور خواب آئینہ دار حالات باطن ہے کہ اس فوٹوگراف سے تمام
حسن و قبح اوقات بیداری کا نمایان ہوتا ہے فیض جب معاملہ خواب و
خیال سے تجاوز کرے اور بیداری مین حاجت مراقبہ نہ ہے تو اس کو
کشف عیانی سے تعبیر کرتے ہین فیض ایک بزرگ فرماتے تھے کہ جو کوئی مجھکو
دنیا مین متوجہ کردے اوس کو جنت دیتا ہون یہہ ذکر حضرت پیر و مرشد
سے سنا فیض حضرت پیر و مرشد نے ایک بار براقم سے رسالہ شہرہ آفاق
فیض رحمانی و چند صفحہ نور احمدی کے پڑھوا کر سنے فیض موافق سنت نبوی
کے ایسا فیض بھی وارد ہوتا ہے جس سے تمام تن بدن معطر ہو جاتا ہے چنانچہ
راقم بارہا اوس سے مشرف ہوا خصوصًا وقت حضوری خاص کے فیض
عرصہ ہوا کہ حضرت پیر و مرشد نے ازروی نوازش ایک معاملہ خاص سے
مطلع فرمایا تھا مجملًا یہ ہے کہ تاریخ بست و هفتم ماہ رمضان کی تھی آپ نے
حضرت کا مقام رفیع الشان ملاحظہ کیا دیر تک مدہوش پڑے رہے
معاملہ موسوی کا ظہور تھا اوس جلسہ مین راقم کو اپنے عقب مین دیکھا کہ طالب
نظر فیض اثر ہے آپ نے اوس وقت راقم سے وعدہ فرمایا فیض حضرت نے
میر نعمان اکبرآبادی و حضرت ابو العلا کو فرمایا کہ نسبت عالی رکھتے تھے فیض
حضرت پیر و مرشد نے مولوی ثناء اللہ سنبھلی خلیفہ حضرت مرزا صاحب

کی نسبت حضرت سے نقل فرمایا کہ نسبت عالی رکھتے تھے **فیض** حضرت پیرو
مرشد نے حضرت سے نقل فرمایا کہ حضرت مولوی مراد اللہ صاحب پیرومرشد
حضرت شاہ غلام رسول صاحب علیہ الرحمۃ کے نسبت بہت عالی رکھتے تھے
فیض حضرت پیرومرشد نے نقل فرمایا کہ رتیا شاہ سے کسی نے اپنا مطلب
عرض کیا کہا یہ پڑھا کرو بلم تم جیتو و ہماری اور اوس کا مطلب حاصل ہوگیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ تجوید دستخط خاص حضرت کا لکھا ہوا جو راقم کے نزدیک ہے نافع قاریان کلام اللہ ہے لہذا
موسوم بطریقہ تلاوت کر کر شائع کیا جاتا ہے اور اوس کے حواشی بھی آپ کے لکھے
ہوئے ہیں وہ بھی نقل کیے گئے فقط

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وعلی
آلہ واصحابہ اجمعین وبعد فہذہ رسالۃ تتعلق بالتجوید **فصل** فی الاظہار[1] اعلم
ان النون الساکنۃ والتنوین[2] اذا لقیا حروف الحلق نظہران وہے الہمزۃ والہاء
والعین المہملۃ والغین والحاء المعجمتین مثل من امر ورسول امین ومن ہاد وسلام
ہے ومن علم وسمیع علیم ومن غل وعزیز غفور ومن خیر و
قرۃ خاسئین **فصل** فی الاخفاء[3] وتخفی[4] النون الساکنۃ والتنوین مع غنۃ
عند ہذہ الحروف التاء الثاء الجیم الدال الذال الزاء السین الشین الصاد الضاد
الطاء الظاء الفاء القاف الکاف مثل لن تنالوا وجنات تجری ومن ثلثی اللیل
ونارا ثجاجا ومن جاء وغساقا جزاء ومن دون اللہ ودکا دکا ومنذر وصوابا
ذلک وینزل ویومئذ زرقا ومن سوء وبشرا سویا ومن شیء ولنفس شیئا ومن
صیاصیہم ورجال صدقوا ولمن ضرہ وقوما ضالین ومن طہور وقوما ظالمین و
من فئۃ وکتابا فانفذ وقوا ومن قرار وشاعر قلیلا ومن کان وفی یوم کان **فصل**
فی الاقلاب واذا لقیت النون الساکنۃ او التنوین باء تقلب میما مخفاۃ مع غنۃ
مثل من بعد والیم بما کانوا وسمیع بصیر وینبغی وانبئہم[5] **فصل** اذا لقیت المیم الساکنۃ

[1] یعنی نون را بغیر غنہ خوانند
[2] در زبر یا پیش ۱۲
[3] یعنی پنہان نون و تنوین را خوانند کہ در نون و تنوین آواز یعنی کہ غنہ گوئیز نشود ۱۲
[4] یعنی چنان خوانند کہ آواز یعنی بقدر یک الف شود ۱۲
[5] میم بسرخ بنویسند تا کہ علامت باشد بر بدل نون و تنوین بمیم ۱۲

البار فیجوز اخفارہا ویجوز اظہارہا والاخفار اولی مثل وما ہم بمومنین واذا لقیت المیم الساکنۃ میما لزم الادغام بغنۃ مثل فی قلوبہم مرض واذا لقیت غیر البار والمیم اظہرت خصوصًا عند الواو والفار مثل علیہم ولا الضالین ولہم فیہا **فصل** فی الادغام مع الغنۃ اذا لقیت النون الساکنۃ والتنوین الیار التحتیۃ والنون والمیم والواو فانہما تدغمان فیہا مع الغنۃ مثل ان یضرب یومئذ یصدر الناس من نشا حطۃ نغفر لکم من مال صراطا مستقیما من واق جنات وعیون وما اشبہ ذلک الا فی صنوان وبنیان ودنیا وقنوان وتجب الغنۃ فی المیم والنون اذا کانتا مشددتین مثل عم وثم وان الجنۃ وما اشبہ ذلک **فصل** فی الادغام بلا غنۃ اذا لقیت النون الساکنۃ والتنوین الرار واللام تدغمان فیہا بلا غنۃ مثل من ربہم غفور رحیم من لدنا ہدی للمتقین **فصل** فی ادغام المثلین یدغم کل حرف ساکن فی مثلہ مثل فما ربحت تجارتہم ان اضرب بعصاک الحجر مالیہ ہلک وقد دخلوا بالکفر وہم قد خرجوا بہ وما اشبہ ذلک الا فی مثل آمنوا وعملوا الصالحات وفی یوم کیلا تذ ول المدۃ فانہ لا یجوز الادغام فی مثل ذلک **فصل** فی ادغام المتقاربین تدغم التار مثل ما عبدتم وکدت والذال فی الظار مثل اذ ظلمتم واللام فی الرای مثل وقل رب وبل ران وما اشبہ ذلک وتظہر فی بل ران وفی قیل من راق فی روایۃ حفص وتدغم البار فی المیم والثار فی الذال مثل یا بنی ارکب معنا ویلہث ذلک عند عاصم لا غیرہ **فصل** فی تفخیم الرار وترقیقہا ان الرار تفخم اذا کانت مفتوحۃ او مضمومۃ مثل ربنا ورزقوا وترقق اذا کانت مکسورۃ مثل رجال ورزقا ہذا اذا کانت متحرکۃ واما اذا کانت ساکنۃ فان کان ما قبلہا مفتوحا او مضموما مثل قرنیۃ وقربانا فخمت وان کان ما قبلہا مکسورا رققت مثل فرعون ومریۃ الا اذا کانت الکسرۃ عارضۃ فانہا تفخم مثل ان ارتبتم ام ارتابوا او وقعت الرار قبل حرف من حروف الاستعلاء وہی خص ضغط قظ فانہا تفخم کذلک مثل قرطاس ومرصاد وفرقۃ واختلف فی رای فرق

وان کان ما قبلها یاء ساکنة ترقق فی الوقف مثل خیر وسیر وان لم یکن ما قبلها یاء
بل ساکن آخر وکان ما قبله مفتوحا او مضموما فخمت مثل القدر والیه ترجع الامور
فان کان مکسورا رققت مثل ذکر وشعر وغیرهما **فصل** اللام ترقق فی جمیع المواضع
الا فی لفظة الله واللهم فانها تفخم اذا کان ما قبلها مفتوحا او مضموما مثل والله یحب المحسنین
ختم الله وعبد الله وقال الله ویفعل الله وما اشبه ذلک وان کان ما قبلها
مکسورا ترقق سواء کانت من نفس الکلمة او غیرها مثل بسم الله وبالله ولله وآیات الله
وغیر ذلک **فصل** فی هاء الضمیر اعلم ان القراء یصلون الهاء اذا کان ما قبلها
وما بعدها متحرکا وحقیقة الصلة زیادة یاء او واو مدتیة مثل له وبه فان کان ما قبلها
ساکنا لا یوصل مثل علیه وفیه ومنه الا ابن کثیر فانه یوصل وحفص معه فی فیه
مهانا فقط ولا توصل فی یرضه لکم الا عند البعض والبعض یسکنونها وتوصل فی مثل
نؤته ویؤده ونوله ونصله وما اشبه ذلک **فصل** فی تفخیم حروف الاستعلاء
السبعة والمطبقة خصت بالتفخیم اشد وهی الخاء المعجمة والصاد المهملة والضاد المعجمة
والغین المعجمة والطاء المهملة والقاف والظاء المعجمة **فصل** فی المد حروف المد
وهی الالف والواو والیاء الساکن المجانس لها حرکة ما قبلها فانها اذا التقیت
همزة فی کلمة واحدة تمد وتسمی مدا متصلا واجبا مثل اولئک وملائکة وجاء وشاء
وسوء وجیئ وما اشبه ذلک وان کانت الهمزة فی کلمة وحروف المد فی کلمة اخری
ویسمی مدا منفصلا فیجوز مده وقصره مثل بما انزل ویا ایها الناس وقالوا آمنا وفی
امها وما اشبه ذلک واذا التقیت حرفا ساکنا وقفا ووصلا تمد ساکنة مدا لازما
مثل آلآن وقل آلذکرین واذا کانت ساکنة بنفسها تسمی مدا لازما خفیفا مثل
الم طسم ص ق حمعسق ن وسببه السکون لا ینفک عنه وقفا ووصلا واذا التقیت حرفا
ساکنا وقفا لا وصلا فانه یجوز فیه الطول والتوسط والقصر مثل یعلمون ونستعین وما اشبه
ذلک وتسمی ذلک المد مدا عارضیا ولنا مد آخر عارضیا مد عسم ومنظر ومد بدل ومد
تمکین مثل المد اللازم المظهر کحروف المقطعات وهی الم المص الر کهیعص طسم طس

یس ص حم حمعسق ق آن ومثل المد اللازم المدغم مثل والصافات ولا الضالین
وما اشبہ ذلک مثل المد العارض المدغم الرحیم ملک والصیف فلیعبد واعلے
قرارۃ ابی عمرو مثال مد البدل آمن وآزر وآتینا وما اشبہ ذلک ومثال
مد التمکین واذ احییتم وتحیۃ ومعاذیرہ والذی یکذب وما اشبہ ذلک حروف المد تمد وقفا لا وصلا
مثل موت وخوف وبیت وصیف وشیئ وما اشبہ ذلک واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ علم نافع ہے علی کہ رہ بحث نہایہ جہالت ست ❊ **تعلیم** منجملہ تحریر
حضرت کے بنام راقم ایک یہ عبارت ہے از فضل رحمن بہ میان نور احسن
سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اما بعد الحمد للہ باید کہ موافق سنت عمل نمودہ
باشند ہمین کافی ست **تحقیق** کیمیا رسعادت مین حرف ضاد کو مشابہ حرف
ظا لکھا ہے اور فوائد الفواد مین ہے کہ ضاد مخصوص رسول علیہ السلام سے ہے
رسول الضاد ارسل علیہ الضاد واللہ اعلم **تنقیح** فرقہ ناجی وہی ہے جو اجماع
اہل سنت وجماعت پر قائم ہے ورنہ ہفتاد و دوملت جو اس امت مین ہین
وہ بھی مستند انیا قرآن وحدیث کو جانتے ہین اور آیات واحادیث خلاف
مشرب اپنے سکے تاویل کرتے ہین تو ہفتاد و دوملت مین داخل وہی لوگ
ہین جو فہم وقرارداشت صحابہ وتابعین وغیرہ اکابر کو جب پر اجماع ہے پیشوا نہین
مانتے وما انا علیہ واصحابی سے اجماع کی طرف بھی ایما ہے فافہم **تاویل** دوزخ
ہل من مزید پکاریگی جب اللہ تعالی اپنا قدم رکھے گا بس بس کرے گی ظاہر
ہے کہ اپنے دشمنون کو پامال کیا کرتے ہین **نقل** ہے کہ حضرت خواجہ میر دردؒ
کو ایک فاقہ مہینہ بھر کا اور ایک پندرہ روز کا ہوا تھا آپ فرماتے تھے کہ فقیر
مدت ڈیڑہ فاقہ مین فقیر مشہور ہوگیا **نقل** ہے کہ حضرت خواجہ میر دردؒ کے مکان
مبارک مین اجزا صحیح بخاری کے باحتیاط رحلون پر رکھے تھے آپ مطالعہ فرمایا
کرتے تھے کسی نے کوئی مسئلہ بخاری کا دیکھنا چاہا آپ نے فرمایا کہ مسئلہ

اور کہین جاکر دیکھو فقیر کے ہان تو صحیح بخاری فیض حاصل کرنے کے واسطے
رکھی ہوئی ہے **نقل** ہے کہ شاہ عالم بادشاہ حاضر خدمت بابرکت
حضرت خواجہ کے ہوا بسبب کسی عارضے کے موافق دستور مجلس کے بیٹھنا کا
چارزانو بیٹھ گیا آپ مراقب تھے کسی مرید نے آپ کے آگاہ کیا الا اس غلام
عقب بادشاہ کے کھڑا تھا اوس نے جواب دیا کہ عذر مین اس طرح نماز سے
جائز ہے آپ نے فرمایا کہ نماز مین جائز ہے فقیر کے ہان مستحب بھی نہین **معمول**
نماز اشراق بھی معمول ہمارے حضرات کا ہے اور بعد سنت فجر کے تھوڑا لیٹ کر
آپ فرض کو ادا فرماتے ہین **نکتہ** حضرت فاروق اعظم رض کو صفت کلام سے
مناسبت خاص تھی اور موافق آپ کی راے کے بارہا وحی نازل ہوئی
نقل ہے کہ ایک بزرگ نے بعد انتقال آپ کے خواب مین دیکھا انتقال کو
کئی برس گذرے تھے آپ نے فرمایا کہ مین اب محاسبہ سے فارغ ہوا ہون
سو یہ بھی وہی مناسبت کلام ہے اور حساب و کتاب بہانہ ہمکلامی کا تھا
درمیان محب و محبوب کے **بشارت** راقم نے قبل حضوری خدمت کے
حضرت کو ایک عریضہ لکھا تھا اوسپر یون تحریر فرمایا کہ ہمیشہ شاکر باشند
فقط ہمین کار است کہ بنمودن او مردان بہ مقصد رسیدہ اند بعونہ تعالی شما
ہم خواہند رسید اور اسی عریضہ پر راقم کو فرزند صالح تحریر فرمایا فقط ت احب الصالحین
ولست منہم ÷ لعل اللہ یرزقنی صلاحا ÷ **وظیفہ** درود تاج و درود لکھی حضرت
نے پڑھنے کو عنایت فرمایا تھا واسطے افادہ عام کے نقل کیا جاتا ہے
درود تاج اللہم صل علی سیدنا و مولانا محمد صاحب التاج والمعراج والبراق
والعلم دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم اسمہ مکتوب مرفوع مشفوع
منقوش فی اللوح والقلم سید العرب والعجم جسمہ مقدس معطر مطہر منور فی البیت
والحرم شمس الضحی بدر الدجی صدر العلی نور الہدی کہف الوری مصباح الظلم جمیل الشیم
شفیع الامم صاحب الجود والکرم واللہ عاصمہ وجبریل خادمہ والبراق مرکبہ

والمعراج سفرہ وسدرۃ المنتہیٰ مقامہ وقاب قوسین مطلوبہ والمطلوب مقصودہ
والمقصود موجودہ سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین انیس الغریبین رحمۃ
للعالمین راحۃ العاشقین مراد المشتاقین شمس العارفین سراج السالکین
مصباح المقربین محب الفقراء والمساکین سید الثقلین نبی الحرمین امام القبلتین
وسیلتنا فی الدارین صاحب قاب قوسین محبوب رب المشرقین والمغربین
جد الحسن والحسین مولانا ومولی الثقلین ابوالقاسم محمد بن عبداللہ نور من نور اللہ
یاایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ واصحابہ وسلموا تسلیما **درود لکھی**
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد رحمۃ اللہ
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد فضل اللہ
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد خلق اللہ
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد علم اللہ
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد کلمات اللہ
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد کرم اللہ
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد حروف کلام اللہ
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد قطرات الامطار
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد اوراق الاشجار
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد رمل القفار
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد ماخلق فی البحار
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد الحبوب والثمار
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد اللیل والنہار
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد مااظلم علیہ اللیل واشرق علیہ النہار
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد من صلی علیہ
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد من لم یصل علیہ

اللهم صل وسلم علی سیدنا و مولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد انفاس الخلائق
اللهم صل وسلم علی سیدنا و مولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد نجوم السموات
اللهم صل وسلم علی سیدنا و مولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد کل شئ فی الدنیا
والآخرة صلوات الله تعالی و ملائکته و انبیائه و رسله و جمیع الخلائق علی
سید المرسلین و امام المتقین و قائد الغر المحجلین و شفیع المذنبین سیدنا و مولانا
محمد وعلی آله واصحابه وازواجه وذریاته واهل بیته واهل طاعتک اجمعین
من اهل السموات والارضین برحمتک یا ارحم الراحمین ویا اکرم الاکرمین وصلی الله
علی سیدنا محمد وآله واصحابه اجمعین وسلم تسلیما دائما ابدا کثیرا والحمد لله رب العالمین

بسم الله الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **جواہر قدس** ہے تذکرہ شیخ محمد احسان علیہ الرحمۃ فی ذکر حضرت خواجہ ضیاء الله
خلیفہ حضرت قبلہ عالم رضی الله عنہما کا دو مقام پر تحریر کیا ہے لہذا نقل کیا جاتا ہے دریں رسالہ
خواجہ ضیاء الله کشمیری بخدمت آنحضرت مرید شد سبب ارادت او این بود کہ
شبے در واقعہ پیغمبر خدا را دید کہ دست حضرت صدیق اکبر رض را گرفتہ در مسجد
در آمدند دران مسجد حضرت خلیفۃ الله بودند حضرت خاتم الرسل از حد زیادہ کرم بر
حضرت خلیفۃ الله می نمایند و از نہایت مہربانی بوسہ بر پیشانی ایشان
می دہند بمجرد بوسیدن جناب رسالت صورت قیوم رابع و صورت حضرت
سید المرسلین یکے شد درین اثنا حضرت ابوبکر خطاب بخواجہ ضیاء الله کردہ فرمودند
کہ حکم حضرت پیغمبر خدا چنین است کہ پیش شیخ محمد زبیر رفتہ مرید شوی کہ او
قطب جہان و قیوم زمان است روز دیگر خواجہ ضیاء الله بخدمت حضرت
خلیفۃ الله آمدہ مرید شد آنجناب عنایت بے غایت بر خواجہ ضیاء الله داشتند
و می فرمودند کہ او فخر کشمیر است اور دوسرے مقام پر لکھا ہے کہ از جملہ خلفائے
حضرت خلیفۃ الله بکمال ورع و تقوے و اتباع سنت سنیہ این طریقہ علیہ
احمدیہ معصومیہ موصوف است آنحضرت مہربانی بسیار از حد زیادہ کہ خارج

تحریرست بر خواجہ داشتند و بشارات عمدہ مثل ولایت صغری و کبری و
علیا و کمالات نبوت بلکہ تا حقائق ثلثہ وغیرہ بخواجہ عنایت فرمودند بخلافت
خود سرافراز ساختہ اند و کرات و مرات از زبان مبارک آنحضرت در حق
خواجہ شنیدہ شدہ است کہ مے فرمودند کہ وے در محبت و اعتقاد عدیم المثل
است انتہی **معاملہ** تاریخ بست و ہشتم ماہ مبارک رمضان ۱۳۰۴ھ تھی کہ راقم
کو بعد عشا کے ایک مقام عالی معاینہ مین آیا ظہور نسبت بابرکت حضرت پیر و مرشد
کا معلوم ہوا وہ کیفیت عیانی اور فیضان معطر تقریر و تحریر سے افزون ہے
بعد ازان بذریعہ عرضداشت کی آنجناب کو اطلاع کی جواب مین دستخط خاص سے تحریر فرمایا کہ یہ بہت بڑی
بشارت ہے و للہ الحمد **فیض** حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ امام بخاری و
مسلم سلطان المشائخ کو نہین پاتے اور حضرت نے بھی ایسا ہی فرمایا **دعوت**
وہ مقام جس کی طرف آنحضرت صلعم نے خاص و عام کو دعوت کی ہے جنت
ہے **اختلاف** حضرت مجدد رضی اللہ عنہ تجلی ذات بحت کے قائل ہین اور
حضرت خواجہ میر دردؒ تجلی ذات بے حیلولہ اسما و صفات جائز نہین رکھتے
واللہ اعلم **ف** ذات و صفات مین لا عین و لا غیر قول قدیم ہے **فیض**
اہل عبادت ہون یا اہل ریاضت جس کے معاملات عالی تر اوسی کی نسبت
فائق ہے **لطیفہ** ارواح مشائخ پر فاتحہ پڑہنے سے فتح باب جلد ہوتا ہے
نکتہ پیش طاق وصول جس قدر بلند ہوگا معاملات بھی عالی ہون گے
معرفت اتباع سنت ہر ذیل کی نسبت مین عجب معاملہ پیدا ہوتا ہے
حسنات الابرار سیآت المقربین **ف** جب تک حضوری آنحضرت صلعم
کی نہو سلوک ناتمام ہے **تحقیق** طریقہ احسنیہ کے بیان مین ایک مکتوب انتباہ
فی سلاسل اولیاء اللہ مین نظر سے گذرا **تفصیل** حضرت شاہ غلام علی صاحب
نے طریقہ مظہریہ مین ارشاد مفصل فرمایا لہذا اون سے بھی طریقہ جدید پیدا ہوا
چنانچہ آپ کو الہام بھی ہوا تھا **ف** ہاتف غیب مشہور ہے اور بعض اکابر نے

فرمایا کہ اللہ تعالے اولیاء اللہ سے بخلق صورت کلام کرتا ہے **ف** نعمائے بہشتی
کا اس عالم مین آنا قصہ حضرت مریم سے ظاہر ہے اور اولیاء اللہ سے بھی یہ
کرامت منقول ہے **ارشاد** سلوک مصطلح اگرچہ تمام ہو جائے معاملات الٰہی
کی انتہا نہین ہے قصۃ العشق لا انفصام لہا ** نکتہ** میدان وسیع واسطے دیدار
رب الارباب کے تمام جنات کے مافوق ہے تو سب اہل جنت اپنے
اپنے مقام سے عروج کرکے اوس میدان مین جمع ہون گے اور بحسب مراتب
بٹھلائے جائینگے کہ انزلوا الناس منازلہم اوس وقت عرش سے حجاب
اوٹھا دیے جائینگے اور قبل دیدار ایک مینہہ خوشبو کا برسیگا اور دور
شراب طہور بھی ہوگا اور ہر ایک اوس کو اپنے سے اس طرح اقرب دیکھے گا
اور باتین کریگا کہ ایک کی دوسرے کو خبر نہ ہوگی اور دیدار الٰہی مین ایسے مستغرق
ہون گے کہ تمام نعمائے بہشتی کو اوس کے روبرو فراموش کرینگے افاز نا اللہ
وایاکم بہذہ النعمۃ العظمی بجاہ حبیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **ذوق طاعت** مشتمل ہے ابواب ثلثہ پر
باب اول قال اللہ تعالی اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم وقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم التوحید راس الطاعات واختلف المشائخ
فی اقسام التوحید وحدودہ فقال واحد منہم التوحید اسقاط الاضافات واقوالہم
کثیرۃ جدا کما لا یخفی علی اہل الخبر وقال طائفۃ بوحدۃ الوجود مثل الشیخ محی الدین
رضی اللہ عنہ وایدہ مولانا الجامی قدس اللہ روحہ وانکشف ذلک التوحید
علی کثیر من الخواص مع صحۃ الاحوال وہم ارباب الولایۃ افاض اللہ علینا من
برکاتہم وقال بہ کثیر من العوام بمحض التقلید فضلوا واضلوا نعوذ باللہ منہم وقال
جماعۃ بوحدۃ الشہود مثل الشیخ علاء الدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ وایدہ شیخ مشائخنا
الکبار قدوۃ المقربین والابرار الشیخ احمد السرہندی قدس اللہ تعالی سرہ بل

اثبت العروج من ذلک المقام ایضا ومنہم من قال بالتطبیق بین القولین والجمع بین الضدین مثل الشیخ ولی اللہ الدہلوی رح ومنہم من قال بالتوحید المطلق من تقید الوجود والشہود وہو امام الطریقۃ المحمدیۃ خواجہ ناصر الدہلوی وخلفہ خواجہ میر درد المحمدی طریقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ولا خلاف فی مرتبۃ الاجمال ان اللہ واحد وعلیہا مدار الایمان واما اقوالہم رحمہم اللہ فمن باب التفصیل الذی ظہر علی قلوبہم لتفاوت اقدامہم فی العرفان ولا یقبل التوحید الا باقرار الرسالۃ خلافا للحکماء الفلاسفۃ وغیرہم فان الحکماء خاضوا فی بواطن عالم الاجسام فانکشف علیہم ان ذلک الاجسام اعتبارات محضۃ وزعموا ان ذلک الوجود الذی ہو حقیقۃ عالم الاجسام ہو اللہ تعالیٰ وبہ قیام العالم کما تری فی الظاہر ان الاجسام لاختلاف صورہم اعتبارات شتی ومع ذلک کلہم من العناصر الاربعۃ التی بہا ترکیب العالم کلہ فان قلت ما الفرق بین الصوفیۃ الوجودیۃ والحکماء الاشراقیین لان المنتہی واحد قلت سبحان اللہ شتان ما بینہما فان الحکماء ہجرتہم الی حقائق الاشیاء والصوفیۃ ہجرتہم الی اللہ ورسولہ ونیاتہم صالحۃ وانما الاعمال بالنیات وانما لامرئ ما نوی فمن کانت ہجرتہ الی اللہ ورسولہ الی آخر الحدیث فالحمد للہ الذی برانا من المختلفات کلہا الی ما ہو شفاء للصدور **باب ثانی** نوع دیگر از طاعت اطاعت رسول است صلی اللہ علیہ وسلم وآن مبسوط در ہمہ کتاب وسنت آیت ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ وتدوین مسائل مستنبطہ از آیات واحادیث ائمہ مجتہدین است فرمودہ اند لفقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد وماتریدی واشعری رحمہم اللہ متکفل عقائد شدند تا مبتدعے از طرف خود اختراع ایمانیات نہ کند وصوفیۂ کبار اخلاق آلہیہ واوصاف قدسیہ کہ در نفس مطمئنہ آنحضرت صلعم مودع بود بہ تصفیۂ قلب وتزکیۂ نفس پرداختہ تکمیل قرب بہ تحصیل آن فرمودند کہ قد افلح من زکاہا وقد خاب من دساہا وفلاح موعود را مشہود ایشان نمودند کہ الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ اگرچہ رویت نیست مشابہ

رویت است کاف تشبیہ اشارت بآن دارد و چون حصول این دولت وابستہ
فضل رحمانی است لہذا اہل کسب را بابن حضور عام تسلی شوند کہ فان لم تکن
تراہ فانہ یراک **باب ثالث** تیسری قسم اطاعت کی اطاعت اولوالامر کی
ہے کہ السلطان ظل اللہ تو یہ مرتبہ ظل بہی منجر طرف اوسی اصل کے ہے
اور علمانے اولوالامر سے ایک یہ مراد لی ہے جو مذکور ہوئی دوسرے مراد اولوالامر
سے اصول انسان کہ ماں باپ ہین موافق شرع کے ان کی اطاعت ضرور
ہے تیسرے مراد اولوالامر سے استاذ ہے کہ اوس کی نافرمانی سے انسان
علم ضروری سے محروم رہتا ہے چوتھے مراد اولوالامر سے مرشد ہے کہ اوسکی
اطاعت سے قرب خدا و رسول حاصل ہوتا ہے واللہ اعلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **وسعت بیان** ہے واضح ہو کہ طائفہ صوفیہ
واصلان خدا و تارکان ماسوا ہین لیکن بفحوائے ظہور کثرت در وحدت ان کے
مصطلحات علوم بہی بہت ہین چنانچہ مذکور کتب سلوک و رسائل بشرح و بسط
تمام ہین اور بعض مصطلحات اون کے ساتہہ علمای ظاہر و متکلمین کے متفق
ہین اور بعض حکما کی اصطلاح کے موافق ہین اور بعض مطابق عرف عام کے
اور بعض مصطلح خاص اون کے ہین لہذا مناسب جانا کہ مشتے از خروار تحریر کرے
فہم من فہم ۔ مطرب عشق عجب ساز و نوائے دارد ۔ نقش ہر پردہ کہ زد راہ بجائے
دارد ۔ وہو ہذا سیرت جذب و سلوک سیر و طیر صحو و محو تلوین و تمکین
سیر مستدیر و مستطیل سیر قدمی و نظری معیت و اقربیت عینیت و اتحاد
اثنینیت و امتیاز ظلال و مقتضیات و آثار صفات ثمانیہ صفات ثبوتیہ و سلبیہ
شیون ذاتیہ لطائف عشرہ ہیئت وحدانی کمالات ولایت و نبوت
حقائق انبیاء و آلہیہ حضور و شہود جذبات و واردات سکینہ و جمعیت وقوف
قلبی و عددی و زمانی پاس انفاس وجود و عدم فنا و بقا عروج و نزول

یافت و نایافت تجلیات دقائق معارف صباحت و ملاحت تجلی
برقی و دائمی حسن صورت و سیرت تجلی نوری و صوری ایمان حقیقی
نسبت احسان دائرۂ امکان عالم مثال تجدد امثال مراقبہ مشاہدہ
مکاشفات الہام القای رحمانی و ملکی خواطر شیطانی و حدیث نفسانی محاضرہ
مجاہدہ حال و مقام ذوق شوق کشف و کرامت نسبت مرادی و مریدی
فتوح غیب و شہادت صلاح قلب اطمینان نفس اعتبارات
مبادی تعینات لاتعین اصل و ظل عکوس ولایت عامہ و خاصہ
ولایت صغری و کبری و علیا ولایت ایمانی و عرفانی و احسانی عالم امر
عالم خلق محکم و متشابہ رموز مقطعات کفر طریقت اسلام حقیقی حجب ظلمانی
و نورانی اسم ذات نفی اثبات عرض و طول نسبت دوام آگاہی
ملک و ملکوت اجسام و ارواح پرداخت نسبت کسب و وہب محبت
ذاتی و صفاتی شریعت طریقت حقیقت معرفت تجلی و استتار بطون و ظہور
سلطان الاذکار سیر مرادی ریاضت و عبادت نسبت ادراکی و کشفی
و جہلی وصول الی اللہ اویسیت ضمنیت فاتحہ مشائخ علم لدنی سیر
الی اللہ و فی اللہ و من اللہ باللہ انتفائے انا نفی خواطر جمع و فرق جمع الجمع
غلبت و استغراق و بیخودی اضمحلال و استہلاک رنگ و بیرنگی قرب
نوافل و فرائض وجود و شہود قطبیت غوثیت فردیت خلت
محبوبیت صرفہ محبت و محبوبیت ممتزجہ عاشقی و معشوقی کشف وقائع
وجدان و عیان قرب امامت و خلافت اجازت مقیدہ و مطلقہ شرح صدر
جہل و نکارت فیض و برکت آزادگی و مشیخت اولیائے عزلت و عشرت
ارادت حقیقی طلب صادق ذکر جنانی و لسانی نسیان ماسوا فطرت و
خلقت سماع اصالت و تبعیت فوائد و زوائد اصول و فروع نفس ناطقہ
مصالح کلی و جزئی مشارب و اقدام استعداد فیض زمانی و مکانی علم و حکمت

جمع وقبول ہمت تصرف حلقۂ توجہ اوراد و وظائف ذکر و فکر
کیف و بے کیف حدوث وقدم کلام و رویت تصفیہ و تزکیہ و
تجلیہ خلوت و جلوت فقر و درویشی روبحق روبخلق رابطہ انوار
اسرار اشارات حواس خمسہ تقید و اطلاق قبض و بسط سیر
آفاقی و انفسی کمالات رسالت و اولوالعزمی محمدیت خالصہ طفرہ لمعان
وصفا سوز و گداز راز و نیاز عبودیت عبدیت الوہیت تجلی افعال
آداب تخلق باخلاق اللہ اذکار و اشغال تخفیف بار وغیرہ بہت سے
اصطلاحات ہین کل حزب بالدیہم فرحون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوۃ آنکہ یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **غنیمت باردہ** بیان مناقب
طریقۂ حضرات مین بقدر ضرورت تحریر ہوتا ہے ازانجملہ یہ منقبت اکثر خاص و
عام پر ظاہر و باہر ہے کہ اس طریقے کے حضرات مین جو معاملات عالیہ دیکھے
اور سنے جاتے ہین فی زماننا کمیاب تر ہین چنانچہ کسی قدر ضمن رسائل مین
راقم کے مذکور ہوئے ازانجملہ یہ جامعیت اس طریقے کی ظاہر ہے کہ طریقہ محمدیہ
مروجہ حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ کہ باعتبار اون کے عصر کے خاتم الطرق
اور جامع کمالات قدما و متاخرین بلطف تمام ہے اوس کے فیوض و برکات
بجز ہمارے حضرات کے فی زماننا معلوم نہین ازانجملہ یہ اقربیت و سہولت اس
طریقہ کی مفید عام ہے کہ مراقبات دور و دراز و معمولات طول و طویل ایسے نہین
جس سے حوصلہ و ہمت اہل طلب کی پست ہو جائے بحکم بشروا ولا تنفروا و یسروا
ولا تعسروا عجب لطف سے وصول و حصول ہوتا ہے اور بسبب اتباع سنت
قرب خدا و رسول سے لوگ بہرہ ور ہوتے ہین ازانجملہ یہ خصوصیت اکثر تحریر
سے ہویدا ہے کہ معارف و فوائد اس طریقۂ جامع کے اکثر موافق عقل و نقل
و عرف کے خاص فہم و عام پسند اور باعث مزید اعتقاد و تصدیق کمالات

اولیای سابق ومتاخرین اور باایں ہمہ بجائے خود ایک جدت بھی رکھتے ہین آز انجملہ یہ لطف خاص ہے کہ اکثر مصطلحات کتاب وسنت کا بیان اس طریقے مین اصل اصول قرار دیا گیا ہے اور بضرورت افہام وغیرہ اور اصطلاحات کو بھی صرف تحریر کیا ہے ؎ چہ رامی زند این مطرب مقام شناس ✤ کہ درمیان غزل قول آشنا آورد ✤ آز انجملہ یہ قرب جو اس طریقہ کو اپنی اصل سے بحکم اول با آخر نسبتے دارد ثابت ہے لہذا ہمارے حضرات اون رسوم سے جو موجب خردہ گیری خلق ہوتے ہین بالکل برکنار رہین اگرچہ خواہ مخواہ ہر ایک رسم وعادت کو داخل کفر وشرک بھی نہین جانتے آز انجملہ فروغ اس طریقہ کا اس سے روشن ہے کہ بسبب اتباع سنت وحسن اخلاق حضرات کے اون کی عقیدت اور محبت کو عام نظرون مین قبول تمام ہے کہ علاوہ اہل کمال کے ہر فن کے لوگ اکثر اون کے نیازمند اور بیان اوصاف مین ترزبان ہین للراقم ؎ مرید ہوتے ہین سب رند وپارسا اوس کے ✤ بھری ہوئی ہے شراب طہور آنکھون مین ✤ بالجملہ اس بیان مجمل سے بہت سے امور مفصل ہو سکتے ہین والسلام والاکرام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **شرح صدر** ہے **لطیفہ** حضرت پیر ومرشد نے فرمایا کہ سیادت بنی فاطمہ کے بنظر نطفۂ پاک آنحضرت صلعم کے ایسا شرف ہے جو کسی کی اولاد مین نہین **نقل** ایک بزرگ کا قول ہے کہ مین نے تیس لوگ صحابۂ کبار سے پائے کہ اون کو اپنے اوپر خوف نفاق کا تھا تذکرہ اس عرصہ مین جو اتفاق حضوری خدمت حضرات کا ہوا بحسب شمار گیارہوین بار زیارت حاصل ہوئی بعض ملفوظات جو فرمائے تحریر ہوتے ہین فرمایا ایک بار مجھکو تشنگی غالب تھی اوس وقت ایک فیض آیا جس سے تمام سینہ خنک ہو گیا مانند برف کے فرمایا اولیا زیر قدم انبیا کے ہوتے ہین اور بعض اولیا اللہ کے قلب مین

سب انبیاء اولوالعزم کا فیض ہوتا ہے ایک صاحب نے عرض کیا وجود و
شہود مین کیا فرماتے ہین فرمایا ہمارے حضرت کے ملن ان باتون کا ذکر نہ تھا
مسئلہ مسائل کا ذکر رہتے تھے فرمایا افسوس لوگ آداب شریعت کا بتانا نہین کرتے
ایک بزرگ کسی کو اولیاء اللہ سنکر اون کی زیارت کو گئے دیکھا کہ اونہون نے
اول پانے حبیب مسجد مین رکھا وہ پہر کر چلے آئے فرمایا کہ لوگ بعض شخص کو برا
جانتے ہین اور اوسی شخص پر انوار آلہی برستے ہوتے ہین فرمایا راقم سے کہ تمسے
اور حضرت مخدوم جہانیان رح سے بہی ملاقات ہوتی ہے عرض کیا ایک بار
دیکھا تہا آپ نے اون کی مدح فرمائی فرمایا شاہ نصیر الدین صاحب مجاہد
خلیفہ حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ کے تہے **نقل** مین کے لوگ
قرآن شریف کو سن کر گریہ کرتے تہے حضرت ابوبکر رض نے فرمایا کہ ہم بہی ایسا
کرتے تہے پہر سخت ہو گئے دل **ف** تہذیب اخلاق باعث حسن معاش
و تصحیح اعمال موجب حسن معاد ہے کونوا بقبول العمل اشد اہتماما من العمل قول حضرت
مرتضے علی کرم اللہ وجہہ کا ہے **نقل** فرمایا آنحضرت صلعم نے تین شخص
مرفوع القلم ہین مجنون اور طفل نابالغ اور نائم حتے کہ عذر ساقط ہو **وارد** توارد
عرفان جائز ہے الصوفیۃ کنفس واحد **سر** فضیلت بعض کی بعض پر ثابت
ہے اور فضیلت کلی خصائص جزئیہ پر حاوی ہوتی ہے **عرفان** اگرچہ احاطہ
اوس کا عام ہے لیکن مقام خاص بہی ثابت ہین چنانچہ عرش اور کعبہ اور
دل مومن اور جنات عدن وغیرہ ؎ ان تلت یاریح الصبا یوما الی ارض الحرم ؎
بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم ؎ من وجہہ شمس الضحے من خدہ بدر الدجے ؎
من ذاتہ نور الہدی من کفہ بحر الہمم ؎ **مثال** مثل واسطے اللہ تعالے کے
ممتنع ہے اور مثال جائز ہے کہ ولله المثل الاعلی تو وہ مثل اعلی سارے کائنات
مین یہی انسان کامل ہے جو اشرف مخلوقات آلہی ہے اور اصل کل و افضل
رسل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین تو گویا اللہ تعالے ان الفاظ کے پردہ مین

آنحضرت صلعم سے فرماتا ہے کہ میری مثال تم سے ہے والله ورمن قال
سے گر تجلی ذات خواہی صورت انسان ببین ✤ ذات حق را آشکارا اندرو
خندان ببین ✤ ف قرب صلاح وشہادت وصدیقیت تمام اولیاء الله
مین دائر ہے علی تفاوت الاقدام تاریخ دوازدہم ذی الحجہ ۱۲۴۹ سنہ یک ہزار
و دو صد وچہل و نہم مین اعلی حضرت شاہ آفاق رضے الله عنہ نے اجازت نامہ
حضرت کو بھیجا تھا چنانچہ لفافہ پر تاریخ مذکور ثبت ہے رسائل ہذا مین
اگر کوئی شک وشبہہ ناظرین کو ہووے تو کسی عبارت سے انہین رسائل
کی حل ہو سکتا ہے اور اگر کوئی مافی الضمیر اپنا دیکھا چاہے تو جواب شافی
حاصل کر سکتا ہے والله اعلم

بسم الله الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ بزم نشاط ہے للراقم سے کچھ ہی جسم وروح کو
یان ارتباط ہے ✤ عالم تر نے ظہور سے بزم نشاط ہے ✤ حضرت نے فرمایا
کہ چار گھڑی مسئلہ مسائل کا ذکر کرنا افضل ہے رات بھر کے عبادت کرنے
سے الخ چہ حضرت مجدد الف ثانی رضے الله عنہ فرمودہ اند کہ علم الیقین اولیا
مشکل می شود تناقض لقول مجمع علیہ صوفیہ کہ علمائے ظاہر نیز بآن قائل اند
ندارد و نفی مشاہدہ بطور سے نباید دانست کہ خلاف سلف وخلف لازم آید والحمد
لله کہ فقیر راقم ہر چند علم رسمے بقدر ضرور دارد و کتب تصوف وسلوک را از
ہیچ استادے نخواندہ محض تصرف باطن حضرات ست کہ دقائق انوار را
برمن منکشف ساختہ و بعجائب اسرار نواختہ لہذا سطرے چند در معانی قول مذکور
می نگارد امید کہ منظور نظر ارباب ذوق افتد منہا ہر گاہ علم الیقین صورت پذیر
آمد مقصود حاصل ست زیرا کہ گرفتاری ایقان است نہ ارباب وہم وگمان
منہا مفہوم کلام حضرت شیخ ورائیت اوست تعالی شانہ پس این ہم مستلزم
نفی مشاہدہ باطن نیست زیرا کہ اہل نظر قائل تقید او در صورت وشکل وشبہہ نیستند

بلکه ظهوری از ظهورات الٰهی در منظر دل می شناسند منها کلام حضرت شیخ که
برین نهج واقع شده بمقتضائے نسبت آنجناب ست و ارباب نسبت
مع الله بحسب معاملهٔ ایشان بارب خود کلام می فرمایند چون نسبت انبیا
که جهت نزول در ان لازم است برایشان غلبه داشت ازینجاست که
مشاهده باطن را بآن رتبه نمی سنجند منها مشکل گفتن دلالت بر تجلی دارد که ظهور
شے در مرتبهٔ ثانیست منها بحسب اختلاف اوقات که تجلی کل یوم هو فی شان
ازان مشعر است سخنهای مختلف از دهن عارف کامل که ترجمان الٰهی ست
می برآیدے این طائفه گویا بزبان دگراند منها مراد ازین مشاهده تجلی صوری
کفر طریقت که در صور این عالم جلوه می نماید گرفته باشند و آن معامله دیگر است
که رایت ربی فی احسن صورة منها مقتضائے کلام حضرت شیخ غیرت محب بمحبوب
خود است کما قیل ؎ غیرت از عشق برم روی تو دیدن ندهم + گوش را نیز
حدیث تو شنیدن ندهم + منها منظور از بیان نگهداشت مصلحت کلی است
و سنت انبیاست که دعوت ایشان باموری باشد که در ان خواص حکم
عوام دارند منها تجلی هر سالک بحسب علم اوست بآن سبحانه و تعالی نه مناسب
رتبهٔ الوهیت پس صحیح آمد که علم الیقین مشکل مے شود والله اعلم **رباعیات**
حضرت درد علیه الرحمة کی علم الکتاب سے نقل هوتی هین واسطے تفریح خاطر احباب کے

رباعی

هستی و عدم خراب میخانهٔ اوست — امکان و وجوب مست پیمانهٔ اوست
چشم دل تو اگر حقیقت بین است — هر ذرهٔ خلق روزن خانهٔ اوست

گر باد نسیم مست بوے تو گذشت — در فصل بهار محو روے تو گذشت
یا رب چه قدر بخلق نزدیک تری — هر کس که ز خود گذشت سوی تو گذشت

آن دل که همه وقت بحق آگاه است — خالی ز خیالات گدا و شاه است
در دیدهٔ مردمان اهل تحقیق — مصراع دگر ز بیت الله است

از ہر بد و نیک چون خوش و شاد شدیم ‌‌ وارستہ ز خار و گل چو شمشاد شدیم
یعنی دل را کہ باعث تفرقہ بود ‌‌ بستیم بزلف یار و آزاد شدیم

در عجز بسا ز کبریائیم ہمہ ‌‌ در کسوت فقر با غنائیم ہمہ
ما درویشان بسان اکسیر ای درد ‌‌ خاکیم اگرچہ کیمیائیم ہمہ

یک عمر قدم براہ افسانہ زدیم ‌‌ یک چند در کعبہ و بت خانہ زدیم
المنۃ للہ کہ آخر ای درد ‌‌ در میکدہ آمدیم و پیمانہ زدیم

کیفیت چشم تو بخاطر جا کرد ‌‌ مستغنیم از کشمکش صہبا کرد
بر دل چو نظر فتاد از خود رفتم ‌‌ این شیشہ مگر نشئہ مے پیدا کرد

آن جلوہ کہ از طاق شعورم افگند ‌‌ بر خرمن ہوش برق طورم افگند
تا پردۂ راز اقربیت نہ درد ‌‌ نزدیک شد آن قدر کہ دورم افگند

آن جلوہ بہ دیدہ یار خواہد گردید ‌‌ رازش ہمہ آشکار خواہد گردید
با آئینہ ایم و خود پرست ست نگار ‌‌ ناچار بما دوچار خواہد گردید

تا بندہ آن حسن و جمالیم ہمہ ‌‌ وارستہ ز ہر فکر و خیالیم ہمہ
مستقبل و ماضی علما می دانند ‌‌ ما درویشیم مست حالیم ہمہ

بے لشکر و فوج بادشاہی کردیم ‌‌ بر مسند فقر کبریائی کردیم
ای درد بدولت فقیری این جا ‌‌ در کسوت بندگی خدائی کردیم

نسبت ہمارے حضرات کی عجب مجموعہ ہے کہ سالکان طریقہ کو بحسب استعداد اون کے اس طریقہ مین نسبت پیدا ہوتی ہے اور بعض کی نسبت بہ نسبت بعض کے جامع تر ہوتی ہے اور اصل رتبہ ہی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوۃ آنکہ چونکہ صوفیہ کبار عقائد مین تمام اہل سنت و جماعت سے اور اعمال مین صلحا و علماسے اور اخلاق مین اکثر حکما و عقلا سے متفق ہین اور جامع ان تمام مقاصد کی حدیث شریف ہے لہذا راقم نے مناسب جانا

کہ مشارق الانوار سے احادیث متفق علیہ کہ اصح بالاتفاق ہین اقتباس کری
تاکہ ہر نہج کے لوگ اوس سے بہرہ ور ہوسکین لہذا نام اس خلاصہ کا
انوار المشارق رکھا اور احکام مندرجہ احادیث کو کتب فقہ سے دریافت
کرنا چاہیے **الباب الاول ابن عباس** من ابتاع طعاما فلا یبعہ حتے
یستوفیہ **ابن عمر** من ابتاع نخلا بعد ان تو بر فثمرہا للذی باعہا الا ان یشترطہا
المبتاع ومن ابتاع عبدا فمالہ للذی باعہ الا ان یشترط المبتاع **عائشۃ** من
ابتلی من ہذہ البنات بشیء فاحسن الیہن کن لہ ستراً من النار **انس** من احب
ان یسال عن شیء فلیسال فلا تسالونی عن شیء الا اخبرتکم ما دمت فی مقامی
ہذا **عائشۃ** من احدث فی امرنا ہذا ما لیس فیہ فہو رد **ابن مسعود** من احسن
فی الاسلام فلا یواخذ بما عمل فی الجاہلیۃ ومن اساء فی الاسلام اخذ بالاول
والآخر **سعید بن زید** من اخذ شبرا من الارض ظلما طوقہ الی سبع ارضین **ابو ہریرۃ**
من ادرک رکعۃ من الصلوۃ فقد ادرک الصلوۃ **ابو ہریرۃ** من ادرک مالہ بعینہ
عند رجل افلس او انسان قد افلس فہو احق بہ من غیرہ **سعد بن ابی وقاص**
من ادعی الی غیر ابیہ وہو یعلم انہ غیر ابیہ فالجنۃ علیہ حرام **ابو ہریرۃ** من
اراد اہل المدینۃ بسوء اذابہ اللہ کما یذوب الملح فی الماء **عدی بن حاتم** من
استطاع منکم ان یستتر من النار ولو بشق تمرۃ فلیفعل **ابن عباس** من اسلم
فی تمر فلیسلم فی کیل معلوم ووزن معلوم الی اجل معلوم **ابن مسعود** من اشتری
محفلۃ فردہا فلیرد معہا صاعا **ابو ہریرۃ** من اعتق رقبۃ مومنۃ اعتق اللہ بکل ارب
منہا اربا منہ من النار **ابو ہریرۃ** من اعتق شقیصا من مملوک فعلیہ خلاصہ
فی مالہ فان لم یکن لہ مال قوم المملوک قیمۃ عدل ثم استسعے غیر مشقوق علیہ **ابن عمر**
من اعتق عبدا بینہ وبین آخر قوم علیہ فی مالہ قیمۃ عدل لا وکس ولا شطط ثم عتق
علیہ ان کان موسرا **جابر** من اعمر رجلا عمری لہ ولعقبہ فقد قطع قولہ حقہ فیہا
وہی لمن اعمر لہ ولعقبہ **ابو ہریرۃ** من اغتسل یوم الجمعۃ غسل الجنابۃ ثم راح فکانما

قرب بدنة ومن راح فی الساعة الثانیة فکانما قرب بقرة ومن راح فی الساعة
الثالثة فکانما قرب کبشا اقرن ومن راح فی الساعة الرابعة فکانما قرب دجاجة
ومن راح فی الساعة الخامسة فکانما قرب بیضة فاذا خرج الامام حضرت الملائکة
یستمعون الذکر **سفیان بن ابی زہیر** من اقتنی کلبا لا یغنی عنہ زرعا ولا ضرعا
نقص من عملہ کل یوم قیراط **جابر** من اکل ثوما او بصلا فلیعتزلنا او لیعتزل مسجدنا
ولیقعد فی بیتہ **انس و ابوہریرة** من اکل من ہذہ الشجرة فلا یقرب مسجدنا
ابوہریرة من امسک کلبا فانہ ینقص کل یوم من عملہ قیراط الا کلب حرث
او ماشیة **ابوہریرة** من انفق زوجین فی سبیل اللہ دعاہ خزنة الجنة کل
خزنة باب تقول ای فل ہلم فقال ابوبکر رضی اللہ عنہ یا رسول اللہ ذاک
الذی لا توی علیہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لارجو ان تکون منہم
عثمان من بنی للہ مسجدا یبتغی بہ وجہ اللہ بنی اللہ لہ مثلہ فی الجنة **ابوہریرة**
من تردی من جبل فقتل نفسہ فہو فی نار جہنم یتردی فیہا خالدا مخلدا فیہا ابدا ومن
تحسی سما فقتل نفسہ فسمہ فی یدہ یتحساہ فی نار جہنم خالدا مخلدا فیہا ابدا ومن قتل نفسہ
بحدیدة فحدیدتہ فی یدہ یتوجأ بہا فی بطنہ فی نار جہنم خالدا مخلدا فیہا ابدا **بریدة
بن الحصیب** من ترک صلوة العصر فقد حبط عملہ **سعد بن ابی وقاص**
من تصبح بسبع تمرات عجوة لم یضرہ ذلک الیوم سم ولا سحر **عثمان** من توضا نحو
وضوئی ہذا ثم قام فرکع رکعتین لا یحدث فیہما نفسہ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ قالہ حین
توضا ثلثا **ابن عمر** من جاء منکم الجمعة فلیغتسل **زید بن خالد الجہنی** من جہز غازیا
فی سبیل اللہ فقد غزا ومن خلف غازیا فی اہلہ بخیر فقد غزا **ثابت بن الضحاک**
من حلف بملة غیر الاسلام کاذبا فہو کما قال **ابن مسعود** من حلف علی مال امرء
مسلم بغیر حقہ لقی اللہ وہو علیہ غضبان ثم قرا علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مصداقہ من کتاب اللہ ان الذین یشترون بعہد اللہ وایمانہم ثمنا قلیلا اولئک
لا خلاق لہم فی الآخرة ولا یکلمہم اللہ ولا ینظر الیہم یوم القیامة ولا یزکیہم ولہم

عذاب الیم ابوہریرۃ من حلف علی یمین فرای غیرہا خیرا منہا فلیکفر عن یمینہ
ثم لیفعل الذی ہو خیر ابوہریرۃ من حلف فقال فی حلفہ باللات والعزیٰ
فلیقل لا الہ الا اللہ ابن عمرو ابوہریرۃ من حمل علینا السلاح فلیس منا ابوہریرۃ
من دخل دار ابی سفیان فہو آمن ومن القی السلاح فہو آمن ومن اغلق بابہ
فہو آمن قالہ یوم فتح مکۃ ابن عباس من رای من امیرہ شیئا یکرہہ فلیصبر
علیہ فانہ من فارق الجماعۃ فمات فمیتتہ جاہلیۃ ابن عباس من رای منکم رؤیا
فلیقصہا اعبرہا لہ کان یقول لاصحابہ ابوہریرۃ من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ
او لکانما رانی فی الیقظۃ لا یتمثل الشیطان بی ابوہریرۃ من رانی فی المنام
فقد رانی فان الشیطان لا یتخیل بی ابوہریرۃ من سرہ ان ینظر الی رجل من
اہل الجنۃ فلینظر الی ہذا قالہ لرجل قال دلنی علی عمل اذا عملتہ دخلت الجنۃ قال
تعبد اللہ لا تشرک بہ شیئا وتقیم الصلوۃ المکتوبۃ وتودی الزکوۃ المفروضۃ وتصوم
رمضان فقال والذی نفسی بیدہ لا ازید علی ہذا شیئا ابدا ولا انقص منہ ابوہریرۃ
من شہد الجنازۃ حتے یصلی علیہا فلہ قیراط ومن شہدہا حتے تدفن فلہ قیراطان
قیل وما القیراطان قال مثل الجبلین العظیمین عبادۃ بن الصامت
من شہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وان عیسیٰ
عبد اللہ ورسولہ وکلمتہ القاہا الی مریم وروح منہ والجنۃ حق والنار حق ادخلہ
اللہ الجنۃ علی ما کان من العمل ابوسعید من صام یوما فی سبیل اللہ بعد اللہ وجہہ
عن النار سبعین خریفا ابوموسیٰ من صلی البردین دخل الجنۃ سعید بن زید
من ظلم قید شبر من الارض طوقہ اللہ من سبع ارضین ابوہریرۃ من غدا
الی المسجد او راح اعد اللہ لہ فی الجنۃ نزلا کلما غدا او راح ابوموسیٰ الاشعری
من قاتل لتکون کلمۃ اللہ ہے العلیا فہو فے سبیل اللہ ابوہریرۃ من قال حین
یصبح وحین یمسی سبحان اللہ وبحمدہ مائۃ مرۃ لم یات احد یوم القیمۃ بافضل مما جاء
بہ الا احد قال مثل ما قال او زاد علیہ ابوایوب الانصاری من قال

لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئ قدیر
عشر مرار کان کمن اعتق اربعۃ انفس من ولد اسمعیل ابوہریرۃ من قال لا
الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئ قدیر
فی یوم مائۃ مرۃ کانت لہ عدل عشر رقاب وکتبت لہ مائۃ حسنۃ ومحیت عنہ مائۃ
سیئۃ وکانت لہ حرزا من الشیطان یومہ ذلک حتی یمسے ولم یات احد
بافضل مما جاء بہ الا رجل عمل اکثر منہ ومن قال سبحان اللہ وبحمدہ فی یوم مائۃ
مرۃ حطت خطایاہ وان کانت مثل زبد البحر ابوقتادۃ من قتل قتیلا لہ علیہ بینۃ
فلہ سلبہ ابوہریرۃ من قذف مملوکہ وہو بری مما قال جلد یوم القیامۃ الا ان
یکون کما قال ابومسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری من قرأ بالآیتین من
آخر سورۃ البقرۃ فی لیلۃ کفتاہ الربیع بنت معوذ بن عفراء من کان اصبح
صائما فلیتم صومہ ومن کان اصبح مفطرا فلیتم بقیۃ یومہ ابوسعید من کان
اعتکف فلیرجع الی معتکفہ فانی رایت ہذہ اللیلۃ ورایتنی اسجد فی ماء وطین
ابوہریرۃ من کانت لہ ارض فلیزرعہا او لیمنحہا اخاہ فان ابی فلیمسک ارضہ
انس من کان ذبح قبل الصلوۃ فلیعد عبدالرحمن بن ابی بکر من کان
عندہ طعام اثنین فلیذہب بثالث ومن کان عندہ طعام اربعۃ فلیذہب
بخامس بسادس اوکما قال جابر من کان لہ شریک فی ربعۃ او نخل فلیس لہ
ان یبیع حتی یؤذن شریکہ فان رضی اخذ وان کرہ ترک ابوہریرۃ من کان
منکم مادحا اخاہ لامحالۃ فلیقل احسب فلانا واللہ حسیبہ ولا ازکی علی اللہ احدا
احسب کذا وکذا ان کان یعلم ذلک ابوہریرۃ من کان یؤمن باللہ والیوم
الآخر فلیکرم ضیفہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم جارہ ومن کان
یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت ابوہریرۃ من لا یرحم لا یرحم
عمر من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسہ فی الآخرۃ عائشۃ من مات وعلیہ
صیام صام عنہ ولیہ ابن مسعود من مات وہو یدعو من دون اللہ ندا دخل النار

ابو ہریرۃ من نسی وہو صائم فاکل او شرب فلیتم صومہ فانما اطعمہ اللہ وسقاہ
عائشۃ من نوقش الحساب عذب ابو ہریرۃ من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ
فی الدین جابر من رجل یتقدمنا فیمدر الحوض فیشرب ویسقینا قالہ حین دنا
من ماء من میاہ العرب جابر من لکعب بن الاشرف فانہ قد آذی اللہ
ورسولہ انس من ینظر لنا ما صنع ابو جہل قالہ یوم بدر فانطلق الیہ ابن مسعود

الباب الثانی فی ان — عائشۃ ان ابغض الرجال الی اللہ الالد الخصم
ابو موسی الاشعری ان ابواب الجنۃ تحت ظلال السیوف ابو ہریرۃ ان احدکم
اذا قام یصلی جاء الشیطان فلبس علیہ حتی لا یدری کم صلی فان وجد احدکم
ذلک فلیسجد سجدتین وہو جالس ابن مسعود ان احدکم یجمع خلقہ فی بطن امہ
اربعین یوما ثم یکون علقۃ مثل ذلک ثم یکون مضغۃ مثل ذلک ثم یرسل اللہ الیہ
الملک فینفخ فیہ الروح ویؤمر باربع کلمات یکتب رزقہ واجلہ وعملہ وشقی او
سعید فو الذی لا الہ غیرہ ان احدکم لیعمل بعمل اہل الجنۃ حتی ما یکون بینہ وبینہا
الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اہل النار فیدخلہا وان احدکم لیعمل
بعمل اہل النار حتی ما یکون بینہ وبینہا الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل
اہل الجنۃ فیدخلہا انس ان اخوانکم قد قتلوا وانہم قالوا اللہم بلغ عنا نبینا
انا قد لقیناک فرضیت عنا ورضینا عنک جابر ان اخوف ما اخاف علی
امتی عمل قوم لوط ابن مسعود ان اشد الناس عذابا یوم القیمۃ عند اللہ المصورون
عائشۃ ان اصحاب ہذہ الصور یعذبون یوم القیمۃ ویقال لہم احیوا ما خلقتم
سعد بن ابی وقاص ان اعظم المسلمین فی المسلمین جرما من سال عن شیء لم یحرم علی
الناس فحرم من اجل مسالتہ ابو موسی ان الاشعریین اذا ارملوا فی الغزو او قل
طعام عیالہم بالمدینۃ جمعوا ما کان عندہم فی ثوب واحد ثم اقتسموا بینہم
فی اناء واحد بالسویۃ فہم منی وانا منہم جابر و عائشۃ ان البیت الذی فیہ
الصور لا تدخلہ الملائکۃ ابن عمر و عائشۃ ان التلبینۃ تجم فواد المریض وتذہب

بعض الحزن النعمان بن بشیر ان الحلال بیّن وان الحرام بین وبینهما
مشتبہات لایعلمهن کثیر من الناس فمن اتقی الشبہات استبرا لدینه وعرضه
ومن وقع فی الشبہات وقع فی الحرام کالراعی یرعی حول الحمی یوشک ان
یرتع فیه الا وان لکل ملک حمی الا وان حمی اللہ محارمه الا وان فی الجسد
مضغة اذا صلحت صلح الجسد کله واذا فسدت فسد الجسد کله الا وہی القلب عائشۃ
ان الرجل اذا غرم حدث فکذب ووعد فاخلف ابو ہریرۃ ان الرحم شجنة
من الرحمن فقال اللہ من وصلک وصلته ومن قطعک قطعته ابو بکرۃ ان
الزمان قد استدار کہیئته یوم خلق اللہ السموات والارض السنة اثنا عشر شہرا
منها اربعة حرم ثلثة متوالیات ذو القعدۃ وذو الحجۃ والمحرم ورجب مضر الذی بین
جمادی وشعبان المغیرۃ بن شعبۃ ان الشمس والقمر آیتان من آیات اللہ لا
ینکسفان لموت احد ولا لحیوته فاذا رایتموها فادعوا اللہ وصلوا حتے تنجلی انس
ان الشیطان یجری من ابن آدم مجری الدم ابن مسعود ان الصدق یہدی
الی البر وان البر یہدی الی الجنة وان الرجل لیصدق حتے یکتب صدیقا وان
الکذب لیہدی الی الفجور وان الفجور یہدی الی النار وان الرجل لیکذب حتے
یکتب عند اللہ کذابا ابو ہریرۃ وابن عباس ان العین حق ابی بن کعب
ان الغلام الذی قتله الخضر طبع کافرا ولو عاش لارہق ابویه طغیانا وکفرا
ابن عمر ان الفتنة ہہنا من حیث یطلع قرن الشیطان قال الصغانی مؤلف
ہذا الکتاب ہذا حدیث سمعته من النبی صلے اللہ علیه وسلم فی المنام قاله وہو
یشیر الی المشرق انس ان اللہ امرنی ان اقرء علیک لم یکن الذین کفروا
قاله لابی بن کعب فقال ابی وسمانی قال نعم فبکی ابو ہریرۃ ان اللہ تجاوز لامتی
عما حدثت به انفسها ما لم تتکلم به او تعمل به ابو ہریرۃ ان اللہ حبس عن مکة الفیل و
سلط علیها رسوله والمؤمنین وانها لم تحل لاحد کان قبلی وانها احلت لی ساعة
من نہار وانها لاتحل لاحد بعدی فلا ینفر صیدها ولا یختلی شوکها ولا تحل ساقطتها

الا منشد ومن قتل له قتيل فهو بخير النظرين اما ان يفدى واما ان يقيد فقال العباس
الا الاذخر يا رسول الله فانا نجعله في قبورنا وبيوتنا فقال الا الاذخر فقام ابو شاه
رجل من اهل اليمن فقال اكتبوا لي يا رسول الله فقال اكتبوا لابي شاه
ابو هريرة ان الله خلق الخلق حتى اذا فرغ منهم قامت الرحم فقالت هذا
مقام العائذ من القطيعة قال نعم اما ترضين ان اصل من وصلك واقطع من
قطعك قالت بلى ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرؤا ان شئتم ان
توليتم ان تفسدوا في الارض وتقطعوا ارحامكم اولئك الذين لعنهم الله فاصمهم و
اعمى ابصارهم ابو سعيد ان الله خير عبدا بين الدنيا وبين ما عنده فاختار ذلك
العبد ما عند الله انس ان الله عن تعذيب هذا نفسه لغني زيد بن ارقم ان الله
قد صدقك قاله حين نزلت سورة المنافقين وقد كان اخبر رسول الله صلى الله
عليه وسلم بقول عبد الله بن ابي لا تنفقوا على من عند رسول الله حتى ينفضوا
وقوله لئن رجعنا الى المدينة ليخرجن الاعز منها الاذل ابو هريرة ان الله كتب
على ابن آدم حظه من الزنا ادرك ذلك لا محالة فزنا العينين النظر وزنا اللسان
النطق والنفس تمنى وتشتهي والفرج يصدق ذلك او يكذبه عبد الله بن عمرو
ان الله لا يقبض العلم انتزاعا ينتزعه من الناس ولكن يقبض العلم بقبض العلماء
حتى اذا لم يترك عالما اتخذ الناس رؤسا جهالا فسئلوا فافتوا بغير علم فضلوا واضلوا
عائشة ان الله لم يامرنا ان نستر الحجارة والطين ابو هريرة ان الله ليضحك
من رجلين ويروى ليضحك الله الى رجلين يقتل احدهما صاحبه ثم يدخلان
الجنة ابو موسى ان الله ليملي للظالم فاذا اخذه لم يفلته ثم قرا وكذلك اخذ ربك
اذا اخذ القرى وهي ظالمة ان اخذه اليم شديد جابر ان الله ورسوله حرما
بيع الخمر والميتة والخنزير والاصنام قاله عام الفتح وهو بمكة ابو هريرة ان الله ورسوله
يصدقانكم ويعذرانكم قاله للانصار عائشة ان الله يحب الرفق في الامر كله
ابن عمر ان الله يدني المؤمن فيضع عليه كنفه ويستره ويقول اتعرف ذنب كذا اتعرف

ذنب کذا فیقول نعم ای رب حتی قررہ بذنوبہ ورأی نفسہ انہ ہلک قال
سترتہا علیک فی الدنیا وانا اغفرہا لک الیوم فیعطی کتاب حسناتہ واما الکافرون
والمنافقون فیقول الاشہاد ہؤلاء الذین کذبوا علی ربہم الا لعنۃ اللہ علی الظالمین
ابو سعید ان اللہ یقول لاہل الجنۃ یا اہل الجنۃ فیقولون لبیک ربنا وسعدیک
والخیر فی یدیک فیقول ہل رضیتم فیقولون وما لنا لا نرضی یارب وقد اعطیتنا ما
لم تعط احدا من خلقک فیقول الا اعطیکم افضل من ذلک فیقولون یارب وای
شئ افضل من ذلک فیقول احل علیکم رضوانی فلا اسخط علیکم بعدہ ابدا **ام سلمۃ**
ان الذی یشرب فی اناء الفضۃ فانما یجرجر فی بطنہ نار جہنم **انس** ان المؤمن اذا
کان فی الصلوۃ فانما یناجی ربہ فلا یبزقن بین یدیہ ولا عن یمینہ ولکن عن یسارہ
تحت قدمہ **ابو ہریرۃ** ان المؤمن لا ینجس **ابو مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری**
ان المسلم اذا انفق علی اہلہ نفقۃ وہو یحتسبہا کانت لہ صدقۃ **مجاشع بن مسعود**
ان الہجرۃ قد مضت لاہلہا ولکن علی الاسلام والجہاد والخیر **ابن عمر** ان امامکم حوضا
کما بین جرباء واذرح **انس** ان امثل ما تداویتم بہ الحجامۃ والقسط البحری
ابو ہریرۃ ان امرأۃ بغیا رأت کلبا فی یوم حار یطیف ببئر قد ادلع لسانہ من العطش
فنزعت لہ بموقہا فغفر لہا وقال البخاری فنزعت خفہا فاوثقتہ بخمارہا فنزعت
لہ من الماء فغفر لہا بذلک **فاطمۃ بنت قیس** ان ام شریک یأتیہا المہاجرون
الاولون فانطلقی الی ابن ام مکتوم الاعمی فانک اذا وضعت خمارک لم یرک
قالہ لہا حین ارادت ان تعتد وقد طلقہا زوجہا ابو عمرو بن حفص البتۃ **ابو سعید**
ان امۃ من بنی اسرائیل مسخت فلا ادری ای الدواب مسخت **عائشۃ** ان
اولئک اذا کان فیہم الرجل الصالح فمات بنوا علی قبرہ مسجدا وصوروا فیہ تلک الصور
اولئک شرار الخلق عند اللہ یوم القیامۃ یعنی کنیسۃ بالحبشۃ کان یقال لہا ماریۃ
ابو سعید ان اہل الجنۃ لیتراءون اہل الغرف من فوقہم کما تتراءون الکوکب الدری الغابر
فی الافق من المشرق او المغرب لتفاضل ما بینہم قالوا یا رسول اللہ تلک منازل الانبیاء

لا یبلغہا غیرہم قال بلی والذی نفسی بیدہ رجال آمنوا باللہ وصدقوا المرسلین
النعمان بن بشیر ان اہون اہل النار عذابا من لہ نعلان وشراکان من نار
یغلی منہما دماغہ کما یغلی المرجل ما یرے ان احدا اشد منہ عذابا وانہ لاہونہم عذابا
عائشۃ ان بلالا یؤذن بلیل فکلوا واشربوا حتی یؤذن ابن ام مکتوم **ابن مسعود**
ان بین یدی الساعۃ ایاما ینزل فیہا الجہل ویرفع فیہا العلم ویکثر فیہا الہرج و
الہرج القتل **ابوہریرۃ** ان ثلثۃ فی بنی اسرائیل ابرص واقرع واعمی فاراد اللہ
ان یبتلیہم فبعث الیہم ملکا فاتے الابرص فقال ای شئے احب الیک قال
لون حسن وجلد حسن ویذہب عنی الذی قد قذرنی الناس قال فمسحہ فذہب
عنہ قذرہ واعطی لونا حسنا وجلدا حسنا قال فای المال احب الیک قال
الابل او قال البقر شک اسحق بن عبداللہ احد رواۃ ہذا الحدیث الا ان الابرص
او الاقرع قال احدہما الابل وقال الآخر البقر فاعطی ناقۃ عشراء فقال بارک اللہ
لک فیہا قال فاتی الاقرع فقال ای شئ احب الیک فقال شعر حسن ویذہب عنی
ہذا الذی قد قذرنی الناس فمسحہ فذہب عنہ واعطی شعرا حسنا قال فای المال
احب الیک قال البقر فاعطی بقرۃ حاملا قال بارک اللہ لک فیہا قال فاتے
الاعمی فقال ای شئے احب الیک قال ان یرد اللہ الی بصری فابصر بہ الناس
قال فمسحہ فرد اللہ الیہ بصرہ قال فای المال احب الیک قال الغنم فاعطی شاۃ والدا
فانتج ہذان وولد ہذا فکان لہذا واد من الابل ولہذا واد من البقر ولہذا واد من الغنم
قال ثم انہ اتی الابرص فی صورتہ وہیئتہ فقال رجل مسکین قد انقطعت بی الحبال
فی سفری فلا بلاغ لی الیوم الا باللہ ثم بک اسألک بالذی اعطاک اللون الحسن
والجلد الحسن والمال بعیرا اتبلغ علیہ فی سفری فقال الحقوق کثیرۃ فقال انہ کانی
اعرفک الم تکن ابرص یقذرک الناس فقیرا فاعطاک اللہ فقال انما ورثت
ہذا المال کابرا عن کابر فقال ان کنت کاذبا فصیرک اللہ الی ما کنت قال واتی
الاقرع فی صورتہ وہیئتہ فقال لہ مثل ما قال لہذا ورد علیہ مثل ما رد علی ہذا قال

ان کنت کاذبا فصیرک اللہ الی ما کنت قال واتے الاعمی فے صورتہ وہیئتہ
فقال رجل مسکین وابن سبیل انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بلاغ لی الیوم
الا باللہ ثم بک اسالک بالذی رد علیک بصرک شاۃ اتبلغ بہا فے سفرے
فقال قد کنت اعمی فرد اللہ الی بصری فخذ ما شئت ودع ما شئت فواللہ لا اجہدک
الیوم شیئا اخذتہ للہ ویروے لا احمدک الیوم بشیئ اخذتہ للہ فقال امسک
مالک فانما ابتلیتم قد رضے عنک وسخط علے صاحبیک **عائشۃ** ان روح القدس
لا یزال یویدک ما نافحت عن اللہ ورسولہ قالہ لحسان بن ثابت **ابو ذر** ان
شدۃ الحر من فیح جہنم فاذا اشتد الحر فابردوا عن الصلوۃ **عائشۃ** ان
شر الناس عند اللہ منزلۃ یوم القیمۃ عبد اذہب آخرتہ بدنیا غیرہ **عائشۃ** ان شر الناس
عند اللہ منزلۃ یوم القیمۃ من فرقہ الناس اتقاء فحشہ ویروے من ترکہ **ابن عمر**
ان عاشوراء یوم من ایام اللہ فمن شاء صامہ **ابو ہریرۃ** ان عفریتا من الجن
تفلت علی البارحۃ لیقطع علی صلوتی فامکننی اللہ منہ فاخذتہ فاردت ان اربطہ
علی ساریۃ من سواری المسجد حتے تنظروا الیہ کلکم فذکرت دعوۃ اخی سلیمان
رب اغفر لی وہب لی ملکا لا ینبغے لاحد من بعدی فرددتہ خاسئا **المسور بن**
مخرمۃ ان فاطمۃ منی وانی اتخوف ان تفتن فی دینہا وانی لست احرم حلالا
ولا احل حراما ولکن واللہ لا تجتمع بنت رسول اللہ وبنت عدو اللہ مکانا واحدا
ابدا **سہل بن سعد** ان فے الجنۃ بابا یقال لہ الریان یدخل منہ الصائمون
یوم القیامۃ لا یدخل منہ احد غیرہم یقال این الصائمون فیقومون لا یدخل منہ
احد غیرہم فاذا دخلوا اغلق فلم یدخل منہ احد **ابو سعید** ان فے الجنۃ شجرۃ
یسیر الراکب الجواد المضمر السریع مائۃ عام ما یقطعہا **ابن مسعود** ان فی الصلوۃ لشغلا
انس ان فی حوضے من الاباریق بعدد نجوم السماء **ابو سعید** ان فیک لخصلتین
یحبہما اللہ الحلم والاناۃ قالہ لاشج عبد القیس **انس** ان قریشا حدیث عہد
بجاہلیۃ ومصیبۃ وانی اردت ان اجبرہم واتالفہم اما ترضون ان یرجع الناس

بالدنیا و ترجعوا برسول الله الی بیوتکم لو سلک الناس وادیا و سلکت الانصار شعبا لسلکت شعب الانصار **المغیرة بن شعبة** ان کذبا علی لیس ککذب علی احد من کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعده من النار **عائشة** ان لصاحب الحق مقالا **انس** ان لکل امة امینا وان امیننا ایتها الامة ابو عبیدة بن الجراح **جابر** ان لکل نبی حواریا و حواریی الزبیر **انس** ان لکل نبی دعوة وانی اختبأت دعوتی شفاعة لامتی یوم القیامة **اسامة بن زید** ان لله ما اخذ وله ما اعطی وکل شئ عنده باجل مسمی **ابو هریرة** ان لله ملائکة یطوفون فی الطرق یلتمسون اہل الذکر فاذا وجدوا قوما یذکرون الله تنادوا ہلموا الی حاجتکم قال فیحفونہم باجنحتہم الی السماء الدنیا فاذا تفرقوا عرجوا الی السماء قال فیسألہم ربہم وہو اعلم بہم منہم من این جئتم فیقولون جئنا من عند عباد لک فی الارض قال فیسألہم ربہم وہو اعلم بہم منہم ما یقول عبادی قالوا یسبحونک ویکبرونک ویحمدونک ویہللونک ویمجدونک قال فیقول ہل راونی قال فیقولون لا والله ما راوک قال فیقول کیف لو راونی قال فیقولون لو راوک کانوا اشد لک عبادة واشد لک تمجیدا واکثر لک تسبیحا قال فیقول فما یسألونی قالوا یسألونک الجنة قال فیقول وہل راوہا قال یقولون لا والله یا رب ما راوہا قال فیقول فکیف لو راوہا قال یقولون لو انہم راوہا کانوا اشد علیہا حرصا واشد لہا طلبا واعظم فیہا رغبة قال فمما یتعوذون قال یقولون من النار قال یقول وہل راوہا قال یقولون لا والله یا رب ما راوہا قال یقول فکیف لو راوہا قال یقولون لو انہم راوہا کانوا اشد منہا فرارا واشد لہا مخافة قالوا ویستغفرونک قال فیقول فاشہدکم انی قد غفرت لہم قال یقول ملک من الملائکة رب فیہم فلان لیس منہم انما جاء لحاجة قال ہم القوم لا یشقی جلیسہم **ابو موسی** ان للمومن فی الجنة لخیمة من لؤلؤة واحدة مجوفة طولہا فی السماء ویروی عرضہا ستون میلا للمومن فیہا اہلون یطوف علیہم المومن فلا یری بعضہم بعضا **ابن عباس** ان لله

وسماً قال حین شرب لبناً ثم رتنا بماء فتمضمض **رافع بن خدیج** ان لہذہ البہائم اوابد کاوابد الوحش **ابو موسیٰ** ان مثل ما بعثنی اللہ بہ من الہدی والعلم کمثل غیث اصاب ارضاً فکانت منہا طائفۃ طیبۃ قبلت الماء وانبتت الکلاء والعشب الکثیر وکانت منہا اجادب امسکت الماء فنفع اللہ بہ الناس فشربوا منہا وسقوا وزرعوا واصاب طائفۃ منہا اخری انما ہی قیعان لا تمسک ماء ولا تنبت کلاء فذلک مثل من فقہ فی دین اللہ ونفعہ اللہ بما بعثنی بہ فعلم وعلم ومثل من لم یرفع بذلک راساً ولم یقبل ہدی اللہ الذی ارسلت بہ **ابو ہریرۃ** ان مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بنیاناً فاحسنہ واجملہ الا موضع لبنۃ من زاویۃ من زوایاہ فجعل الناس یطوفون بہ ویعجبون لہ ویقولون ہلا وضعت ہذہ اللبنۃ فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین **ابو موسیٰ** ان مثلی ومثل ما بعثنی اللہ بہ کمثل رجل اتی قوماً فقال یا قوم انی رایت الجیش بعینیّ وانی انا النذیر العریان فالنجاء فاطاعہ طائفۃ من قومہ فادلجوا فانطلقوا علی مہلہم وکذبت طائفۃ منہم فاصبحوا مکانہم فصبحہم الجیش فاہلکہم واجتاحہم فذلک مثل من اطاعنی واتبع ما جئت بہ ومثل من عصانی وکذب بما جئت بہ من الحق **حذیفۃ** ان معہ ماءً وناراً فنارہ ماء وماءہ نار **ابو شریح الخزاعی** ان مکۃ حرمہا اللہ ولم یحرمہا الناس فلا یحل لامرء یؤمن باللہ والیوم الآخر ان یسفک بہا دماً ولا یعضد بہا شجرۃ فان احد ترخص لقتال رسول اللہ فقولوا ان اللہ قد اذن لرسولہ ولم یاذن لکم وانما اذن لی فیہا ساعۃ من نہار ثم عادت حرمتہا الیوم کحرمتہا بالامس ولیبلغ الشاہد الغائب **انس** ان من اشراط الساعۃ ان یرفع العلم ویظہر الجہل ویفشو الزنی وتشرب الخمر وتذہب الرجال وتبقی النساء حتی یکون لخمسین امراۃ قیم واحد **ابو سعید** ان من امن الناس علیّ فی صحبتہ ومالہ ابابکر ولو کنت متخذا خلیلاً غیر ربی لاتخذت ابابکر خلیلاً ولکن اخوۃ الاسلام ومودتہ لا یبقین فی المسجد باب الا سد الا باب ابی بکر **ابو سعید** ان من ضئضئی ہذا قوماً یقرؤن القرآن

لا يجاوز حناجرهم يقتلون اهل الاسلام ويدعون اهل الاوثان يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم
من الرمية لئن ادركتهم لاقتلنهم قتل عاد قال الذي الخويصرة حين قال اتق الله يا محمد حين قسم
ذهيبة في تربتها كان بعث بها علي من اليمن بين الاقرع وعيينة وعلقمة وزيد الخيل ابي بن كعب
ان موسى قام خطيبا في بني اسرائيل فسئل اي الناس اعلم فقال انا فعتب الله عليه اذ لم يرد العلم
اليه فاوحى الله اليه ان لي عبدا بمجمع البحرين هو اعلم منك فقال موسى يا رب وكيف لي به قال
تاخذ معك حوتا فتجعله في مكتل فحيثما فقدت الحوت فهو ثم فاخذ حوتا فجعله في مكتل ثم انطلق وانطلق
معه بفتاه يوشع بن نون حتے اذا اتيا الصخرة وضعا رؤسهما فناما واضطرب الحوت في المكتل
فخرج منه فسقط فے البحر واتخذ سبيله فے البحر سربا وامسك الله عن الحوت جرية الماء
فصار عليه مثل الطاق فلما استيقظ نسے صاحبه ان يخبره بالحوت فانطلقا بقية
يومهما وليلتهما حتے اذا كان من الغد قال موسے لفتاه آتنا غداءنا لقد لقينا من
سفرنا هذا نصبا قال ولم يجد موسے النصب حتے جاوز المكان الذي امره الله به قال
له فتاه ارأيت اذ اوينا الى الصخرة فاني نسيت الحوت وما انسانيه الا الشيطان
ان اذكره واتخذ سبيله فے البحر عجبا قال وكان للحوت سربا ولموسے ولفتاه
عجبا فقال موسے ذلك ما كنا نبغي فارتدا على آثارهما قصصا قال فرجعا يقصان
آثارهما حتى انتهيا الى الصخرة فاذا رجل مسجى ثوبا فسلم عليه موسے فقال الخضر واني
بارضك السلام قال انا موسے قال موسے بني اسرائيل قال نعم اتيتك لتعلمني
مما علمت رشدا قال انك لن تستطيع معي صبرا يا موسے اني على علم من علم الله
علمنيه لا تعلمه وانت على علم من علم الله علمك الله لا اعلمه فقال موسے ستجدني
ان شاء الله صابرا ولا اعصي لك امرا فقال له الخضر فان اتبعتني فلا تسئلني عن شئ
حتے احدث لك منه ذكرا فانطلقا يمشيان على ساحل البحر فمرت سفينة فكلموهم
ان يحملوهم فعرفوا الخضر فحملوا بغير نول فلما ركبا فے السفينة ولم يفجا الا والخضر قد
قلع لوحا من الواح السفينة بالقدوم فقال له موسے قوم حملونا بغير نول عمدت
الى سفينتهم فخرقتها لتغرق اهلها لقد جئت شيئا امرا قال الم اقل انك لن تستطيع معي صبرا

قال لا تؤاخذنی بما نسیت ولا ترہقنی من امری عسرا قال وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وکانت الاولی من موسے نسیانا قال وجاء عصفور فوقع علی حرف السفینۃ فنقر فی البحر نقرۃ فقال لہ الخضر ما علمی وعلمک من علم اللہ الا مثل ما نقص ہذا العصفور من ہذا البحر ثم خرجا من السفینۃ فبینما ہما یمشیان علی الساحل اذ ابصر الخضر غلاما یلعب مع الغلمان فاخذ الخضر برأسہ بیدہ فاقتلعہ بیدہ فقتلہ فقال لہ موسی اقتلت نفسا زکیۃ بغیر نفس لقد جئت شیئا نکرا قال الم اقل لک انک لن تستطیع معی صبرا قال وہذہ اشد من الاولی قال ان سألتک عن شیٔ بعدہا فلا تصاحبنی قد بلغت من لدنی عذرا فانطلقا حتے اذا اتیا اہل قریۃ استطعما اہلہا فابوا ان یضیفوہما فوجدا فیہا جدارا یرید ان ینقض قال مائل فقال الخضر بیدہ فاقامہ فقال موسے قوم اتیناہم فلم یطعمونا ولم یضیفونا لو شئت لاتخذت علیہ اجرا قال ہذا فراق بینی وبینک سأنبئک بتاویل مالم تستطع علیہ صبرا فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وددنا ان موسے کان صبر حتے یقص علینا من خبرہما **ابن عمر** ان ناسا منکم قد اروا لیلۃ القدر فی السبع الاول واری ناس منکم انہا فی السبع الغوابر فالتمسوہا فی العشر الغوابر **عدی بن حاتم** ان وسادک لعریض انما ہو سواد اللیل وبیاض النہار قالہ **ابن مسعود** ان ہاتین الصلوتین حولتا عن وقتہما فی ہذا المکان یعنی صلوۃ المغرب وصلوۃ الفجر بمزدلفۃ **ابو مسعود عقبہ بن عمرو الانصاری** ان ہذا اتبعنا فان شئت ان تاذن لہ وان شئت رجع قال بل آذن لہ یا رسول اللہ قالہ لابی شعیب الانصاری لما دعاہ خامس خمسۃ فاتبعہ رجل **جابر** ان ہذا اخترط علی سیفی وانا نائم فاستیقظت وہو فی یدہ صلتا فقال من یمنعک منی فقلت اللہ ثلثا **عمر** ان ہذا القرآن انزل علی سبعۃ احرف فاقرؤا ما تیسر منہ **عائشہ** ان ہذا شیٔ کتبہ اللہ علی بنات آدم فاقضی ما یقضی الحاج غیر ان لا تطوفی بالبیت حتے تغتسلی قالہ لہا حین حاضت بسرف عام حجۃ الوداع **ابو موسی** ان ھذا

قدر والبشری فاقبلا انتما قالہ لابی موسیٰ بلال حین قال الاعرابی اکثرت علی من ابشر انس ان
ہذہ المساجد لاتصلح لشیء من ہذا البول والقذر انما ہی لذکر اللہ والصلوٰۃ وقراءۃ القرآن **ابو موسیٰ** ان
ہذہ النار انما ہی عدو لکم فاذا نمتم فاطفئوہا عنکم **فصل ابو سعید** انی اعتکفت العشرۃ الاول التمس
ہذہ اللیلۃ ثم اعتکفت العشر الاوسط ثم اوتیت فقیل لی انہا فی العشر الاواخر
فمن احب منکم ان یعتکف فلیعتکف **عائشۃ** انی ذاکر لک امرا فلا علیک ان لا تستعجلی
حتی تستامری ابویک قالہ لہا **عقبۃ بن عامر** انی فرط لکم وانا شہید علیکم وانی
واللہ لانظر الی حوضی الآن وانی اعطیت مفاتیح خزائن الارض او مفاتیح الارض
وانی واللہ ما اخاف علیکم ان تشرکوا بعدی ولکن اخاف علیکم ان تنافسوا فیہا
ابن عمر انی قد خیرت فاخترت ولو اعلم انی ان زدت علی السبعین یغفر لہ
زدت علیہا **عمرو بن ابی سلمۃ و عائشۃ** انی لاتقاکم للہ واخشاکم لہ وبری
واعلمکم بحدودہ **انس** انی لادخل فی الصلوٰۃ وانا ارید اطالتہا فاسمع بکاء الصبی
فاتجوز فی صلوتی مما اعلم من شدۃ وجد امہ من بکاءہ **ابو موسیٰ** انی لاعرف
اصوات رفقۃ الاشعریین بالقرآن حین یدخلون باللیل واعرف منازلہم من
اصواتہم بالقرآن باللیل وان کنت لم ار منازلہم حین نزلوا بالنہار ومنہم حکیم
اذا لقی الخیل او قال العدو قال لہم ان اصحابی یامرونکم ان تنظروہم **سعد بن
ابی وقاص** انی لاعطی الرجل وغیرہ احب الی منہ خشیۃ ان یکب فی النار
علی وجہہ **سلیمان بن صرد** انی لاعلم کلمۃ لو قالہا لذہب عنہ ما یجد لو قال اعوذ
باللہ من الشیطان الرجیم لذہب عنہ ما یجد **ابن مسعود** انی لاعلم آخر اہل النار
خروجا منہا وآخر اہل الجنۃ دخولا الجنۃ رجلا یخرج من النار حبوا فیقول اللہ لہ
اذہب فادخل الجنۃ فیاتیہا فیخیل الیہ انہا ملای فیرجع فیقول یارب وجدتہا
ملای فیقول اللہ لہ اذہب فادخل الجنۃ فیاتیہا فیخیل الیہ انہا ملای فیرجع فیقول
یارب وجدتہا ملای فیقول اللہ لہ اذہب فادخل الجنۃ فان لک مثل الدنیا
عشرۃ امثالہا او ان لک مثل عشرۃ امثال الدنیا فیقول اتسخر بی او تضحک بی

وانت الملک قال ابن مسعود فلقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضحک حتی بدت نواجدہ فکان یقال ذاک ادنی اہل الجنۃ منزلۃ **عائشہ** انی لاعلم اذا کنت عنی راضیۃ واذا کنت علی غضبی قالت فقلت ومن این تعرف ذلک فقال اما اذا کنت عنی راضیۃ فانک تقولین لا ورب محمد واذا کنت غضبی قلت لا ورب ابراہیم قلت اجل واللہ ما اہجر الا اسمک **ابوہریرۃ** انی لانقلب الی اہلی فاجد التمرۃ ساقطۃ علی فراشی او فی بیتی فارفعہا لاکلہا ثم اخشی ان تکون صدقۃ فالقیہا **حفصۃ** انی لبدت راسی وقلدت ہدیی فلا احل حتی انحر **ابن عمر** انی لست کہیئتکم انی اظل اطعم واسقی **ابوسعید** انی لم اومر ان انقب عن قلوب الناس ولا اشق بطونہم **انس** انی لم ابعثہا الیک لتلبسہا وانما بعثت بہا الیک لتنتفع بثمنہا **ابوحمید الساعدی** انی مسرع فمن شاء منکم فلیسرع معی ومن شاء فلیمکث قالہ منصرفہ من تبوک **فصل المسور بن مخرمۃ ومروان بن الحکم** انا لا ندری من اذن منکم فی ذلک ممن لم یاذن فارجعوا حتی یرفع الینا عرفاؤکم امرکم **المسور بن مخرمۃ ومروان بن الحکم** انا لم نجیٔ لقتال احد ولکنا جئنا معتمرین وان قریشا قد نہکتہم الحرب واضرت بہم فان شاؤا ماددتہم مدۃ ویخلوا بینی وبین البیت فان اظہر فان شاؤا ان یدخلوا فیما دخل فیہ الناس فعلوا والا فقد جموا وان ہم ابوا فوالذی نفسی بیدہ لاقاتلنہم علی امری ہذا حتے تنفرد سالفتی او لینفذن اللہ امرہ **الصعب بن جثامۃ** انا لم نردہ علیک الا انا حرم قالہ **فصل عائشۃ** انہ قد اذن لکن ان تخرجن لحاجتکن **عبداللہ بن مغفل** انہ لا یصاد بہ الصید ولا ینکی بہ العدو ولکنہ یکسر السن ویفقا العین یعنی الخذف **عائشۃ** انہ لم یقبض نبی قط حتی یری مقعدہ من الجنۃ ثم یخیر **عبداللہ بن عمرو** انہ لم یکن نبی قبلی الا کان حقا علیہ ان یدل امتہ علی خیر ما یعلمہ لہم وینذرہم شر ما یعلمہ لہم وان امتکم ہذہ جعل عافیتہا فی اولہا وسیصیب آخرہا بلاء وامور تنکرونہا وتجیٔ الفتنۃ فیرقق بعضہا بعضا وتجیٔ الفتنۃ فیقول المومن ہذہ مہلکتی ثم تنکشف وتجیٔ الفتنۃ فیقول المومن

هذه هذه فمن احب ان يزحزح عن النار و يدخل الجنة فلتاته منيته و هو يؤمن
بالله واليوم الآخر وليأت الى الناس الذي يحب ان يؤتى اليه ومن بايع
اماما فاعطاه صفقة يده وثمرة قلبه فليطعه ان استطاع فان جاء آخر ينازعه
فاضربوا عنق الآخر **ابوهريرة** انه لن يبسط احد ثوبه حتى اقضي مقالتي ثم يجمع اليه
ثوبه الا وعى ما اقول **ابوهريرة** انه ليأتي الرجل العظيم السمين يوم القيمة لا يزن
عند الله جناح بعوضة اقرؤا فلا نقيم لهم يوم القيامة وزنا **عائشة** انه ليبكي عليها
وانها لتعذب في قبرها يعني يهودية **فصل عائشة** انها ابنة ابي بكر قاله عند
انتصار عائشة من زينب بنت جحش **ابن مسعود** انها ستكون بعدي اثرة و
امور تنكرونها قالوا يا رسول الله فما تامرنا قال تؤدون الحق الذي عليكم و
تسئلون الله الذي لكم **زيد بن ثابت** انها طيبة وانها تنفي الخبث كما تنفي النار
خبث الفضة **ام عطية** واسمها نسيبة انها قد بلغت محلها قاله حين بعث رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم بشاة اليها من الصدقة فبعثت الى عائشة منها بشيء
فجاء رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الى عائشة فقال هل عندكم من شيء قالت
لا الا ان نسيبة بعثت الينا من الشاة التي بعثت بها اليها **فصل ابوذر**
انك امرؤ فيك جاهلية هم اخوانكم وخولكم جعلهم الله تحت ايديكم فمن كان اخوه
تحت يديه فليطعمه مما ياكل وليلبسه مما يلبس ولا تكلفوهم ما يغلبهم فان كلفتموهم فاعينوهم
عليه قاله حين عير غلامه بامه **سعد بن ابي وقاص** انك ان تذر ورثتك اغنياء خير
من ان تذرهم عالة يتكففون الناس وانك لن تنفق نفقة تبتغي بها وجه الله الا
اجرت بها حتى ما تجعل في في امرأتك قال فقلت يا رسول الله اخلف بعد اصحابي
قال انك لن تخلف فتعمل عملا تبتغي به وجه الله الا ازددت درجة ورفعة ولعلك ان
تخلف حتى ينتفع بك اقوام ويضر بك آخرون اللهم امض لاصحابي هجرتهم ولا تردهم
على اعقابهم لكن البائس سعد بن خولة قاله لما عاده **ابن عباس** انك ستاتي
قوما اهل كتاب فاذا جئتهم فادعهم الى ان يشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله

فان ہم اطاعوا لک بذلک فاخبرہم ان اللہ فرض علیہم خمس صلوات فی کل یوم
ولیلۃ فان ہم اطاعوا لک بذلک فاخبرہم ان اللہ فرض علیہم صدقۃ توخذ من
اغنیائہم فترد علی فقرائہم فان ہم اطاعوا لک بذلک فایاک وکرائم اموالہم واتق
دعوۃ المظلوم فانہ لیس بینہا وبین اللہ حجاب **فصل ام سلمۃ** انکم تختصمون الی و
لعل بعضکم ان یکون الحن بحجتہ من بعض فاقضی لہ بنحو ما اسمع منہ فمن قطعت لہ
من حق اخیہ شیئاً فلا یاخذہ فانما اقطع لہ قطعۃ من النار **جریر** انکم سترون
ربکم کما ترون ہذا لا تضامون فی رویتہ فان استطعتم ان لا تغلبوا علی صلوۃ
قبل طلوع الشمس وقبل غروبہا فافعلوا ثم قرء وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس و
قبل الغروب **حذیفۃ** انکم لا تدرون لعلکم ان تبتلوا **انس** انکم لستم مثلی انا واللہ
لو تمادی لی الشہر لواصلت وصالا یدع المتعمقون تعمقہم **فصل عائشۃ** انکن
لانتن صواحب یوسف مروا ابابکر فلیصل بالناس قالہ فی مرضہ الذی توفی
فیہ **فصل ابن عمر** انما اجلکم فی اجل من خلا من الامم کما بین صلوۃ العصر الی
مغرب الشمس وانما مثلکم ومثل الیہود والنصاری کرجل استعمل عمالا فقال من
یعمل لی الی نصف النہار علی قیراط قیراط فعملت الیہود الی نصف النہار علی قیراط
قیراط ثم قال من یعمل لی من نصف النہار الی صلوۃ العصر علی قیراط قیراط فعملت
النصاری من نصف النہار الی صلوۃ العصر علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من
صلوۃ العصر الی مغرب الشمس علی قیراطین قیراطین الا فانتم الذین تعملون من
صلوۃ العصر الی مغرب الشمس علی قیراطین الا لکم الاجر مرتین فغضبت الیہود والنصاری
فقالوا نحن اکثر عملا واقل عطاء قال اللہ تعالی وہل ظلمتکم قالوا لا قال فانہ فضلی
اعطیہ من شئت **سہل بن سعد** انما الاعمال بالخواتیم **البراء بن عازب** انما الخالۃ
ام **اسامۃ بن زید** انما الربوا فی النسیئۃ **جابر** انما المدینۃ کالکیر تنفی خبثہا وتنصع
طیبہا **ابن مسعود** انما انا بشر انسی کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی **ام سلمۃ**
انما انا بشر وانہ یاتینی الخصم فلعل بعضہم ان یکون ابلغ من بعض فاحسب انہ صادق

فاقضی لہ فمن قضیت لہ بحق مسلم فانما ہی قطعۃ من النار فلیحملہا او یذرہا **عائشۃ**
انما اہلک الذین قبلکم انہم کانوا اذا سرق فیہم الشریف ترکوہ واذا سرق فیہم الضعیف
اقاموا علیہ الحد وایم اللہ لو ان فاطمۃ بنت محمد سرقت لقطعت یدہا **سہل بن سعد**
انما جعل الاذن من قبل البصر **ابوہریرۃ** انما جعل الامام لیؤتم بہ فلا تختلفوا علیہ **ابن عباس**
انما حرم من المیتۃ اکلہا **عمار بن یاسر** انما کان یکفیک ان تقول بیدیک ہکذا ثم
ضرب بیدیہ الارض ضربۃ واحدۃ ثم مسح الشمال علی الیمین وظاہر کفیہ ووجہہ و
یروی ثم ضرب بیدیہ الی الارض فنفض بیدیہ فمسح وجہہ وکفیہ قالہ **ابوہریرۃ** انما ہذا
من اخوان الکہان قالہ لحمل بن مالک بن النابغۃ **زینب بنت جحش** انما ہی اربعۃ اشہر
وعشر وقد کانت احدکن فی الجاہلیۃ ترمی بالبعرۃ علی راس الحول **الباب الثالث**
ابوموسی لا احد اصبر علی اذی سمعہ من اللہ انہ یشرک بہ ویجعل لہ الولد ثم ہو یعافیہم
ویرزقہم **ابن مسعود** لا احد اغیر من اللہ ولذلک حرم الفواحش ما ظہر منہا وما بطن
ولا احد احب الیہ المدح من اللہ ولذلک مدح نفسہ وفی روایۃ اسماء بنت ابی
بکر لا شیئ اغیر من اللہ **ابن مسعود** لا تباشر المرأۃ المرأۃ فتنعتہا لزوجہا کانہ ینظر الیہا
ابوبشیر الانصاری لا تبقین فی رقبۃ بعیر قلادۃ من وتر او قلادۃ الا قطعت
ابوسعید لا تبیعوا الذہب بالذہب الا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضہا علی بعض ولا تبیعوا
الورق بالورق الا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضہا علی بعض ولا تبیعوا منہا غائبا بناجز **ابن عمر**
لا تترکوا النار فی بیوتکم حین تنامون **ابوہریرۃ** لا تحاسدوا ولا تناجشوا ولا تباغضوا
ولا تدابروا وکونوا عباد اللہ اخوانا **ابوہریرۃ** لا تخیروا بین الانبیاء **ابوسعید** لا تخیرونی
من بین الانبیاء فان الناس یصعقون یوم القیامۃ فاکون اول من یفیق فاذا
انا بموسی آخذ بقائمۃ من قوائم العرش فلا ادری افاق قبلی ام جزی بصعقۃ الطور
ابن عمر لا تدخلوا مساکن الذین ظلموا انفسہم ان یصیبکم ما اصابہم الا ان تکونوا باکین
ابوبکرۃ وجریر وابن عمر لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض **انس**
لا تزال جہنم تقول ہل من مزید حتی یضع فیہا رب العزۃ قدمہ فتقول قط قط وعزتک

ويزوى بعضها الى بعض **انس** لاتزرموه دعوه يعني الاعرابي الذي بال في المسجد
عبدالرحمن بن سمرة لاتسأل الامارة فانك ان اعطيتها عن غير مسألة اعنت عليها
وان اعطيتها عن مسألة وكلت اليها **عائشة** لاتسألني امرأة منهن الا اخبرتها يعني
باختيار عائشة اياه **عمر** لاتشتره ولا تعد في صدقتك وان اعطاك بدرهم
فان العائد في صدقته كالعائد في قيئه قاله حين حمل على فرس في سبيل الله فاضاعه
الذي كان عنده فاراد ان يشتريه **ابوهريرة** لاتشد الرحال الا الى ثلثة مساجد المسجد
الحرام ومسجد الرسول والمسجد الاقصى **عمر** لاتطروني كما اطري عيسى بن مريم وقولوا عبدالله
ورسوله **عائشة** لاتعجل فان ابا بكر اعلم قريش بانسابها وان لي فيهم نسبا حتى
يلخص لك نسبي قاله لحسان بن ثابت **ابوسعيد وابوهريرة** لاتفعل بع الجمع بالدراهم
ثم ابتع بالدراهم جنيبا قاله لاخي بني عدي الانصاري وكان قد استعمله على خيبر
ابوهريرة لاتقبل صلوة من احدث حتى يتوضأ **ابوهريرة** لاتقتسم ورثتي دينارا
ما تركت بعد نفقة نسائي ومؤنة عاملي فهو صدقة **المقداد بن الاسود** لاتقتله فان قتلته
فانه بمنزلتك قبل ان تقتله وانك بمنزلته قبل ان يقول كلمته التي قال قاله حين سأله
المقداد عن قتل من اسلم من الكفار بعد ان قطع يده في الحرب **عائشة** لا
تقطع يد السارق الا في ربع دينار فصاعدا **ابوهريرة** لاتقوم الساعة حتى تخرج
نار من ارض الحجاز تضيء اعناق الابل ببصرى **ابوهريرة** لاتقوم الساعة حتى
تضطرب اليات نساء دوس على ذي الخلصة **ابوهريرة** لاتقوم الساعة حتى تطلع الشمس
من مغربها فاذا رآها الناس آمن من عليها فذاك حين لاينفع نفسا ايمانها لم تكن
آمنت من قبل **عائشة** لاتقوم الساعة حتى تعبد اللات والعزى **ابوهريرة** لا
تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما كان وجوههم المجان المطرقة **ابوهريرة** لاتقوم الساعة
حتى تقاتلوا قوما نعالهم الشعر **ابوهريرة** لاتقوم الساعة حتى تقتتل فئتان دعواهما
واحدة **ابوهريرة** لاتقوم الساعة حتى يكثر فيكم المال فيفيض حتى يهم رب المال من
من يقبل منه صدقته **ابوهريرة** لاتقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل فيقول ياليتني

وکانہ ابو سعید لاتکتبوا عنی ومن کتب عنی غیر القرآن فلیمحہ وحدثوا عنی ولا تکذبوا
علی ہذا حدیث منسوخ صدر رہ علی لاتکذبوا علی فانہ من یکذب علی یلج النار
عمر لاتلبسوا الحریر فانہ من لبسہ فی الدنیا لم یلبسہ فے الآخرۃ حذیفۃ بن الیمان
لاتلبسوا الحریر ولا الدیباج ولا تشربوا فی آنیۃ الذہب والفضۃ ولا تاکلوا فی صحافہا
فانہا لہم فے الدنیا ولکم فے الآخرۃ ابن عمر لاتمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ ابوہریرۃ
لاتمنعوا فضل الماء لتمنعوا بہ فضل الکلاء انس لاتنتبذوا فے الدباء ولا فی المزفت
جابر لاتنزلن بر متکم ولاتخبزن عجینکم حتے اجیٔ قالہ بہ ابوہریرۃ لاتنکح الایم حتے تستامر
ولاتنکح البکر حتے تستاذن قالوا یارسول اللہ وکیف اذنہا قال ان تسکت
ابو سعید لاتواصلوا فایکم اراد ان یواصل فلیواصل حتی السحر اسماء بنت ابی بکر
لاتوعی فیوعی اللہ علیک ارضخی ما استطعت لاتوکی فیوکے اللہ علیک لاتحصی
فیحصے اللہ علیک ابو سعید لاصاعین تمر بصاع ولاصاعین حنطۃ بصاع ولا
درہم بدرہمین عبادہ بن الصامت لاصلوۃ لمن لم یقرء بفاتحۃ الکتاب علی لا
طاعۃ فے معصیۃ اللہ انما الطاعۃ فی المعروف جابر لاعدوی ولاطیرۃ ولاغول
ابوہریرۃ لافرع ولاعتیرۃ ابن عباس لامال لک ان کنت صدقت علیہا فہو
بما استحللت من فرجہا وان کنت کذبت علیہا فہو ابعد لک منہا قالہ لرجل من الانصار
لاعن امراتہ فقال یارسول اللہ مالی ابوبکر وعمر وعلی وعائشۃ لانورث
ماترکناہ صدقۃ ابن عباس لاہجرۃ بعد الفتح انس لایؤمن احدکم حتے
اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین انس لایؤمن عبد حتے یحب
لاخیہ مایحب لنفسہ ابوہریرۃ لایبع بعضکم علی بیع بعض ابن عمر لایتحری احدکم
فیصلی عند طلوع الشمس ولاعند غروبہا ابوہریرۃ لایتقدمن احدکم رمضان بصوم یوم
او یومین الا ان یکون رجل کان یصوم صوماً فلیصمہ انس لایتمنین احدکم الموت
لضر نزل بہ عثمان لایتوضا رجل فیحسن الوضوء فیصلی صلوۃ الا غفر اللہ لہ ما بینہ
وبین الصلوۃ التی تلیہا ابو بردۃ بن نیار لایجلد احد فوق عشر جلدات الا فے حد من

حدود الله **ابوهريرة** لا يجمع بين المرأة وعمتها ولا بين المرأة وخالتها **البراء بن عازب**
لا يحبهم الا مؤمن ولا يبغضهم الا منافق من احبهم احبه الله ومن ابغضهم ابغضه الله يعني
الانصار **ابوبكر** لا يحج بعد العام مشرك ولا يطوف بالبيت عريان **ابوبكرة** لا يحكم
احد بين اثنين وهو غضبان **ابن مسعود** لا يحل دم امرء مسلم يشهد ان لا اله الا الله
واني رسول الله الا باحدى ثلث الثيب الزاني والنفس بالنفس والتارك لدينه
المفارق للجماعة **ابوهريرة** لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر ان تسافر مسيرة
يوم وليلة ليس معها حرمة ويروى الا مع ذي محرم عليها **ام سلمة** لا يحل لامرأة
مسلمة تؤمن بالله واليوم الآخر ان تحد فوق ثلثة ايام الا على زوجها اربعة اشهر و
عشرا **سعد بن ابي وقاص** لا يحل لامرء ان يهجر اخاه فوق ثلث **ابوهريرة**
لا يخطب احدكم على خطبة اخيه **جبير بن مطعم** لا يدخل الجنة قاطع **ام سلمة**
لا يدخلن هؤلاء عليكم يعني المخنثين **اسامة بن زيد** لا يرث المسلم الكافر ولا الكافر
المسلم **ابوهريرة** لا يزال احدكم في صلوته ما دامت الصلوة تحبسه لا يمنعه ان ينقلب
الى اهله الا الصلوة **المغيرة بن شعبة** لا يزال ناس من امتي ظاهرين حتى
يأتيهم امر الله وهم ظاهرون **ابوهريرة** لا يسم المسلم على سوم اخيه المسلم
ابوهريرة لا يشير احدكم الى اخيه بالسلاح فانه لا يدري احدكم لعل الشيطان
ينزع من يده فيقع في حفرة من النار **ابوهريرة** لا يصل احدكم في الثوب الواحد
ليس على عاتقه منه شئ **ابن عمر** لا يصلين احد الظهر ويروى العصر الا في
بني قريظة قاله منصرفه من الاحزاب **عائشة** لا يقولن احدكم خبثت نفسي ولكن ليقل
لقست نفسي **ابن عمر** لا يقيمن احدكم الرجل من مجلسه ثم يجلس فيه **سعد بن
ابي وقاص** لا يكيد اهل المدينة احد الا انماع كما ينماع الملح في الماء
ابن عمر لا يلبس المحرم القميص ولا العمامة ولا البرنس ولا السراويل ولا ثوبا
مسه ورس ولا زعفران ولا الخفين الا ان لا يجد نعلين فليقطعهما حتى يكونا اسفل
من الكعبين **ابن عمر** لا يلدغ المؤمن من جحر مرتين **ابن عمر** لا يمسكن احدكم

ذکرہ بیمینہ وہو یبول ولا یتمسح فی الخلاء بیمینہ ولا یتنفس فی الاناء **ابن مسعود**
لا یمنعن احدکم اذان بلال من سحورہ فانہ یؤذن او قال ینادی بلیل لیرجع
قائمکم ویوقظ نائمکم لیس الفجر ان یقول ہکذا وجمع بعض الرواۃ کفیہ حتی یقول
ہکذا ومد اصبعیہ السبابتین **ابو ہریرۃ** لا یموت لاحد من المسلمین ثلثۃ من الولد
فتمسہ النار الا تحلۃ القسم **عقبۃ بن عامر** لا ینبغی ہذا للمتقین قالہ عند نزعہ فروج
حریر لبسہ **ابو ہریرۃ** لا یورد ممرض علی مصح **الباب الرابع** **ابن عمر** اذا اتی
احدکم الجمعۃ فلیغتسل **ابو ایوب** اذا اتیتم الغائط فلا تستقبلوا القبلۃ ولا تستدبروہا
ببول ولا بغائط ولکن شرقوا او غربوا **ابو ہریرۃ** اذا احسن احدکم اسلامہ
فکل حسنۃ یعملہا تکتب بعشر امثالہا الی سبع مائۃ ضعف وکل سیئۃ یعملہا تکتب
بمثلہا حتی یلقی اللہ **عدی بن حاتم** اذا ارسلت کلبک المعلم وذکرت
اسم اللہ علیہ فکل قال عدی بن حاتم قلت وان قتلن قال وان قتلن مالم یشرکہا
کلب لیس معہا قال قلت فانی ارمی بالمعراض الصید فاصیب قال اذا رمیت
بالمعراض فخزق فکلہ وان اصابہ بعرضہ فلا تاکلہ **ابو موسی** اذا استاذن احدکم
ثلثا فلم یؤذن لہ فلیرجع **ابو ہریرۃ** اذا استیقظ احدکم من منامہ فلیستنثر ثلث
مرات فان الشیطان یبیت عند خیاشیمہ **ابو ہریرۃ** اذا اصبح احدکم یوما صائما
فلا یرفث ولا یجہل فان امرؤ شاتمہ او قاتلہ فلیقل انی صائم انی صائم **جابر** اذا
اطال احدکم الغیبۃ فلا یطرق اہلہ لیلا **عمر** اذا اعطیت شیئا من غیر مسئلۃ فکل
وتصدق **عمر** اذا اقبل اللیل وادبر النہار وغابت الشمس فقد افطر الصائم
ابو ہریرۃ اذا اقترب الزمان لم تکد رؤیا المؤمن تکذب **ابو قتادۃ الحارث
بن ربعی** اذا اقیمت الصلوۃ فلا تقوموا حتی ترونی **ابن عباس** اذا اکل
احدکم طعاما فلا یمسح یدہ حتی یلعقہا او یلعقہا **ابو بکرۃ** اذا التقی المسلمان بسیفیہما
فالقاتل والمقتول فی النار **ابو ہریرۃ** اذا امن الامام فامنوا فان من وافق تامینہ
تامین الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ **ابن عمر** اذا انزل اللہ بقوم عذابا

اصاب من كان فيهم ثم بعثوا على اعمالهم عائشة اذا انفقت المرأة من طعام
بيتها غير مفسدة فلها اجرها بما انفقت وللزوج بما اكتسب وللخازن مثل ذلك
لا ينقص بعضهم من اجر بعض ابو هريرة اذا انقطع شسع نعل احدكم فلا يمش في الاخرى
حتى يصلحها ابو هريرة اذا اوى احدكم الى فراشه فلينفض فراشه بداخلة ازاره فانه
لا يدري ما خلفه عليه ثم يقول باسمك ربي وضعت جنبي وبك ارفعه ان امسكت
نفسي فارحمها وان ارسلتها فاحفظها بما تحفظ به الصالحين ابو هريرة اذا باتت
المرأة هاجرة فراش زوجها لعنتها الملائكة حتى تصبح ابن عمر اذا بايعت فقل لا
خلابة ابن عمر اذا بدا حاجب الشمس فاخروا الصلوة حتى تبرز واذا غاب حاجب
الشمس فاخروا الصلوة حتى تغيب ابو هريرة وابو سعيد اذا تنخم احدكم
فلا يتنخمن قبل وجهه ولا عن يمينه وليبصق عن يساره او تحت قدمه اليسرى
جابر اذا جاء احدكم يوم الجمعة وقد خرج الامام فليركع ركعتين ابو هريرة اذا
جاء رمضان فتحت ابواب الجنة واغلقت ابواب جهنم وسلسلت الشياطين
مالك بن الحويرث اذا حضرت الصلوة فاذنا ثم اقيما وليؤمكما اكبركما
قاله له ولصاحب له عمرو بن العاص اذا حكم الحاكم فاجتهد ثم اصاب فله اجران
واذا حكم واجتهد فاخطأ فله اجر انس اذا دعا احدكم فليعزم المسئلة ولا يقولن
اللهم ان شئت فاعطني فانه لا مستكره له ابو هريرة اذا دعا الرجل امرأته الى
فراشه فابت ان تجيء فبات غضبان لعنتها الملائكة حتى تصبح ابو هريرة اذا دعي
احدكم الى الوليمة فليأتها ابو هريرة اذا رأى احدكم ما يكره فليقم فليصل ولا يحدث
به الناس عائشة اذا رأيت الذين يتبعون ما تشابه منه فاولئك الذين سمى الله
فاحذروهم عامر بن ربيعة بن شماتة اذا رأيتم الجنازة فقوموا حتى تخلفكم هذا
حديث منسوخ ابو هريرة اذا زنت امة احدكم فتبين زناها فليجلدها الحد ولا يثرب
عليها ثم ان زنت فليجلدها الحد ولا يثرب عليها ثم ان زنت الثالثة فتبين زناها
فليبعها ولو بحبل من شعر ويروى ثم ليبعها في الرابعة انس اذا سلم عليكم اهل الكتاب

فقولوا علیکم ابوہریرۃ اذا سمعتم الاقامۃ فامشوا الی الصلوٰۃ وعلیکم السکینۃ والوقار
ولا تسرعوا فما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا اسامۃ بن زید اذا سمعتم الطاعون
بارض فلا تدخلوہا واذا وقع بارض وانتم بہا فلا تخرجوا منہا ابوسعید اذا سمعتم
النداء فقولوا مثل ما یقول المؤذن ابوہریرۃ اذا سمعتم نہاق الحمیر فتعوذوا باللہ من الشیطان
فانہا رأت شیطانا واذا سمعتم صیاح الدیکۃ فاسئلوا اللہ من فضلہ فانہا رأت
ملکا ابوقتادۃ الحارث بن ربعی اذا شرب احدکم فلا یتنفس فی الاناء
واذا اتی الخلاء فلا یمس ذکرہ بیمینہ ولا یتمسح بیمینہ ابن مسعود اذا شک احدکم
فی صلوٰتہ فلیتحر الصواب فلیبن علیہ ثم لیسجد سجدتین ابوہریرۃ اذا قال الامام
سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللہم ربنا لک الحمد فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ
غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ابن مسعود اذا قعد احدکم فی الصلوٰۃ فلیقل
التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ
ورسولہ ابوہریرۃ اذا قلت لصاحبک انصت یوم الجمعۃ والامام یخطب فقد
لغوت ابن عمر اذا کان احدکم علی الطعام فلا یعجل حتی یقضی حاجتہ منہ
وان اقیمت الصلوٰۃ ابن عمر اذا کان احدکم یصلی فلا یبصق قبل وجہہ
فان اللہ قبل وجہہ ابن مسعود اذا کانوا ثلثۃ فلا یتناج اثنان دون واحد
جابر اذا کان واسعا فخالف بین طرفیہ واذا کان ضیقا فاشدد علی حقویک
قالہ ابوہریرۃ اذا کان یوم الجمعۃ کان علی کل باب من ابواب المسجد
ملائکۃ یکتبون الاول فالاول فاذا جلس الامام طووا الصحف وجاؤا یسمعون الذکر
ابوموسی اذا کان یوم القیمۃ دفع اللہ الی کل مسلم یہودیا او نصرانیا فیقول ہذا
فکاکک من النار ابن عمر اذا مات الرجل عرض علیہ مقعدہ بالغداۃ والعشی
ان کان من اہل الجنۃ فالجنۃ وان کان من اہل النار فالنار ثم یقال ہذا
مقعدک الذی تبعث الیہ یوم القیامۃ ابوموسی اذا مر احدکم فی مسجد او سوق

وبیده نبل فلیاخذ بنصالها ثم لیاخذ بنصالها ثم لیاخذ بنصالها **ابن عمر** اذا نصح العبد سیده واحسن
عبادة ربه کان له الاجر مرتین **عائشة** اذا نعس احدکم وهو یصلی فلیرقد
حتی یذهب عنه النوم فان احدکم اذا صلی وهو ناعس لا یدری لعله یذهب
یستغفر فیسب نفسه **عائشة** اذا وضع العشاء واقیمت الصلوة فابدأوا بالعشاء
ابوهریرة وجابر بن سمرة اذا هلک کسری فلا کسری بعده واذا هلک قیصر
فلا قیصر بعده والذی نفس محمد بیده لتنفقن کنوزهما فی سبیل الله **عبدالله بن زمعة**
اذ انبعث اشقاها انبعث الیها رجل عزیز عارم منیع فی رهطه مثل ابی زمعة
الباب الخامس انس ما احب لکم الا ان تلحقوا بالذود قاله لرهط من عکل ثمانیة
اجتووا المدینة فقالوا یا رسول الله ابغنا رسلا **ابوهریرة** ما اذن الله لشیء کاذنه لنبی یتغنی بالقرآن یجهر
ابوهریرة ما انزل الله علی فیها شیئا الا هذه الآیة الفاذة الجامعة فمن یعمل مثقال ذرة خیرا
یره ومن یعمل مثقال ذرة شرا یره قاله حین سئل عن الحمر **اسامة بن زید**
ما ترکت بعدی فتنة اضر علی الرجال من النساء **ابن عمر** ما تزال المسئلة بالعبد
حتی یلقی الله وما فی وجهه مزعة **ابن عمر** ما حق امرء مسلم تمر علیه ثلث لیال
الا وعنده وصیته **المسور بن مخرمة ومروان بن الحکم** ما خلأت القصوی
وما ذاک لها بخلق ولکن حبسها حابس الفیل والذی نفسی بیده لا یسألونی خطة
یعظمون فیها حرمات الله الا اعطیتهم ایاها **انس** ما رأینا من شیء وان وجدناه لبحرا
یعنی فرس ابی طلحة الذی کان یقال له مندوب **ابو سعید** ما رزق العبد رزقا
اوسع علیه من الصبر **زید بن ثابت** ما زال بکم صنیعکم حتی ظننت انه سیکتب
علیکم فعلیکم بالصلوة فی بیوتکم فان خیر صلوة المرء فی بیته الا الصلوة المکتوبة **عائشة**
ما زال جبرئیل یوصینی بالجار حتی ظننت انه سیورثه **ابو سعید** ما علیکم ان لا تفعلوا
یعنی العزل **انس** ما کان الله لیسلطک علی ذلک او قال علی قاله لصاحبة الشاة
المسمومة **کعب بن عجرة** ما کنت اری ان الجهد بلغ بک هذا او یری بک ما اری
اما تجد شاة قلت لا قال صم ثلثة ایام او اطعم ستة مساکین لکل مسکین نصف صاع

من طعام و احلق رأسک قال له انس ما من احد یشهد ان لا اله الا الله و ان محمدا
عبده و رسوله صدقا من قلبه الا حرمه الله علی النار ابو هریرة ما من الانبیاء نبی الا
اعطی من الآیات ما مثله آمن علیه البشر و انما کان الذی اوتیته وحیا اوحاه الله
الی فارجو ان اکون اکثرهم تابعا یوم القیمة معقل بن یسار ما من عبد یسترعیه الله
رعیة یموت یوم یموت غاش لرعیته الا حرم الله علیه الجنة عمرو بن عبسة
ما منکم رجل یقرب وضوءه فیمضمض و یستنشق و ینتثر الا خرت خطایا وجهه و فیه
و خیاشیمه ثم اذا غسل وجهه کما امره الله الا خرت خطایا وجهه من اطراف لحیته مع الماء
ثم یغسل یدیه الی المرفقین الا خرت خطایا یدیه من انامله مع الماء ثم یمسح راسه الا
خرت خطایا راسه من اطراف شعره مع الماء ثم یغسل قدمیه الی الکعبین الا خرت
خطایا رجلیه من انامله مع الماء فان هو قام فصلی فحمد الله و اثنی الیه و مجده بالذی
هو اهل و فرغ قلبه لله الا انصرف من خطیئته کهیئته یوم ولدته امه علی ما منکم من
احد الا قد کتب مقعده من الجنة و مقعده من النار فقالوا یا رسول الله افلا نتکل علی
کتابنا فقال اعملوا فکل میسر لما خلق له اما من کان من اهل السعادة فیصیر لعمل السعادة
و اما من کان من اهل الشقاوة فیصیر لعمل الشقاوة ثم قرأ فاما من اعطی و اتقی
و صدق بالحسنی الی قوله للعسری ابن مسعود ما من مسلم یصیبه اذی من مرض فما سواه
الا حط الله به سیئاته کما تحط الشجرة ورقها عائشة من مصیبة تصیب المسلم الا
کفر الله بها عنه حتی الشوکة یشاکها ابو هریرة ما من مکلوم یکلم فی سبیل الله الا جاء
یوم القیمة و کلمه یدمی اللون لون دم و الریح ریح مسک ابو هریرة ما من مولود یولد
الا و الشیطان یمسه حین یولد فیستهل صارخا من مس الشیطان ایاه الا مریم و ابنها
انس ما من نبی الا و قد انذر امته الاعور الکذاب الا و انه اعور و ان ربکم
عز و جل لیس باعور مکتوب بین عینیه ک ف ر عائشة ما من نبی یموت حتی یخیر
انس ما من نفس تموت لها عند الله خیر یسرها انها ترجع الی الدنیا و ان لها الدنیا
و ما فیها الا الشهید فانه یتمنی ان یرجع فیقتل فی الدنیا لما یری من فضل الشهادة

عائشة ما ينتظرها من اهل الارض احد غيركم يعني صلوة العشاء ابو هريرة ما ينقم
ابن جميل الا انه كان فقيرا فاغناه الله ورسوله واما خالد فانكم تظلمون خالدا قد
احتبس ادراعه واعتاده في سبيل الله واما العباس بن عبد المطلب عم رسول الله
فهي عليه ومثلها معها انس ما بال اقوام قالوا كذا وكذا لكني اصلي وانام واصوم
وافطر واتزوج النساء فمن رغب عن سنتي فليس مني قاله حين سمع ان نفرا من الصحابة
قال بعضهم لا اتزوج النساء وقال بعضهم لا آكل اللحم وقال بعضهم لا انام على فراش
عائشة ما بال اقوام يتنزهون عن الشئ اصنعه فوالله اني لاعلمهم بالله واشدهم
له خشية سهل بن سعد ما تصنع بازارك ان لبسته لم يكن عليها منه شئ وان
لبسته لم يكن عليك شئ قاله لرجل خطب امرأة عرضت نفسها على النبي صلى الله عليه
وآله وسلم فلم يردها النبي صلى الله عليه وسلم كعب بن مالك ما خلفك الم تكن
قد ابتعت ظهرك قاله له مقدمه من تبوك ابو هريرة ما عندك يا ثمامة قاله لثمامة
بن اثال قبل اسلامه زيد بن خالد ما لك ولها دعها فان معها حذاءها و
سقاءها ترد الماء وتاكل الشجر حتى يجدها ربها يعني ضالة الابل سهل بن سعد
ما لي رأيتكم اكثرتم التصفيق من نابه شئ في صلوته فليسبح فانه اذا سبح التفت اليه و
انما التصفيق للنساء ابن عباس وخ جابر ما منعك من ان تحج وفي رواية
ابن عباس ما منعك ان تكوني حججت معنا قالت ابو فلان تعني زوجها حج على احدهما
تعني البعيرين والآخر يسقي ارضا قال فان عمرة في رمضان تقضي حجة او حجة معي
قاله لام سنان رافع بن خديج ما انهر الدم وذكر اسم الله عليه فكلوه ليس السن
والظفر وساحدثكم عن ذلك اما السن فعظم واما الظفر فمدى الحبشة عمر ما جاءك
من هذا المال وانت غير مشرف ولا سائل فخذه وما لا فلا تتبعه نفسك يعلى بن امية
ما كنت صانعا في حجك فاصنعه في عمرتك يعني من الاحرام واجتناب الطيب
ابو سعيد ما يكن عندي من خير فلن ادخره عنكم ومن يستعفف يعفه الله ومن يستغن
يغنه الله ومن يتصبر يصبره الله وما اعطي احد عطاء خيرا واوسع من الصبر ابو هريرة

ما بين النفختين اربعون عبد الله بن زيد الانصاری ما بين بيتی ومنبری
روضة من رياض الجنة ابو هريرة ما بين لابتيها حرام ابو هريرة ما بين منكبی
الكافر مسيرة ثلثة ايام للراكب المسرع فصل عائشة يا ابا بكر ان لكل قوم عيدا و
هذا عيدنا ابو بكر يا ابا بكر ما ظنك باثنين الله ثالثهما سهل بن سعد يا ابا بكر
ما منعك ان تصلی بالناس حين اشرت اليك ابو ذر يا ابا ذر اتدری اين تذهب
هذه الشمس قلت الله ورسوله اعلم فقال تذهب لتسجد تحت العرش فتستاذن فيؤذن
لها ويوشك ان تسجد ولا يقبل منها وتستاذن ولا يؤذن لها فيقال لها ارجعی
من حيث جئت فتطلع من مغربها فذلك قوله والشمس تجری لمستقر لها ذلك تقدير
العزيز العليم ابو ذر يا ابا ذر اذا طبخت مرقة فاكثر ماءها وتعاهد جيرانك انس
يا ابا عمرو ما بال ثابت اشتكى يعنی ثابت بن قيس بن شماس وابو عمرو وهو سعد
بن معاذ وكان قال ثابت انه من اهل النار فلما اخبر بقوله قال بل هو من اهل الجنة
انس يا ابا عمير ما فعل النغير ابو موسى يا ابا موسى لقد اعطيت مزمارا من مزامير
آل داود سلمة بن الاكوع يا ابن الاكوع ملكت فاسجح ان القوم يقرون
فی قومهم عمر يا ابن الخطاب الا ترضى ان تكون لنا الآخرة ولهم الدنيا وفی روایۃ
يا ابن الخطاب اولئك عجلت لهم طيباتهم فی الحيوة الدنيا سهل بن حنيف
يا ابن الخطاب انی رسول الله ولن يضيعنی الله ابدا انس يا انس كتاب الله
يأمر بالقصاص وفی روایۃ كتاب الله القصاص قاله لانس بن النضر ابو هريرة يا بلال
حدثنی بارجى عمل عملته عندك فی الاسلام منفعة فانی سمعت الليلة خشف نعليك و
فی روایۃ دف نعليك بين يدی فی الجنة قال بلال ما عملت عملا فی الاسلام
ارجى عندی منفعة من انی لم اتطهر طهورا تاما فی ساعة من ليل او نهار الا صليت بذلك
الطهور ما كتب الله لی ان اصلی انس يا بنی النجار ثامنونی بحائطكم هذا قالوا لا والله
لا نطلب ثمنه الا الى الله ابو هريرة يا حسان اجب عن رسول الله اللهم ايده بروح القدس
الزبير بن العوام يا زبير اسق ثم احبس الماء حتى يرجع الى الجدر علی وسعد

بن ابی وقاص یا سعد ارم فداک ابی وامی ابو موسی یا عبد الله الا اعلمک
کنزا من کنوز الجنة لا حول ولا قوة الا بالله قاله لابی موسی عبد الله بن عمرو یا عبد الله لا تکن
مثل فلان کان یقوم من اللیل فترک قیام اللیل قاله له عبد الله بن ابی
اوفی یا فلان انزل فاجدح لنا قال یا رسول الله ان علیک نهارا قال انزل
فاجدح لنا قال فنزل فجدح فاتاه به فشرب ثم قال بیده اذا غابت الشمس من
ههنا وجاء اللیل من ههنا فقد افطر الصائم معاذ بن جبل یا معاذ بن جبل هل
تدری ما حق الله علی العباد قال قلت الله ورسوله اعلم قال فان حق الله علی العباد
ان یعبدوه ولا یشرکوا به شیئا یا معاذ بن جبل هل تدری ما حق العباد علی الله
اذا فعلوا ذلک قلت الله ورسوله اعلم قال ان لا یعذبهم المغیرة بن شعبة یا مغیرة
خذ الاداوة جابر یا اهل الخندق ان جابرا قد صنع لکم سورا فحیهلا بکم عبد الله
بن زید بن عاصم یا معشر الانصار الم اجدکم ضلالا فهداکم الله بی وکنتم
متفرقین فالفکم الله بی وعالة فاغناکم الله بی ابو هریرة یا معشر الانصار قلتم
اما الرجل فادرکته رغبة فی قریته قالوا قد کان ذلک قال کلا انی عبد الله و
رسوله هاجرت الی الله والیکم المحیا محیاکم والممات مماتکم ابن مسعود یا معشر الشباب
من استطاع منکم الباءة فلیتزوج فانه اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیه
بالصوم فانه له وجاء عائشة یا معشر المسلمین من یعذرنی من رجل قد بلغنی
اذاه فی اهل بیتی فوالله ما علمت علی اهلی الا خیرا ولقد ذکروا رجلا ما علمت علیه الا
خیرا وما کان یدخل علی اهلی الا معی ابو سعید یا معشر النساء تصدقن فانی اریتکن
اکثر اهل النار ابو هریرة یا معشر الیهود اسلموا تسلموا اسامة بن زید ای سعد
الم تسمع الی ما قال ابو حباب قال کذا وکذا قاله لسعد بن عبادة حین عاده و
ابو حباب هو عبد الله بن ابی المسیب بن حزن ای عم قل لا اله الا الله کلمة احاج
لک بها عند الله قاله لابی طالب عند وفاته ابو موسی ایها الناس اربعوا علی
انفسکم انکم لا تدعون اصم ولا غائبا انکم تدعون سمیعا قریبا وهو معکم قاله فی سفر وکانوا

يكبرون بالتكبير ام سلمة يا ابنة ابي امية سألت عن الركعتين بعد العصر وانه
اتاني ناس من عبد القيس بالاسلام من قومهم فشغلوني عن الركعتين بعد الظهر فهما هاتان
عائشة يا ام سلمة لا تؤذيني في عائشة فانه والله ما نزل علي الوحي وانا في
لحاف امرأة منكن غيرها انس يا ام سليم ما هذا الذي تصنعين قاله حين رآها تجمع
عرقه عائشة يا بريرة هل رأيت منها شيئا يريبك يعني عائشة قاله حين
قال فيها اهل الافك ما قالوا عائشة يا بنية الا تحبين ما احب قاله لفاطمة
حين بعثها ازواج النبي صلى الله عليه وآله وسلم اليه ينشدنه العدل في عائشة عائشة
يا عائشة اشعرت ان الله افتاني فيما استفتيته فيه جاءني رجلان فقعد احدهما
عند رأسي والآخر عند رجلي فقال الذي عند رأسي للذي عند رجلي او الذي عند
رجلي للذي عند رأسي ما وجع الرجل قال مطبوب قال من طبه قال لبيد بن الاعصم
قال في اي شيء قال في مشط ومشاطة وجف طلعة ذكر قال فاين هو قال
في بير ذي اروان عائشة يا عائشة الامر اشد من ان ينظر بعضهم الى بعض
يعني يوم القيامة عائشة يا عائشة ما ازال اجد الم الطعام الذي اكلت بخيبر
فهذا اوان وجدت انقطاع ابهري من ذلك السم عائشة يا عائشة ما يؤمنني
ان يكون فيه عذاب قد عذب قوم بالريح وقد رأى قوم العذاب فقالوا هذا
عارض ممطرنا قاله لما قالت له يا رسول الله ارى الناس اذا رأوا الغيم فرحوا رجاء
ان يكون فيه المطر واراك اذا رأيته عرفت في وجهك الكراهية عائشة يا
عائشة والله لكأن ماءها نقاعة الحناء ولكأن نخلها رؤس الشياطين يعني بير
ذي اروان عائشة يا عائشة هذا جبرئيل يقرئك السلام ابو هريرة يا نساء المؤمنات
لا تحقرن احداكن لجارتها ولو كراع شاة محرق كذا ذكره الاقليشي والرواية يا نساء
المسلمات لا تحق[illegible] جارة لجارتها ولو فرسن شاة الباب السادس ابو هريرة
ليس الشديد بالصرعة انما الشديد الذي يملك نفسه عند الغضب ابو هريرة ليس الغنى
عن كثرة العرض انما الغنى غنى النفس ابو هريرة ليس المسكين الذي ترده التمرة والتمرتان

ولا اللقمة ولا اللقمتان انما المسكين الذي يتعفف اقرؤا ان شئتم لا يسئلون الناس
الحافا اسماء بنت عميس ليس باحق بی منکم وله ولاصحابه ہجرة واحدة ولکم انتم
اہل السفينة ہجرتان یعنی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وکان قال لاسماء حین
قدمت من الحبشة سبقناکم بالہجرة فنحن احق برسول اللہ منکم عثمان لیس بکذاب
من اصلح بین اثنین فقال خیرا اونمی خیرا ابو ہریرة لیس علی المسلم فے عبدہ ولا
فرسہ صدقة عائشة لیس کذلک ولکن المؤمن اذا بشر برحمة اللہ ورضوانہ و
جنتہ احب لقاء اللہ واحب اللہ لقاءہ وان الکافر اذا بشر بعذاب اللہ وسخطہ
کرہ لقاء اللہ وکرہ اللہ لقاءہ قالہ لہا حین قالت کلنا یکرہ الموت جابر لیس
من البر الصیام فے السفر ابو موسی لیس منا من حلق ولا خرق ولا سلق انس
لیس من بلد الا سیطؤہ الدجال الا مکة والمدینة لیس نقب من انقابہا الا علیہ
الملائکة صافین یحرسونہا فینزل السبخة ثم ترجف المدینة باہلہا ثلث رجفات فیخرج
الیہ کل کافر ومنافق ابو ذر لیس من رجل ادعی لغیر ابیہ وہو یعلمہ الا کفر ومن
ادعی ما لیس لہ فلیس منا ولیتبوء مقعدہ من النار ومن دعا رجلا بالکفر او قال
عدو اللہ ولیس کذلک الا حار علیہ کذا قال مسلم وقال البخاری لا یرمی رجل رجلا
بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک ابن مسعود
لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاہلیة وفی روایة او او
ابن مسعود لیس من نفس تقتل ظلما الا کان علی ابن آدم الاول کفل من دمہا
لانہ سن القتل اولا ویروی لانہ کان اول من سن القتل ابن مسعود لیس ہو
کما تظنون انما ہو کما قال لقمان لابنہ یا بنی لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم
قالہ لما نزلت الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم فشق ذلک علی اصحابہ وقالوا
اینا لم یظلم نفسہ فصل حفصة نعم الرجل عبد اللہ لو کان یصلی من اللیل ابو ہریرة
بئس الطعام طعام الولیمة یدعی الیہا الاغنیاء ویترک الفقراء ومن ترک الدعوة فقد
عصی اللہ ورسولہ ابن مسعود بئس ما لاحدہم ان یقول نسیت آیة کیت وکیت

بل ہو نسي و استذکروا القرآن فانہ اشد تفصیا من صدور الرجال من النعم من عقلہا
فصل جابر بنیا انا امشی اذ سمعت صوتا من السماء فرفعت رأسی فاذا الملک
الذی جاءنی بحراء جالسا علی کرسی بین السماء والارض فجئثت منہ فرقا فرجعت
فقلت زملونی زملونی فدثرونی فانزل اللہ یا ایہا المدثر قم فانذر وربک فکبر
وثیابک فطہر والرجز فاہجر ابن عمر بنیا انا نائم اتیت بقدح لبن فشربت منہ
حتی انی لاری الری یخرج من اظفاری ثم اعطیت فضلی عمر بن الخطاب
قالوا فما اولتہ قال العلم ابو سعید بنیا انا نائم رأیت الناس یعرضون علی و
علیہم قمص منہا ما یبلغ الثدی ومنہا ما یبلغ دون ذلک وعرض علی عمر بن الخطاب
وعلیہ قمیص یجرہ قالوا فما اولت ذلک یا رسول اللہ قال الدین ابو ہریرۃ
بنیا انا نائم رأیتنی فی الجنۃ فاذا امرأۃ تتوضأ الی جانب قصر فقلت لمن ہذا القصر
قالوا لعمر فذکرت غیرتہ فولیت مدبرا مالک بن صعصعۃ بینما انا فی الحطیم وربما قال
فی الحجر مضطجعا اذ اتانی آت فقد قال وسمعتہ یقول فشق ما بین ہذہ الی ہذہ
فاستخرج قلبی ثم اوتیت بطست من ذہب مملوۃ ایمانا فغسل قلبی ثم حشی ثم اعید
ثم اتیت بدابۃ دون البغل وفوق الحمار ابیض یضع خطوہ عند اقصی طرفہ فحملت
علیہ فانطلق بی جبرئیل حتی اتی السماء الدنیا فاستفتح قیل من ہذا قال جبرئیل
قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیہ قال نعم قال مرحبا بہ فنعم المجیٔ جاء
ففتح فلما خلصت فاذا فیہا آدم فقال ہذا ابوک آدم فسلم علیہ فسلمت علیہ فرد السلام
ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتی اتی السماء الثانیۃ فاستفتح
قیل من ہذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیہ قال نعم
قیل مرحبا بہ فنعم المجیٔ جاء ففتح فلما خلصت اذا یحیی وعیسی وہما ابنا خالۃ قال ہذا
یحیی وعیسی فسلم علیہما فسلمت فردا ثم قالا مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد
بی الی السماء الثالثۃ فاستفتح فقیل من ہذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمد
قیل وقد ارسل الیہ قال نعم قیل مرحبا بہ فنعم المجیٔ جاء ففتح فلما خلصت اذا یوسف

قال ہذا یوسف فسلم علیہ فسلمت علیہ فرد علی ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی
الصالح ثم صعد بی حتی اتی السماء الرابعۃ فاستفتح قیل من ہذا قال جبرئیل قیل
ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیہ قال نعم قیل مرحبا بہ فنعم المجیء جاء ففتح
فلما خلصت فاذا ادریس قال ہذا ادریس فسلم علیہ فسلمت علیہ فرد ثم قال مرحبا
بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتی اتی السماء الخامسۃ فاستفتح قیل من
ہذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیہ قال نعم قیل مرحبا
بہ فنعم المجیء جاء فلما خلصت فاذا ہارون قال ہذا ہارون فسلم علیہ فسلمت علیہ
فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتے اتی السماء السادسۃ
فاستفتح قیل من ہذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل
الیہ قال نعم قیل مرحبا بہ فنعم المجیء جاء فلما خلصت فاذا موسیٰ قال ہذا موسیٰ فسلم
علیہ فسلمت علیہ فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح فلما تجاوزت بکے
فقیل لہ ما یبکیک قال ابکی لان غلاما بعث بعدی یدخل الجنۃ من امتہ اکثر ممن
یدخلہا من امتی ثم صعد بی الی السماء السابعۃ فاستفتح جبرئیل قیل من ہذا قال
جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد بعث الیہ قال نعم قیل مرحبا بہ فنعم المجیء
جاء فلما خلصت فاذا ابراہیم قال ہذا ابوک ابراہیم فسلم علیہ فسلمت علیہ فرد السلام
علی ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح ثم رفعت الی سدرۃ المنتہی فاذا نبقہا
مثل قلال ہجر واذا ورقہا مثل آذان الفیلۃ قال ہذہ سدرۃ المنتہی واذا اربعۃ
انہار نہران ظاہران ونہران باطنان فقلت ما ہذان یا جبرئیل قال اما الباطنان
فنہران فی الجنۃ واما الظاہران فالنیل والفرات ثم رفع لی البیت المعمور ثم
اتیت باناء من خمر واناء من لبن واناء من عسل فاخذت اللبن فقال ہی الفطرۃ
انت علیہا وامتک ثم فرضت علی الصلوۃ خمسین صلوۃ کل یوم فرجعت فمررت
علی موسے فقال بما امرت قلت امرت بخمسین صلوۃ کل یوم قال ان امتک
لا تستطیع خمسین صلوۃ کل یوم وانی واللہ قد جربت الناس قبلک وعالجت بنی

بنی اسرائیل اشد المعالجۃ فارجع الی ربک فاسئلہ التخفیف لامتک فرجعت
فوضع عنی عشرا فرجعت الی موسی فقال مثلہ فرجعت فوضع عنی عشرا فرجعت
الی موسی فقال مثلہ فرجعت فوضع عنی عشرا فرجعت الی موسے فقال مثلہ فرجعت
فامرت بعشر صلوات کل یوم فرجعت الی موسی فقال مثلہ فرجعت فامرت بخمس صلوات کل
یوم فرجعت الی موسی فقال بما امرت فقلت امرت بخمس صلوات کل یوم قال ان امتک
لا تستطیع خمس صلوات کل یوم وانی قد جربت الناس قبلک وعالجت بنی اسرائیل اشد المعالجۃ
فارجع الی ربک فسالہ التخفیف لامتک قال سالت ربی حتی استحییت ولکن ارضی واسلم فلما جاوزت
نادی مناد امضیت فریضتی وخففت عن عبادی حدیث المعراج متفق علیہ
لکنی تتبعت فیہ سیاق البخاری ابن عمر بینما ثلثۃ نفر یمشون اخذہم المطر فاووا الی
غار فی جبل فانحطت علی فم غارہم صخرۃ من الجبل فاطبقت علیہم فقال بعضہم لبعض
انظروا اعمالا عملتموہا صالحۃ للہ فادعوا اللہ بہا لعلہ یفرجہا عنکم فقال احدہم اللہم
انہ کان لی والدان شیخان کبیران وامرأتی ولی صبیۃ صغار ارعی علیہم المواشی
فاذا ارحت علیہم حلبت فبدأت بوالدی فسقیتہما قبل بنیے وانہ نأی بی ذات
یوم الشجر فلم آت حتی امسیت فوجدتہما قد ناما فحلبت کما کنت احلب فجئت بالحلاب
فقمت عند رؤسہما اکرہ ان اوقظہما من نومہما واکرہ ان اسقے الصبیۃ قبلہما
والصبیۃ یتضاغون عند قدمی فلم یزل ذلک دأبی ودابہم حتی طلع الفجر فان
کنت تعلم انی فعلت ذلک ابتغاء وجہک فافرج لنا منہا فرجۃ نری منہا السماء
ففرج اللہ منہا فرجۃ فروا منہا السماء وقال الآخر اللہم انہ کانت لی ابنۃ عم احببتہا
کاشد ما یحب الرجال النساء فطلبت الیہا نفسہا فابت حتے آتیہا بمائۃ دینار
فسعیت حتی جمعت مائۃ دینار فجئتہا بہا فلما وقعت بین رجلیہا قالت یا عبد اللہ
اتق اللہ ولا تفتح الخاتم الا بحقہ فقمت عنہا فان کنت تعلم انی فعلت ذلک ابتغاء
وجہک فافرج لنا منہا فرجۃ ففرج اللہ لہم وقال الآخر اللہم انی کنت استأجرت
اجیرا بفرق ارز فلما قضے عملہ قال اعطنی حقی فعرضت علیہ حقہ فترکہ ورغب عنہ

فلم ازل ازرعه حتى جمعت منه بقرا ورعاءها فجاءني فقال اتق الله ولا تظلمني حقي
قلت اذهب الى تلك البقر ورعاءها فخذها فقال اتق الله ولا تستهزئ بي فقلت
اني لا استهزئ بك خذ تلك البقر ورعاءها فاخذه فذهب به فان كنت تعلم
اني فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج ما بقي ففرج الله ما بقي **ابوہریرۃ** بينا
رجل يسوق بقرة قد حمل عليها التفتت اليه البقرة فقالت اني لم اخلق لهذا ولكني
انما خلقت للحرث فقال الناس سبحان الله بقرة تكلم فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم فاني اومن به انا وابو بكر وعمر وبينا راع في غنمه عدا عليها الذئب
فاخذ منها شاة فطلبه الراعي حتى استنقذها منه فالتفت اليه الذئب فقال له
من لها يوم السبع يوم ليس لها راع غيري فقال الناس سبحان الله ذئب يتكلم
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاني اومن به انا وابو بكر وعمر وما هما ثم
ابوہریرۃ بينا رجل يمشي بطريق فوجد غصن شوك على الطريق فاخره فشكر الله له
فغفر له **ابوہریرۃ** بينا رجل يمشي في حلة تعجبه نفسه مرجل جمته اذ خسف الله به فهو
يتجلجل به الى يوم القيامة **فصل** **جابر** لعن الله الذي وسمه قاله لما رأى حمارا قد وسم
في وجهه **ابوہریرۃ** لعن الله السارق يسرق البيضة فتقطع يده ويسرق الحبل فتقطع
يده **ابن عمر** لعن الله الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة **عائشة**
لعن الله اليهود والنصارى اتخذوا قبور انبيائهم مساجد **فصل** **ابوہریرۃ** لو آمن بي
عشرة من اليهود لآمن بي اليهود ويروى لو تابعني عشرة من اليهود لم يبق على
ظهرها يهودي الا اسلم **ابن عباس** لو ان احدهم اذا اراد ان يأتي اهله وقال
بسم الله اللهم جنبنا الشيطان وجنب الشيطان ما رزقتنا فانه ان يقدر بينهما
ولد في ذلك لم يضره الشيطان ابدا **ابوہریرۃ** لو ان رجلا اطلع اليك بغير اذن
فخذفته بحصاة ففقأت عينه ما كان عليك جناح **ام حبيبة بنت ابي سفيان** لو انها
لم تكن ربيبتي في حجري ما حلت لي انها ابنة اخي من الرضاعة ارضعتني واباها ثويبة
فلا تعرضن علي بناتكن ولا اخواتكن يعني درة بنت ابي سلمة قاله لها لما عرضت

علیہ اختبہا عزۃ **ابن عمر** لو ترکتہ بین یعنی ام ابن صیاد **جابر** لو ترکتہا مازال
قائہا قال الامام مالک حین عصرت الحکۃ التی کانت تہدی فیہا للنبی صلی اللہ
علیہ وسلم **ابوہریرۃ** لو تعلمون ما اعلم لبکیتم کثیرا ولضحکتم قلیلا **علیؓ** لو دخلتموہا
لم تزالوا فیہا الی یوم القیمۃ یعنی النار التی اوقدہا عبداللہ بن حذافۃ السہمی امیر
من امرائہ **جابر** لو قد جاء مال البحرین قد اعطیتک ہکذا وہکذا وہکذا قالہ لہ **عمران**
بن حصین لو قلتہا وانت تملک امرک افلحت کل الفلاح قالہ لاسیر من
بنی عقیل اصابوا معہا العضباء فاوثقوہ فقال انی مسلم **انس** لو کان لابن آدم
وادیان من مال لابتغی الیہما ثالثا ولا یملأ جوف ابن آدم الا التراب ویتوب اللہ
علی من تاب **ابوہریرۃ** لو یعلم الکافر بکل الذی عند اللہ من الرحمۃ لم ییأس من
الجنۃ ولو یعلم المؤمن بکل الذی عند اللہ من العذاب لم یأمن من النار **ابوجہیم**
عبداللہ بن الحارث لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان ان یقف اربعین
خیرا من ان یمر بین یدیہ **ابوہریرۃ** لو یعلم المؤمن ما عند اللہ من العقوبۃ ما طمع بجنتہ
احد ولو یعلم الکافر ما عند اللہ من الرحمۃ ما قنط من جنتہ احد **ابوہریرۃ** لو یعلم الناس
ما فی النداء والصف الاول ثم لم یجدوا الا ان یستہموا علیہ لاستہموا ولو یعلمون ما
فی التہجیر لاستبقوا الیہ ولو یعلمون ما فی العتمۃ والصبح لاتوہما ولو حبوا **فصل ابن عباس**
لولا ان اشق علی امتی لامرتہم ان یصلوہا کذلک یعنی صلوۃ العشاء قالہ حین اخرہا
انس لولا ان سمعت الٰہ لاحللت **انس** لولا انی اخاف ان تکون من الصدقۃ
لاکلتہا **ابوہریرۃ** لولا ان یشق علی المسلمین ما تخلفت عن سریۃ ولکن لا احد حمولۃ
ولا احد ما احملہم علیہ ویشق علی ان تخلفوا عنی **ابوہریرۃ** لولا بنو اسرائیل لم یخنز
اللحم ولولا حواء لم تخن انثی زوجہا **فصل ابوہریرۃ و زید بن خالد الجہنی** ان زنت
فاجلدوہا ثم ان زنت فاجلدوہا ثم ان زنت فاجلدوہا ثم بیعوہا ولو بضفیر
یعنی الامۃ غیر المحصنۃ **ابن عباس** ان شئت صبرت ولک الجنۃ وان شئت
دعوت اللہ ان یعافیک قالہ لامرأۃ کانت تصرع **عائشۃ** ان شئت ضم

وان شئت فافطر قاله لحمزة بن عمرو الاسلمي وسأله عن الصيام في السفر وكان يسرد
الصوم **جابر** ان كان عندك ماء بات في شنة والا كرعنا **جابر** ان كان
في شيء من ادويتكم خير ففي شرطة محجم او شربة من عسل او لذعة بنار **عقبة بن عامر**
ان نزلتم بقوم فامروا لكم بما ينبغي للضيف فاقبلوا فان لم يفعلوا فخذوا منهم
حق الضيف الذي ينبغي لهم **عمر بن الخطاب** ان يكن هو فلن تسلط عليه
وان لم يكن هو فلا خير في قتله يعني ابن صياد **حكيم بن حزام** خير الصدقة ما كان
عن ظهر غنى **ابن مسعود** خير الناس قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم يجيء
قوم تسبق شهادة احدهم يمينه ويمينه شهادته **انس** خير دور الانصار بنو النجار
ثم بنو عبد الاشهل ثم بنو الحارث بن الخزرج ثم بنو ساعدة وفي كل دور الانصار
خير **ابو هريرة** خير نساء ركبن الابل نساء قريش احناه على ولد في صغره وارعاه على
زوج في ذات يده **علي** خير نسائها مريم بنت عمران وخير نسائها خديجة **ابو هريرة**
وعائشة احب الاعمال الى الله ادومها وان قل **عقبة بن عامر** احق الشروط
ان توفوا بها ما استحللتم به الفروج **ابو هريرة** اخوف ويروى ان اخوف ما اخاف
عليكم ما يخرج الله لكم من زهرة الدنيا قالوا وما زهرة الدنيا يا رسول الله قال
بركات الارض قالوا يا رسول الله وهل ياتي الخير بالشر قال لا ياتي الخير الا بالخير
لا ياتي الخير الا بالخير لا ياتي الخير الا بالخير ان كل ما ينبت الربيع يقتل او يلم ويروى يقتل حبطا او يلم
الا آكلة الخضر فانها تاكل حتى اذا امتدت خاصرتاها استقبلت الشمس ثم اجترت
وبالت وثلطت ثم عادت فاكلت ان هذا المال خضرة حلوة فمن اخذه بحقه
ووضعه في حقه فنعم المعونة هو ومن اخذه بغير حقه كان كالذي ياكل ولا يشبع
عائشة اسرعكن لحاقا بي اطولكن يدا **ابو هريرة** اشعر كلمة تكلمت بها العرب
كلمة لبيد الا كل شيء ما خلا الله باطل **ام حرام بنت ملحان** اول جيش من امتي
يغزون البحر قد اوجبوا **ام حرام بنت ملحان** اول جيش من امتي يغزون
مدينة قيصر مغفور لهم **ابو هريرة** كل ابن آدم تاكله الارض الا عجب الذنب منه

خلق وفيه عيب ابوهريرة كل امتي معافى الا المجاهرون وان من الاجهار
ان يعمل العبد بالليل عملا ثم يصبح وقد ستره ربه فيقول يا فلان عملت البارحة
كذا وكذا وقد بات يستره ربه ويصبح يكشف ستر الله عنه ابوهريرة كل سلامى
من الناس عليه صدقة كل يوم تطلع فيه الشمس تعدل بين الاثنين صدقة و
تعين الرجل في دابته فتحمله عليها او ترفع له عليها متاعه صدقة والكلمة الطيبة صدقة
وبكل خطوة تمشيها الى الصلوة صدقة وتميط الاذى عن الطريق صدقة ابوموسى
كل شراب اسكر فهو حرام ابن عمر كل شئ بقدر حتى العجز والكيس او الكيس والعجز
ابن عمر كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته ابن عمر كل مسكر خمر وكل مسكر حرام و
من شرب الخمر في الدنيا فمات وهو يدمنها لم يتب لم يشربها في الآخرة ابن
عباس كل مصور في النار جابر كل معروف صدقة ام هانی بنت ابی طالب
قد اجرنا من اجرت وآمنا من آمنت قاله لها يوم فتح مكة جابر قد اخذت
جملك باربعة دنانير ولك ظهره الى المدينة قاله له ابوهريرة قد عجب الله من صنيعكما
بضيفكما الليلة يعني رجلا من الانصار وامراته ابوهريرة لقد اهلكتم او قطعتم ظهر الرجل
يعني المطري في المدحة المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم لقد رأى هذا ذعرا
يعني احد الرجلين اللذين رجعا بابي بصير من المدينة الباب السابع عائشة
الارواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف وما تناكر منها اختلف عمر بن الخطاب
الاسلام ان تشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وتقيم الصلوة وتؤتي الزكوة
وتصوم رمضان وتحج البيت ان استطعت اليه سبيلا قاله لجبرئيل حين جاءه على
صورة رجل فقال صدقت قال فاخبرني عن الايمان قال ان تؤمن بالله و
ملائكته وكتبه ورسله واليوم الآخر وتؤمن بالقدر خيره وشره قال صدقت قال
فاخبرني عن الاحسان قال ان تعبد الله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه
يراك قال فاخبرني عن الساعة قال ما المسئول عنها باعلم من السائل قال فاخبرني
عن اماراتها قال ان تلد الامة ربتها وان ترى الحفاة العراة العالة رعاء الشاء يتطاولون

فی البنیان **عمر** الاعمال بالنیات ولکل امری مانوی فمن کانت ہجرتہ الی اللہ
ورسولہ فہجرتہ الی اللہ ورسولہ ومن کانت ہجرتہ الی دنیا یصیبہا او امراۃ یتزوجہا فہجرتہ
الی ماہاجر الیہ **ابوہریرۃ** الایمان بضع وسبعون شعبۃ والحیاء شعبۃ من الایمان روایۃ
البخاری وسبعون وروایۃ مسلم سبعون او ستون علی الشک **ابن عباس** الایم احق
بنفسہا من ولیہا والبکر تستاذن فی نفسہا واذنہا صماتہا **انس** الایمنون الایمنون
الایمنون **النواس بن سمعان** البر حسن الخلق **انس** البرکۃ فی نواصی الخیل
انس البزاق فی المسجد خطیئۃ وکفارتہا دفنہا **حکیم بن حزام** البیعان بالخیار مالم
یتفرقا او قال حتی یتفرقا فان صدقا وبینا بورک لہما فی بیعہما وان کتما وکذبا
محقت برکۃ بیعہما **ابوہریرۃ** التثاؤب من الشیطان فاذا تثاوب احدکم فلیکظم
ما استطاع **ابوہریرۃ** التصفیح للنساء والتسبیح للرجال **سعد بن ابی وقاص** الثلث
والثلث کثیر او کبیر قالہ لہ حین قال فی مرضہ افاتصدق بثلثی مالی قال لا قال
فالشطر قال لا قال فالثلث قال الحدیث **جابر** الحرب خدعۃ **عائشۃ** الحمی من
فیح جہنم **انس وعمران بن حصین** الحیاء خیر کلہ **ابن عمر** الحیاء من الایمان
ابن عمر الخیر معقود فی نواصی الخیل الی یوم القیامۃ **ابوہریرۃ** الخیل ثلاثۃ لرجل اجر
لرجل ستر وعلی رجل وزر فاما الذی لہ اجر فرجل ربطہا فی سبیل اللہ فاطال لہا فی
مرج او روضۃ فما اصابت فی طیلہا ذلک من المرج او الروضۃ کانت لہ حسنات
ولو انہ انقطع طیلہا فاستنت شرفا او شرفین کانت لہ آثارہا وارواثہا حسنات
ولو انہا مرت بنہر فشربت منہ ولم یرد ان یسقیہا کان ذلک حسنات لہ فہی لذلک
الرجل اجر ورجل ربطہا تغنیا وتعففا ثم لم ینس حق اللہ فی رقابہا ولا ظہورہا فہی
لذلک ستر ورجل ربطہا فخرا وریاء ونواء لاہل الاسلام فہی علی ذلک وزر **عمر** الذہب
بالورق ربوا الا ہاء وہاء والبر بالبر ربوا الا ہاء وہاء والشعیر بالشعیر ربوا الا ہاء وہاء والتمر بالتمر ربوا الا
ہاء وہاء ویروی الورق بالورق ربوا الا ہاء وہاء والذہب بالذہب ربوا الا ہاء وہاء **ابو
قتادۃ الحارث بن ربعی** الرؤیا من اللہ والحلم من الشیطان **عائشۃ** الرحم

معلقة بالعرش تقول من وصلني وصله الله ومن قطعني قطعه الله ابو هريرة الساعي
على الارملة والمسكين كالمجاهد في سبيل الله قال ابو هريرة واحسبه قال كالقائم
لا يفتر وكالصائم لا يفطر ابو هريرة السفر قطعة من العذاب يمنع احدكم نومه وطعامه
وشرابه فاذا قضى احدكم نهمته من وجهه فليعجل الى اهله ابن عمر الشوم في المرأة
والفرس والدار ابو هريرة الشونيز فيه دواء من كل داء الا السام ابو هريرة
الشهداء خمسة المطعون والمبطون والغرق وصاحب الهدم والشهيد في سبيل الله
انس الصبر عند الصدمة الاولى اسامة بن زيد الصلوة امامك ابو هريرة
الصيام جنة ابو شريح العدوي الضيافة ثلثة ايام وجائزته يوم وليلة ولا يحل لرجل
مسلم ان يقيم عند اخيه حتى يؤثمه زاد مسلم قالوا يا رسول الله كيف يؤثمه قال يقيم عنده
ولا شئ له يقريه به انس الطاعون شهادة لكل مسلم ابن عمر الظلم ظلمات
يوم القيامة ابن عباس العائد في هبته كالكلب يعود في قيئه ابو هريرة العجماء
جبار والبير جبار والمعدن جبار وفي الركاز الخمس ابو هريرة العمرة الى العمرة كفارة
لما بينهما والحج المبرور ليس له جزاء الا الجنة ابو هريرة العمرى جائزة جابر العمرى لمن
وهبت له ابو سعيد الغسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم وان يستن وان يمس
طيبا ان وجد ابو هريرة الفخر والخيلاء في الفدادين من اهل الوبر والسكينة في
اهل الغنم ابو هريرة الفطرة خمس الختان والاستحداد وقص الشارب وتقليم الاظفار
ونتف الآباط ابو هريرة الكلمة الطيبة صدقة سعيد بن زيد الكمأة من المن و
ماؤها شفاء للعين ابو هريرة المؤمن للمؤمن كالبنيان يشد بعضه بعضا جابر وابن عمر
المؤمن ياكل في معي واحد والكافر ياكل في سبعة امعاء عائشة الماهر بالقرآن
مع السفرة الكرام البررة والذي يقرء القرآن ويتتعتع فيه وهو عليه شاق له اجران
اسماء بنت ابي بكر المتشبع بما لم يعط كلابس ثوبي زور علي المدينة حرم ما بين
عير الى ثور فمن احدث فيها حدثا او آوى محدثا فعليه لعنة الله والملائكة والناس
اجمعين لا يقبل الله منه يوم القيمة صرفا ولا عدلا ذمة المسلمين واحدة يسعى بها

اذناہم فمن اخفر مسلما فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لایقبل اللہ منہ
یوم القیامۃ صرفا ولا عدلا ومن والی قوما بغیر اذن موالیہ وفی روایۃ ومن ادعی
الی غیر ابیہ او انتمی الی غیر موالیہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین
لایقبل اللہ منہ یوم القیامۃ صرفا ولا عدلا **ابن مسعود** المرء مع من احب **ابن عمر** المسلم
اخو المسلم لایظلمہ ولا یسلمہ **البراء بن عازب** المسلم اذا سئل فی القبر یشہد ان لا الہ
الا اللہ وان محمدا رسول اللہ فذلک قولہ یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت
عبد اللہ بن عمرو المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ **عبد اللہ بن عمرو**
المہاجر من ہجر مانہی اللہ عنہ **عمر** المیت یعذب فی قبرہ بما نیح علیہ وفی روایۃ
ما نیح علیہ **ابو ہریرۃ** الناس تبع لقریش فی ہذا الشان مسلمہم تبع لمسلمہم وکافرہم
تبع لکافرہم الناس معادن خیارہم فی الجاہلیۃ خیارہم فی الاسلام اذا فقہوا تجدون
من خیر الناس اشد الناس کراہیۃ لہذا الشان حتی یقع فیہ **ابن عمر** الناس کابل
مائۃ لا تجد فیہا راحلۃ واحدۃ **ابن عمر** الوتر رکعۃ من آخر اللیل **عائشۃ** الولاء
لمن اعتق **ابو ہریرۃ** الولد للفراش وللعاہر الحجر **ابو ہریرۃ** الیمین الکاذبۃ منفقۃ
للسلعۃ محقۃ للکسب **ابو ہریرۃ** ایما امرء مسلم اعتق امرءا مسلما استنقذہ اللہ بکل عضو
منہ عضوا منہ من النار **مالک بن بحینۃ** آلصبح اربعا آلصبح اربعا **ابن مسعود**
اترضون ان تکونوا ربع اہل الجنۃ قلنا نعم قال اترضون ان تکونوا ثلث اہل الجنۃ
قلنا نعم قال والذی نفس محمد بیدہ انی لارجو ان تکونوا نصف اہل الجنۃ وذلک
ان الجنۃ لا یدخلہا الا نفس مسلمۃ وما انتم فی اہل الشرک الا کالشعرۃ البیضاء فی
جلد الثور الاسود او کالشعرۃ السوداء فی جلد الثور الاحمر **عمر** اترون ہذہ المرأۃ
طارحۃ ولدہا فی النار قلنا لا واللہ فقال للہ ارحم بعبادہ من ہذہ المرأۃ بولدہا
قالہ حین رای امرأۃ من السبی تسعی اذا وجدت صبیا فی السبی اخذتہ فالزقتہ
ببطنہا فارضعتہ **عائشۃ** اتریدین ان ترجعی الی رفاعۃ لا حتی تذوقی عسیلتہ
ویذوق عسیلتک قالہ لامرأۃ رفاعۃ القرظی وقد طلقہا ثلثا **البراء بن عازب** اتعجبون

من لين هذه لمناديل سعد بن معاذ في الجنة خير منها والين ابوبكرة ارايت
ان كان اسلم وغفار ومزينة وجهينة خيرا من بني تميم وبني عامر واسد و
غطفان اخابوا وخسروا قال نعم قال فوالذي نفسي بيده انهم لاخير منهم قاله
للاقرع بن حابس حين قال انما بايعك سراق الحجيج من اسلم وغفار ومزينة
وجهينة انس ارايت ان منع الله الثمرة بم يستحل مال اخيه ابن عمر ارايتكم
ليلتكم هذه فان راس مائة سنة منها لا يبقى ممن هو على ظهر الارض احد ابن عباس
ارايت لو كان على امك دين فقضيته اكان يودي عنها قالت نعم قال فصومي
عن امك ابوهريرة ارايتم لو ان نهرا بباب احدكم يغتسل منه كل يوم خمس مرات
هل يبقى من درنه شيء قالوا لا يبقى من درنه شيء قال فذلك مثل الصلوات الخمس
يمحو الله بهن الخطايا جابر اركعت ركعتين قال لا قال قم فاركعهما ويروى قم
فاركع ركعتين وتجوز فيهما قاله لسليك الغطفاني حين جاء يوم الجمعة وهو قاعد
على المنبر فقعد سليك قبل ان يصلي ابوهريرة اصدق ذواليدين كعب بن عجرة
ايؤذيك هوام راسك قلت نعم قال فاحلق وصم ثلثة ايام او اطعم ستة مساكين
او انسك نسيكة لا ادري باي ذلك بدا قاله له زمن الحديبية ابوهريرة الا احدثكم
حديثا عن الدجال ما حدث به نبي قومه انه اعور وانه يجيء بمثال الجنة والنار
فالتي يقول انها الجنة هي النار واني انذركم كما انذر به نوح قومه علي الا
اخبرك ما هو خير لك منه تسبحين الله ثلثا وثلثين وتحمدين الله ثلثا وثلثين وتكبرين الله
اربعا وثلثين قاله لفاطمة رضي الله عنها حين سألته خادما حارثة بن وهب
الخزاعي الا اخبركم باهل الجنة كل ضعيف متضعف لو يقسم على الله لابره الا اخبركم
باهل النار كل عتل جواظ مستكبر ابوواقد الليثي الا اخبركم عن النفر الثلثة اما
احدهم فاوى الى الله فاوى الله واما الآخر فاستحيى فاستحيى الله منه واما الآخر
فاعرض فاعرض الله عنه عائشة الا استحيي ممن تستحيي منه الملائكة يعني عثمان
بن عفان عمرو بن العاص الا ان آل ابي فلان ليسوا لي باولياء انما وليي الله

وصالح المومنین وزاد البخاری ولکن لہم رحم ابلہا ببلالہا **ابو مسعود** عقبہ بن
عمرو الانصاری الا ان الایمان ہہنا وان القسوۃ وغلظ القلوب فی الفدادین
عند اصول اذناب الابل حیث یطلع قرن الشیطان فی ربیعۃ ومضر **المسور بن مخرمۃ**
الا ان بنی ہشام بن المغیرۃ استاذنونی ان ینکحوا ابنتہم علی بن ابی طالب فلا
آذن لہم ثم لا آذن لہم ثم لا آذن لہم الا ان یحب ابن ابی طالب ان یطلق ابنتی
وینکح ابنتہم فانما ابنتی بضعۃ منی یریبنی ما رابہا ویوذینی ما آذاہا **فاطمۃ** الا ترضین
ان تکونی سیدۃ نساء العالمین او سیدۃ نساء ہذہ الامۃ قالہ لہا **ابن عمر** الا
تسمعون ان اللہ لا یعذب بدمع العین ولا بحزن القلب ولکن یعذب بہذا او
یرحم **عبد اللہ بن عمرو** الم اخبر انک تصوم ولا تفطر وتصلی اللیل فلا تفعل
فان لعینیک حظا ولنفسک حظا ولاہلک حظا فصم وافطر وصل ونم وصم من کل
عشرۃ ایام یوما ولک اجر تسعۃ ویروی فانک اذا فعلت ذلک ہجمت عیناک
ونفہت نفسک **عائشۃ** الم تری ان قومک حین بنوا الکعبۃ اقتصروا عن قواعد
ابراہیم فقلت یا رسول اللہ الا تردہا علی قواعد ابراہیم قال لولا حدثان
قومک بالکفر لفعلت **ابو بکر** الم یأن للرحیل قالہ لہ بعد خروجہ الی المدینۃ **ابو ہریرۃ**
افلا اعلمکم شیئا تدرکون بہ من سبقکم وتسبقون بہ من بعدکم ولا یکون احد افضل منکم
الا من صنع مثل ما صنعتم قالوا بلی یا رسول اللہ قال تسبحون وتکبرون وتحمدون دبر
کل صلوۃ ثلثا وثلثین مرۃ **عائشۃ** افلا اکون عبدا شکورا قالہ حین قیل لہ اتکلف ہذا
وقد غفر لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر **انس** افلا تخرجون مع راعینا فی ابلہ
فتصیبون من ابوالہا والبانہا قالہ لنفر من عکل او عرینۃ **انس** الیس الذی
امشاہ علی رجلیہ فی الدنیا قادرا علی ان یمشیہ علی وجہہ یوم القیامۃ **انس**
الیس یشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ یعنی مالک ابن الدخشم قالوا انہ یقول
ذلک وما ہو فی قلبہ قال لا یشہد احد انہ لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ فیدخل النار
او تطعمہ **ابو ہریرۃ** اولکلکم ثوبان قالہ لسائل سالہ عن الصلوۃ فی ثوب واحد

عائشة ولو انی استقبلت من امری ما استدبرت ما سقت الهدی معی حتی اشتریه ثم احل
کما حلوا جابر اما انک قادم فاذا قدمت فالکیس الکیس قاله میمونة بنت
الحارث اما انک لو اعطیتها اخوالک کان اعظم لاجرک قاله لها لما اعتقت ولیدة
ابن عباس اما انهما لیعذبان وما یعذبان فی کبیر اما احدهما فکان یمشی بالنمیمة
واما الآخر فکان لا یستتر من بوله ویروی لا یستنزه سعد بن ابی وقاص
اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی غیر انه لا نبی بعدی قاله لعلی
رضی الله عنه عند خروجه الی غزوة تبوک ابو هریرة اما وابیک لتنبأنه ان تصدق
وانت صحیح شحیح تخشی الفقر وتأمل الغنی زاد مسلم وتأمل البقاء ثم اتفقا ولا تمهل حتی
اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان کذا ولفلان کذا وقد کان لفلان تفرد مسلم بقوله
اما وابیک المسیب بن حزن اما والله لاستغفرن لک ما لم انه عنک فانزل الله
ما کان للنبی والذین آمنوا الی قوله اصحاب الجحیم قاله لابی طالب عند وفاته
ابو هریرة اما یخشی احدکم اذا رفع رأسه قبل الامام ان یحول الله رأسه رأس حمار
او یجعل الله صورته صورة حمار ابو هریرة مثل البخیل والمتصدق مثل رجلین علیهما
جبتان او جنتان من حدید اذا هم المتصدق بصدقة اتسعت علیه حتی تعفی اثره
واذا هم البخیل بصدقة تقلصت علیه وانضمت یداه الی تراقیه وانقبضت کل حلقة
الی صاحبتها فیجتهد ان یوسعها فلا یستطیع ویروی فلا تتسع ابن عمر مثل القرآن
مثل الابل المعقلة ان عقلها صاحبها امسکها وان ترکها ذهبت ابو موسی مثل
المؤمن الذی یقرأ القرآن مثل الاترجة ریحها طیب وطعمها طیب ومثل المؤمن الذی
لا یقرأ القرآن مثل التمرة لا ریح لها وطعمها حلو ومثل المنافق الذی یقرأ القرآن
مثل الریحانة ریحها طیب وطعمها مر ومثل المنافق الذی لا یقرأ القرآن کمثل الحنظلة
لیس لها ریح وطعمها مر جابر مثل المؤمن مثل السنبلة تحرکها الریح فتقوم مرة وتقع
اخری ومثل الکافر مثل الارزة لا تزال قائمة حتی تنقعر جابر مثلی ومثل الانبیاء
کرجل بنی دارا فاکملها واحسنها الا موضع لبنة فجعل الناس یدخلونها ویعجبون

ويقولون لولا موضع اللبنة زاد مسلم فانا موضع اللبنة جئت ختمت الانبياء ابو سعيد
اياكم والجلوس في الطرقات فقالوا يا رسول الله ما لنا من مجالسنا بد نتحدث فيها
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا ابيتم الا المجلس فاعطوا الطريق حقه
قالوا وما حق الطريق يا رسول الله قال غض البصر وكف الاذى ورد السلام
والامر بالمعروف والنهي عن المنكر **عقبة بن عامر** اياكم والدخول على النساء فقال
رجل من الانصار يا رسول الله افرأيت الحمو فقال الحمو الموت **انس** اياكم و
دعوة المظلوم وان كان كافرا **ابو هريرة** اياكم والوصال **البراء بن عازب** انا النبي
لا كذب انا ابن عبد المطلب اللهم نزل نصرك قاله يوم حنين **ابو هريرة** انا
اولى الناس بابن مريم الانبياء اولاد علات وليس بيني وبينه نبي **ابو هريرة**
انا اولى بالمؤمنين من انفسهم فمن توفي من المؤمنين فترك دينا فعلي قضاؤه ومن
ترك مالا فلورثته **جرير** انا فرطكم على الحوض **عائشة** دونكم يا بني ارفدة قاله يوم
عيد للسودان وكانوا يلعبون بالدرق والحراب **عائشة** على رسلك فاني ارجو
ان يؤذن لي قاله لابي بكر قبل الهجرة **صفية بنت حيي** على رسلكما انها صفية
بنت حيي **ابو موسى** على رسلكم اعلمكم وابشروا ان من نعمة الله عليكم انه ليس احد
من الناس يصلي هذه الساعة غيركم او قال ما صلى هذه الساعة احد غيركم قاله حين
اعتم بالصلوة **جابر** عليكم بالاسود منه فانه اطيب قال جابر فقلت اكنت ترعى
الغنم قال نعم وهل من نبي الا رعاها **جابر** لك الثمن ولك الجمل لك الثمن ولك الجمل
قاله له **ابن مسعود وانس** لكل غادر لواء يوم القيامة بقدر غدرته **ابو هريرة** لكل
نبي دعوة يدعو بها فاريد ان شاء الله ان اختبئ دعوتي شفاعة لامتي يوم القيامة
ابو هريرة للعبد المملوك المصلح اجران **جبير بن مطعم** لي خمسة اسماء انا محمد واحمد
وانا الماحي الذي يمحو الله بي الكفر وانا الحاشر الذي يحشر الناس على قدمي و
انا العاقب **ابو هريرة** لم يتكلم في المهد الا ثلثة عيسى بن مريم وصاحب جريج و
بينا صبي يرضع **ابو هريرة** لم يكذب ابراهيم النبي قط الا ثلث كذبات ثنتين في

ذات الله قوله اني سقيم وقوله بل فعله كبيرهم هذا وواحدة في شان سارة
ابوهريرة لن يدخل احدا منكم عمله الجنة قالوا ولا انت يا رسول الله قال ولا
انا الا ان يتغمدني الله منه بفضل ورحمة جابر لما كذبني قريش قمت في الحجر
فجلى الله لي بيت المقدس فطفقت اخبرهم عن آياته وانا انظر اليه فاطمة بنت
قيس اما ابو جهم فلا يضع عصاه عن عاتقه واما معاوية فصعلوك لا مال له انكحي
اسامة قاله لها لما طلقها زوجها ابو عمرو بن حفص البتة فخطبها ابو جهم ومعاوية بن
ابي سفيان المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم اما الاسلام فاقبل واما المال
فلست منه في شيء قاله للمغيرة بن شعبة حين اسلم عبد الله بن سلام اما الطرق التي رايت عن يسارك
فهي طرق اصحاب الشمال واما الطرق التي رايت عن يمينك فهي طرق اصحاب اليمين
واما الجبل فهو منزل الشهداء ولن تناله واما العمود فهو عمود الاسلام واما العروة فهو
عروة الاسلام ولن تزال مستمسكا بها حتى تموت يعلى بن امية اما الطيب الذي
بك فاغسله ثلث مرات واما الجبة فانزعها ثم اصنع في عمرتك ما تصنع في حجك
قاله لرجل جاءه بالجعرانة قد اهل بالعمرة وهو مصفر لحيته وراسه وعليه جبة فقال
اني احرمت بعمرة وانا كما ترى جبير بن مطعم اما انا فافيض على راسي ثلث
اكف وقال البخاري ثلثا واشار بيديه كلتيهما قاله حين تماروا في الغسل عنده فقال
بعض القوم اما انا فاني اغسل راسي بكذا وكذا عائشة اما انا فقد عافاني الله و
كرهت ان اثير على الناس شرا عبد الله بن سلام اما اول اشراط الساعة فنار
تحشر الناس من المشرق الى المغرب واما اول طعام ياكله اهل الجنة فزيادة كبد حوت
واذا سبق ماء الرجل ماء المراة نزع الولد واذا سبق ماء المراة نزعت اجابه بها
حين ساله عنها قبل اسلامه المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم اما بعد فان اخوانكم
قد جاءونا تائبين واني قد رايت ان ارد اليهم سبيهم فمن احب منكم ان يطيب ذلك
فليفعل ومن احب منكم ان يكون على حظه حتى نعطيه اياه من اول ما يفيء الله علينا
فليفعل يعني وفد هوازن عائشة اما بعد يا عائشة فانه بلغني عنك كذا وكذا فان

کنت بریئۃ فسیبرئک اللہ وان کنت الممت بذنب فاستغفری اللہ وتوبی الیہ فان العبد اذا اعترف بذنبہ ثم تاب تاب اللہ علیہ **کعب بن مالک** اما ہذا فقد صدق فقم حتے یقضی اللہ فیک قال لہ **الباب الثامن ابو موسی** جنتان من فضۃ آنیتہما و ما فیہما وجنتان من ذہب آنیتہما و ما فیہما وما بین القوم وبین ان ینظروا الی ربہم الا رداء الکبریاء علی وجہہ فے جنۃ عدن **ابو ہریرۃ** کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمن سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم **ابو ہریرۃ** ثلثۃ لا یکلمہم اللہ یوم القیامۃ ولا ینظر الیہم و لا یزکیہم ولہم عذاب الیم رجل علی فضل ماء بالفلاۃ یمنعہ من ابن السبیل ورجل بایع رجلا بسلعۃ بعد العصر فحلف لہ باللہ لاخذہا بکذا وکذا فصدقہ وہو علی غیر ذلک ورجل بایع اماما لا یبایعہ الا للدنیا فان اعطاہ منہا وفے وان لم یعط منہا لم یف **ابو موسی** ثلثۃ لہم اجران رجل من اہل الکتاب آمن بنبیہ وآمن بمحمد والعبد المملوک اذا ادی حق اللہ وحق موالیہ ورجل کانت عندہ امۃ یطؤہا فادبہا فاحسن تادیبہا وعلمہا فاحسن تعلیمہا ثم اعتقہا فتزوجہا فلہ اجران **انس** ثلث من کن فیہ وجد حلاوۃ الایمان من کان اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواہما وان یحب المرء لا یحبہ الا للہ وان یکرہ ان یعود فے الکفر بعد ان انقذہ اللہ منہ کما یکرہ ان یقذف فی النار **عبد اللہ بن عمرو** اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ خصلۃ منہن کانت فیہ خصلۃ من النفاق حتے یدعہا اذا ائتمن خان واذا حدث کذب واذا عاہد غدر واذا خاصم فجر **طلحۃ بن عبید اللہ** خمس صلوات فے الیوم واللیلۃ قالہ لرجل سالہ عن الاسلام فقال ہل علی غیرہن فقال لا الا ان تطوع قال وصیام شہر رمضان فقال ہل علی غیرہ فقال لا الا ان تطوع وذکر لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الزکوۃ فقال ہل علی غیرہا فقال لا الا ان تطوع فادبر الرجل وہو یقول واللہ لا ازید علی ہذا ولا انقص منہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افلح ان صدق ویروی افلح وابیہ ان صدق او دخل الجنۃ وابیہ ان صدق

عائشة خمس من الدواب کلهن فاسق تقتلن فے الحرم الغراب والحداة والعقرب والفارة والکلب العقور ابوہریرة سبعة یظلہم اللہ فے ظلہ یوم لاظل الا ظلہ امام عادل وشاب نشأ فی عبادة اللہ ورجل قلبہ معلق فے المساجد ورجلان تحابا فے اللہ اجتمعا علیہ وتفرقا علیہ ورجل دعتہ امرأة ذات منصب وجمال فقال انی اخاف اللہ ورجل تصدق بصدقة فاخفاہا حتے لا تعلم شمالہ ما تنفق یمینہ ورجل ذکر اللہ خالیا ففاضت عیناہ انس والذی نفسی بیدہ انکم لاحب الناس الی مرتین یعنے الانصار ابوہریرة والذی نفسی بیدہ لاذودن رجالا عن حوضی کما تذاد الغریبة من الابل عن الحوض ابوہریرة والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما مقسطا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد سعد بن ابی وقاص وابوہریرة والذی نفسی بیدہ ما لقیک الشیطان سالکا فجا قط الا سلک فجا غیر فجک ہذہ روایة سعد وفے روایة ابوہریرة قط سالکا فجا قالہ لعمر بن الخطاب رضے اللہ عنہ ابوہریرة والذی نفسی بیدہ ما من رجل یدعو امرأتہ الی فراشہ فتابی علیہ الا کان الذے فے السماء ساخطا علیہا حتے یرضے عنہا المسور بن مخرمہ ومروان بن الحکم واللہ انی لرسول اللہ وان کذبتمونی اکتب محمد بن عبد اللہ قالہ زمن الحدیبیة ابوہریرة واللہ لان یلج احدکم بیمینہ فے اہلہ آثم لہ عند اللہ من ان یعطی کفارتہ التی فرض اللہ علیہ ابوہریرة وابو شریح الخزاعی واللہ لا یؤمن واللہ لا یؤمن واللہ لا یؤمن قیل من یا رسول اللہ قال الذی لا یأمن جارہ بوائقہ البراء بن عازب واللہ لولا اللہ ما اہتدینا + ولا تصدقنا ولا صلینا + فانزلن سکینة علینا + وثبت الاقدام ان لاقینا + والمشرکون قد بغوا علینا + اذا ارادوا فتنة ابینا + ابوہریرة ستکون فتنة القاعد فیہا خیر من القائم والقائم فیہا خیر من الماشے والماشی خیر من الساعی من تشرف لہا تستشرفہ ومن وجد ملجأ او معاذا فلیعذ بہ ابو حمید الساعدی ستہب اللیلة ریح شدیدة فلا یقم فیہا احد ومن کان لہ بعیر فلیشد

عقال قال بتبوک **علی** سیخرج قوم فی آخر الزمان حدثاء الاسنان سفهاء الاحلام
یقولون من خیر قول **البریۃ** یقرؤن القرآن لایجاوز ایمانهم حناجرهم یمرقون
من الدین کما یمرق السهم من الرمیۃ فاینما لقیتموهم فاقتلوهم فان فی قتلهم اجرا
لمن قتلهم عند الله یوم القیٰمۃ **ابن عباس** آمرکم باربع وانهاکم عن اربع الایمان
بالله شهادۃ ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ
وان تودوا خمس ما غنمتم وانهاکم عن الدباء والحنتم والنقیر والمقیر قاله لوفد عبد القیس
ابن عمر اری رؤیاکم قد تواطأت فی السبع الاواخر فمن کان متحریها فلیتحرها
فی السبع الاواخر **جابر** تبکیه او لا تبکیه مازالت الملائکۃ تظله باجنحتها حتی رفعتموه
یعنی عبد الله ابا جابر **ابو هریرۃ** تجدون من شر الناس ذا الوجهین الذی
یاتی هولاء بوجه وهولاء بوجه **فاطمۃ بنت قیس** تدرون لم جمعتکم قالوا الله ورسوله
اعلم قال انی والله ما جمعتکم لرغبۃ ولا لرهبۃ ولکن جمعتکم لان تمیما الداری کان رجلا
نصرانیا فجاء فبایع واسلم وحدثنی حدیثا وافق الذی کنت احدثکم عن المسیح
الدجال حدثنی انه رکب فی سفینۃ بحریۃ مع ثلثین رجلا من لخم وجذام فلعب بهم
الموج شهرا فی البحر ثم ارفئوا الی جزیرۃ فی البحر حتی مغرب الشمس فجلسوا فی اقرب
السفینۃ فدخلوا الجزیرۃ فلقیتهم دابۃ اهلب کثیر الشعر لا یدرون ما قبله من دبره من
کثرۃ الشعر فقالوا ویلک ما انت قالت انا الجساسۃ قالوا وما الجساسۃ قالت
ایها القوم انطلقوا الی هذا الرجل فی الدیر فانه الی خبرکم بالاشواق قالوا لما سمت لنا
رجلا فرقنا منها ان تکون شیطانۃ قال فانطلقنا سراعا حتی دخلنا الدیر فاذا فیه
اعظم انسان رأیناه قط خلقا واشده وثاقا مجموعۃ یداه الی عنقه ما بین رکبتیه الی کعبیه
بالحدید قلنا ویلک ما انت قال قد قدرتم علی خبری فاخبرونی ما انتم قالوا نحن
اناس من العرب رکبنا فی سفینۃ بحریۃ فصادفنا البحر حین اغتلم فلعب بنا الموج شهرا
ثم ارفانا الی جزیرتک هذه فجلسنا فی اقربها فدخلنا الجزیرۃ فلقیتنا دابۃ اهلب کثیر الشعر
لا ندری ما قبله من دبره من کثرۃ الشعر فقلنا ویلک ما انت فقالت انا الجساسۃ

تحلنا وما الجساسة قالت اعمدوا الی ہذا الرجل فی الدیر فانہ الی خبرکم بالاشواق
فاقبلنا الیک سراعا وفزعنا منہا ولم نأمن ان تکون شیطانۃ فقال اخبرونی
عن نخل بیسان قلنا عن ای شانہا تستخبر قال اسألکم عن نخلہا حتے تثمر قلنا لہ نعم
قال اما انہا توشک الا تثمر قال اخبرونی عن بحیرۃ طبریۃ قلنا عن ای شانہا
تستخبر قال ہل فیہا ماء قالوا ہی کثیرۃ الماء قال ان ماءہا یوشک ان یذہب
قال اخبرونی عن عین زغر قالوا عن ای شانہا تستخبر قال ہل فی العین ماء و
ہل یزرع اہلہا بماء العین قلنا لہ نعم ہی کثیرۃ الماء واہلہا یزرعون من ماءہا قال
اخبرونی عن نبی الامیین ما فعل قالوا قد خرج من مکۃ ونزل یثرب قال اقاتلہ
العرب قلنا نعم قال کیف صنع بہم فاخبرناہ انہ قد ظہر علی من یلیہ من العرب
فاطاعوہ قال لہم قد کان ذاک قلنا نعم قال اما ان ذاک خیر لہم ان یطیعوہ وانی
مخبرکم عنی انی انا المسیح وانی اوشک ان یؤذن لی فی الخروج فاخرج فاسیر
فی الارض فلا ادع قریۃ الا ہبطتہا فی الاربعین لیلۃ غیر مکۃ وطیبۃ ہما محرمتان
علی کلتاہما کلما اردت ان ادخل واحدۃ منہما استقبلنی ملک بیدہ السیف صلتا
یصدنی عنہا وان علی کل نقب منہا ملائکۃ یحرسونہا فطعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بمخصرتہ فی المنبر ہذہ طیبۃ ہذہ طیبۃ الا ہل کنت حدثتکم ذلک فقال الناس
نعم فانہ اعجبنی حدیث تمیم انہ وافق الذی کنت احدثکم عنہ وعن المدینۃ ومکۃ الا انہ
فی بحر الشام او بحر الیمن لا بل من قبل المشرق ما ہو من قبل المشرق ما ہو من قبل المشرق
ما ہو واوما بیدہ الی المشرق **ابن عمر** تطعم الطعام وتقرا السلام علی من عرفت ومن
لم تعرف قالہ رجل قال ای الاسلام خیر **ابو سعید** تکون الارض یوم القیمۃ خبزۃ واحدۃ
یتکفؤہا الجبار بیدہ کما یتکفؤ احدکم خبزتہ فی السفر نزلا لاہل الجنۃ **ابو ہریرۃ** منزلنا غدا
ان شاء اللہ بخیف بنی کنانۃ حیث تقاسموا علی الکفر یعنی المحصب **ابو ہریرۃ**
یاتی الشیطان احدکم فیقول من خلق کذا من خلق کذا حتے یقول من خلق ربک
فاذا بلغہ فلیستعذ باللہ ولینتہ **ابو سعید** یاتی علی الناس زمان یغزو فئام من الناس

فیقال لهم هل فیکم من رأی رسول الله فیقولون نعم فیفتح لهم ثم یغزو فئام من الناس
فیقال لهم هل فیکم من رأی من صحب رسول الله فیقولون نعم فیفتح لهم ثم یغزو فئام
من الناس فیقال هل فیکم من رأی من صحب من صحب رسول الله فیقولون نعم
فیفتح لهم **انس** یتبع المیت ثلثة اهله و ماله و عمله فیرجع اثنان و یبقی واحد
یرجع اهله و ماله و یبقی عمله **ابوهریرة** یترکون المدینة علی خیر ما کانت لا یغشاها الا العوافی
و آخر من یحشر راعیان من مزینة یریدان المدینة ینعقان بغنمهما فیجدانها وحوشا
حتی اذا بلغا ثنیة الوداع خرا علی وجوههما **ابوهریرة** یتعاقبون فیکم ملائکة باللیل و
ملائکة بالنهار ویجتمعون فی صلوة العصر وصلوة الفجر ثم یعرج الذین باتوا فیکم فیسألهم
وهو اعلم بکم کیف ترکتم عبادی فیقولون ترکناهم وهم یصلون واتیناهم وهم یصلون
ابوهریرة یتقارب الزمان وینقص العلم ویلقی الشح وتظهر الفتن ویکثر الهرج
قالوا یا رسول الله ایما هو قال القتل القتل **انس** یجمع الله الناس یوم القیمة
فیهتمون لذلک فیقولون لو استشفعنا علی ربنا حتی یریحنا من مکاننا هذا فیأتون
آدم فیقولون انت آدم ابو الخلق خلقک الله بیده ونفخ فیک من روحه وامر
الملائکة فسجدوا لک اشفع لنا عند ربک حتی یریحنا من مکاننا فیقول لست هناکم
فیذکر خطیئته التی اصاب فیستحیی ربه منها ولکن ائتوا نوحا اول رسول بعثه الله فیأتون
نوحا فیقول لست هناکم فیذکر خطیئته التی اصاب فیستحیی ربه منها ولکن ائتوا ابراهیم
الذی اتخذه الله خلیلا فیأتون ابراهیم فیقول لست هناکم ویذکر خطیئته التی
اصاب فیستحیی ربه منها ولکن ائتوا موسی الذی کلمه الله واعطاه التوراة فیأتون
موسی فیقول لست هناکم ویذکر خطیئته التی اصاب فیستحیی ربه منها ولکن ائتوا عیسی
روح الله وکلمته فیأتون عیسی روح الله وکلمته فیقول لست هناکم ولکن ائتوا محمدا
عبدا قد غفر له ما تقدم من ذنبه وما تاخر فیأتونی فاستاذن علی ربی فیؤذن لی
فاذا انا رأیته وقعت ساجدا فیدعنی ما شاء الله ان یدعنی فیقال یا محمد ارفع
راسک قل تسمع سل تعط اشفع تشفع فارفع راسی فاحمد ربی بتحمید یعلمنیه ربی ثم اشفع

فيحد لي حدا فاخرجهم من النار وادخلهم الجنة ثم اعود فاقع ساجدا فيدعني ماشاء الله
ان يدعني ثم يقال لي ارفع رأسك يا محمد وقل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع
فارفع رأسي فاحمد ربي بتحميد يعلمنيه ربي ثم اشفع فيحد لي حدا فاخرجهم من النار
وادخلهم الجنة قال فلا ادري في الثالثة او في الرابعة قال فاقول يا رب ما
بقي في النار الا من حبسه القرآن وفي رواية ثم آتيه الرابعة او اعود الرابعة وذكر
موسى الذي تقدم هو في بعض روايات البخاري **ابن عباس** يحرم من الرضاع
ما يحرم من النسب **ابو هريرة** يخرب الكعبة ذو السويقتين من الحبشة **انس**
يخرج من النار من قال لا اله الا الله وكان في قلبه من الخير ما يزن شعيرة ثم يخرج
من النار من قال لا اله الا الله وكان في قلبه من الخير ما يزن برة ثم يخرج من النار
من قال لا اله الا الله وكان في قلبه من الخير ما يزن ذرة زاد البخاري في رواية
قتادة عن انس من ايمان مكان خير **ابو هريرة** يدخل الجنة من امتي زمرة هم سبعون
الفا تضيئ وجوههم اضاءة القمر ليلة البدر **ابن عمر** يدخل الله اهل الجنة الجنة
واهل النار النار ثم يقوم مؤذن بينهم فيقول يا اهل الجنة لا موت ويا اهل النار
لا موت كل خالد فيما هو فيه **ابن مسعود** رحم الله موسى لقد اوذي باكثر من هذا
فصبر قاله حين سمع رجلا قال يوم حنين والله ان هذه لقسمة ما عدل فيها ولا اريد
بها وجه الله **عائشة** رحمه الله لقد اذكرني كذا وكذا آية كنت انسيتها ويروى
اسقطتها من سورة كذا وكذا قاله حين سمع عبد الله بن يزيد الخطمي الانصاري يقرأ
من الليل **ابو هريرة** يسلم الراكب على الماشي والماشي على القاعد والقليل على الكثير
ابن عمر يطوي الله السموات يوم القيمة ثم يأخذهن بيده اليمنى ثم يقول انا الملك
اين الجبارون اين المتكبرون ثم يطوي الارضين بشماله ثم يقول انا الملك اين الجبارون
اين المتكبرون **ابو هريرة** يعرق الناس يوم القيامة حتى يذهب عرقهم في الارض
سبعين ذراعا ويلجمهم حتى يبلغ آذانهم **عمران بن حصين** يعض احدكم يد اخيه
كما يعض الفحل لا دية لك **ابو هريرة** يعيد احدكم الى جمرة من نار فيجعلها في يده

قال حین رأی خاتما من ذہب فی ید رجل فنزعہ فطرحہ فقیل للرجل بعد ما ذہب رسول اللہ صلعم خذ خاتمک انتفع بہ فقال لا واللہ لا آخذہ ابدا وقد طرحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **عائشۃ** یغزو جیش الکعبۃ فاذا کانوا ببیداء من الارض یخسف باولہم وآخرہم ویبعثون علی نیاتہم **ابو سعید** یقول اللہ یا آدم فیقول لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک فیقول اخرج بعث النار قال وما بعث النار قال من کل الف تسع مائۃ وتسعۃ وتسعین قال فذلک حین یشیب الصغیر وتضع کل ذات حمل حملہا وتری الناس سکاری وما ہم بسکاری ولکن عذاب اللہ شدید قال فاشتد ذلک علیہم فقالوا یا رسول اللہ اینا ذلک الرجل فقال ابشروا فان من یاجوج ماجوج الفا ومنکم رجل ثم قال والذی نفسی بیدہ انی لارجو ان تکونوا ربع اہل الجنۃ قال فحمدنا اللہ وکبرنا ثم قال والذی نفسی بیدہ انی لارجو ان تکونوا ثلث اہل الجنۃ قال فحمدنا اللہ وکبرنا ثم قال والذی نفسی بیدہ انی لارجو ان تکونوا شطر اہل الجنۃ ان مثلکم فی الامم کمثل الشعرۃ البیضاء فی جلد الثور الاسود او کالرقمۃ فی ذراع الحمار **ابن عمر** یقوم الناس لرب العالمین حتی یغیب احدہم فی رشحہ الی انصاف اذنیہ **جابر بن سمرۃ** یکون بعدی اثنا عشر امیرا قال جابر فقال کلمۃ لم اسمعہا فقال ابی انہ قال کلہم من قریش **عبد اللہ بن سلام** یموت عبد اللہ بن سلام وہو آخذ بالعروۃ الوثقی **حذیفۃ** ینام الرجل النومۃ فتقبض الامانۃ من قلبہ فیظل اثرہا مثل الوکت ثم ینام النومۃ فتقبض الامانۃ من قلبہ فیظل اثرہا مثل المجل کجمر دحرجتہ علی رجلک فنفط فتراہ منتبرا لیس فیہ شیء فیصبح الناس یتبایعون لا یکاد احد یؤدی الامانۃ حتی یقال ان فی بنی فلان رجلا امینا حتی یقال للرجل ما اجلدہ ما اظرفہ ما اعقلہ وما فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان **ابو ہریرۃ** ینزل ربنا کل لیلۃ الی السماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الاخیر یقول من یدعونی فاستجیب لہ من یسألنی فاعطیہ من یستغفرنی فاغفر لہ **ابو ہریرۃ** یوشک الفرات ان یحسر عن کنز من ذہب فمن حضرہ فلا یأخذ منہ شیئا **انس** یہرم ابن آدم وتشب منہ اثنتان الحرص

على المال واحرص على العمر **ابو هريرة** يهلك الناس هذا الحي من قريش قالوا
فما تأمرنا قال لو ان الناس اعتزلوهم قال ابو هريرة لو شئت ان اسميهم بني
فلان وبني فلان **ابن عمر** يهل اهل المدينة من ذي الحليفة ويهل اهل الشام
من الجحفة ويهل اهل نجد من قرن **ابن عمر** اراني في المنام اتسوك بسواك
فجاءني رجلان احدهما اكبر من الآخر فناولته الاصغر منهما فقيل لي كبر فدفعته
الى الاكبر منهما **ابن عمر** اراني ليلة عند الكعبة فرايت رجلا آدم كاحسن ما انت راء
من أدم الرجال له لمة كاحسن ما انت راء من اللمم قد رجلها فهي تقطر ماء متكئا
على رجلين او على عواتق رجلين يطوف بالبيت فسالت من هذا فقيل هذا المسيح
ابن مريم ثم اذا انا برجل جعد قطط اعور العين اليمنى كانها عنبة طافية فسالت
من هذا فقيل هذا المسيح الدجال **سفيان بن ابي زهير الازدي** تفتح اليمن
فياتي قوم يبسون فيتحملون باهليهم ومن اطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون
وتفتح الشام فياتي قوم يبسون فيتحملون باهليهم ومن اطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوا
يعلمون وتفتح العراق فياتي قوم يبسون فيتحملون باهليهم ومن اطاعهم والمدينة
خير لهم لو كانوا يعلمون **ابو هريرة** تنكح المرأة لاربع لمالها ولحسبها ولجمالها ولدينها
فاظفر بذات الدين تربت يداك **اسامة بن زيد** يؤتى بالرجل يوم القيامة
فيلقى في النار فتندلق اقتاب بطنه فيدور بها كما يدور الحمار بالرحا فيجتمع اليه
اهل النار فيقولون يا فلان مالك الم تكن تامر بالمعروف وتنهى عن المنكر فيقول
بلى كنت آمر بالمعروف ولا آتيه وانهى عن المنكر وآتيه **انس** يجاء بالكافر
يوم القيمة فيقال له أرأيت لو كان لك ملء الارض ذهبا كنت تفتدي به فيقول
نعم فيقال له انك كنت سئلت ما هو ايسر من ذلك **ابو هريرة** يحشر الناس
على ثلث طرائق راغبين وراهبين واثنان على بعير وثلثة على بعير واربعة
على بعير وعشرة على بعير وتحشر بقيتهم النار تقيل معهم حيث قالوا وتبيت معهم حيث
باتوا وتصبح معهم حيث اصبحوا وتمسي معهم حيث امسوا **سهل بن سعد** يحشر الناس

یوم القیامۃ علی ارض بیضاء عفراء کقرصۃ النقی لیس فیہا علم لاحد وقیل لیس فیہا
علم من حدیث سہل او غیرہ **ابو ہریرۃ** یستجاب لاحدکم ما لم یعجل یقول قد دعوت
ربی فلم یستجب لی **الباب التاسع** **ابو ذر** اتانی جبرئیل فبشرنی انہ من مات من امتک
لا یشرک باللہ شیئا دخل الجنۃ قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی
وان سرق **ابو ہریرۃ** احتج آدم وموسی فقال موسی یا آدم انت ابونا خیبتنا
واخرجتنا من الجنۃ فقال لہ آدم انت موسی اصطفاک اللہ بکلامہ وخط لک التوراۃ
بیدہ اتلومنی علی امر قدرہ اللہ علی قبل ان یخلقنی باربعین سنۃ فحج آدم موسی
ابو ہریرۃ اختتن ابراہیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالقدوم **ابو ہریرۃ** اذنب عبد
ذنبا فقال اللہم اغفرلی ذنبی فقال تبارک وتعالی اذنب عبدی ذنبا علم ان
لہ ربا یغفر الذنب ویأخذ بالذنب ثم عاد فاذنب فقال ای رب اغفرلی ذنبی
فقال تبارک وتعالی عبدی اذنب ذنبا فعلم ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ
بالذنب ثم عاد فاذنب فقال ای رب اغفرلی ذنبی فقال تبارک وتعالی
اذنب عبدی ذنبا فعلم ان لہ ربا یغفر الذنب ویأخذ بالذنب اعمل ما شئت
فقد غفرت لک قال عبدالاعلی احد رواۃ ہذا الحدیث لا ادری اقال فی الثالثۃ
اوالرابعۃ اعمل ما شئت **حکیم بن حزام** اسلمت علی ما سلف لک من خیر
قالہ **البراء بن عازب** اشبہت خلقی وخلقی قالہ لجعفر بن ابی طالب **ابو ہریرۃ**
اشتد غضب اللہ علی قوم فعلوا بنبیہ یشیر الی رباعیتہ اشتد غضب اللہ علی
رجل یقتلہ رسول اللہ فی سبیل اللہ **ابو ہریرۃ** اشتری رجل من رجل عقارا
لہ فوجد الرجل الذی اشتری العقار فی عقارہ جرۃ فیہا ذہب فقال لہ الذی
اشتری العقار خذ ذہبک منی انما اشتریت منک الارض ولم ابتع منک
الذہب فقال للذی اشتری الارض انما بعتک الارض وما فیہا فتحاکما الی
رجل فقال الذی تحاکما الیہ الکما ولد فقال احدہما لی غلام وقال الآخر لی
جاریۃ فقال انکحا الغلام الجاریۃ وانفقا علی انفسکما منہ وتصدقا **ابن عباس**

اصبت بعضا و اخطأت بعضا قال لابی بکر رضی اللہ عنہ جابر اہتز عرش الرحمن لموت سعد بن معاذ انس بارک اللہ فی لیلتکما دعا بہ لابی طلحۃ و ام سلیم ابو ہریرۃ تحاجت و یروی احتجت النار و الجنۃ فقالت ہذہ یدخلنی الجبارون و المتکبرون و قالت ہذہ یدخلنی الضعفاء و المساکین فقال اللہ لہذہ انت عذابی اعذب بک من اشاء و قال لہذہ انت رحمتی ارحم بک من اشاء و لکل واحدۃ منکما ملؤہا ابو ہریرۃ جاء ملک الموت الی موسے فقال لہ اجب ربک فلطم موسے عین ملک الموت ففقأہا فرجع الملک الی اللہ فقال انک ارسلتنی الی عبد لک لا یرید الموت و قد فقأ عینی فرد اللہ الیہ عینہ و قال ارجع الی عبدی فقل الحیوۃ ترید فان کنت ترید الحیاۃ فضع یدک علی متن ثور فما وارت یدک من شعرۃ فانک تعیش بہا سنۃ قال ثم مہ قال ثم الموت قال فالآن من قریب رب ادننی من الارض المقدسۃ رمیۃ بحجر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اللہ لو انی عندہ لاریتکم قبرہ الی جنب الطریق عند الکثیب الاحمر ابو ہریرۃ جعل اللہ الرحمۃ مائۃ جزء فامسک عندہ تسعۃ و تسعین و انزل فی الارض جزءا واحدا فمن ذلک الجزء یتراحم الخلائق حتی ترفع الدابۃ حافرہا عن ولدہا خشیۃ ان تصیبہ ابو ہریرۃ خلق اللہ آدم و طولہ ستون ذراعا ثم قال اذہب فسلم علی اولئک من الملائکۃ فاستمع ما یحیونک فانہا تحیتک و تحیۃ ذریتک فقال السلام علیکم فقالوا السلام علیک و رحمۃ اللہ فزادوہ و رحمۃ اللہ فکل من یدخل الجنۃ علی صورۃ آدم قال فلم یزل الخلق ینقص حتی الآن ابو ہریرۃ رای عیسی بن مریم رجلا یسرق فقال لہ اسرقت فقال کلا و الذی لا الہ الا ہو فقال عیسی آمنت باللہ و کذبت عینی علیؓ شغلونا عن الصلوۃ الوسطی صلوۃ العصر ملأ اللہ قبورہم و بیوتہم نارا قالہ یوم الخندق ابو سعید صدق اللہ و کذب بطن اخیک عائشۃ صدقتا انہم یعذبون عذابا تسمعہ البہائم کلہا یعنی عجوزین من عجز یہود المدینۃ دخلتا علی عائشۃ فقالتا ان اہل القبور یعذبون فی قبورہم البراء بن عازب

عمل هذا يسيرًا ويروى قليلا واجر كثيرا قاله في رجل من بني النبيت قال اشهد
ان لا اله الا الله وانك عبده ورسوله ثم تقدم فقاتل حتے قتل **ابو هريرة**
غزا نبي من الانبياء فقال لقومه لا يتبعني رجل قد ملك بضع امراة وهو يريد ان
يبني بها ولما يبن بها ولا آخر قد بنے بنيانا ولما يرفع سقفها ولا آخر قد اشترى
غنما او خلفات وينتظر ولادها فغزا فدنا في القرية حين صلوة العصر او قريبا من ذلك
فقال للشمس انت مامورة وانا مامور اللهم احبسها علي شيئا فحبست عليه حتى فتح الله
عليه قال فجمعوا ما غنموا فاقبلت النار لتاكله فابت ان تطعمه فقال فيكم غلول فليبايعني
من كل قبيلة رجل فبايعوه فلصقت يد رجل بيده فقال فيكم الغلول فلتبايعني
قبيلتك فبايعته فلصقت يده بيد رجلين او ثلثة فقال فيكم الغلول انتم غللتم فاخرجوا
له مثل راس بقرة من ذهب فوضعوه في المال وهو بالصعيد فاقبلت النار فاكلته
فلم تحل الغنائم لاحد من قبلنا ذلك بان الله رأى ضعفنا وعجزنا فطيبها لنا **ابو هريرة**
قال رجل لاتصدقن الليلة بصدقة فخرج بصدقته فوضعها في يد زانية فاصبحوا
يتحدثون تصدق الليلة على زانية فقال اللهم لك الحمد على زانية لاتصدقن
بصدقة فخرج بصدقته فوضعها فے يد غني فاصبحوا يتحدثون تصدق على سارق
فقال اللهم لك الحمد على غني لاتصدقن بصدقة فخرج بصدقته فوضعها فے يد
سارق فاصبحوا يتحدثون تصدق على سارق فقال اللهم لك الحمد على زانية و
على غني وعلى سارق فاتي فقيل له اما صدقتك فقد قبلت اما الزانية فلعلها تستعف
بها عن زناها ولعل الغني يعتبر فينفق مما اعطاه الله ولعل السارق يستعف بها عن
سرقته **ابو هريرة** قال رجل لم يعمل حسنة قط لاهله اذا مات فحرقوه ثم اذروا نصفه
فے البر ونصفه في البحر فوالله لئن قدر الله عليه ليعذبنه عذابا لا يعذبه احدا من العالمين
فلما مات الرجل فعلوا ما امرهم فامر الله البر فجمع ما فيه وامر البحر فجمع ما فيه ثم قال
لم فعلت هذا قال من خشيتك يا رب وانت اعلم فغفر الله له **ابو هريرة** قال سليمان
بن داود لاطوفن الليلة بمائة امراة تلد كل امراة منهن غلاما يقاتل فے سبيل الله فقال له

الملک قل ان شاء الله فلم یقل ونسی فطاف بهن ولم تلد منهن الا امرأة نصف
انسان لو قال ان شاء الله لم یحنث وکان ارجی لحاجته ویروی تسعین و
یروی سبعین ابوهریرة قتل سبعة ثم قتلوه هذا منی وانا منه هذا منی وانا منه
یعنی جلیبیبا ابوهریرة قرصت نملة نبیا من الانبیاء فامر بقریة النمل فاحرقت
فاوحی الله الیه ان قرصتک نملة احرقت امة من الامم تسبح ابوهریرة کانت
امرأتان معهما ابناهما جاء الذئب فذهب بابن احداهما فقالت لصاحبتها انما
ذهب بابنک وقالت الاخری انما ذهب بابنک فتحاکما الی داود فقضی
به للکبری فخرجتا علی سلیمان ابن داود فاخبرتاه فقال ائتونی بالسکین اشقه بینهما
فقالت الصغری لا تفعل رحمک الله هو ابنها فقضی به للصغری ابوهریرة کانت
بنو اسرائیل یغتسلون عراة ینظر بعضهم الی سوأة بعض وکان موسی یغتسل وحده
فقالوا والله ما یمنع موسی ان یغتسل معنا الا انه آدر قال فذهب مرة یغتسل فوضع
ثوبه علی حجر ففر الحجر بثوبه قال فجمح موسی علیه السلام باثره یقول ثوبی حجر ثوبی
حجر حتی نظرت بنو اسرائیل الی سوأة موسی فقالوا والله ما بموسی من باس
فقام الحجر حتی نظر الیه قال فاخذ ثوبه فطفق بالحجر ضربا ابوهریرة کان جریج رجلا
عابدا فاتخذ صومعة وکان فیها فاتته امه وهو یصلی فقالت یا جریج فقال
یا رب امی وصلوتی فاقبل علی صلوته فانصرفت فلما کان من الغداة وهو یصلی
فقالت یا جریج فقال یا رب امی وصلوتی فاقبل علی صلوته فانصرفت فلما
کان من الغداة فقالت یا جریج فقال یا رب امی وصلوتی فاقبل علی صلوة
فقالت اللهم لا تمته حتی ینظر الی وجوه المومسات فتذاکر بنو اسرائیل جریجا وعبادته
وکانت امرأة بغی یتمثل بحسنها فقالت ان شئتم لافتننه لکم قال فتعرضت له فلم
یلتفت الیها فاتت راعیا کان یأوی الی صومعته فامکنته من نفسها فوقع علیها
فحملت فلما ولدت قالت هو من جریج فاتوه فاستنزلوه وهدموا صومعته و
جعلوا یضربونه فقال ما شأنکم فقالوا زنیت بهذه البغی فولدت منک فقال

این الصبي فجاؤا به فقال دعوني حتى اصلي فصلي فلما انصرف اتى بالصبي فطعن
في بطنه وقال يا غلام من ابوك قال فلان الراعي قال فاقبلوا على جريج فجعلوا
يقبلونه ويتمسحون به وقالوا نبني لك صومعتك من ذهب قال لا اعيدوها من
طين كما كانت ففعلوا وبينا صبي يرضع من امه فمر رجل راكب على دابة فارهة
وشارة حسنة فقالت امه اللهم اجعل ابني مثل هذا فترك الثدي واقبل اليه
فنظر اليه فقال اللهم لا تجعلني مثله ثم اقبل على ثديه فجعل يرتضع قال فكاني انظر
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يحكي ارتضاعه باصبعه السبابة في فمه
فجعل يمصها قال ومروا بجارية وهم يضربونها ويقولون زنيت سرقت وهي
تقول حسبي الله ونعم الوكيل فقالت امه اللهم لا تجعل ابني مثلها فترك الرضاع
ونظر اليها فقال اللهم اجعلني مثلها فهناك تراجعا الحديث فقالت امه حلقى مر
رجل حسن الهيئة فقلت اللهم اجعل ابني مثله فقلت اللهم لا تجعلني مثله ومروا بهذه الامة
وهم يضربونها ويقولون زنيت سرقت فقلت اللهم لا تجعل ابني مثلها فقلت
اللهم اجعلني مثلها قال ان ذاك الرجل كان جبارا فقلت اللهم لا تجعلني مثله و
ان هذه يقولون لها زنيت ولم تزن وسرقت ولم تسرق فقلت اللهم اجعلني
مثلها **سلمة بن الاكوع** كان خير فرساننا اليوم ابو قتادة وخير رجالتنا سلمة
قاله منصرفه من ذي قرد **ابو هريرة** كان رجل يداين الناس فكان يقول
لفتاه اذا اتيت معسرا فتجاوز عنه لعل الله يتجاوز عنا قال فلقي الله فتجاوز عنه
عائشة كان عذابا يبعثه الله على من يشاء من عباده فجعله الله رحمة للمؤمنين
ما من عبد يكون في بلدة يكون فيه ويمكث فيه لا يخرج من البلدة صابرا
محتسبا يعلم انه لا يصيبه الا ما كتب الله له الا كان له مثل اجر شهيد قاله لعائشة حين سالته عن الطاعون **جندب بن
عبد الله** كان فيمن كان قبلكم رجل به جرح فجزع فاخذ سكينا فحز بها يده فما
رقا الدم حتى مات قال الله تعالى بادرني عبدي بنفسه فحرمت عليه الجنة
ابو سعيد كان فيمن كان قبلكم رجل قتل تسعة وتسعين نفسا فسال عن اعلم اهل الارض

فدل على راهب فاتاه فقال انه قتل تسعة وتسعين نفسا فهل له من توبة فقال
لا فقتله فكمل به مائة ثم سأل عن اعلم اهل الارض فدل على رجل عالم فقال انه
قتل مائة نفس فهل له من توبة فقال نعم ومن يحول بينه وبين التوبة انطلق الى
ارض كذا وكذا فان بها اناسا يعبدون الله فاعبد الله معهم ولا ترجع الى
ارضك فانها ارض سوء فانطلق حتى اذا نصف الطريق اتاه الموت فاختصمت
فيه ملائكة الرحمة وملائكة العذاب فقالت ملائكة الرحمة جاء تائبا مقبلا بقلبه
الى الله وقالت ملائكة العذاب انه لم يعمل خيرا قط فاتاهم ملك في صورة آدمي
فجعلوه بينهم فقال قيسوا ما بين الارضين فالى ايتهما كان ادنى فهو له فقاسوا فوجدوه
ادنى الى الارض التي اراد فقبضته ملائكة الرحمة وفي رواية فاوحى الله الى هذه
ان تباعدي والى هذه ان تقربي وقال البخاري فنأى بصدره نحوها **سلمة**
بن الاكوع كذب من قاله ان له لاجرين وجمع بين اصبعيه انه لجاهد مجاهد
قل عربي مشى بها مثله يعني عامر بن الاكوع اخا سلمة وقد اصاب ركبته ذباب
سيفه فمات منه **ابو موسى** كمل من الرجال كثير ولم يكمل من النساء غير مريم
بنت عمران وآسية امرأة فرعون **ابو مسعود عقبة بن عمرو الانصاري**
نزل جبرئيل فامني فصليت معه ثم صليت معه ثم صليت معه ثم صليت معه
ثم صليت معه **ابن مسعود** وقاها الله شركم كما وقاكم شرها يعني حية خرجت عليهم
بمنى **عائشة** اريتك في المنام ثلث ليال جاءني بك الملك في سرقة من حرير
فيقول هذه امرأتك فاكشف عن وجهك فاذا انت هي فاقول ان يك من
عند الله يمضه **جابر** اعطيت خمسا لم يعطهن احد من الانبياء قبلي نصرت بالرعب
مسيرة شهر وجعلت لي الارض مسجدا وطهورا فايما رجل من امتي ادركته الصلوة
فليصل واحلت لي الغنائم ولم تحل لاحد قبلي واعطيت الشفاعة وكان النبي يبعث
الى قومه خاصة وبعثت الى الناس عامة **ابن عباس** امرت ان اسجد على
سبعة اعظم على الجبهة واليدين والركبتين واطراف القدمين ولا نكفت الثياب

ولا الشعر **ابو بکر وعمر وجابر** امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا اله الا الله فمن
قال لا اله الا الله عصم منی ماله ونفسه الا بحقه وحسابه علی الله **ابوہریرة** امرت بقریة
تاکل القری یقولون یثرب وہی المدینة تنفی الناس کما ینفی الکیر خبث الحدید
انس وسهل بن سعد الساعدی بعثت انا والساعة کهاتین یعنی اصبعیه
السبابة والوسطی **ابوہریرة** بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی
کنت من القرن الذی کنت منه **ابن عمر** بنی الاسلام علی خمس علی ان یوحد الله
واقام الصلوة وایتاء الزکوة وصیام رمضان والحج فقال رجل لابن عمر الحج
وصیام رمضان قال لا صیام رمضان والحج کذا سمعت من رسول الله صلی الله
علیه وآله وسلم ویروی شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله واقام الصلوة
وایتاء الزکوة وحج البیت وصوم رمضان **ابوہریرة** حجبت الجنة بالمکاره وحجبت
النار بالشهوات وروایة القضاعی حفت **عائشة** حرمت التجارة فی الخمر
ابن عباس عرضت علی الامم فاخذ النبی یمر معه الامة والنبی یمر معه النفر
والنبی یمر معه العشرة والنبی یمر معه الخمسة والنبی یمر وحده فنظرت فاذا سواد کبیر
فقلت یا جبرئیل ہؤلاء امتی قال لا ولکن انظر الی الافق فنظرت فاذا سواد کبیر
قال ہؤلاء امتک وہؤلاء سبعون الفا قدامهم لا حساب علیهم ولا عذاب قلت
ولم قال کانوا لا یکتوون ولا یسترقون ولا یتطیرون وعلی ربهم یتوکلون الحدیث
متفق علیه والسیاق للبخاری **ابوہریرة** فقدت امة من بنی اسرائیل لا یدری
ما فعلت وانی لا اراها الا الفار اذا وضع لها البان الابل لم تشرب واذا وضع لها
البان الشاء شربت **ابوہریرة** قیل لبنی اسرائیل ادخلوا الباب سجدا وقولوا حطة نغفر
لکم فبدلوا فدخلوا الباب یزحفون علی استاههم وقالوا حبة فی شعرة **ابن عباس**
نصرت بالصبا واهلکت عاد بالدبور **انس** اتیت علی نهر حافتاه قباب اللؤلؤ
المجوف فقلت ما ہذا یا جبرئیل قال الکوثر **ابن عباس** اطلعت فی الجنة فرایت
اکثر اهلها الفقراء واطلعت فی النار فرایت اکثر اهلها النساء **جابر** جاورت بحراء شهرا

فلما قضیت جواری نزلت فاستبطنت بطن الوادی فنودیت فنظرت امامی
وخلفی وعن یمینی وعن شمالی فلم ارا احدا ثم نودیت فنظرت فلم ارا احدا ثم نودیت
ورفعت راسی فاذا ہو علی العرش فی الہوا یعنی جبرئیل فاخذتنی رجفۃ شدیدۃ
فاتیت خدیجۃ فقلت دثرونی فدثرونی فصبوا علی ماء فانزل اللہ یا ایہا المدثر
قم فانذر المسور بن مخرمۃ خبأت ہذا لک قالہ لابیہ مخرمۃ یعنی
قباء من دیباج مزررا بالذہب ابو ہریرۃ رأیت عمرو بن عامر الخزاعی یجر
قصبہ فی النار کان اول من سیب السوائب ابو موسی رایت فی المنام
انی اہاجر من مکۃ الی ارض بہا نخل فذہب وہلی الی انہا الیمامۃ او ہجر فاذا ہی
المدینۃ یثرب ورایت فی رؤیای ہذہ انی ہززت سیفا فانقطع صدرہ فاذا ہو
ما اصیب من المؤمنین یوم احد ثم ہززتہ اخری فعاد احسن ما کان فاذا ہو
ما جاء اللہ بہ من الفتح واجتماع المؤمنین اسندہ مسلم وعلقہ البخاری جابر
رایتنی دخلت الجنۃ فاذا بالرمیصاء امرأۃ ابی طلحۃ وسمعت خشفۃ فقلت من ہذا
فقال ہذا بلال ورایت قصرا بفنائہ جاریۃ فقلت لمن ہذا فقالوا لعمر بن الخطاب
فاردت ان ادخلہ فانظر الیہ فذکرت غیرتک فولیت مدبرا فبکی عمر وقال
اعلیک اغار یا رسول اللہ سعد بن ابی وقاص عجبت من ہولاء اللاتی کن
عندی فلما سمعن صوتک ابتدرن الحجاب قالہ لعمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
اسامۃ بن زید قمت علی باب الجنۃ فکان عامۃ من دخلہا المساکین واصحاب الجد
محبوسون غیر ان اصحاب النار قد امر بہم الی النار وقمت علی باب النار فاذا
عامۃ من دخلہا النساء عائشۃ کنت لک کابی زرع لام زرع قالہ لہا وخبر
ابی زرع ما حکت عائشۃ رضی اللہ عنہا فقالت جلس احدی عشرۃ امراۃ فتعاہدن
وتعاقدن ان لا یکتمن من اخبار ازواجہن شیئا قالت الاولی زوجی لحم جمل
غث علی راس جبل لا سہل فیرتقی ولا سمین فینتقل قالت الثانیۃ زوجی
لا ابث خبرہ انی اخاف ان لا اذرہ ان اذکرہ اذکر عجرہ وبجرہ قالت الثالثۃ

زوجي العشنق ان انطق اطلق وان اسکت اعلق قالت الرابعة زوجي کليل
تهامة لاحر ولا قر ولا مخافة ولا سآمة قالت الخامسة زوجي ان دخل فهد وان
خرج اسد ولا يسئل عما عهد قالت السادسة زوجي ان اکل لف وان
شرب اشتف وان اضطجع التف ولا يولج الکف ليعلم البث قالت السابعة
زوجي عيايا او غيايا طباقا کل داء له داء شجک او فلک او جمع کلا لک قالت
الثامنة زوجي المس مس ارنب والريح ريح زرنب قالت التاسعة زوجي
رفيع العماد طويل النجاد عظيم الرماد قريب البيت من الناد قالت العاشرة
زوجي مالک وما مالک مالک خير من ذلک له ابل کثيرات المبارک قليلات
المسارح اذا سمعن صوت المزهر ايقن انهن هوالک قالت الحادية عشرة زوجي
ابو زرع فما ابو زرع اناس من حلي اذني وملأ من شحم عضدي وبجحني فبجحت الی
نفسي وجدني في اهل غنيمة بشق فجعلني في اهل صهيل واطيط ودائس ومنق فعنده
اقول فلا اقبح وارقد فاتصبح واشرب فاتقنح ويروی اتقمح ام ابی زرع فما
ام ابی زرع عکومها رداح وبيتها فساح ابن ابی زرع فما ابن ابی زرع مضجعه
کمسل شطبة وتشبعه ذراع الجفرة بنت ابی زرع فما بنت ابی زرع طوع ابيها و
طوع امها وملؤ کسائها وغيظ جارتها جارية ابی زرع فما جارية ابی زرع لا تبث
حديثنا تبثيثا ولا تنقث ميرتنا تنقيثا ولا تملأ بيتنا تعشيشا خرج ابو زرع والاوطاب
تمخض فلقي امرأة معها ولدان لها کالفهدين يلعبان من تحت خصرها برمانتين فطلقني
ونکحها فنکحت بعده رجلا سريا رکب شريا واخذ خطيا واراح علي نعما ثريا واعطاني
من کل رائحة زوجا وقال کلي ام زرع وميري اهلک قالت فلو جمعت کل
شيء اعطانيه ما بلغ اصغر آنية ابی زرع **ابو موسی** لست انا حملتکم ولکن الله حملکم قاله النفر من الاشعريين
ابن عمر لست بآکله ولا محرمه يعني الضب **جرير** هل انت مريحي من ذي الخلصة
ای الکعبة اليمانية الشامية **اسامة بن زيد** هل ترک لنا عقيل منزلا **اسامة بن زيد**
هل ترون ما اری قالوا لا قال فاني لاری مواقع الفتن خلال بيوتکم کمواقع القطر

قال لما اشرف على اطم من آطام المدينة ابو هريرة و ابو سعيد هل تضارون في القمر ليلة البدر
قالوا لا یا رسول الله قال فهل تضارون في الشمس ليس دونها سحاب قالوا
لا قال فانكم ترونه كذلك يجمع الله الناس يوم القيامة فيقول من كان يعبد
شيئا فليتبعه فيتبع من كان يعبد الشمس الشمس ويتبع من كان يعبد القمر القمر ويتبع من كان يعبد الطواغيت
الطواغيت وتبقى هذه الامة فيها منافقوها فياتيهم الله في صورة غير صورته التي
يعرفون فيقول انا ربكم فيقولون نعوذ بالله منك هذا مكاننا حتى ياتينا ربنا فاذا
جاء ربنا عرفناه فياتيهم الله في صورته التي يعرفون فيقول انا ربكم فيقولون
انت ربنا فيتبعونه ويضرب الصراط بين ظهري جهنم فاكون انا و امتي اول من
يجيز ولا يتكلم يومئذ الا الرسل ودعوى الرسل يومئذ اللهم سلم سلم وفي جهنم
كلاليب مثل شوك السعدان هل رأيتم شوك السعدان قالوا نعم يا رسول الله قال
فانها مثل شوك السعدان غير انه لا يعلم ما قدر عظمها الا الله تخطف الناس باعمالهم
فمنهم الموبق بعمله ومنهم المخردل حتى ينجى حتى اذا فرغ الله من القضاء بين العباد
واراد ان يخرج برحمته من اراد من اهل النار امر الملائكة ان يخرجوا من النار
من كان لا يشرك بالله شيئا ممن اراد الله ان يرحمه ممن يقول لا اله الا الله
فيعرفونهم في النار يعرفونهم باثر السجود تاكل النار من ابن آدم الا اثر السجود حرم الله
على النار ان تاكل اثر السجود فيخرجون من النار قد امتحشوا فيصب عليهم ماء الحياة
فينبتون منه كما تنبت الحبة في حميل السيل ثم يفرغ الله من القضاء بين العباد
ويبقى رجل مقبل بوجهه على النار وهو آخر اهل الجنة دخولا الجنة فيقول اي
رب اصرف وجهي عن النار فانه قد قشبني ريحها واحرقني ذكاؤها فيدعو الله ما شاء الله
ان يدعو ثم يقول الله هل عسيت ان فعلت ذلك بك ان تسأل غيره فيقول
لا اسألك غيره فيعطي ربه من عهود ومواثيق ما شاء الله فيصرف الله وجهه عن النار
فاذا اقبل على الجنة ورآها سكت ما شاء الله ان يسكت ثم يقول يا رب قدمني
الى باب الجنة فيقول الله له اليس قد اعطيت عهودك ومواثيقك لا تسألني

غیر الذی اعطیتک ویلک یا ابن آدم ما اغدرک فیقول ای رب یدعو اللہ حتے
یقول لہ فہل عسیت ان اعطیتک ذلک ان تسأل غیرہ فیقول لا وعزتک فیعطی
ربہ ما شاء اللہ من عہود ومواثیق فیقدمہ الی باب الجنۃ فاذا قام علی باب الجنۃ
انفہقت لہ الجنۃ فرای ما فیہا من الحبرۃ والسرور فیسکت ما شاء اللہ ان یسکت
ثم یقول ای رب ادخلنی الجنۃ فیقول اللہ لہ الیس قد اعطیت عہودک ومواثیقک
ان لا تسأل غیر ما اعطیت ویلک یا ابن آدم ما اغدرک فیقول ای رب لا اکونن
اشقی خلقک فلا یزال یدعو اللہ حتی یضحک اللہ منہ فاذا ضحک اللہ منہ قال
ادخل الجنۃ فاذا دخلہا قال اللہ تمنہ فیسأل ربہ ویتمنی حتے ان اللہ لیذکرہ فیقول
من کذا وکذا حتے اذا انقطعت بہ الامانی قال اللہ لک ذلک ومثلہ معہ **ابو برزۃ**
ہل تفقدون من احد قالوا نعم فلانا وفلانا وفلانا اربعۃ ثم قال وہل
تفقدون من احد قالوا نعم فلانا وفلانا وفلانا ثم قال وہل تفقدون
من احد قالوا لا قال لکنی افقد جلیبیبا فاطلبوہ **سمرۃ بن جندب** ہل رای منکم احد
رؤیا قلنا لا قال لکنی رایت اللیلۃ رجلین اتیانی فاخذ بیدی فاخرجانے الی
ارض مقدسۃ فاذا رجل جالس ورجل قائم بیدہ کلوب من حدید یدخلہ فی شدقہ
حتے یبلغ قفاہ ثم یفعل بشدقہ الآخر مثل ذلک ویلتئم شدقہ فیعود فیصنع مثلہ فقلت
ما ہذا قالا انطلق فانطلقنا حتے اتینا علی رجل مضطجع علے قفاہ ورجل قائم علے
راسہ بفہر او بصخرۃ فیشدخ بہ راسہ فاذا ضربہ تدہدہ الحجر فانطلق الیہ لیاخذہ
فلا یرجع الی ہذا حتے یلتئم راسہ وعاد راسہ کما ہو فعاد الیہ فضربہ فقلت ما ہذا
قالا انطلق فانطلقنا الی نقب مثل التنور اعلاہ ضیق واسفلہ واسع یتوقد تحتہ نار
فاذا اوقدت ارتفعوا حتے کادوا یخرجون فاذا خمدت رجعوا فیہا وفیہا رجال
ونساء عراۃ فقلت ما ہذا قالا انطلق فانطلقنا حتے اتینا علی نہر من دم فیہ رجل
قائم وعلی شط النہر رجل بین یدیہ حجارۃ فاقبل الرجل الذی فی النہر فاذا اراد
ان یخرج رمی الرجل بحجر فے فیہ فردہ حیث کان فجعل کلما جاء لیخرج رمی فی فیہ بحجر

فیرج کما کان فقلت ما ہذا قالا انطلق فانطلقنا حتے انتہینا الی روضتہ خضراء فیہا
شجرۃ عظیمتہ وفی اصلہا شیخ وصبیان واذا رجل قریب من الشجرۃ بین یدیہ نار
یوقدہا فصعدا بی الشجرۃ فادخلانی دارا لم ارقط احسن وافضل منہا فیہا رجال شیوخ
وشباب ونساء وصبیان ثم اخرجانی منہا فصعدا بی الشجرۃ فادخلانی دارا ہے احسن
وافضل لم ارقط احسن وافضل منہا فیہا شیوخ وشباب فقلت لہما انکما قد طوفتمانی
اللیلۃ فاخبرانی عما رایت قالا نعم اما الرجل الذی رایتہ یشق شدقہ فکذاب یحدث
بالکذبتہ فتحمل عنہ حتی تبلغ الآفاق فیصنع بہ الی یوم القیامتہ والذی رایتہ یشدخ
راسہ فرجل علمہ اللہ القرآن فنام عنہ باللیل ولم یعمل فیہ بالنہار یفعل بہ الی یوم القیامۃ
والذی رایتہ فی النقب فہم الزناۃ والذی رایتہ فی النہر آکل الربوا والشیخ الذی
رایت فی اصل الشجرۃ ابراہیم والصبیان حولہ فاولاد الناس والذی یوقد النار
مالک خازن النار والدار الاولی التی دخلت دار عامۃ المومنین واما ہذہ الدار
فدار الشہداء وانا جبرئیل وہذا میکائیل فارفع راسک فرفعت راسی فاذا فوقی
مثل السحاب ویروی مثل الربابۃ البیضاء قالا ذاک منزلک فقلت دعانی ادخل
منزلی قالا انہ بقی لک عمر لم تستکملہ فلو استکملتہ اتیت منزلک **سہل بن سعد** ہل
معک شیء من القرآن قالہ لرجل اراد ان یتزوج المراۃ التی عرضت نفسہا علی النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **ابن عمر** ہل وجدتم ما وعد ربکم حقا ثم قال انہم الآن
یسمعون ما اقول قالہ لما وقف علی قلیب بدر **علی** ائتوا روضتہ خاخ فان بہا
ظعینتہ معہا کتاب فخذوہ منہا قالہ لعلی والزبیر والمقداد ویروی انطلقوا حتے تاتوا
روضتہ خاخ قالہ لعلی وابی مرثد الغنوی والزبیر **ابن عباس** ائتونی بکتاب
اکتب لکم کتابا لا تضلوا بعدہ ابدا قالہ فی مرضہ **عائشۃ** ائذنوا لہ فلبئس ابن العشیرۃ
اوبئس رجل العشیرۃ ویروی بئس اخ القوم وابن العشیرۃ یعنے رجلا استاذن علیہ
عائشۃ ائذنی لہ فانہ عمک تربت یمینک یعنی افلح اخا ابی القعیس **ابوہریرۃ**
ابدا بمن تعول **ام عطیۃ** ابدان بمیامنہا ومواضع الوضوء منہا قالہ للنساء اللاتی غسلن

ابنته وہی زینب زوجۃ ابی العاص بن الربیع وکانت اکبر بناتہ **ابو ذر**
ابردوا ابردوا وقال انتظر انتظر قالہ للمؤذن بالظہر **کعب بن مالک** ابشر بخیر
یوم مر علیک منذ ولدتک امک قالہ **عمرو بن عوف** ابشروا واملوا ما یسرکم
فواللہ ما الفقر اخشی علیکم ولکنی اخشی علیکم ان تبسط الدنیا علیکم کما بسطت علی من کان
قبلکم فتنافسوہا کما تنافسوہا وتہلککم کما اہلکتہم وفی روایۃ وتلہیکم کما الہتہم **عائشۃ**
ابشری یا عائشۃ اما اللہ فقد براک **عائشۃ** اتقوا النار ولو بشق تمرۃ **ابو ہریرۃ**
اجب عنی اللہم ایدہ بروح القدس قالہ لحسان بن ثابت **ابو ہریرۃ** اجتنبوا السبع
الموبقات قالوا یا رسول اللہ وما ہن قال الشرک باللہ والسحر وقتل النفس التی
حرم اللہ الا بالحق واکل الربوا واکل مال الیتیم والتولی یوم الزحف وقذف المحصنات
المؤمنات الغافلات **ابن عمر** اجعلوا آخر صلوتکم باللیل وترا **ابن عمر** اجیبوا
ہذہ الدعوۃ اذا دعیتم لہا **عائشۃ** ادعی لی ابا بکر اباک واخاک حتی اکتب کتابا
فانی اخاف ان یتمنی متمن ویقول قائل انا اولی ویابی اللہ والمؤمنون الا
ابا بکر **عائشۃ** اذکروا انتم اسم اللہ وکلوا **انس** اذکروا اسم اللہ ولیاکل کل
رجل مما یلیہ **عائشۃ** اذہب فاحث فی افواہہن من التراب یعنی نساء
جعفر بن ابی طالب حین اکثرن البکاء علیہ قالہ لرجل قال لقد غلبتنا یا رسول اللہ
ابو ہریرۃ اذہب فاطعمہ اہلک یعنی عرقا فیہ تمر قالہ للذی اصاب اہلہ فی
رمضان **سہل بن سعد** اذہب فقد ملکتکہا بما معک من القرآن **عائشۃ**
اذہبوا بخمیصتی ہذہ الی ابی جہم وائتونی بانبجانیۃ ابی جہم فانہا الہتنی آنفا عن صلوتی
عمران بن حصین اذہبی فاطعمی ہذا عیالک واعلمی انا لم نرزأ من مائک
زاد البخاری شیئا ولکن اللہ اسقانا قالہ لصاحبۃ المزادتین لیلۃ التعریس
ابن عباس ارجع فحج مع امراتک قالہ لرجل قال انی کتبت وفی روی اکتتبت
فی غزوۃ کذا وکذا وامراتی حاجۃ **ابو ہریرۃ** ارجع فصل فانک لم تصل **عائشۃ**
ارضعیہ تحرمی علیہ ویذہب الذی فی نفس ابی حذیفۃ قالہ لسہلۃ بنت سہیل بن عمرو

حین قالت یا رسول اللہ انی اری فی وجہ ابی حذیفۃ من دخول سالم فقال ارضعیہ قالت وکیف ارضعہ وہو رجل کبیر فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقال قد علمت انہ رجل کبیر **ام سلمۃ** استرقوا لہا فان بہا النظرۃ قالہ حین رای جاریۃ فی بیت ام سلمۃ فی وجہہا سفعۃ **ابو ہریرۃ** استوصوا بالنساء فان المرأۃ خلقت من ضلع وان اعوج ما فی الضلع اعلاہ فان ذہبت تقیمہ کسرتہ وان ترکتہ لم یزل اعوج فاستوصوا بالنساء **ابو ہریرۃ** اسرعوا بالجنازۃ فان کانت صالحۃ قربتموہا الی الخیر وان کانت غیر ذلک کان شرا تضعونہ عن رقابکم **الزبیر** راسق یا زبیر ثم ارسل الماء الی جارک **ام الحصین** اسمعوا واطیعوا وان استعمل علیکم عبد حبشی کان راسہ زبیبۃ **عائشۃ** اشتریہا فاعتقیہا فانما الولاء لمن اعتق **ابو موسی** اشربا منہ وافرغا علی وجوہکما ونحورکما وابشرا یعنی مما اجتمع من وضوئہ بعد ما مج فیہ قالہ لابی موسی وبلال **ابن عمر وابن مسعود** اشہدوا اشہدوا ویروی اللہم اشہد قالہ عند انشقاق القمر **انس** اعتدلوا فی سجودکم ولا یبسط احدکم ذراعیہ انبساط الکلب **ابو ہریرۃ** اعتقیہا فانہا من ولد اسمعیل قالہ لعائشۃ فی سبیۃ من بنی تمیم **النعمان بن بشیر** اعدلوا فی اولادکم وروایۃ الا علیتنی بین ابنائکم **زید بن خالد** اعرف عفاصہا ووکاءہا ثم عرفہا سنۃ فان لم تعرف فاستنفقہا ولتکن ودیعۃ عندک فان جاء طالبہا یوما من الدہر فادہا الیہ یعنی لقطۃ الذہب والفضۃ **ابو ہریرۃ** اعلموا ان الارض للہ ولرسولہ وانی ارید ان اجلیکم فمن وجد منکم بما لہ شیئا فلیبعہ والا فاعلموا انما الارض للہ ولرسولہ قالہ للیہود **جابر** اغتسلی واستثفری بثوب واحرمی قالہ لاسماء بنت عمیس حین ولدت محمد بن ابی بکر فی حجۃ الوداع بذی الحلیفۃ **ام عطیۃ** واسمہا نسیبۃ بنت کعب اغسلنہا ثلثا او خمسا او اکثر من ذلک ان رایتن ذلک واجعلن فی الآخرۃ کافورا او شیئا من کافور فاذا فرغتن فآذننی **ابن عباس** اغسلوہ بماء وسدر وکفنوہ فی ثوبین ولا تحنطوہ ولا تخمروا راسہ فان اللہ یبعثہ یوم القیمۃ ملبیا **ابن مسعود** اقرء علی القرآن

قال له قال قلت یا رسول الله اقرأ علیک وعلیک انزل قال انی احب ان
اسمعه من غیری فقرأت النساء حتی اذا بلغت فکیف اذا جئنا من کل امة بشهید
وجئنا بک علی هؤلاء شهیدا رفعت رأسی او غمزنی رجل الی جنبی فرفعت راسی
فرأیت دموعه تسیل **جندب بن عبد الله** اقرؤا القرآن ما ائتلفت قلوبکم فاذا
اختلفتم فقوموا عنه **انس** التمس لنا غلاما من غلمانکم یخدمنی قال لابی طلحة
ابن عباس الحقوا الفرائض باهلها فما بقی فهو لاولی رجل ذکر **کعب بن مالک**
امسک علیک بعض مالک فهو خیر لک قاله **ابو هریرة** انظروا الی من هو اسفل
منکم ولا تنظروا الی من هو فوقکم فانه اجدر ان لا تزدروا نعمة الله علیکم **سهل بن سعد**
انفذ علی رسلک حتی تنزل بساحتهم ثم ادعهم الی الاسلام واخبرهم بما یجب علیهم من حق الله فیه **عمر** اوف بنذرک قاله
حین قال یا رسول الله انی کنت نذرت فی الجاهلیة ان اعتکف لیلة وفی روایة فی المسجد الحرام **انس** اولم ولو بشاة
البراء بن عازب اهجهم او هاجهم وجبرئیل معک قاله لحسان بن ثابت **ابو ذر**
بشر الکانزین برضف یحمی علیه فی نار جهنم فیوضع علی حلمة ثدی احدهم حتی یخرج
من نغض کتفه ویوضع علی نغض کتفه حتی یخرج من حلمة ثدییه یتزلزل **ابن مسعود**
تسحروا فان فی السحور برکة **حارثة بن وهب الخزاعی** تصدقوا فیوشک الرجل
یمشی بصدقته فیقول الذی اعطیها لو جئتنا بها بالامس قبلتها فاما الآن فلا حاجة لی
بها فلا یجد من یقبلها **ابو موسی** تعاهدوا هذا القرآن فوالذی نفس محمد بیده لهو اشد
تفلتا من الابل فی عقلها **ابو هریرة** تعوذوا بالله من جهد البلاء ودرک الشقاء
وسوء القضاء وشماتة الاعداء **ابن عمر** توضأ واغسل ذکرک ثم نم **عائشة** حجی واشترطی وقولی اللهم محلی
حیث حبستنی قاله لضباعة بنت الزبیر لما ارادت ان تحج وکانت وجعة **عبد الله بن عمرو** خذوا القرآن
من اربعة من عبد الله وسالم ومعاذ وابی بن کعب سالم هو مولی ابی حذیفة
عائشة خذوا من الاعمال ما تطیقون فان الله لا یمل حتی تملوا **زید بن خالد**
خذها فانما هی لک او لاخیک او للذئب یعنی ضالة الغنم **جابر** خذ یا جابر فصب
علی وقل بسم الله یعنی ماء کان فی غزاة الانصاری **عائشة** خذی فرصة من مسک

ویر وہی مسکة فتطہری بہا عائشة خذی من مالہ بالمعروف ما یکفیک و
یکفی ولدک ویر وہی خذی ما یکفیک و ولدک بالمعروف قالہ لہند بنت عتبة
امرأة ابی سفیان ابن عباس دعونی فالذی انا فیہ خیر واوصیکم بثلث
اخرجوا المشرکین من جزیرة العرب واجیزوا الوفد بنحو ماکنت اجیزہم قال وسکت
عن الثالثة او قالہا فانسیتہا ہذا من قول سلیمان بن ابی مسلم جابر دعوہا فانہا
منتنة یعنی دعوی الجاہلیة ای قول الانصاری حین کسعہ المہاجری یا للانصار
ابن عمر دعہ فان الحیاء من الایمان قالہ لرجل کان یعظ اخاہ فی الحیاء
ابو سعید دعہ فان لہ اصحابا یحقر احدکم صلوتہ مع صلاتہم وصیامہ مع صیامہم
یقرؤن القرآن لایجوز تراقیہم یمرقون من الاسلام کمایمرق السہم من الرمیة
ینظر الی نصلہ فلا یوجد فیہ شئی ثم ینظر الی رصافہ فلا یوجد فیہ شئی ثم ینظر الی
نضیہ فلا یوجد فیہ شئی ثم ینظر الی قذذہ فلا یوجد فیہ شئی سبق الفرث والدم
آیتہم رجل اسود احدی عضدیہ مثل ثدی المرأة او مثل البضعة تدردر یخرجون علی
خیر فرقة من الناس ویر وہی علی حین فرقة جابر دعہ لایتحدث الناس ان محمدا
یقتل اصحابہ قالہ لعمر حین قال دعنی اضرب عنق ہذا المنافق یعنی عبداللہ بن ابیّ
المغیرة بن شعبة دعہما فانی ادخلتہما طاہرتین یعنی الخفین قالہ جابر
سم ابنک عبدالرحمن قالہ عمر بن ابی سلمة سم اللہ وکل بیمینک وکل ممایلیک
انس سموا باسمی ولاتکنوا بکنیتی انس سووا صفوفکم فان تسویة الصفوف
من تمام الصلوة عبداللہ بن مغفل صلوا قبل صلوة المغرب صلوا قبل صلوة المغرب
قال فی الثالثة لمن شاء کراہیة ان تتخذہا الناس سنة خباب بن الارتّ
ضعوہا مما یلی رأسہ واجعلوا علی رجلیہ من الاذخر یعنی مصعب بن عمیر حین استشہد
باحد ام سلمة طوفی من وراء الناس وانت راکبة قالہ لہا لما قالت انی اشتکی
جابر غطوا الاناء واوکوا الاسقیة واغلقوا الباب واطفئوا السراج فان الشیطان
لایحل سقاء ولایفتح بابا ولایکشف اناء فان لم یجد احدکم الا ان یعرض علی انائہ عودا

و یذکر اسم اللہ علیہ فلیفعل فان النوبتیۃ تضرم علی اہل البیت بیتہم ابو حمید الساعدی
قولوا اللھم صل علی محمد و علی ازواجہ و ذریتہ کما صلیت علی ابراہیم و بارک علی
محمد و علی ازواجہ و ذریتہ کما بارکت علی ابراہیم انک حمید مجید ابو سعید
قوموا الی سیدکم او الی خیرکم یعنی سعد بن معاذ فقعد عند النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
فقال ان ہؤلاء نزلوا علی حکمک ابن عباس قوموا عنی ولا ینبغی عندی التنازع
و یروی عند نبی تنازع ابو ہریرۃ کخ کخ ارم بہا اما علمت انا لا ناکل الصدقۃ
و یروی لا تحل لنا الصدقۃ قالہ الحسن بن علی رضی اللہ عنہما حین اخذ تمرۃ من
تمر الصدقۃ فجعلہا فی فیہ جابر کل ثانی الاجی من الاثناجی یعنی الثوم المطبوخ
قالہ لرجل من اصحابہ ابن عمر کلوا فانہ حلال ولکنہ لیس من طعامی یعنی الضب
ابن عمر کلوا من الاضاحی ثلثا ہذا حدیث منسوخ بما ذکرنا من قبل ابن عمر
کن فی الدنیا کانک غریب او کانک عابر سبیل و عد نفسک فی اصحاب القبور
عائشۃ لیصل احدکم نشاطہ فاذا کسل او فتر فقعد و یروی فلیقعد عائشۃ
مروا ابا بکر یصلی بالناس سہل بن سعد مری غلامک النجار یعمل لی اعوادا اکلم
الناس علیہا انس یسروا ولا تعسروا و سکنوا ولا تنفروا الباب العاشر سہل بن سعد
لاعطین الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ علی یدیہ یحب اللہ و رسولہ و یحبہ اللہ و رسولہ
یعنی علیا رضی اللہ عنہ قالہ یوم خیبر ابن عباس لان یمنح الرجل اخاہ ارضہ
خیر لہ من ان یاخذ علیہا خرجا معلوما ابو سعید لتتبعن سنن من کان قبلکم شبرا بشبر
و ذراعا بذراع حتی لو دخلوا جحر ضب لتبعتموہ قلنا یا رسول اللہ الیہود والنصاری
قال فمن النعمان بن بشیر لتسون صفوفکم او لیخالفن اللہ بین قلوبکم ابن مسعود
للہ افرح بتوبۃ عبدہ المومن من رجل نزل فی ارض دویۃ مہلکۃ معہ راحلتہ علیہا
طعامہ و شرابہ فوضع رأسہ فنام نومۃ و استیقظ وقد ذہبت راحلتہ فطلبہا حتی
اذا اشتد علیہ الحر والعطش او ما شاء اللہ قال ارجع الی مکانی الذی کنت فیہ فانام
حتی اموت فوضع رأسہ علی ساعدہ لیموت فاستیقظ فاذا راحلتہ عندہ علیہا زادہ

وشرابه فلمد اشد فرحا بتوبة العبد المومن من هذا براحلته وزاده **سهل بن سعد**
ليدخلن الجنة من امتي سبعون الفا او سبعمائة الف الشك من ابي حازم
متماسكون آخذ بعضهم بعضا لا يدخل اولهم حتى يدخل آخرهم وجوههم على صورة القمر
ليلة البدر **ابن مسعود** ليرفعن الي رجال منكم حتى اذا اهويت اليهم لاناولهم اختلجوا
دوني فاقول اي رب اصحابي فيقال انك لا تدري ما احدثوا بعدك **ابو هريرة**
آية المنافق ثلث اذا حدث كذب واذا وعد اخلف واذا ائتمن خان **انس**
ابن اخت القوم منهم **ابن مسعود** اجل اني اوعك كما يوعك رجلان منكم قاله في
مرضه حين قال ابن مسعود يا رسول الله انك لتوعك وعكا شديدا **ابو هريرة** احد
جبل يحبنا ونحبه **عائشة** احيانا يأتيني مثل صلصلة الجرس وهو اشد علي فيفصم عني
وقد وعيت ما قال واحيانا يتمثل لي الملك رجلا فيكلمني فاعي ما يقول قاله حين
ساله الحارث بن هشام كيف يأتيك الوحي **ابو ايوب** تعبد الله ولا تشرك به شيئا
وتقيم الصلوة وتوتي الزكوة وتصل الرحم دع الناقة قاله لاعرابي اخذ بخطام ناقته
فقال يا رسول الله دلني على عمل يدنيني من الجنة ويباعدني من النار **ابو هريرة**
امتي الغر المحجلون يوم القيمة من آثار الوضوء **البراء بن عازب** انت اخونا ومولانا
قاله لزيد بن حارثة **جابر** انتم اليوم خير اهل الارض قاله يوم الحديبية وكانوا
الفا واربع مائة **انس** انت مع من احببت **البراء بن عازب** انت مني وانا
منك قاله لعلي رضي الله عنه **ابو سعيد** اوه عين الربوا لا تفعل ولكن اذا اردت
ان تشتري التمر فبعه ببيع آخر ثم اشتره قاله لبلال حين جاءه بتمر برني وقال كان
عندنا تمر ردي فبعت منه صاعين بصاع لمطعم النبي صلى الله عليه وآله وسلم وفي
رواية البخاري اوه اوه مرتين **عائشة** اين انا غدا اين انا غدا قاله في
مرضه الذي توفي فيه **انس** بخ ذلك مال رابح بخ ذلك مال رابح وقد سمعت
ما قلت واني ارى ان تجعلها في الاقربين قاله لابي طلحة **عبد الله بن سلام**
تلك الروضة روضة الاسلام وذلك العمود عمود الاسلام وتلك العروة عروة الوثقى

وانت على الاسلام حتى تموت قاله له حين قص رؤياه عليه **البراء بن عازب** تلك الملائكة كانت تسمع لك ولو قرأت لاصبحت يراها الناس ما تستر منهم قاله لاسيد بن حضير حين قرأ سورة الكهف بالليل وعنده فرس مربوط بشطنين فتغشته سحابة فجعلت تدنو وتدنو وجعل فرسه ينفر منها **ابن عمر** حسابكما على الله احدكما كاذب لا سبيل لك عليها قاله للمتلاعنين **ابو هريرة** حق المسلم على المسلم خمس رد السلام وعيادة المريض واتباع الجنائز واجابة الدعوة وتشميت العاطس **عبد الله بن عمرو** حوضي مسيرة شهر ماءه ابيض من اللبن وريحه اطيب من المسك وكيزانه كنجوم السماء من شرب منه فلا يظمأ ابدا **ابو هريرة** رأس الكفر نحو المشرق والفخر والخيلاء في اهل الخيل والابل والفدادين اهل الوبر والسكينة في اهل الغنم **ابن مسعود** سباب المسلم فسوق وقتاله كفر **ابو هريرة** سيحان وجيحان والفرات والنيل كل من انهار الجنة **ابو بكرة** شهرا عيد لا ينقصان رمضان وذو الحجة **ابو هريرة** صلوة الرجل في جماعة تزيد على صلوته في بيته وصلوته في سوقه بضعا وعشرين درجة وذلك ان احدهم اذا توضأ فاحسن الوضوء ثم اتى المسجد لا ينهزه الا الصلوة لم يخط خطوة الا رفعه الله بها درجة وحط عنه بها خطيئة حتى يدخل المسجد فاذا دخل المسجد كان في الصلوة ما كانت الصلوة تحبسه والملائكة يصلون على احدكم ما دام في مجلسه الذي صلى فيه يقولون اللهم ارحمه اللهم اغفر له اللهم تب عليه ما لم يؤذ فيه ما لم يحدث فيه **ابن عمر** صلوة الليل مثنى مثنى فاذا خشيت الصبح فاوتر بواحدة **ام قيس بنت محصن** علام تدغرن اولادكن بهذا العلاق عليكن بهذا العود الهندي فان فيه سبعة اشفية منها ذات الجنب يسعط من العذرة ويلد من ذات الجنب **ابن عمر** على المرء المسلم السمع والطاعة فيما احب وكره الا ان يؤمر بمعصية فاذا امر بمعصية فلا سمع ولا طاعة **ابو هريرة** على انقاب المدينة ملائكة لا يدخلها الطاعون ولا الدجال **حذيفة** فتنة الرجل في اهله وماله ونفسه وولده وجاره يكفرها الصيام والصلوة والصدقة والامر بالمعروف والنهي عن المنكر **ابو هريرة** في الحبة السوداء

شفعنا من كل دار الا السلام ابو هريرة ان لكل نبي حرى اجر انس قدر حوضي
كما بين ايلة وصنعاء من اليمن وان فيه من الاباريق كعدد نجوم السماء ابو هريرة
قريش والانصار وجهينة ومزينة واسلم واشجع وغفار موالي ليس لهم مولى دون الله
ورسوله عبد الرحمن بن عوف كلاكما قتله يعني ابا جهل قاله لمعاذ بن عمرو بن الجموح
ومعاذ بن عفراء ابو هريرة كلا والذي نفس محمد بيده ان الشملة لتلتهب عليه نارا
اخذها من الغنائم يوم خيبر لم تصبها المقاسم قاله لعبد له اسمه رفاعة ويقال له مدعم
قتل بوادي القرى مقفله من خيبر انس كيف يفلح قوم شجوا نبيهم وكسروا رباعيته
وهو يدعوهم قاله يوم احد علقه البخاري واسنده مسلم ابن مسعود وانس لكل غادر
لواء يوم القيمة بقدر غدرته ابن عباس لم يكن لهم يومئذ حب ولو كان لهم
لدعا لهم فيه يعني لاهل مكة حين دعا لهم ابراهيم عليه السلام عائشة ليت رجلا
صالحا من اصحابي يحرسني الليلة ابن عباس مرحبا بالقوم او بالوفد غير خزايا ولا ندامى
قاله لوفد عبد القيس حين قال لهم من القوم او من الوفد فقالوا ربيعة ابو قتادة
الحارث بن ربعي مستريح ومستراح منه قالوا يا رسول الله ما المستريح
والمستراح منه فقال العبد المؤمن يستريح من نصب الدنيا والعبد الفاجر يستريح
منه العباد والبلاد والشجر والدواب ابو هريرة مطل الغني ظلم واذا اتبع احدكم
على ملي فليتبع عبد الله بن عمرو من الكبائر شتم الرجل والديه قالوا يا رسول الله
وهل يشتم الرجل والديه قال نعم يسب ابا الرجل فيسب اباه ويسب امه فيسب امه
ابن عباس من محمد رسول الله الى هرقل عظيم الروم سلام على من اتبع الهدى
اما بعد فاني ادعوك بدعاية الاسلام وروي بداعية الاسلام اسلم تسلم واسلم يؤتك الله
اجرك مرتين وان توليت فان عليك اثم الاريسيين ويا اهل الكتاب تعالوا الى
كلمة سواء بيننا وبينكم الا نعبد الا الله ولا نشرك به شيئا الى قوله فقولوا اشهدوا بانا
مسلمون كتبه الى قيصر ابو هريرة ناركم جزء من سبعين جزءا من نار جهنم قالوا والله
يا رسول الله ان كانت لكافية قال فانها فضلت عليهن بتسعة وستين جزءا كلها

مثل حر بالزوا والنجاري نار کم ہذه التي یوقد ابن آدم **ام حرام بنت ملحان**
ناس من امتي عرضوا علیّ غزاة في سبیل الله یرکبون ثبج ہذا البحر ملوکا علی الاسرة
او مثل الملوک علی الاسرة **ابو ہریرة** نحن احق بالشک من ابراہیم اذ قال رب ارني
کیف تحیي الموتی قال اولم تؤمن قال بلی ولکن لیطمئن قلبي ویرحم الله لوطا لقد کان
یاوی الی رکن شدید ولو لبثت في السجن طول لبث یوسف لاجبت الداعي
ابو سعید ویحک ان الہجرة شانہا شدید فہل لک من ابل قال نعم قال
فتعطي صدقتہا قال نعم قال فہل تمنح منہا قال نعم قال فتحلبہا یوم وردہا
قال نعم قال فاعمل من وراء البحار فان الله لن یترک من عملک شیئا قاله
لاعرابي سالہ عن الہجرة **ابو بکرة** ویحک قطعت عنق صاحبک ویحک قطعت
عنق صاحبک قالہ مرارا **المسور بن مخرمة و مروان بن الحکم**
ویل امہ مسعر حرب لو کان لہ احد یعني ابا بصیر **عبد الله بن عمرو** ویل للاعقاب
من النار **ابو ہریرة** ویل للعراقیب من النار **زینب بنت جحش** ویل للعرب
من شر قد اقترب فتح الیوم من ردم یاجوج وماجوج مثل ہذه وحلق باصبعیہ
الابہام والتي تلیہا فقالت زینب بنت جحش قلت یا رسول الله انہلک وفینا
الصالحون قال نعم اذا کثر الخبث **عائشة** ہذا الحمال لا حمال خیبر ہذا ابر ربنا
واطہر کان تمثل بہ عند نقلہ اللبن في بنیان مسجده **المسور بن مخرمة و مروان بن الحکم**
ہذا فلان وہو من قوم یعظمون البدن فابعثوہا لہ یعني رجلا من کنانة قال یوم الحدیبیة
لکفار قریش دعوني آتہ یعني النبي صلی الله علیہ وآلہ وسلم فلما اشرف علیہ قال فلما
اشرف مکرز بن حفص قال ہذا مکرز بن حفص وہو رجل فاجر وکان قال ایضا لہم
دعوني آتہ **معاویة بن ابي سفیان** ہذا یوم عاشوراء ولم یکتب الله علیکم صیامہ
وانا صائم فمن احب منکم ان یصوم فلیصم ومن احب منکم ان یفطر فلیفطر **ابو ہریرة**
ہذه صدقات قومي یعني بني تمیم **ابن عباس** ہلا اخذتم اہابہا فدبغتموہ فانتفعتم
بہ یعني شاة لمیمونة میتة **ابو ہریرة** ہم اشد امتي علی الدجال یعني بني تمیم **ابو ذر**

ہم الاخسرون ورب الکعبۃ فقلت یا رسول اللہ فداک ابی وامی من ہم قال ہم الاکثرون اموالا الامن قال ہکذا وہکذا وہکذا من بین یدیہ ومن خلفہ وعن یمینہ وعن شمالہ وقلیل ما ہم من صاحب ابل ولا بقر ولا غنم لا یودی زکوتہا الا جاءت یوم القیمۃ اعظم ما کانت واسمنہ تنطحہ بقرونہا وتطؤہ باظلافہا کلما نفذت اخریہا عادت علیہ اولہا حتی یقضی بین الناس **العباس بن عبد المطلب** ہو فی ضحضاح من النار ولولا انا لکان فی الدرک الاسفل من النار یعنی ابا طالب **انس** ہو لہا صدقۃ ولنا ہدیۃ یعنی لحما تصدق بہ علی بریرۃ **الباب الحادی عشر ابو ہریرۃ** اعددت لعبادی الصالحین مالا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر **ابو ہریرۃ** انا عند ظن عبدی بی وانا مع عبدی اذا ذکرنی **ابو ہریرۃ** ان الصوم لی وانا اجزی بہ **ابو ہریرۃ** یا محمد انی اذا قضیت قضاءً فانہ لا یرد وانی اعطیتک لامتک ان لا اہلکہم بسنۃ عامۃ ولا اسلط علیہم عدوا من سوی انفسہم یستبیح بیضتہم ولو اجتمع علیہم من باقطارہا او قال من بین اقطارہا حتی یکون بعضہم یہلک بعضا وبعضہم یسبی بعضا **الباب الثانی عشر فی جوامع الادعیۃ عائشۃ** اذہب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاء لا یغادر سقما کان اذا اشتکی انسان مسحہ بیمینہ ثم قال **ابن عمر** واذا رجع قال لمن ورائہ آئبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق اللہ وعدہ ونصر عبدہ وہزم الاحزاب وحدہ **انس** اللہم آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار کان ہذا اکثر دعائہ **انس** اللہم اجعل بالمدینۃ ضعفی ما جعلت بمکۃ من البرکۃ **ابو ہریرۃ** اللہم اجعل رزق آل محمد قوتا **البراء بن عازب** اللہم اسلمت نفسی الیک ووجہت وجہی الیک وفوضت امری الیک والجأت ظہری الیک رغبۃ ورہبۃ الیک لا ملجأ ولا منجا منک الا الیک اللہم آمنت بکتابک الذی انزلت ونبیک الذی ارسلت **ابن مسعود** اللہم اعنی علیہم بسبع کسبع یوسف **انس** اللہم اغثنا اللہم اغثنا اللہم اغثنا قالہ فی الاستسقاء **ابو موسی** اللہم اغفر لعبید ابی عامر اللہم اجعلہ

یوم القیمۃ فوق کثیر من خلقک او من الناس قال ابو موسی فقلت ولی یا رسول اللہ
فقال اللہم اغفر لعبد اللہ بن قیس ذنبہ وادخلہ یوم القیامۃ مدخلا کریما
زید بن ارقم اللہم اغفر للانصار ولابناء الانصار ولابناء ابناء الانصار ابوہریرۃ
اللہم اغفر للمحلقین قالوا یا رسول اللہ وللمقصرین قال اللہم اغفر للمحلقین قالوا یا
رسول اللہ وللمقصرین قال اللہم اغفر للمحلقین قالوا یا رسول اللہ وللمقصرین قال و
للمقصرین ابوموسی اللہم اغفر لی خطیئتی وجہلی واسرافی فی امری وما انت اعلم بہ
منی اللہم اغفر لی ہزلی وجدی وخطیئتی وعمدی وکل ذلک عندی عائشۃ
اللہم اغفر لی وارحمنی والحقنی بالرفیق الاعلی دعا بہ عند وفاتہ ام سلیم بنت
ملحان اللہم اکثر مالہ وولدہ وبارک لہ فیما اعطیتہ دعا بہ لانس بن مالک عائشۃ
اللہم الرفیق الاعلی ابوہریرۃ اللہم انج الولید بن الولید وسلمۃ بن ہشام وعیاش
بن ابی ربیعۃ والمستضعفین بمکۃ اللہم اشدد وطأتک علی مضر اللہم اجعلہا
علیہم سنین کسنی یوسف ابوہریرۃ اللہم انی احبہ فاحبہ واحبب من یحبہ یعنی
الحسن بن علی رضی اللہ عنہما انس اللہم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث
کان یقولہ اذا دخل الخلاء ابوسعید وانس اللہم انی اعوذ بک من الہم والحزن
والعجز والکسل والبخل والجبن وضلع الدین وغلبۃ الرجال ابوبکر اللہم انی ظلمت نفسی
ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت
الغفور الرحیم ابوہریرۃ اللہم اہد دوسا وائت بہم ابوہریرۃ اللہم باعد بینی وبین
خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللہم نقنی من الخطایا کما ینقی الثوب
الابیض من الدنس اللہم اغسل خطایای بالماء والثلج والبرد جریر اللہم ثبتہ واجعلہ
ہادیا مہدیا دعا بہ لہ حین شکی الیہ انہ لا یثبت علی الخیل عائشۃ اللہم حبب الینا
المدینۃ کحبنا مکۃ او اشد اللہم صححہا وبارک لنا فی مدہا وصاعہا وانقل حماہا فاجعلہا
بالجحفۃ انس اللہم حوالینا ولا علینا ابن عباس اللہم ربنا لک الحمد انت
قیم السموات والارض ومن فیہن ولک الحمد انت نور السموات والارض ومن فیہن

ولک الحمد انت ملک السموات والارض ومن فیہن ولک الحمد انت الحق و
وعدک الحق ولقاؤک حق وقولک حق والجنۃ حق والنار حق والنبیون حق
ومحمد حق والساعۃ حق اللہم لک اسلمت وبک آمنت وعلیک توکلت والیک
انبت وبک خاصمت والیک حاکمت فاغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت
وما اعلنت ویروی بعد ذلک وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر
لا الہ الا انت او لا الہ غیرک کان یقولہ اذا قام من اللیل تہجد عبد اللہ بن ابی
اوفی اللہم صل علی آل ابی اوفی انس اللہم علی الآکام والظراب وبطون الاودیۃ
ومنابت الشجر دعا بہ حین استسقی فقیل لہ ہلکت الاموال وانقطعت السبل
فادع اللہ یمسکہا عنا ابن مسعود اللہم علیک بقریش قالہ ثلث مرات ثم قال
اللہم علیک بابی جہل بن ہشام وعتبۃ بن ربیعۃ وشیبۃ بن ربیعۃ والولید
بن عتبۃ وامیۃ بن خلف وعقبۃ بن ابی معیط وذکر السابع ولم احفظہ قال ابن مسعود
فوالذی بعث محمدا بالحق لقد رأیت الذین سمی صرعی ثم سحبوا الی القلیب قلیب بدر
قال الصغانی مؤلف ہذا الکتاب السابع ہو عمارۃ بن الولید ابن عباس اللہم فقہہ
فی الدین زاد ابو مسعود وعلمہ التأویل دعا بہ لہ لما وضع لہ وضوءہ انس اللہم
لا عیش الا عیش الآخرۃ فاغفر للانصار والمہاجرۃ عبد اللہ بن ابی اوفی اللہم
منزل الکتاب سریع الحساب اہزم الاحزاب اللہم اہزمہم وزلزلہم دعا بہ علی الاحزاب
عائشۃ بسم اللہ تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا تشفی سقیمنا باذن ربنا کان اذا اشتکی
الانسان الشیٔ منہ او کانت بہ قرحۃ او جرح قال بسبابتہ بالارض ثم رفعہا ابن
عباس لا الہ الا اللہ العلی العظیم الحلیم لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ
رب السموات والارض ورب العرش الکریم کان یقولہ عند الکرب المغیرۃ بن شعبۃ لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیٔ قدیر اللہم لا مانع لما
اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد کان یقولہ فی دبر کل صلوۃ
جابر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیٔ قدیر لا الہ الا اللہ

وحدہ انجز وعدہ ونصر عبدہ وہزم الاحزاب وحدہ قالہ علی الصفا عبد اللہ
بن الزبیر بن العوام لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد
وہو علی کل شئی قدیر لاحول ولا قوۃ الا باللہ لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ لہ النعمۃ
ولہ الفضل ولہ الثناء الحسن لا الہ الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون کان
یہلل بہن فی دبر کل صلوۃ ابن عمر لبیک اللہم لبیک لاشریک لک لبیک
ان الحمد والنعمۃ والملک لک لاشریک لک کان یلبی بہذہ التلبیۃ فی حجہ وعمرتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اما بعد
تاریخ الخلفا امام سیوطی علیہ الرحمۃ کی حاوی فضائل وتذکرہ خلفای راشدین
وغیرہم جو ان کے بعد ہین نظر سے گذرے چونکہ بعد انبیاء علیہم السلام کے
صحابہ کبار واہلبیت نبوی وسائل قرب خدا ورسول باتفاق اہل ظاہر وباطن
ہین لہذا مذکور پر نور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کا پیشکش اہل نظر ہے
کہ اس سے اصل وسند تمام احوال ومقامات مشائخ کی معلوم ہوسکتی ہے
علاوہ اس کے حاوی منافع کثیر ہے اور نام اس منتخب کا مناقب الخلفا رکہا
ابوبکر الصدیق ابوبکر الصدیق خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسمہ عبد اللہ
بن ابی قحافۃ عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرۃ بن کعب
ابن لوی بن غالب القرشی التیمی یلتقی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرۃ
قال النووی فی تہذیبہ وما ذکرناہ من ان اسم ابی بکر عبد اللہ ہو الصحیح المشہور
وقیل اسمہ عتیق والصواب الذی علیہ کافۃ العلماء ان عتیقا لقب لہ لا اسم و
لقب عتیقا لعتقہ من النار کما ورد فی حدیث رواہ الترمذی وقیل لعتاقۃ وجہہ
ای حسنہ وجمالہ (قالہ مصعب بن الزبیر واللیث بن سعد وجماعۃ) وقیل لانہ لم
یکن فی نسبہ شئی یعاب بہ قال مصعب بن الزبیر وغیرہ واجمعت الامۃ علی تسمیتہ
بالصدیق لانہ بادر الی تصدیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولازم الصدق فلم

فلم تقع منه هناة ما ولا وقفة فی حال من الاحوال وکانت له فی الاسلام
المواقف الرفیعة منها قصته لیلة الاسراء وثباته وجوابه للکفار فی ذلک و
هجرته مع رسول الله صلی الله علیه وسلم وترکه عیاله واطفاله وملازمته فی الغار
وسائر الطریق ثم کلامه یوم بدر ویوم الحدیبیة حین اشتبه علی غیره الامر
فی تاخر دخول مکة ثم بکاؤه حین قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان عبدا
خیره الله بین الدنیا والآخرة ثم ثباته یوم وفاة رسول الله صلی الله علیه وسلم
وخطبته الناس وتسکینهم ثم قیامه فی قضیة البیعة لمصلحة المسلمین ثم اهتمامه فی بعث
جیش اسامة بن زید الی الشام وتصمیمه فی ذلک ثم قیامه فی قتال اهل الردة
ومناظرته للصحابة حتی حجهم بالدلائل وشرح الله صدورهم لما شرح له صدره
من الحق وهو قتال اهل الردة ثم تجهیزه الجیوش الی الشام لفتوحه وامدادهم
ثم ختم ذلک بهم من احسن مناقبه واجل فضائله وهو استخلافه علی المسلمین عمر
رضی الله عنه وکم للصدیق من مناقب ومواقف وفضائل لا تحصی هذا
کلام النووی واقول قد اردت ان ابسط ترجمة الصدیق بعض البسط ذاکرا
فیه جملة کثیرة مما وقفت علیه من حاله وارتب ذلک فصولا **فصل فی اسمه و**
لقبه تقدمت الاشارة الی ذلک قال ابن کثیر اتفقوا علی ان اسمه
عبدالله بن عثمان الا ما روی ابن سعد عن ابن سیرین ان اسمه عتیق والصحیح انه
لقبه ثم اختلف فی وقت تلقیبه به وفی سببه فقیل لعتاقة وجهه ای لجماله (قاله
اللیث بن سعد واحمد بن حنبل وابن معین وغیرهم وقال ابو نعیم الفضل بن
وکین لقدمه فی الخیر وقیل لعتاقة نسبه ای طهارته اذ لم یکن فی نسبه شئ یعاب به
وقیل سمی به اولا ثم سمی بعبدالله وروی الطبرانی عن القاسم بن محمد انه سأل
عائشة رضی الله عنها عن اسم ابی بکر فقالت عبدالله فقال ان الناس
یقولون عتیق قالت ان ابا قحافة کان له ثلثة اولاد سماهم عتیقا ومعتقا
ومعیتقا واخرج ابن منده وابن عساکر عن موسی بن طلحة قال قلت لابی طلحة

لم سمی ابو بکر عتیقا قال کانت امه لا یعیش لها ولد فلما ولدته استقبلت به البیت
ثم قالت اللهم ان هذا عتیق من الموت فهبه لی واخرج الطبرانی عن ابن عباس
قال انما سمی عتیقا لحسن وجهه واخرج ابن عساکر عن عائشة رضی الله عنها
قالت اسم ابی بکر الذی سماه به اهله عبد الله ولکن غلب علیه اسم عتیق وفی لفظ
ولکن النبی صلی الله علیه وسلم سماه عتیقا واخرج ابو یعلی فی مسنده وابن سعد
والحاکم وصححه عن عائشة رضی الله عنها قالت والله انی لفی بیتی ذات یوم
ورسول الله صلی الله علیه وسلم واصحابه فی الفناء والستر بینی وبینهم اذ اقبل
ابو بکر فقال النبی صلی الله علیه وسلم من سره ان ینظر الی عتیق من النار فلینظر الی
ابی بکر وان اسمه الذی سماه اهله عبد الله فغلب علیه اسم عتیق واخرج الترمذی
والحاکم عن عائشة رض ان ابا بکر دخل علی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فقال
یا ابا بکر انت عتیق الله من النار فمن یومئذ سمی عتیقا واخرج البزار والطبرانی
بسند جید عن عبد الله بن الزبیر قال کان اسم ابی بکر عبد الله فقال له رسول الله
صلی الله علیه وسلم انت عتیق الله من النار فسمی عتیقا واما الصدیق فقیل کان
یلقب به فی الجاهلیة لما عرف منه من الصدق ذکره ابن مسدی وقیل لمبادرته
الی تصدیق رسول الله صلی الله علیه وسلم فیما کان یخبر به قال ابن اسحاق
عن الحسن البصری وقتادة واول ما اشتهر به صبیحة الاسراء واخرج الحاکم فی المستدرک
عن عائشة رض قالت جاء المشرکون الی ابی بکر فقالوا هل لک الی صاحبک یزعم
انه اسری به اللیلة الی بیت المقدس قال وقال ذلک قالوا نعم فقال لقد صدق
انی لاصدقه بابعد من ذلک بخبر السماء غدوة وروحة فلذلک سمی الصدیق
(اسناده جید) وقد ورد ذلک من حدیث انس وابی هریرة اسندها ابن عساکر
وام هانی (اخرجه الطبرانی) قال سعید بن منصور فی سننه حدثنا ابو معشر عن ابی
وهب مولی ابی هریرة قال لما رجع رسول الله صلی الله علیه وسلم لیلة اسری به
فکان بذی طوی قال یا جبریل ان قومی لا یصدقونی قال یصدقک ابو بکر وهو

الصدیق واخرجہ الطبرانی فی الاوسط موصولاعن ابی وہب عن ابی ہریرۃ واخرج الحاکم فی المستدرک عن النزال ابن سبرۃ قال قلنا لعلی یا امیر المومنین اخبرنا عن ابی بکر قال ذاک امرء سماہ اللہ الصدیق علی لسان جبرئیل وعلی لسان محمدؐ کان خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الصلوٰۃ رضیہ لدیننا فرضیناہ لدنیانا اسنادہ جید واخرج الدارقطنی والحاکم عن ابی یحیی قال لا احصی کم سمعت علیا یقول علی المنبر ان اللہ سمی ابابکر علی لسان نبیہ صدیقا واخرجہ الطبرانی بسند جید صحیح عن حکیم بن سعد قال سمعت علیا یقول ویحلف لانزل اللہ اسم ابی بکر من السماء الصدیق وفی حدیث احد اسکن فانما علیک نبی وصدیق وشہیدان وام ابی بکر بنت عم ابیہ اسمہا سلمی بنت صخر بن عامر بن کعب وتکنی ام الخیر قالہ الزہری اخرجہ ابن عساکر **فصل فی مولدہ ومنشاہ** ولد بعد مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بسنتین واشہر فانہ مات ولہ ثلاث وستون سنۃ قال ابن کثیر واما ما اخرجہ خلیفۃ بن الخیاط عن یزید بن الاصم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی بکر انا اکبر او انت قال انت اکبر وانا اسن منک فہو مرسل غریب جدا والمشہور خلافہ وانما صح ذلک عن العباس وکان منشاہ بمکۃ لایخرج منہا الا لتجارۃ وکان ذا مال جزیل فی قومہ ومروۃ تامۃ واحسان وتفضل فیہم کما قال ابن الدغنۃ انک لتصل الرحم وتصدق الحدیث وتکسب المعدوم وتعین علی نوائب الدہر وتقری الضیف قال النووی وکان من رؤساء قریش فی الجاہلیۃ واہل مشاورتہم ومحببا فیہم واعلم لمعالمہم فلما جاء الاسلام آثرہ علی ماسواہ ودخل فیہ اکمل دخول واخرج الزبیر بن بکار وابن عساکر عن معروف بن خربوذ قال ان ابابکر الصدیق رضؓ احد عشرۃ من قریش اتصل بہم شرف الجاہلیۃ والاسلام فکان الیہ امر الدیات والغرم وذلک ان قریشا لم یکن لہم ملک ترجع الامور کلہا الیہ بل کان فی کل قبیلۃ ولایۃ عامۃ تکون لرئیسہا فکانت فی بنی ہاشم السقایۃ والرفادۃ ومعنی ذلک انہ لایاکل ولایشرب احد الامن طعامہم واشرابہم

وكانت في بني عبد الدار الحجابة واللواء والندوة اي لا يدخل البيت احد الا باذنهم
واذا عقدت قريش راية حرب عقدها لهم بنو عبد الدار واذا اجتمعوا الامر ابرأما ونقضاً
لا يكون اجتماعهم الا بدار الندوة ولا ينفذ الا بها وكانت لبني عبد الدار **فصل**
كان ابو بكر رض اعف الناس في الجاهلية اخرج ابن عساكر بسند صحيح عن عائشة رض
قالت والله ما قال ابو بكر شعراً قط في جاهلية ولا اسلام ولقد ترك هو وعثمان
شرب الخمر في الجاهلية واخرج ابو نعيم بسند جيد عنها قالت لقد كان حرم ابو بكر
الخمر على نفسه في الجاهلية واخرج ابن عساكر عن عبد الله بن الزبير قال ما قال
ابو بكر شعراً قط واخرج ابن عساكر عن ابي العالية الرياحي قال قيل لابي بكر
الصديق في مجمع من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم هل شربت الخمر
في الجاهلية فقال اعوذ بالله فقيل ولم قال كنت اصون عرضي واحفظ مروتي
فان من شرب الخمر كان ضيعاً في عرضه ومروته قال فبلغ ذلك رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال صدق ابو بكر صدق ابو بكر مرتين مرسل غريب سنداً
ومتناً **فصل في صفته** رض اخرج ابن سعد عن عائشة رض ان رجلاً قال لها صفي
لنا ابا بكر فقالت رجل ابيض نحيف خفيف العارضين اجنأ لا يستمسك ازاره يسترخي
عن حقويه معروق الوجه غائر العينين ناتي الجبهة عاري الاشاجع هذه صفته
واخرج عن عائشة رض ان ابا بكر كان يخضب بالحناء والكتم واخرج عن انس
قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة وليس في اصحابه اشمط غير ابي
بكر فغلفها بالحناء والكتم **فصل في اسلامه** رض اخرج الترمذي وابن حبان في صحيحه
عن ابي سعيد الخدري قال قال ابو بكر رض الست احق الناس بها اي الخلافة
الست اول من اسلم الست صاحب كذا الست صاحب كذا واخرج ابن عساكر
من طريق الحارث عن علي رض قال اول من اسلم من الرجال ابو بكر واخرج خيثمة
بسند صحيح عن زيد بن ارقم قال اول من صلى مع النبي صلى الله عليه وسلم ابو بكر الصديق
واخرج ابن سعد عن ابي اروى الدوسي الصحابي رض قال اول من اسلم ابو بكر الصديق

واخرج الطبرانی فی الکبیر وعبداللہ بن احمد فی زوائد الزہد عن الشعبی قال سالت
ابن عباس ای الناس کان اول اسلاما قال ابو بکر الصدیق الم تسمع قول حسان
حیث یقول **شعرا** اذا تذکرت شجوا من اخی ثقۃ ٭ فاذکر اخاک ابابکر بما فعلا ٭
خیر البریۃ اتقاہا واعدلہا ٭ الا النبی واوفاہا بما حملا ٭ والثانی التالی المحمود مشہدہ ٭
واول الناس منہم صدق الرسلا ٭ واخرج ابو نعیم عن فرات بن السائب قال
سالت میمون ابن مہران قلت علی افضل عندک ام ابو بکر وعمر قال فارتعد
حتی سقطت عصاہ من یدہ ثم قال ما کنت اظن ان ابقی الی زمان یعدل بہما
للہ درہما کانا راس الاسلام قلت فابو بکر کان اول اسلاما ام علیؓ وقال
واللہ لقد آمن ابو بکر بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم زمن بحیری الراہب حین مر بہ
واختلف فیما بینہ وبین خدیجۃ حین انکحہا ایاہ وذالک کلہ قبل ان یولد علی
وقد قال انہ اول من اسلم خلائق من الصحابۃ والتابعین وغیرہم بل ادعی
بعضہم الاجماع علیہ وقیل اول من اسلم علی وقیل خدیجۃ وجمع بین الاقوال
بان ابابکر اول من اسلم من الرجال وعلی اول من اسلم من الصبیان وخدیجۃ
اول من اسلمت من النساء واول من ذکر ہذا الجمع الامام ابو حنیفۃ رح اخرجہ عنہ
واخرج ابن ابی شیبۃ وابن عساکر عن سالم بن ابی الجعد قال قلت لمحمد بن الحنفیۃ
ہل کان ابو بکر اول القوم اسلاما قال لا قلت فبما علا ابو بکر وسبق حتی لا یذکر احد
غیر ابی بکر قال لانہ کان افضلہم اسلاما حین اسلم حتی لحق بربہ واخرج ابن عساکر
بسند جید عن محمد بن سعد بن ابی وقاص انہ قال لابیہ سعد اکان ابو بکر الصدیق
اولکم اسلاما قال لا ولکنہ اسلم قبلہ اکثر من خمسۃ ولکن کان خیرنا اسلاما قال ابن کثیر
الظاہر ان اہل بیتہ صلی اللہ علیہ وسلم آمنوا قبل کل احد زوجتہ خدیجۃ ومولاہ
زید وزوجتہ زید ام ایمن وعلی وورقۃ انتہی واخرج ابن عساکر عن عیسی بن یزید
قال قال ابو بکر الصدیق کنت جالسا بفناء الکعبۃ وکان زید بن عمرو بن نفیل
قاعدا فمر بہ امیۃ بن ابی الصلت فقال کیف اصبحت یا باغی الخیر قال بخیر قال

هل وجدت قال لا فقال شعر كل دين يوم القيامة الا ۞ ما قضى الله في الحقيقة
بور ۞ اما ان هذا النبي الذي ينتظر منا او منكم قال ولم اكن سمعت قبل ذلك
بنبي ينتظر ويبعث قال فخرجت الى ورقة بن نوفل وكان كثير النظر الى السماء كثير
همهمة الصدر فاستوقفته ثم قصصت عليه الحديث فقال نعم يا ابن اخي انا
اهل الكتب والعلوم الا ان هذا النبي الذي ينتظر من اوسط العرب نسبا ولي علم بالنسب
وقومك اوسط العرب نسبا قلت يا عم وما يقول النبي قال يقول ما قيل له
الا انه لا ظلم ولا تظالم ولا يظالم فلما بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم آمنت به و
صدقته وقال ابن اسحق حدثني محمد بن عبد الرحمن بن عبد الله بن الحصين التميمي
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما دعوت احدا الى الاسلام الا كانت له
عنه كبوة وتردد ونظر الا ابا بكر ما عتم عنه حين ذكرته وما تردد فيه عتم اي تلبث
قال البيهقي وهذا لانه كان يرى دلائل نبوة رسول الله صلى الله عليه وسلم ويسمع
آثاره قبل دعوته فحين دعاه كان قد سبق له فيه تفكر ونظر فاسلم في الحال
ثم اخرج عن ابي ميسرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا برز سمع من
يناديه يا محمد فاذا سمع الصوت ولى هاربا فاسر ذلك الى ابي بكر وكان صديقا له
في الجاهلية واخرج ابو نعيم وابن عساكر عن ابن عباس قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ما كلمت في الاسلام احدا الا ابى علي وراجعني الكلام الا ابن
ابي قحافة فاني لم اكلمه في شيء الا قبله واستقام عليه واخرج البخاري عن ابي الدرداء
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هل انتم تاركون لي صاحبي اني قلت
ايها الناس اني رسول الله اليكم جميعا فقلتم كذبت وقال ابو بكر صدقت

فصل في صحبته ومشاهده قال العلماء صحب ابو بكر النبي صلى الله عليه وسلم
من حين اسلم الى حين توفي لم يفارقه سفرا ولا حضرا الا فيما اذن له صلى الله عليه
وسلم في الخروج فيه من حج وغزو وشهد معه المشاهد كلها وهاجر معه وترك
عياله واولاده رغبة في الله ورسوله صلى الله عليه وسلم وهو رفيقه في الغار

قال تعالیٰ ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا و
قام بنصر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غیر موضع ولہ الآثار الجمیلۃ فی المشاہد
وثبت یوم احد ویوم حنین وقد فر الناس کما سیاتی فی فصل شجاعتہ اخرج
ابن عساکر عن ابی ہریرۃ قال تباشرت الملائکۃ یوم بدر فقالوا اما ترون الصدیق
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی العریش واخرج ابو یعلی والحاکم واحمد عن
علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر لعلی ولابی بکر مع احدکما جبرئیل و
مع الآخر میکائیل واخرج ابن عساکر عن ابن سیرین ان عبد الرحمن بن ابی بکر
کان یوم بدر مع المشرکین فلما اسلم قال لابیہ لقد اہدفت لی یوم بدر فانصرفت
عنک ولم اقتلک فقال ابو بکر لکنک لو اہدفت لی لم انصرف عنک قال ابن قتیبۃ
معنے اہدفت اشرفت ومنہ قیل للبناء المرتفع ہدف **فصل فی شجاعتہ** وانہ
اشجع الناس اخرج البزار فی مسندہ عن علی انہ قال اخبرونی من اشجع الناس
فقالوا انت قال اما انی ما بارزت احدا الا انتصفت منہ ولکن اخبرونی باشجع الناس
قالوا لا نعلم فمن قال ابو بکر انہ لما کان یوم بدر فجعلنا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عریشا فقلنا من یکون مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لئلا یہوی الیہ احد
من المشرکین فواللہ ما دنا منا احد الا ابا بکر شاہرا بالسیف علی راس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا یہوی الیہ احد الا ہوی الیہ فہو اشجع الناس قال علیؓ ولقد
رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واخذتہ قریش فہذا یجباہ وہذا یتلتلہ وہم
یقولون انت الذی جعلت الآلہۃ الٰہا واحدا قال فواللہ ما دنا منا احد الا ابو بکر
یضرب ہذا ویجبا ہذا ویتلتل ہذا وہو یقول ویلکم اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ
ثم رفع علی بردۃ کانت علیہ فبکی حتی اخضلت لحیتہ ثم قال انشدکم اللہ امؤمن
آل فرعون خیر ام ابو بکر فسکت القوم فقال الا تجیبونی فواللہ لساعۃ من ابی بکر
خیر من الف ساعۃ مثل مومن آل فرعون ذاک رجل یکتم ایمانہ وہذا رجل اعلن ایمانہ
واخرج البخاری عن عروۃ بن الزبیر قال سالت عبد اللہ بن عمرو بن العاص

عن اشد ما صنع المشرکون برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رایت عقبۃ بن ابی معیط
جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یصلی فوضع رداءہ فی عنقہ فخنقہ بہ خنقا شدیدا
فجاء ابو بکر حتی دفعہ عنہ فقال اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ وقد جاءکم بالبینات
من ربکم واخرج الہیثم بن کلیب فی مسندہ عن ابی بکر قال لما کان یوم احد انصرف
الناس کلھم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکنت اول من فاء وسیاتی تتمۃ الحدیث
فی مسند ما رواہ واخرج ابن عساکر عن عائشۃ رض قال لما اجتمع اصحاب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وکانوا ثمانیۃ وثلثین رجلا الح ابو بکر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی الظہور فقال یا ابا بکر انا قلیل فلم یزل ابو بکر یلح علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حتی ظہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتفرق المسلمون فی نواحی المسجد
کل رجل فی عشیرتہ وقام ابو بکر فی الناس خطیبا فکان اول خطیب دعا الی اللہ و
الی رسولہ وثار المشرکون علی ابی بکر وعلی المسلمین وضربوا فی نواحی المسجد ضربا شدیدا
وسیاتی تتمۃ الحدیث فی ترجمۃ عمر رض واخرج ابن عساکر عن علی رض قال لما اسلم
ابو بکر اظہر اسلامہ ودعا الی اللہ والی رسولہ **فصل فی انفاقہ مالہ علی رسول اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم وانہ اجود الصحابۃ قال اللہ تعالی وسیجنبہا الاتقی الذی
یوتی مالہ یتزکی الی آخر السورۃ قال ابن الجوزی اجمعوا علی انہا نزلت فی ابی بکر
واخرج احمد عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما نفعنی
مال قط ما نفعنی مال ابی بکر فبکی ابو بکر وقال ہل انا ومالی الا لک یا رسول اللہ
واخرج ابو یعلی من حدیث عائشۃ رض مرفوعا مثلہ قال ابن کثیر وروی ایضا
من حدیث علی وابن عباس وانس وجابر بن عبد اللہ وابی سعید الخدری رض
واخرجہ الخطیب عن سعید بن المسیب مرسلا وزاد وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقضی فی مال ابی بکر کما یقضی فی مال نفسہ واخرج ابن عساکر من طرق عن
عائشۃ رض وعروۃ بن الزبیر ان ابا بکر رض اسلم یوم اسلم ولہ اربعون الف دینار
وفی لفظ اربعون الف درہم فانفقہا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واخرج

ابوسعید ابن الاعرابی عن ابن عمرؓ قال اسلم ابوبکرؓ یوم اسلم وفی منزلہ اربعون
الف درہم فخرج الی المدینۃ فی الہجرۃ وما لہ غیر خمسۃ آلاف کل ذلک ینفقہ
فی الرقاب والعون علی الاسلام واخرج ابن عساکر عن عائشۃؓ ان ابابکر
اعتق سبعۃ کلہم یعذب فی اللہ واخرج ابن شاہین فی السنۃ والبغوی فی
تفسیرہ وابن عساکر عن ابن عمر قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ
ابوبکر الصدیق وعلیہ عباءۃ قد خللہا فی صدرہ بخلال فنزل علیہ جبریل علیہ السلام
فقال یا محمد مالی اری ابابکر علیہ عباءۃ قد خللہا فی صدرہ بخلال فقال یا جبریل
انفق مالہ علی قبل الفتح قال فان اللہ تعالی یقرء علیہ السلام ویقول قل لہ
اراض انت عنی فی فقرک ہذا ام ساخط فقال ابوبکر اسخط علی ربی انا عن ربی
راض انا عن ربی راض انا عن ربی راض (غریب وسندہ ضعیف جدا) واخرج
ابونعیم عن ابی ہریرۃ وابن مسعود مثلہ وسندہا ضعیف ایضا واخرج ابن عساکر
نحوہ من حدیث ابن عباسؓ واخرج الخطیب بسند واہ ایضا عن ابن عباسؓ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ہبط علی جبریل علیہ السلام وعلیہ طنفسۃ وہو متخلل
بہا فقلت لہ یا جبریل ما ہذا قال ان اللہ تعالی امر الملائکۃ ان تتخلل فی السماء کتخلل
ابی بکر فی الارض قال ابن کثیر وہذا منکر جدا وقال ولولا ان ہذا والذی قبلہ
یتداولہ کثیر من الناس لکان الاعراض عنہا اولی واخرج ابوداود والترمذی
عن عمر بن الخطاب قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نتصدق فوافق
ذلک مالا عندی فقلت الیوم اسبق ابابکر ان سبقتہ یوما فجئت بنصف مالی
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ابقیت لاہلک قلت مثلہ واتی ابوبکر بکل
ما عندہ فقال یا ابابکر ما ابقیت لاہلک قال ابقیت لہم اللہ ورسولہ فقلت لا اسبقہ
فی شیء ابدا (قال الترمذی حسن صحیح) واخرج ابونعیم فی الحلیۃ عن الحسن البصری
ان ابابکر اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بصدقتہ فاخفاہا فقال یا رسول اللہ ہذہ
صدقتی وللہ عندی معاد وجاء عمر بصدقتہ فاظہرہا فقال یا رسول اللہ ہذہ صدقتی

ولی عند اللہ معاذ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بین صدقیتکما کما بین کلمتیکما
(اسنادہ جید لکنہ مرسل) واخرج الترمذی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما لاحد عندنا ید الاوقد کافیناہ الا ابی بکر فان لہ عندنا
یدا یکافیہ اللہ بہا یوم القیامۃ وما نفعنی مال احد قط ما نفعنی مال ابی بکر واخرج
البزار عن ابی بکر الصدیق رضہ قال جئت بابی قحافۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال ہلا ترکت الشیخ حتی آتیہ قال بل ہو احق ان یاتیک قال انا نحفظہ لایادی
ابنہ عندنا واخرج ابن عساکر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ما احد عندی اعظم یدا من ابی بکر واسانی بنفسہ ومالہ وانکحنی ابنتہ

فصل فی علمہ وانہ اعلم الصحابۃ واذکاہم قال النووی فی تہذیبہ ومن خطہ
نقلت استدل اصحابنا علی عظم علمہ بقولہ فی الحدیث الثابت فی الصحیحین واللہ
لاقاتلن من فرق بین الصلوۃ والزکوۃ واللہ لو منعونی عقالا کانوا یؤدونہ الی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقاتلتہم علی منعہ واستدل الشیخ ابو اسحق بہذا وغیرہ
فی طبقاتہ علی ان ابابکر اعلم الصحابۃ لانہم کلہم وقفوا عن فہم الحکم فی المسئلۃ الا
ہو ثم ظہر لہم بمباحثتہ لہم ان قولہ ہو الصواب فرجعوا الیہ وروینا عن ابن عمر انہ
سئل من کان یفتی الناس فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
ابوبکر وعمر رضہ ما اعلم غیرہما واخرج الشیخان عن ابی سعید الخدری قال خطب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس وقال ان اللہ تبارک وتعالی خیر عبدا
بین الدنیا وبین ما عندہ فاختار ذلک العبد ما عند اللہ تعالی فبکی ابوبکر وقال
نفدیک بآبائنا وامہاتنا فعجبنا لبکائہ ان یخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن
عبد خیر فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو المخیر وکان ابوبکر اعلمنا فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من امن الناس علی فی صحبتہ ومالہ ابابکر ولو
کنت متخذا خلیلا غیر ربی لاتخذت ابابکر ولکن اخوۃ الاسلام ومودتہ لایبقین باب
الا سد الا باب ابی بکر (ہذا کلام النووی) وقال ابن کثیر کان الصدیق رضہ اقرا الصحابۃ

انه اعلمهم بالقرآن لانه صلى الله عليه وسلم قدمه اماما للصلوٰة بالصحابة رض مع قوله
يؤم القوم اقرؤهم لكتاب الله. واخرج الترمذي عن عائشة رض قالت قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينبغي لقوم فيهم ابو بكر ان يؤمهم غيره وكان مع ذلك
اعلمهم بالسنة كما رجع اليه الصحابة في غير موضع يبرز عليهم بنقل سنن عن النبي صلى الله
عليه وسلم يحفظها هو ويستحضرها عند الحاجة اليها ليست عندهم وكيف لا يكون كذلك
وقد واظب صحبة الرسول صلى الله عليه وسلم من اول البعثة الى الوفاة
وهو مع ذلك من اذكى عباد الله واعقلهم وانما لم يرو عنه من الاحاديث المسندة
الا القليل لقصر مدته وسرعة وفاته بعد النبي صلى الله عليه وسلم والا فلو طالت
مدته لكثر ذلك عنه جدا ولم يترك الناقلون عنه حديثا الا نقلوه ولكن كان
الذين في زمانه من الصحابة لا يحتاج احد منهم ان ينقل عنه ما قد شاركه هو في
روايته فكانوا ينقلون عنه ما ليس عندهم واخرج ابو القاسم البغوي عن ميمون
بن مهران قال كان ابو بكر اذا ورد عليه الخصم نظر في كتاب الله فان وجد فيه
ما يقضي بينهم قضى به وان لم يكن في الكتاب وعلم من رسول الله صلى الله عليه وسلم
في ذلك الامر سنة قضى به فان اعياه خرج فسأل المسلمين وقال اتاني كذا و
كذا فهل علمتم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى في ذلك بقضاء فربما اجتمع
عليه النفر كلهم يذكر من رسول الله صلى الله عليه وسلم فيه قضاء فيقول ابو بكر الحمد لله
الذي جعل فينا من يحفظ عن نبينا فان اعياه ان يجد فيه سنة من رسول الله
صلى الله عليه وسلم جمع رؤس الناس وخيارهم فاستشارهم فان اجمع امرهم
على رأي قضى به وكان عمر رض يفعل ذلك فان اعياه ان يجد في القرآن والسنة
نظر هل كان لابي بكر فيه قضاء فان وجد ابا بكر قد قضى فيه بقضاء قضى به والا دعا
رؤس المسلمين فاذا اجتمعوا على امر قضى به وكان الصديق رض مع ذلك اعلم الناس
بانساب العرب لا سيما قريش اخرج ابن اسحق عن يعقوب بن عتبة عن شيخ
من الانصار قال كان جبير بن مطعم من انسب قريش لقريش والعرب قاطبة

وکان یقول انما اخذت النسب من ابی بکر الصدیق وکان ابو بکر الصدیق من
النسب العرب وکان الصدیق مع ذلک غایۃ فی علم تعبیر الرؤیا وقد کان یعبر
الرؤیا فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد قال محمد بن سیرین وہو المقدم
فی ہذا العلم بالاتفاق کان ابو بکر اعبر ہذہ الامۃ بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
داخرجہ ابن سعد) واخرج الدیلمی فی مسند الفردوس وابن عساکر عن سمرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اؤول الرؤیا ابا بکر قال ابن کثیر
وکان من افصح الناس واخطبہم قال الزبیر بن بکار سمعت بعض اہل العلم یقول
افصح خطباء اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر الصدیق وعلی بن ابی
طالب رض وسیاتی فی حدیث السقیفۃ قول عمر رض وکان من اعلم الناس باللہ واخوفہم
لہ وسیاتی من کلامہ فی ذلک وفی تعبیر الرؤیا ومن خطبہ جملۃ فی فصل مستقل و
من الدال علی انہ اعلم الصحابۃ حدیث صلح الحدیبیۃ حیث سأل عمر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک وقال علام نعطی الدنیۃ فی دیننا فاجابہ النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ثم ذہب الی ابی بکر فسألہ عما سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عنہ فاجابہ الصدیق بمثل جواب النبی صلی اللہ علیہ وسلم سواء بسواء اخرجہ
البخاری وغیرہ وکان مع ذلک اسد الصحابۃ رأیا واکملہم عقلا واخرج تمام الرازی
فی فوائدہ وابن عساکر عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول اتانی جبرئیل فقال ان اللہ یامرک ان تستشیر ابا بکر واخرج
الطبرانی وابو نعیم وغیرہما عن معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما اراد
ان یسرح معاذا الی الیمن استشار ناسا من اصحابہ فیہم ابو بکر وعمر وعثمان وعلی
وطلحۃ والزبیر واسید بن حضیر فتکلم القوم کل انسان برأیہ فقال ما تری یا معاذ
فقلت اری ما قال ابو بکر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یکرہ فوق سمائہ ان
یخطیٔ ابو بکر ورواہ ابن اسامۃ فی مسندہ ان اللہ یکرہ فی السماء ان یخطأ ابو بکر الصدیق
فی الارض واخرج الطبرانی فی الاوسط عن سہل بن سعد الساعدی قال قال رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم ان الله يكره ان يخطأ ابو بكر (رجاله ثقات) **فصل** قال النووي
في تهذيبه الصديق احد الصحابة الذين حفظوا القرآن كله وذكر هذا ايضا جماعة
منهم ابن كثير في تفسيره واما حديث انس جمع القرآن في عهد رسول الله صلى الله
عليه وسلم اربعة فمراده من الانصار كما اوضحته في كتاب الاتقان واما ما اخرجه
ابن ابي داود عن الشعبي قال مات ابو بكر الصديق رض ولم يجمع القرآن كله فهو مدفوع
او مأول على ان المراد جمعه في المصحف على الترتيب الذي صنعه عثمان رض **فصل**
في انه افضل الصحابة وخيرهم اجمع اهل السنة ان افضل الناس بعد
رسول الله صلى الله عليه وسلم ابو بكر ثم عمر ثم عثمان ثم علي ثم سائر العشرة ثم
باقي اهل بدر ثم باقي اهل احد ثم باقي اهل البيعة ثم باقي الصحابة هكذا حكى
الاجماع عليه ابو منصور البغدادي روى البخاري عن ابن عمر قال كنا نخير بين الناس
في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم فنخير ابا بكر ثم عمر ثم عثمان وزاد الطبراني
في الكبير فيعلم بذلك النبي صلى الله عليه وسلم ولا ينكره واخرج ابن عساكر عن
ابن عمر قال كنا وفينا رسول الله صلى الله عليه وسلم نفضل ابا بكر وعمر وعثمان
وعليا واخرج ابن عساكر عن ابي هريرة قال كنا معاشر اصحاب رسول الله صلى الله
عليه وسلم ونحن متوافرون نقول افضل هذه الامة بعد نبيها ابو بكر ثم عمر ثم عثمان
ثم نسكت واخرج الترمذي عن جابر بن عبد الله قال قال عمر لابي بكر يا
خير الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو بكر اما انك ان قلت
ذاك فلقد سمعته يقول ما طلعت الشمس على رجل خير من عمر واخرج البخاري عن
محمد بن علي بن ابي طالب قال قلت لابي اي الناس خير بعد رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال ابو بكر قلت ثم من قال عمر وخشيت ان يقول عثمان قلت
ثم انت قال ما انا الا رجل من المسلمين واخرج احمد وغيره عن علي قال خير
هذه الامة بعد نبيها ابو بكر وعمر قال الذهبي هذا متواتر عن علي فلعن الله الرافضة
ما اجهلهم واخرج الترمذي والحاكم عن عمر بن الخطاب قال ابو بكر سيدنا وخيرنا واحبنا

الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واخرج ابن عساکر عن عبد الرحمن بن ابی لیلی
ان عمر صعد المنبر ثم قال الا ان افضل ہذہ الامۃ بعد نبیہا ابو بکر فمن قال غیر ہذا
فہو مفتر علیہ ما علی المفتری واخرج ایضا عن ابن ابی لیلی قال قال علی لا یفضلنی
احد علی ابی بکر وعمر الا جلدتہ حد المفتری واخرج عبد الرحمن بن حمید فی مسندہ
وابو نعیم وغیرہما من طرق عن ابی الدرداء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ما طلعت الشمس ولا غربت علی احد افضل من ابی بکر الا ان یکون نبی وفی
لفظ علی احد من المسلمین بعد النبیین والمرسلین افضل من ابی بکر وقد ورد ایضا
من حدیث جابر ولفظہ ما طلعت الشمس علی احد منکم افضل منہ اخرجہ الطبرانی وغیرہ
ولہ شواہد من وجوہ اخر تقتضی لہا بالصحۃ او الحسن وقد اشار ابن کثیر الی الحکم
بصحتہ واخرج الطبرانی عن سلمۃ بن الاکوع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ابو بکر الصدیق خیر الناس الا ان یکون نبی وفی الاوسط عن سعد بن زرارۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان روح القدس جبرئیل اخبرنی ان خیر
امتک بعدک ابو بکر واخرج الشیخان عن عمرو بن العاص قال قلت یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ای الناس احب الیک قال عائشۃ قلت من الرجال قال
ابوہا قلت ثم من قال ثم عمر بن الخطاب وقد ورد ہذا الحدیث بدون ثم عمر
فی روایۃ انس وابن عمر وابن عباس واخرج الترمذی والنسائی والحاکم
عن عبد اللہ بن شقیق قال قلت لعائشۃ ای اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت ابو بکر قلت ثم من
قالت ثم عمر قلت ثم من قالت ابو عبیدۃ بن الجراح واخرج
الترمذی وغیرہ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی بکر وعمر
ہذان سیدا کہول اہل الجنۃ من الاولین والآخرین الا النبیین والمرسلین
واخرج مثلہ عن علی وفی الباب عن ابن عباس وابن عمر وابی سعید الخدری وجابر
بن عبد اللہ واخرج الطبرانی فی الاوسط عن عمار بن یاسر قال من فضل علی

ابی بکر و عمر احدا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقد ازری علی
المہاجرین والانصار واخرج ابن سعید عن الزہری قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لحسان بن ثابت ہل قلت فی ابی بکر شیئا قال نعم فقال
قل وانا اسمع فقال شعر ثانی اثنین فی الغار المنیف وقد طاف العدو بہ
اذ صعد الجبلا ✣ وکان حب رسول اللہ قد علموا ✣ من البریۃ لم یعدل بہ رجلا ✣
فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت نواجذہ ثم قال صدقت
یاحسان ہو کما قلت **فصل** روی احمد والترمذی عن انس بن مالک قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارحم امتی بامتی ابو بکر واشدہم فی
امر اللہ عمر واصدقہم حیاء عثمان واعلمہم بالحلال والحرام معاذ بن جبل وافرضہم
زید بن ثابت واقرأہم ابی بن کعب ولکل امۃ امین وامین ہذہ الامۃ ابو عبیدۃ
بن الجراح واخرجہ ابو یعلی من حدیث ابن عمر وزاد فیہ واقضاہم علی واخرجہ
الدیلمی فی مسند الفردوس من حدیث شداد بن اوس وزاد وابو ذر ازہد امتی
واصدقہا وابو الدرداء اعبد امتی واتقاہا ومعویۃ بن ابی سفیان احلم امتی واجودہا
وقد سئل شیخنا العلامۃ الکافیجی عن ہذہ التفضیلات ہل تنافی التفضیل السابق
فاجاب بانہ لامنافاۃ **فصل فی ما انزل من الآیات فی مدحہ او
تصدیقہ اومن شانہ** اعلم انی رایت لبعضہم کتابا فی اسماء من
نزل فیہم القرآن غیر محرر ولا مستوعب وقد الفت فی ذلک کتابا حافلا مستوعبا
محررا وانا الخص ہنا ما یتعلق منہ بالصدیق رض قال تعالی ثانی اثنین اذ ہما
فی الغار اذ یقول لصاحبہ لاتحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ علیہ
اجمع المسلمون علی ان الصاحب المذکور ابو بکر وسیاتی قریبا شیء عنہ واخرج ابن ابی
حاتم عن ابن عباس فی قولہ تعالی فانزل اللہ سکینتہ علیہ قال علی ابی بکر ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم لم تزل السکینۃ علیہ واخرج ابن ابی حاتم عن ابن مسعود ان ابا بکر
اشتری بلالا من امیۃ بن خلف وابی بن خلف ببردۃ وعشر اواق فاعتقہ اللہ

فانزل اللہ واللیل اذا یغشیٰ الی قولہ ان سعیکم لشتیٰ سعی ابی بکر وامیۃ وابی
واخرج ابن جریر عن عامر بن عبداللہ بن الزبیر قال کان ابو بکر یعتق علی الاسلام
بمکۃ وکان یعتق عجائز ونساء اذا اسلمن فقال ابوہ ای بنی اراک تعتق اناساً ضعفاً
فلو انک تعتق رجالاً جلداً یقومون معک ویمنعونک ویدفعون عنک قال ای
ابت انا ارید ما عند اللہ قال فحدثنی بعض اہل بیتی ان ہذہ الآیۃ نزلت
فیہ فاما من اعطی واتقی الی آخرہا ۔ واخرج ابن ابی حاتم والطبرانی عن عروۃ
ان ابا بکر الصدیق رض اعتق سبعۃ کلہم یعذب فی اللہ وفیہ نزلت وسیجنبہا الاتقی
الی آخر السورۃ واخرج البزار عن عبداللہ بن الزبیر قال نزلت ہذہ الآیۃ وما لاحد
عندہ من نعمۃ تجزی الی آخر السورۃ فی ابی بکر الصدیق رض واخرج البخاری عن عائشۃ رض
ان ابا بکر لم یکن یحنث فی یمین حتی انزل اللہ کفارۃ الیمین واخرج البزار و
ابن عساکر عن اسید بن صفوان وکانت لہ صحبۃ قال قال علی والذی جاء
بالحق محمد وصدق بہ ابو بکر الصدیق قال ابن عساکر ہکذا الروایۃ بالحق ولعلہا
قراءۃ لعلی واخرج الحاکم عن ابن عباس فی قولہ تعالی وشاورہم فی الامر
قال نزلت فی ابی بکر وعمر واخرج ابن ابی حاتم عن ابن شوذب قال نزلت
ولمن خاف مقام ربہ جنتان فی ابی بکر رض ولہ طرق اخری ذکرتہا فی اسباب النزول
واخرج الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر وابن عباس فی قولہ تعالی و
صالح المومنین قال نزلت فی ابی بکر وعمر رض واخرج عبداللہ بن ابی حمید فی تفسیرہ
عن مجاہد قال لما نزلت ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی قال ابو بکر یا
رسول اللہ ما انزل اللہ علیک خیرا الا اشرکنا فیہ فنزلت ہذہ الآیۃ ہو الذی
یصلی علیکم وملائکتہ واخرج ابن عساکر عن علی بن الحسین ان ہذہ الآیۃ نزلت فی
ابی بکر وعمر وعلی ونزعنا ما فی صدورہم من غل اخوانا علی سرر متقابلین واخرج
ابن عساکر عن ابن عباس قال نزلت فی ابی بکر الصدیق رض ووصینا الانسان
بوالدیہ احسانا الی قولہ وعد الصدق الذی کانوا یوعدون واخرج ابن عساکر

عن ابن عیینۃ قال عاتب اللہ المسلمین کلھم فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ابابکر وحدہ فانہ خرج من المعاتبۃ ثم قرأ الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ ہما فی الغار **فصل فی الاحادیث الواردۃ فی فضلہ مقرونا بعمر سوی ما تقدم** اخرج الشیخان عن ابی ہریرۃ رض قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بینا راع فی غنمہ عدا علیہ الذئب فاخذ منہا شاۃ فطلبہ الراعی فالتفت الیہ الذئب فقال من لہا یوم السبع یوم لا راعی لہا غیری وبینا رجل یسوق بقرۃ قد حمل علیہا فالتفتت الیہ فکلمتہ فقالت انی لم اخلق لھذا ولکنی خلقت للحرث قال الناس سبحان اللہ بقرۃ تتکلم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانی اومن بذلک وابو بکر وعمر وما ثم ابوبکر وعمر ای لم یکونا فی المجلس شہد لہما بالایمان بذلک لعلمہ بکمال ایمانہما واخرج الترمذی عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی الا ولہ وزیران من اہل السماء ووزیران من اہل الارض فاما وزیرای من اہل السماء فجبریل ومیکائیل واما وزیرای من اہل الارض فابوبکر وعمر واخرج اصحاب السنن وغیرہم عن سعید بن زید قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ابوبکر فی الجنۃ وعمر فی الجنۃ وعثمان فی الجنۃ وعلی فی الجنۃ وذکر تمام العشرۃ واخرج الترمذی عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اہل الدرجات العلی لیراہم من تحتہم کما ترون النجم الطالع فی افق السماء وان ابابکر وعمر منہم واخرجہ الطبرانی من حدیث جابر بن سمرۃ وابی ہریرۃ) واخرج الترمذی عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخرج علی اصحابہ من المہاجرین والانصار وہم جلوس فیہم ابوبکر وعمر فلا یرفع الیہ احد منہم بصرہ الا ابوبکر وعمر فانہما کانا ینظران الیہ وینظر الیہما ویتبسمان الیہ ویتبسم الیہما واخرج الترمذی والحاکم عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج ذات یوم فدخل المسجد وابوبکر وعمر احدہما عن یمینہ والآخر عن شمالہ وہو آخذ بایدیہما وقال ہکذا نبعث

یوم القیمۃ واخرجہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ) واخرج الترمذی والحاکم عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انا اول من تنشق عنہ الارض ثم ابوبکر ثم عمر واخرج الترمذی والحاکم وصححہ عن عبد اللہ بن حنظلۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأی ابابکر وعمر فقال ہذان السمع والبصر (واخرجہ الطبرانی من حدیث ابن عمر وابن عمرو) واخرج البزار والحاکم عن ابی اروی الدوسی قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقبل ابوبکر وعمر فقال الحمد للہ الذی اید نی بکما وور وہذا ایضا من حدیث البراء بن عازب (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط) واخرج ابویعلی عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی جبریل فقلت یا جبریل حدثنی بفضائل عمر بن الخطاب فقال لو حدثتک بفضائل عمر منذ مالبث نوح فی قومہ ما نفدت فضائل عمر وان عمر حسنۃ من حسنات ابی بکر واخرج احمد عن عبد الرحمن بن غنم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی بکر وعمر لو اجتمعتما فی مشورۃ ما خالفتکما واخرج الطبرانی من حدیث البراء بن عازب واخرج ابن سعد عن ابن عمر انہ سئل من کان یفتی فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابوبکر وعمر ولا اعلم غیرہما واخرج عن ابی القاسم بن محمد قال کان ابوبکر وعمر وعثمان وعلی یفتون فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واخرج الطبرانی عن ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان لکل نبی خاصۃ من امتہ وان خاصتی من اصحابی ابوبکر وعمر واخرج ابن عساکر عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ ابابکر زوجنی ابنتہ وحملنی الی دار الہجرۃ واعتق بلالا رحم اللہ عمر یقول الحق وان کان مرا ترکہ الحق وما لہ من صدیق رحم اللہ عثمان تستحییہ الملائکۃ رحم اللہ علیا اللہم ادر الحق معہ حیث دار واخرج الطبرانی عن سہل رض قال لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من حجۃ الوداع صعد المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ایہا الناس ان ابابکر لم یسؤنی قط فاعرفوا لہ ذلک ایہا الناس انی راض عنہ وعن عمر وعثمان وعلی وطلحۃ والزبیر وسعد وعبد الرحمن

بن عوف والمهاجرين الاولين فاعرف ذلك لهم واخرج عبد الله بن احمد فی
زوائد الزهد عن ابن ابی حازم قال جاء رجل الی علی بن الحسین فقال ما کان
منزلة ابی بکر وعمر من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کمنزلتهما منه الساعة واخرج
ابن سعد عن بسطام بن مسلم قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لابی بکر وعمر
لا یتأمر علیکما احد من بعدی واخرج ابن عساکر عن انس مرفوعا حب ابی بکر وعمر
ایمان وبغضهما کفر واخرج عن ابن مسعود قال حب ابی بکر وعمر ومعرفتهما من السنة و
اخرج عن انس مرفوعا انی لارجو لامتی فی حبهم لابی بکر وعمر ما ارجو لهم فی قول
لا اله الا الله **فصل فی الاحادیث الواردة فی فضله وحده سوی ما**
تقدم اخرج الشیخان عن ابی هریرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم
یقول من انفق زوجین من شیء من الاشیاء فی سبیل الله دعی من ابواب الجنة
یا عبد الله هذا خیر فمن کان من اهل الصلوة دعی من باب الصلوة ومن کان
من اهل الجهاد دعی من باب الجهاد ومن کان من اهل الصدقة دعی من
باب الصدقة ومن کان من اهل الصیام دعی من باب الصیام من باب الریان
فقال ابو بکر ما علی من یدعی من تلک الابواب من ضرورة فهل یدعی منها کلها
احد قال نعم فارجو ان تکون منهم یا ابا بکر واخرج ابن داود والحاکم وصححه عن
ابی هریرة رض قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اما انک یا ابا بکر اول
من یدخل الجنة من امتی واخرج الشیخان عن ابی سعید رض قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم ان من امن الناس علی فی صحبته وماله ابا بکر ولو کنت متخذا
خلیلا غیر ربی لاتخذت ابا بکر خلیلا ولکن اخوة الاسلام وقد ورد هذا الحدیث
من روایة ابن عباس وابن الزبیر وابن مسعود وجندب بن عبد الله والبراء
وکعب بن مالک وجابر بن عبد الله وانس وابی واقد اللیثی وابی المعلی و
عائشة وابی هریرة وابن عمر رض وقد سردت طرقهم فی الاحادیث المتواترة
واخرج البخاری عن ابی الدرداء قال کنت جالسا عند النبی صلی الله علیه وسلم

، اذ اقبل ابو بکر فسلم و قال انی کان بینی و بین عمر بن الخطاب شئی فاسرعت الیہ ثم ندمت فسألتہ ان یغفر لی فابی علی فاقبلت الیک فقال یغفر لک یا ابا بکر ثلاثا ثم ان عمر ندم فاتی منزل ابی بکر فلم یجدہ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعل وجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتمعر حتے اشفق ابو بکر فجثا علی رکبتیہ فقال یا رسول اللہ انا کنت اظلم منہ مرتین فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ بعثنی الیکم فقلتم کذبت و قال ابو بکر صدقت و واسانی بنفسہ و مالہ فھل انتم تارکوا لی صاحبی مرتین، فما اوذی بعدھا و اخرج ابن عدی من حدیث ابن عمر رض نحوہ وفیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تؤذونی فی صاحبی فان اللہ بعثنی بالھدی و دین الحق فقلتم کذبت و قال ابو بکر صدقت ولولا ان اللہ سماہ صاحبا لاتخذتہ خلیلا ولکن اخوۃ الاسلام و اخرج ابن عساکر عن المقدام قال استب عقیل بن ابی طالب و ابو بکر قال وکان ابو بکر سبابا او نسابا غیر انہ تحرج من قرابتہ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاعرض النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فے الناس فقال الا تدعون لی صاحبی ما شانکم و شانہ فواللہ ما منکم رجل الا علی باب بیتہ ظلمۃ الا باب ابی بکر فان علی بابہ النور فواللہ لقد قلتم کذبت و قال ابو بکر صدقت و امسکتم الاموال وجادلی بمالہ و خذلتمونی و واسانی و اتبعنی و اخرج البخاری عن ابن عمر رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیامۃ فقال ابو بکر ان احد شقے ثوبی یسترخی الا ان اتعاھد ذلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انک لست تصنع ذلک خیلاء، و اخرج مسلم عن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصبح منکم الیوم صائما قال ابو بکر انا قال فمن تبع منکم الیوم جنازۃ قال ابو بکر انا قال فمن اطعم منکم الیوم مسکینا قال ابو بکر انا قال فمن عاد الیوم منکم مریضا قال ابو بکر انا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اجتمعن فی امرء الا دخل الجنۃ و قد ورد ھذا الحدیث من روایۃ انس

بن مالک وعبد الرحمن بن ابی بکر فحدیث انس اخرجه (البیاض فی الاصل)
وفی آخره وجبت لک الجنة وحدیث عبد الرحمن اخرجه البزار ولفظه صلی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الصبح ثم اقبل علی اصحابہ بوجہہ فقال من اصبح
منکم الیوم صائما فقال عمر یا رسول اللہ لم احدث نفسی بالصوم البارحة فاصبحت مفطرا فقال ابو بکر ولکن حدثت نفسی بالصوم البارحة
فاصبحت صائما فقال ہل احد منکم الیوم عاد مریضا فقال عمر یا رسول اللہ لم نبرح
فکیف نعود المریض فقال ابو بکر بلغنی ان اخی عبد الرحمن بن عوف شاک فجعلت
طریقی علیہ لانظر کیف اصبح فقال ہل منکم احد اطعم الیوم مسکینا فقال عمر صلینا یا
رسول اللہ ثم لم نبرح فقال ابو بکر دخلت المسجد فاذا بسائل فوجدت کسرۃ من
خبز الشعیر فی ید عبد الرحمن فاخذتہا ودفعتہا الیہ فقال انت فابشر بالجنة
ثم قال کلمة ارضی بہا عمر وعمر زعم انہ لم یرد خیرا قط الا سبقہ الیہ ابو بکر واخرج
ابو یعلی عن ابن مسعود رضی قال کنت فی المسجد اصلی فدخل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ومعہ ابو بکر وعمر فوجدنی ادعو فقال سل تعطہ ثم قال من احب ان
یقرء القرآن غضا طریا فلیقرء بقراءۃ ابن ام عبد فرجعت الی منزلی فاتانی
ابو بکر فبشرنی ثم اتی عمر فوجد ابا بکر خارجا قد سبقہ فقال انک لسباق بالخیر و
اخرج احمد بسند حسن عن ربیعة الاسلمی رض قال جری بینی وبین ابی بکر کلام
فقال لی کلمة کرہتہا وندم فقال لی یا ربیعة رد علی مثلہا حتی یکون قصاصا
فقلت لا افعل قال لتقولن او لاستعدین علیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقلت ما انا بفاعل فانطلق ابو بکر وجاء اناس من اسلم فقالوا لی رحم اللہ
ابا بکر فی ای شئی یستعدی علیک وہو الذی قال لک ما قال فقلت
اتدرون من ہذا ابو بکر الصدیق ہذا ثانی اثنین وہذا ذو شیبة المسلمین ایاکم
لا یلتفت فیرکم تنصرونی علیہ فیغضب فیاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیغضب
لغضبہ فیغضب اللہ لغضبہما فیہلک ربیعة وانطلق ابو بکر وتبعتہ وحدی حتی
اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحدثہ الحدیث کما کان فرفع الی رأسہ فقال

یا ربیعۃ مالک والصدیق فقلت یا رسول اللہ کان کذا وکذا فقال لی کلمۃ
کرہتہا فقال لی قل کما قلت حتی یکون قصاصا فابیت فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اجل لا ترد علیہ ولکن قل قد غفر اللہ لک یا ابا بکر فقلت
غفر اللہ لک یا ابا بکر واخرج الترمذی وحسنہ عن ابن عمرؓ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی بکر انت صاحبی علی الحوض وصاحبی فی الغار
واخرج عبد اللہ بن احمدؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر
صاحبی ومؤنسی فی الغار واسنادہ حسن) واخرج البیہقی عن حذیفۃؓ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ طیرا کامثال البخاتی قال ابو بکر
انہا لناعمۃ یا رسول اللہ قال انعم منہا من یاکلہا وانت ممن یاکلہا وقد ورد
ہذا الحدیث من روایۃ انس واخرج ابو یعلی عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عرج بی الی السماء فما مررت بسماء الا وجدت فیہا اسمی محمد
رسول اللہ وابو بکر الصدیق خلفی اسنادہ ضعیف لکنہ ورد ایضا من حدیث
ابن عباس وابن عمر وانس وابی سعید وابی الدرداءؓ باسانید ضعیفۃ یشد بعضہا
بعضا واخرج ابن ابی حاتم وابو نعیم عن سعید بن جبیرؓ قال قرات عند النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یا ایتہا النفس المطمئنۃ فقال ابو بکر یا رسول اللہ ان ہذا
لحسن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ان الملک سیقولہا لک عند الموت
واخرج ابن ابی حاتم عن عامر بن عبد اللہ بن الزبیرؓ قال لما نزلت ولو انا
کتبنا علیہم ان اقتلوا انفسکم الآیۃ قال ابو بکر یا رسول اللہ لو امرتنی ان اقتل
نفسی لفعلت فقال صدقت واخرج ابو القاسم البغوی حدثنا داؤد بن عمر حدثنا
عبد الجبار بن الورد عن ابن ابی ملیکۃ قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
واصحابہ غدیرا فقال لیسبح کل رجل الی صاحبہ قال فسبح کل رجل حتی بقی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر فسبح رسول اللہ صلعم الی ابی بکر حتی اعتنقہ
وقال لو کنت متخذا خلیلا حتی القی اللہ لاتخذت ابا بکر خلیلا ولکنہ صاحبی تابعہ

وكيع بن عبد الجبار بن الورد (اخرجه ابن عساكر) وعبد الجبار ثقة وشيخه ابن ابی
مليكة امام الا انه مرسل وهو غريب جدا قلت اخرجه الطبرانی فی الكبير وابن
شاهين فی السنة من وجه آخر موصولا عن ابن عباس واخرج ابن ابی الدنيا
فی مكارم الاخلاق وابن عساكر من طريق صدقة بن ميمون القرشی عن
سليمان بن يسار قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم خصال الخير ثلثمائة
وستون خصلة اذا اراد الله بعبد خيرا جعل فيه خصلة منها يدخل بها الجنة قال
ابو بكر يا رسول الله فیّ شیء منها قال نعم جميعا من كل واخرج ابن عساكر من
طريق اخرى عن صدقة القرشی عن رجل قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم
خصال الخير ثلثمائة وستون فقال ابو بكر يا رسول الله لی منها شیء قال كلها فيك
فهنيئا لك يا ابا بكر واخرج ابن عساكر من طريق مجمع بن يعقوب الانصاری عن ابيه
قال ان كانت حلقة رسول الله صلی الله عليه وسلم لتشبك حتی تصير كالاسوار
وان مجلس ابی بكر منها لفارغ ما يطمع فيه احد من الناس فاذا جاء ابو بكر جلس
ذلك المجلس واقبل عليه النبی صلی الله عليه وسلم بوجهه والقی اليه حديثه وسمع الناس
واخرج ابن عساكر عن انس رض قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم حب
ابی بكر وشكره واجب علی كل امتی واخرج مثله من حديث سهل بن سعد و
اخرج عن عائشة رض مرفوعا الناس كلهم يحاسبون الا ابا بكر **فصل فيما ورد
من كلام الصحابة والسلف الصالح فی فضله** اخرج البخاری عن جابر رض
قال قال عمر بن الخطاب ابو بكر سيدنا واخرج البيهقی فی شعب الايمان عن
عمر رض قال لو وزن ايمان ابی بكر بايمان اهل الارض لرجح بهم واخرج ابن ابی
خيثمة وعبد الله بن احمد فی زوائد الزهد عن عمر رض قال ان ابا بكر كان سابقا
مبرزا وقال عمر لوددت انی شعرة فی صدر ابی بكر (اخرجه مسدد فی مسنده) وقال
وددت انی من الجنة حيث اری ابا بكر (اخرجه ابن ابی الدنيا وابن عساكر)
وقال لقد كان ريح ابی بكر اطيب من ريح المسك (اخرجه ابو نعيم) واخرج ابن عساكر

عن علی انه دخل علی ابی بکر وهو مسجی فقال ما احد لقی الله بصحیفته احب الی من
هذا المسجی واخرج ابن عساکر عن عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم حدثنی عمر بن الخطاب انه ما سبق ابابکر الی خیر
قط الا سبقه به واخرج الطبرانی فی الاوسط عن علی قال والذی نفسی بیده
ما استبقنا الی خیر قط الا سبقنا الیه ابو بکر واخرج فی الاوسط ایضا عن جحیفة
قال قال علی خیر الناس بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم ابو بکر وعمر لا یجتمع
حبی وبغض ابی بکر وعمر فی قلب المؤمن واخرج فی الکبیر عن ابن عمر قال ثلثة
من قریش اصبح قریش وجوها واحسنها اخلاقا واثبتها جنانا ان حدثوک لم یکذبوک
وان حدثتهم لم یکذبوک ابو بکر الصدیق وابو عبیدة بن الجراح وعثمان بن عفان
واخرج ابن سعد عن ابراهیم النخعی قال کان ابو بکر یسمی الاواه لرأفته ورحمته
واخرج ابن عساکر عن الربیع بن انس قال مکتوب فی الکتاب الاول مثل ابی بکر الصدیق
مثل القطر اینما وقع نفع واخرج ابن عساکر عن الربیع بن انس قال نظرنا فی صحابة الانبیاء فما وجدنا نبیا کان له صاحب مثل
ابی بکر الصدیق واخرج عن الزهری قال من فضل ابی بکر انه لم یشک فی الله ساعة قط واخرج عن الزبیر بن بکار قال سمعت بعض
اهل العلم یقول خطباء اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم ابو بکر الصدیق وعلی
ابن ابی طالب رض واخرج عن ابی حصین قال ما ولد لآدم فی ذریته بعد النبیین
والمرسلین افضل من ابی بکر ولقد قام ابو بکر یوم الردة مقام نبی من الانبیاء
فصل اخرج الدینوری فی المجالسة وابن عساکر عن الشعبی قال خص الله تبارک
وتعالی ابا بکر باربع خصال لم یخص بها احدا من الناس سماه الصدیق ولم یسم
احدا الصدیق غیره وهو صاحب الغار مع رسول الله صلی الله علیه وسلم ورفیقه
فی الهجرة وامره رسول الله صلی الله علیه وسلم بالصلوة والمسلمون شهود واخرج
ابن ابی داؤد فی کتاب المصاحف عن ابی جعفر قال کان ابو بکر یسمع مناجاة
جبریل للنبی صلی الله علیه وسلم ولا یراه واخرج الحاکم عن ابن المسیب قال
کان ابو بکر من النبی صلی الله علیه وسلم مکان الوزیر فکان یشاوره فی جمیع اموره

وکان ثانیہ فی الاسلام وثانیہ فی الغار وثانیہ فی العریش یوم بدر و
ثانیہ فی القبر ولم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقدم علیہ احد فصل
فی الاحادیث والآیات المشیرۃ الی خلافتہ وکلام الائمۃ فی ذلک اخرج
الترمذی وحسنہ والحاکم وصححہ عن حذیفۃ رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر وعمر واخرجہ الطبرانی من حدیث
ابی الدرداء والحاکم من حدیث ابن مسعودؓ واخرج ابو القاسم البغوی بسند حسن
عن عبد اللہ بن عمرؓ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یکون
خلفی اثنا عشر خلیفۃ ابو بکر لا یلبث الا قلیلا صدر ہذا الحدیث مجمع علی صحتہ وارد
من طرق عدۃ وقد تقدم شرحہ فی اول ہذا الکتاب وفی الصحیحین فی الحدیث
السابق انہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خطب قرب وفاتہ وقال ان عبدا خیرہ اللہ
الحدیث وفی آخرہ لا یبقین باب الا سد الا باب ابی بکر وفی لفظ لہا لا یبقین فی المسجد
خوخۃ الا خوخۃ ابی بکر قال العلماء ہذا اشارۃ الی الخلافۃ لانہ یخرج منہا الی الصلوۃ
بالمسلمین وقد ورد ہذا اللفظ من حدیث انسؓ ولفظہ سدوا ہذہ الابواب
الشارعۃ فی المسجد الا باب ابی بکر (اخرجہ ابن عدی) ومن حدیث عائشۃ رضہ
اخرجہ الترمذی وغیرہ ومن حدیث ابن عباس فی زوائد المسند ومن حدیث
معاویۃ ابن ابی سفیان اخرجہ الطبرانی ومن حدیث انس اخرجہ البزار) واخرج
الشیخان عن جبیر بن مطعمؓ قال اتت امرأۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرہا
ان ترجع الیہ قالت ارایت ان جئت ولم اجدک کانہا تقول الموت قال
ان لم تجدنی فاتی ابا بکر واخرج الحاکم وصححہ عن انسؓ قال بعثنی بنو المصطلق الی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سلہ الی من ندفع صدقاتنا بعدک فاتیتہ
فسالتہ فقال الی ابی بکر واخرج ابن عساکر عن ابن عباسؓ قال جاءت امرأۃ
الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسالہ شیئا فقال لہا تعودین فقالت یا رسول اللہ ان
عدت فلم اجدک تعرض بالموت فقال ان جئت فلم تجدینی فاتی ابا بکر فانہ

الخلیفۃ من بعدی و اخرج مسلم عن عائشۃ رض قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی مرضہ ادعی لی اباک و اخاک حتی اکتب کتابا فانی اخاف ان
یتمنی متمن و یقول قائل انا اولی و یابی اللہ والمؤمنون الا ابا بکر و اخرجہ
احمد و غیرہ من طرق عنہا و فی بعضہا قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی مرضہ الذی فیہ مات ادعی لی عبد الرحمن ابن ابی بکر اکتب لابی بکر کتابا
لا یختلف علیہ احد من بعدی ثم قال دعیہ معاذ اللہ ان یختلف المؤمنون فی
ابی بکر و اخرج مسلم عن عائشۃ رض انہا سئلت من کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم مستخلفا لو استخلف قالت ابو بکر فقیل لہا ثم من بعد ابی بکر قالت عمر فقیل
لہا من بعد عمر قالت ابو عبیدۃ بن الجراح و اخرج الشیخان عن ابی موسی الاشعری رض
قال مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاشتد مرضہ فقال مُروا ابا بکر فلیصل بالناس
قالت عائشۃ یا رسول اللہ انہ رجل رقیق القلب اذا قام مقامک لم یستطع
ان یصلی بالناس فقال مری ابا بکر فلیصل بالناس فعادت فقال مری ابا بکر فلیصل
بالناس فانکن صواحب یوسف فاتاہ الرسول فصلی بالناس فی حیاۃ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہذا الحدیث متواتر ورد ایضا من حدیث عائشۃ و ابن مسعود
و ابن عباس و ابن عمر و عبد اللہ بن زمعۃ و ابن سعید و علی بن ابی طالب رض و
حفصۃ رض و قد سقطت طرقہم فی الاحادیث المتواترۃ و فی بعضہا عن عائشۃ رض
لقد راجعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک و ما حملنی علی کثرۃ مراجعتہ
الا انہ لم یقع فی قلبی ان یحب الناس بعدہ رجلا قام مقامہ ابدا و الا کنت اری
انہ لن یقوم احد مقامہ الا تشاءم الناس بہ فاردت ان یعدل ذلک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن ابی بکر و فی حدیث ابن زمعۃ رض ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم امرہم بالصلوۃ و کان ابو بکر غائبا فتقدم عمر فصلی فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا لا یابی اللہ والمسلمون الا ابا بکر یصلی بالناس ابو بکر و فی حدیث ابن عمر
کبر عمر فسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیرہ فاطلع رأسہ مغضبا فقال این ابن ابی قحافۃ

قال العلماء فی ہذا الحدیث اوضح دلالۃ علی ان الصدیق افضل الصحابۃ علی الاطلاق واحقہم بالخلافۃ واولاہم بالامامۃ قال الاشعری قد علم بالضرورۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر الصدیق ان یصلی بالناس مع حضور المہاجرین والانصار مع قولہ یؤم القوم اقرءہم لکتاب اللہ فدل علی انہ کان اقرءہم ای اعلمہم بالقرآن انتہی وقد استدل الصحابۃ انفسہم بہذا علی انہ احق بالخلافۃ منہم عمر وسیأتی قولہ فی فصل المبایعۃ ومنہم علی واخرج ابن عساکر عنہ قال لقد امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابا بکر ان یصلی بالناس وانی لشاہد وما انا بغائب وما بی مرض فرضینا لدنیانا ما رضی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لدیننا قال العلماء وقد کان معروفا باہلیۃ الامامۃ فی زمان النبی صلی اللہ علیہ وسلم واخرج احمد و ابوداود وغیرہما عن سہل بن سعد قال کان قتال بین بنی عمرو بن عوف فبلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتاہم بعد الظہر لیصلح بینہم وقال یا بلال ان حضرت الصلوٰۃ ولم آت فمر ابا بکر فلیصل بالناس فلما حضرت صلوٰۃ العصر اقام بلال الصلوٰۃ ثم امر ابا بکر فصلی واخرج ابو بکر الشافعی فی الغیلانیات وابن عساکر عن حفصۃ رضی انہا قالت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انت مرضت قدمت ابا بکر قال لست انا اقدمہ ولکن اللہ یقدمہ واخرج الدارقطنی فی الافراد والخطیب وابن عساکر عن علی رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سألت اللہ ان یقدمک ثلثا فابی علی الا تقدیم ابی بکر واخرج ابن سعد عن الحسن قال قال ابو بکر یا رسول اللہ ما ازال ارانی اطأ فی عذرات الناس قال لتکونن من الناس بسبیل قال ورأیت فی صدری کالرقمتین قال سنتین واخرج ابن عساکر عن ابی بکرۃ قال اتیت عمر وبین یدیہ قوم یاکلون فرمی ببصرہ فی مؤخر القوم الی رجل فقال ما تجد فیما تقرأ قبلک من الکتب قال خلیفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدیقہ واخرج ابن عساکر عن محمد بن الزبیر قال ارسلنی عمر بن عبد العزیز الی الحسن البصری اسألہ عن اشیاء فجئتہ فقلت لہ اشفنی فیما

اختلف الناس فيه بل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم استخلف ابا بكر فاستوى
الحسن قاعدا وقال او فى شك هو لا ابا لك اى والله الذى لا اله الا هو لقد
استخلفه ولهو كان اعلم بالله واتقى له واشد له مخافة من ان يموت عليها لو لم يأمره
واخرج ابن عدى عن ابى بكر بن عياش قال قال لى الرشيد يا ابا بكر كيف استخلف
الناس ابا بكر الصديق قلت يا امير المومنين سكت الله وسكت رسوله وسكت
المومنون قال والله ما زدتنى الا غما قال يا امير المومنين مرض النبى صلى الله
عليه وسلم ثمانية ايام فدخل عليه بلال فقال يا رسول الله من يصلى بالناس قال
مر ابا بكر يصلى بالناس فصلى ابو بكر بالناس ثمانية ايام والوحى ينزل فسكت
رسول الله صلى الله عليه وسلم لسكوت الله وسكت المومنون لسكوت رسول الله
صلى الله عليه وسلم فاعجبه فقال بارك الله فيك وقد استنبط جماعة من العلماء
خلافة الصديق من آيات القرآن فاخرج البيهقى عن الحسن البصرى فى قوله تعالى
يا ايها الذين آمنوا من يرتد منكم عن دينه فسوف يأتى الله بقوم يحبهم ويحبونه قال
هو والله ابو بكر واصحابه لما ارتدت العرب جاهدهم ابو بكر واصحابه حتى ردهم
الى الاسلام واخرج يونس بن بكير عن قتادة قال لما توفى النبى صلى الله عليه
وسلم ارتدت العرب فذكر قتال ابى بكر لهم الى ان قال فكنا نتحدث ان
هذه الآية نزلت فى ابى بكر واصحابه فسوف يأتى الله بقوم يحبهم ويحبونه واخرج
ابن ابى حاتم عن جويبر فى قوله تعالى قل للمخلفين من الاعراب ستدعون
الى قوم اولى باس شديد قال هم بنو حنيفة قال ابن ابى حاتم وابن قتيبة
هذه الآية حجة على خلافة الصديق لانه الذى دعا الى قتالهم وقال الشيخ ابو الحسن
الاشعرى سمعت ابا العباس بن شريح يقول خلافة الصديق فى القرآن فى
هذه الآية قال لان اهل العلم اجمعوا على انه لم يكن بعد نزولها قتال دعوا اليه
الا دعاء ابى بكر لهم وللناس الى قتال اهل الردة ومن منع الزكوة قال فدل
ذلك على وجوب خلافة ابى بكر وافتراض طاعته اذا اخبر الله ان المتولى عن

ذلک یعذب عذابا الیما قال ابن کثیر ومن فسر القوم بانهم فارس والروم
فالصدیق هو الذی جهز الجیوش الیهم وتمام امرہم کان علی ید عمر وعثمان وہما
فرعا الصدیق وقال تعالی وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنهم
فی الارض الآیۃ قال ابن کثیر ہذہ الآیۃ منطبقۃ علی خلافۃ الصدیق
واخرج ابن ابی حاتم فی تفسیرہ عن عبد الرحمن بن عبد الحمید المهدی قال ان
ولایۃ ابی بکر وعمر فی کتاب اللہ یقول اللہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات
لیستخلفنهم فی الارض الآیۃ واخرج الخطیب عن ابی بکر بن عیاش قال ابو بکر
الصدیق خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القرآن لان اللہ تعالی یقول
للفقراء المهاجرین الی قولہ اولئک ہم الصادقون فمن سماہ اللہ صادقا فلیس
یکذب وہم قالوا یا خلیفۃ رسول اللہ قال ابن کثیر استنباط حسن واخرج البیہقی
عن الزعفرانی قال سمعت الشافعی یقول اجمع الناس علی خلافۃ ابی بکر الصدیق
وذلک انہ اضطر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یجدوا تحت
ادیم السماء خیرا من ابی بکر فولوہ رقابہم واخرج اسد السنۃ فی فضائلہ عن معاویۃ
بن قرۃ قال ما کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشکون ان ابا بکر
خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما کانوا یسمونہ الا خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وما کانوا یجتمعون علی خطاء ولا ضلال واخرج الحاکم وصححہ عن ابن مسعود رضی
قال ما راہ المسلمون حسنا فهو عند اللہ حسن وما رآہ المسلمون سیئا فهو عند اللہ سیئ
وقد رای الصحابۃ جمیعا ان یستخلف ابا بکر واخرج الحاکم وصححہ الذہبی عن مرۃ الطیب
قال جاء ابو سفیان بن حرب الی علی فقال ما بال ہذا الامر فی اقل قریش قلۃ
واذلها ذلا یعنی ابا بکر واللہ لئن شئت لاملأنها علیہ خیلا ورجالا قال فقال علی
لطال ما عادیت الاسلام واہلہ یا ابا سفیان فلم یضرہ ذلک شیئا انا وجدنا
ابا بکر لها اہلا **فصل فی مبایعتہ** روی الشیخان ان عمر رض بن الخطاب خطب
الناس مرجعہ من الحج فقال فی خطبتہ قد بلغنی ان فلانا منکم یقول لو مات عمر

بایعت فلانا فلا یغترن امرأ ان یقول ان بیعة ابی بکر کانت فلتة الا و انها
کانت کذلک الا ان اللہ وقی شرها ولیس فیکم الیوم من تقطع الیه الاعناق مثل
ابی بکر وانه کان من خیرنا حین توفی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وان علیا
والزبیر ومن معهما تخلفوا فی بیت فاطمة وتخلفت الانصار عنا باجمعها فی سقیفة
بنی ساعدة واجتمع المهاجرون الی ابی بکر فقلت له یا ابا بکر انطلق بنا الی اخواننا
من الانصار فانطلقنا نومهم حتی لقینا رجلان صالحان فذکرا لنا الذی صنع القوم
فقالا این تریدون یا معاشر المهاجرین قلت نرید اخواننا من الانصار فقالا لا علیکم
ان لا تقربوهم واقضوا امرکم یا معشر المهاجرین فقلت واللہ لناتینهم فانطلقنا حتی
جئناهم فی سقیفة بنی ساعدة فاذاهم مجتمعون واذا بین ظهرانیهم رجل مزمل
فقلت من هذا قالوا ابن عبادة فقلت ماله قالوا وجع فلما جلسنا قام خطیبهم فاثنی
علی اللہ بما هو اهله وقال اما بعد فنحن انصار اللہ وکتیبة الاسلام وانتم یا معشر
المهاجرین رهط منا وقد دفت دافة منکم تریدون ان تختزلونا من اصلنا و
تحضنونا من الامر فلما سکت اردت ان اتکلم وقد کنت زورت مقالة اعجبتنی
اردت ان اقولها بین یدی ابی بکر وقد کنت اداری منه بعض الحد وهو
کان احلم منی واوقر فقال ابو بکر علی رسلک فکرهت ان اغضبه وکان اعلم
منی واللہ ما ترک من کلمة اعجبتنی فی تزویری الا قالها فی بداهته وافضل حتی
سکت فقال اما بعد فما ذکرتم من خیر فانتم اهله ولم تعرف العرب هذا الامر الا
لهذا الحی من قریش هم اوسط العرب نسبا ودارا وقد رضیت لکم احد هذین الرجلین
ایهما شئتم فاخذ بیدی وبید ابی عبیدة بن الجراح فلم اکره مما قال غیرها و
کان واللہ ان اقدم فتضرب عنقی لا یقربنی ذلک من اثم احب الی من ان اتامر
علی قوم فیهم ابو بکر فقال قائل من الانصار انا جذیلها المحکک وعذیقها المرجب
منا امیر ومنکم امیر یا معشر قریش وکثر اللغط وارتفعت الاصوات حتی خشیت
الاختلاف فقلت ابسط یدک یا ابا بکر فبسط یده فبایعته وبایعه المهاجرون ثم بایعه

الا انصار اما واللہ ما وجدنا فیما حضرنا امرا ہو اوفق من مبایعۃ ابی بکر خشینا ان
فارقنا القوم ولم تکن بیعۃ ان یحدثوا بعدنا بیعۃ فاما ان نبایعہم علی ما لا نرضی
واما ان نخالفہم فیکون فیہ فساد واخرج النسائی وابو یعلی والحاکم وصححہ عن
ابن مسعود قال لما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت الانصار منا امیر
ومنکم امیر فاتاہم عمر بن الخطاب فقال یا معشر الانصار الستم تعلمونا ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قد امر ابا بکر ان یؤم الناس فایکم تطیب نفسہ ان یتقدم ابا بکر
فقالت الانصار نعوذ باللہ ان نتقدم ابا بکر واخرج ابن سعد والحاکم والبیہقی
عن ابی سعید الخدری قال قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واجتمع الناس
فی دار سعد بن عبادۃ وفیہم ابو بکر وعمر فقام خطباء الانصار فجعل الرجل منہم یقول
یا معاشر المہاجرین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا استعمل رجلا منکم
قرن معہ رجلا منا فنری ان یلی ہذا الامر رجلان منا ومنکم فتتابعت خطباء الانصار
علی ذلک فقام زید بن ثابت فقال اتعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان من المہاجرین وخلیفتہ من المہاجرین ونحن کنا انصار رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فنحن انصار خلیفتہ کما کنا انصارہ ثم اخذ بید ابی بکر فقال ہذا صاحبکم
فبایعہ عمر ثم بایعہ المہاجرون والانصار وصعد ابو بکر المنبر فنظر فی وجوہ القوم
فلم یر الزبیر فدعا بالزبیر فجاء فقال قلت ابن عمۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وحواریہ اردت ان تشق عصا المسلمین فقال لا تثریب یا خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقام فبایعہ ثم نظر فی وجوہ القوم فلم یر علیا فدعا بہ فجاء فقال قلت ابن عم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وختنہ علی ابنتہ اردت ان تشق عصا المسلمین فقال لا تثریب یا خلیفۃ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فبایعہ قال ابن اسحق فی السیرۃ حدثنی الزہری قال حدثنی انس بن مالک
قال لما بویع ابو بکر فی السقیفۃ وکان الغد جلس ابو بکر علی المنبر فقام عمر فتکلم قبل ابی بکر
فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان اللہ قد جمع امرکم علی خیرکم صاحب رسول اللہ صلعم وثانی اثنین
اذ ہما فی الغار فقوموا فبایعوہ فبایع الناس ابا بکر بیعۃ العامۃ بعد بیعۃ السقیفۃ ثم تکلم ابو بکر

فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد ايها الناس فاني قد وليت عليكم ولست بخيركم
فان احسنت فاعينوني وان اسات فقوموني الصدق امانة والكذب خيانة
والضعيف فيكم قوي عندي حتى اريح عليه حقه ان شاء الله والقوي فيكم ضعيف
حتى آخذ الحق منه ان شاء الله لا يدع قوم الجهاد في سبيل الله الا ضربهم الله
بالذل ولا تشيع الفاحشة في قوم قط الا عمهم الله بالبلاء اطيعوني ما اطعت الله و
رسوله فاذا عصيت الله ورسوله فلا طاعة لي عليكم قوموا الى صلوتكم يرحمكم الله واخرج
موسى بن عقبة في مغازيه والحاكم وصححه عن عبد الرحمن بن عوف قال خطب ابو بكر
فقال والله ما كنت حريصا على الامارة يوما ولا ليلة قط ولا كنت راغبا فيها ولا
سالتها الله في سر ولا علانية ولكني اشفقت من الفتنة ومالي في الامارة من
راحة لقد قلدت امرا عظيما ما لي به من طاقة ولا يد الا بتقوية الله فقال علي والزبير
ما غضبنا الا لانا اخرنا عن المشورة وانا نرى ابا بكر احق الناس بها انه لصاحب الغار
وانا لنعرف شرفه وخيره ولقد امره رسول الله صلى الله عليه وسلم بالصلوة بالناس
وهو حي واخرج ابن سعد عن ابراهيم التيمي قال لما قبض رسول الله صلى الله عليه
وسلم اتى عمر ابا عبيدة بن الجراح فقال ابسط يدك فلابايعك انك امين هذه
الامة على لسان رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو عبيدة لعمر ما رايت لك
فهة قبلها منذ اسلمت اتبايعني وفيكم الصديق وثاني اثنين الفهة ضعف الراي
واخرج ابن سعد ايضا عن محمد ان ابا بكر قال لعمر ابسط يدك لابايعك فقال
له عمر انت افضل مني فقال له ابو بكر انت اقوى مني ثم كرر ذلك فقال
عمر فان قوتي لك مع فضلك فبايعه واخرج احمد عن حميد بن عبد الرحمن بن
عوف قال توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو بكر في طائفة من المدينة
فجاء فكشف عن وجهه فقبله وقال فداك ابي وامي ما اطيبك حيا وميتا مات
محمد ورب الكعبة فذكر الحديث قال فانطلق ابو بكر وعمر يتقاودان حتى اتوهم
فتكلم ابو بكر فلم يترك شيئا انزل في الانصار ولا ذكره رسول الله صلى الله عليه وسلم

في شانهم الا ذكره وقال لقد علمتم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لو
سلك الناس واديا وسلكت الانصار واديا لسلكت وادي الانصار ولقد
علمت يا سعد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وانت قاعد قريش ولاة
هذا الامر فبر الناس تبع لبرهم وفاجرهم تبع لفاجرهم فقال له سعد صدقت نحن الوزراء
وانتم الامراء واخرج ابن عساكر عن ابي سعيد الخدري قال لما بويع ابو بكر راى
من الناس بعض الانقباض فقال ايها الناس ما يمنعكم الست احقكم بهذا الامر
الست اول من اسلم الست الست فذكر خصالا واخرج احمد عن رافع الطائي
قال حدثني ابو بكر عن بيعته وما قالت الانصار وما قاله عمر قال فبايعوني و
قبلتها منهم وتخوفت ان تكون فتنة يكون بعدها ردة واخرج ابن اسحق وابن
عابد في مغازيه عنه انه قال لابي بكر ما حملك على ان تلي امر الناس وقد نهيتني
ان اتامر على اثنين قال لم اجد من ذلك بدا خشيت على امة محمد صلى الله عليه وسلم
الفرقة واخرج احمد عن قيس بن ابي حازم قال اني لجالس عند ابي بكر الصديق
بعد وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم بشهر فذكر قصة فنودي في الناس
الصلوة جامعة فاجتمع الناس وصعد المنبر ثم قال ايها الناس لوددت ان هذا
كفانيه غيري ولئن اخذتموني بسنة نبيكم ما اطيقها ان كان لمعصوما من الشيطان
وان كان لينزل عليه الوحي من السماء واخرج ابن سعد عن الحسن البصري قال لما
بويع ابو بكر قام خطيبا فقال اما بعد فاني وليت هذا الامر وانا له كاره ووالله لوددت
ان بعضكم كفانيه الا وانكم ان كلفتموني ان اعمل فيكم بمثل عمل رسول الله صلى الله
عليه وسلم لم اقم به كان رسول الله صلى الله عليه وسلم عبدا اكرمه الله بالوحي و
عصمه به الا وانما انا بشر ولست بخير من احدكم فراعوني فاذا رايتموني استقمت
فاتبعوني واذا رايتموني زغت فقوموني واعلموا ان لي شيطانا يعتريني فاذا
رايتموني غضبت فاجتنبوني لا اوثر في اشعاركم وابشاركم واخرج ابن سعد
والخطيب في رواة مالك عن عروة قال لما ولي ابو بكر خطب الناس فحمد الله واثنى

علیہ ثم قال اما بعد فانی قد ولیت امرکم ولست بخیرکم ولکنہ نزل القرآن وسن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم السنن وعلمنا فعلمنا فاعلموا ایہا الناس ان اکیس الکیس
التقی و اعجز العجز الفجور وان اقواکم عندی الضعیف حتی آخذ لہ بحقہ وان اضعفکم
عندی القوی حتی آخذ منہ الحق ایہا الناس انما انا متبع ولست بمبتدع فاذا
احسنت فاعینونی وان انا زغت فقومونی اقول قولی ہذا واستغفر اللہ
لی ولکم قال مالک لایکون احدا اماما ابدا الا علی ہذا الشرط واخرج الحاکم فی مستدرکہ
عن ابی ہریرۃ رض قال لما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارتجت مکۃ فسمع ابو
قحافۃ ذلک فقال ماہذا قالوا قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال امر جلل فمن
قام بالامر بعدہ قالوا ابنک قال فہل رضیت بذلک بنو عبد مناف وبنو المغیرۃ
قالوا نعم قال لا واضع لما رفعت ولا رافع لما وضعت واخرج الواقدی من طرق
عن عائشۃ وابن عمر وسعید بن المسیب وغیرہم رض ان ابا بکر بویع یوم قبض رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنین لاثنتی عشرۃ لیلۃ خلت من ربیع الاول سنۃ
احدی عشرۃ من الہجرۃ واخرج الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر قال لم یجلس
ابو بکر الصدیق فی مجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر حتے لقی اللہ ولم یجلس
عمر فے مجلس ابے بکر حتے لقے اللہ ولم یجلس عثمان سنے مجلس عمر حتے لقے اللہ

فصل فی ما وقع فی خلافتہ والذی وقع فی ایامہ من الامور

الکبار تنفیذ جیش اسامۃ وقتال اہل الردۃ ومانعی الزکوۃ ومسیلمۃ الکذاب و
جمع القرآن آخرج الاسماعیلی عن عمر رض قال لما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم ارتد من ارتد من العرب وقالوا نصلی ولا نزکی فاتیت ابا بکر فقلت
یا خلیفۃ رسول اللہ تالف الناس وارفق بہم فانہم بمنزلۃ الوحش فقال رجوت
نصرتک وجئتنی بخذلانک جبارا فے الجاہلیۃ خوارا فی الاسلام بماذا عسیت
اتالفہم بشعر مفتعل او بسحر مفتری ہیہات ہیہات مضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وانقطع الوحی واللہ لاجاہدنہم مااستمسک السیف فی یدی وان منعونی عقالا

قال عمر فوجدته فی ذلک امضی منی واصرم وآدب الناس علی امور ہانت علی کثیرہ من مؤنتہم حین ولیتہم و آخرج ابو القاسم البغوی وابو بکر الشافعی فی فوائدہ وابن عساکر عن عائشہؓ قالت لما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم اشرأبّ النفاق وارتدت العرب وانحازت الانصار فلو نزل بالجبال الراسیات ما نزل بابی لہاضہا فما اختلفوا فی نقطۃ الا طار ابی بعنائہا و فصلہا قالوا این یدفن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فما وجدنا عند احد من ذلک علما فقال ابو بکر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من نبی یقبض الا دفن تحت مضجعہ الذی مات فیہ قالت واختلفوا فی میراثہ فما وجدوا عند احد من ذلک علما فقال ابو بکر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انا معشر الانبیاء لا نورث ما ترکناہ صدقۃ قال الاصمعی الہیض الکسر للعظم والاشرئباب رفع الراس قال بعض العلماء وہذا اول اختلاف وقع بین الصحابہؓ فقال بعضہم ندفنہ بمکۃ بلدہ الذی ولد بہا وقال آخرون بل بمسجدہ وقال آخرون بل بالبقیع وقال آخرون بل ببیت المقدس مدفن الانبیاء حتے اخبرہم ابو بکر بما عندہ من العلم قال ابن زنجویہ وہذہ سنۃ تفرد بہا الصدیق من بین المہاجرین والانصار ورجعوا الیہ فیہا واخرج البیہقے وابن عساکر عن ابی ہریرۃ قال والذی لا الہ الا ہو لولا ان ابا بکر استخلف ما عبد اللہ ثم قال الثانیۃ ثم قال الثالثۃ فقیل لہ مہ یا ابا ہریرۃ فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجہ اسامۃ بن زید فی سبع مائۃ الی الشام فلما نزل بذی خشب قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم وارتدت العرب حول المدینۃ واجتمع الیہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ردہولاء توجہ ہولاء الی الروم وقد ارتدت العرب حول المدینۃ فقال والذی لا الہ الا ہو لو جرت الکلاب بارجل ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما رددت جیشا وجہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا حللت لواء عقدہ فوجہ اسامۃ فجعل لا یمر بقبیل یریدون الارتداد الا قالوا لولا ان لہولاء قوۃ ما خرج مثل ہولاء

بلفظ خشب بضمتین وادی علی مسیرۃ لیلۃ من المدینۃ بہ مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

من عندہم ولکن ندعہم حتی یلقوا الروم فلقوہم فہزموہم وقتلوہم ورجعوا سالمین فثبتوا علی الاسلام واخرج عن عروۃ قال جعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی مرضہ انفذوا جیش اسامۃ فسار حتی بلغ الجرف فارسلت الیہ امراتہ فاطمۃ بنت قیس تقول لاتعجل فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثقل فلم یبرح حتی قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قبض رجع الی ابی بکر فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثنی وانا علی غیر حالکم ہذہ وانا اتخوف ان تکفر العرب وان کفرت کانوا اول من یقاتل وان لم تکفر مضیت فان معی سروات الناس و خیارہم فخطب ابوبکر الناس ثم قال واللہ لئن تخطفنی الطیر احب الی من ان ابدا بشیئ قبل امر رسول اللہ صلعم فبعثہ قال الذہبی لما اشتہرت وفاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالنواحی ارتدت طوائف کثیرۃ من العرب عن الاسلام ومنعوا الزکوۃ فنہض ابوبکر الصدیق لقتالہم فاشار علیہ عمر وغیرہ ان یفتر عن قتالہم فقال واللہ لو منعونی عقالا او عناقا کانوا یؤدونہا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقاتلتہم علی منعہا فقال عمر کیف تقاتل الناس وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ فمن قالہا عصم منی مالہ ودمہ الا بحقہا وحسابہ علی اللہ فقال ابوبکر واللہ لاقاتلن من فرق بین الصلوۃ والزکوۃ فان الزکوۃ حق المال وقد قال الا بحقہا قال عمر فواللہ ماہو الا ان رایت اللہ شرح صدر ابی بکر للقتال فعرفت انہ الحق اخرجہ (البیاض فی الاصل) وعن عروۃ قال خرج ابوبکر فی المہاجرین والانصار حتے بلغ نقعا حذار نجد وہربت الاعراب بذراریہم فکلم الناس ابابکر وقالوا ارجع الی المدینۃ والی الذریۃ والنساء وامر رجلا علی الجیش ولم یزالوا بہ حتی رجع وامر خالد بن الولید وقال لہ اذا اسلموا واعطوا الصدقۃ فمن شاء منکم فلیرجع ورجع ابوبکر الی المدینۃ واخرج الدارقطنی عن ابن عمر قال لما برز ابوبکر واستوی علی راحلتہ اخذ علی بن ابی طالب بزمامہا وقال الی این یا خلیفۃ رسول اللہ اقول لک ما قال

لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد ثم سیفک و لا تفجعنا بنفسک وارجع
الی المدینۃ فو اللہ لئن فجعنا بک لا یکون للاسلام نظام ابدا وعن حنظلۃ ابن علی
اللیثی ان ابا بکر بعث خالدا وامرہ ان یقاتل الناس علی خمس من ترک واحدۃ
منہن قاتلہ کما تقاتل من ترک الخمس جمیعا علی شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا
عبدہ ورسولہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ وصوم رمضان وسار خالد ومن
معہ فی جمادی الآخرۃ فقاتل بنی اسد وغطفان وقتل من قتل واسر من
اسر ورجع الباقون الی الاسلام واستشہد بہذہ الوقعۃ من الصحابۃ عکاشۃ
بن محصن وثابت بن اقرم وفی رمضان من ہذہ السنۃ ماتت فاطمۃ بنت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدۃ نساء العالمین وعمرہا اربع وعشرون سنۃ
قال الذہبی ولیس لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نسب الا منہا فان عقب
ابنتہ زینب انقرضوا قالہ الزبیر بن بکار وماتت قبلہا بشہر ام ایمن وفی شوال
مات عبد اللہ بن ابی بکر الصدیق ثم سار خالد بجموعہ الی الیمامۃ لقتال مسیلمۃ
الکذاب فی اواخر العام والتقی الجمعان ودام الحصار ایاما ثم قتل الکذاب لعنہ اللہ
قتلہ وحشی قاتل حمزۃ واستشہد فیہا خلق من الصحابۃ ابو حذیفۃ بن عتبۃ وسالم
مولی ابی حذیفۃ وشجاع بن وہب وزید بن الخطاب وعبد اللہ بن سہل و
مالک ابن عمرو والطفیل بن عمرو الدوسی ویزید بن قیس وعامر بن البکیر وعبد اللہ
بن مخرمۃ والسائب بن عثمان بن مظعون وعباد بن بشر ومعن بن عدی و
ثابت بن قیس بن شماس وابو دجانۃ سماک بن حرب وجماعۃ آخرون تتمہ
سبعین وکان لمسیلمۃ یوم قتل مائۃ وخمسون سنۃ ومولدہ قبل مولد عبد اللہ
والد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفی سنۃ اثنتی عشرۃ بعث الصدیق العلاء بن الحضرمی
الی البحرین وکانوا قد ارتدوا فالتقوا بجواثی فنصر المسلمون وبعث عکرمۃ بن
ابی جہل الی عمان وکانوا ارتدوا وبعث المہاجر بن ابی امیۃ الی اہل النجیر
وکانوا ارتدوا وبعث زیاد بن لبید الانصاری الی طائفۃ من المرتدۃ وفیہا

مات ابو العاص بن الربیع زوج زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والصعب بن جثامۃ اللیثی وابو مرثد الغنوی وفیہا بعد فراغ قتال اہل الردۃ بعث الصدیق رضہ خالد بن الولید الی ارض البصرۃ فغزا الابلۃ فافتتحہا وافتتح مدائن کسری التی بالعراق صلحا وحربا وفیہا اقام الحج ابو بکر الصدیق ثم رجع فبعث عمرو بن العاص والجنود الی الشام فکانت وقعۃ اجنادین فے جمادی الاولی سنۃ ثلث عشرۃ ونصر المسلمون وبشر بہا ابو بکر وہو بآخر رمق واستشہد بہا عکرمۃ بن ابی جہل وہشام بن العاصے فی طائفۃ وفیہا کانت وقعۃ مرج الصفر وہزم المشرکون واستشہد بہا الفضل بن عباس فے طائفۃ ذکر جمع القرآن اخرج البخاری عن زید ابن ثابت قال ارسل الی ابو بکر مقتل اہل الیمامۃ وعندہ عمر فقال ابو بکر ان عمر اتانی فقال ان القتل قد استحر یوم الیمامۃ بالناس وانی لاخشی ان یستحر القتل بالقراء فی المواطن فیذہب کثیر من القرآن الا ان یجمعوا وانی لاری ان یجمع القرآن قال ابو بکر فقلت لعمر کیف افعل شیئا لم یفعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عمر ہو واللہ خیر فلم یزل عمر یراجعنی فیہ حتی شرح اللہ لذلک صدری فرایت الذی رای عمر قال زید وعمر عندہ جالس لا یتکلم فقال ابو بکر انک شاب عاقل ولا نتہمک وقد کنت تکتب الوحی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتتبع القرآن فاجمعہ فواللہ لو کلفنی نقل جبل من الجبال ما کان اثقل علی مما امرنی بہ من جمع القرآن فقلت کیف تفعلان شیئا لم یفعلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو بکر ہو واللہ خیر فلم ازل اراجعہ حتی شرح اللہ صدری للذی شرح لہ صدر ابی بکر وعمر فتتبعت القرآن اجمعہ من الرقاع والاکتاف والعسب وصدور الرجال حتے وجدت من سورۃ التوبۃ آیتین مع خزیمۃ بن ثابت لم اجدہا مع غیرہ لقد جاءکم رسول من انفسکم الی آخرہا فکانت الصحف التی جمع فیہا القرآن عند ابی بکر حتے توفاہ اللہ ثم عند عمر حتے توفاہ اللہ ثم عند حفصۃ بنت عمر رضہ واخرج ابو یعلی عن علی قال

اعظم الناس اجرا فی المصاحف ابو بکر ان ابا بکر کان اول من جمع القرآن
بین اللوحین **فصل فی اولیاته** منها انه اول من اسلم واول من جمع
القرآن واول من سماه مصحفا و تقدم دلیل ذلک واول من سمی خلیفة
اخرج احمد عن ابی بکر بن ابی ملیکة قال قیل لابی بکر یا خلیفة الله قال انا
خلیفة رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا راض به و منها انه اول من ولی الخلافة
وابوه حی واول خلیفة فرض له رعیته العطا اخرج البخاری عن عائشة رض قالت
لما استخلف ابو بکر قال لقد علم قومی ان حرفتی لم تکن تعجز عن مؤنة اهلی وشغلت
بامر المسلمین فسیاکل آل ابی بکر من هذا المال ویحترف للمسلمین و اخرج ابن سعد
عن عطاء بن السائب قال لما بویع ابو بکر اصبح وعلی ساعده ابراد وهو ذاهب
الی السوق فقال عمر این ترید قال الی السوق قال تصنع ماذا وقد ولیت
امر المسلمین قال فمن این اطعم عیالی فقال انطلق یفرض لک ابو عبیدة فانطلقا
الی ابی عبیدة فقال افرض لک قوت رجل من المهاجرین لیس بافضلهم ولا
اوکسهم وکسوة الشتاء والصیف اذا اخلقت شیئا رددته واخذت غیره ففرضا
له کل یوم نصف شاة وما کساه فی الراس والبطن و اخرج ابن سعد عن میمون
قال لما استخلف ابو بکر جعلوا له الفین فقال زیدونی فان لی عیالا وقد شغلتمونی
عن التجارة فزادوه خمس مائة و اخرج الطبرانی فی مسنده عن الحسن بن علی بن
ابی طالب قال لما احتضر ابو بکر قال یا عائشة انظری اللقحة التی کنا نشرب
من لبنها والجفنة التی کنا نصطبغ فیها والقطیفة التی کنا نلبسها فانا کنا ننتفع بذلک
حین کنا نلی امر المسلمین فاذا مت فاردیه الی عمر فلما مات ابو بکر ارسلت به الی
عمر فقال عمر رحمک الله یا ابا بکر لقد اتعبت من جاء بعدک و اخرج ابن ابی الدنیا
عن ابی بکر بن حفص قال قال ابو بکر لما احتضر لعائشة رض یا بنیة انا ولینا امر المسلمین
فلم ناخذ لنا دینارا ولا درهما ولکنا اکلنا من جریش طعامهم فی بطوننا ولبسنا
من خشن ثیابهم علی ظهورنا وانه لم یبق عندنا من فیء المسلمین قلیل ولا کثیر الا هذا العبد

الحبشي وہذا البعير الناضح وجرد نہذہ القطيفة فاذامت فابعثي بہن الى عمر
ومنها انہ اول من اتخذ بيت المال واخرج ابن سعد عن سہل بن ابی حثمة
وغيره ان ابابكر كان لہ بيت مال بالسنح ليس يحرسہ احد فقيل لہ الا تجعل عليہ
من يحرسہ قال عليہ قفل وكان يعطي ما فيہ حتى يفرغ فلما انتقل الى المدينة
حولہ فجعلہ في دارہ فقدم عليہ مال فكان يقسمہ على فقراء الناس فيسوي بين الناس
في القسم وكان يشتري الابل والخيل والسلاح فيجعلہ في سبيل الله واشترى
قطائف اتى بہا من البادية ففرقہا في ارامل المدينة فلما توفي ابو بكر ودفن
دعا عمر الامناء ودخل بہم في بيت مال ابی بكر منہم عبد الرحمن بن عوف وعثمان
بن عفان ففتحوا بيت المال فلم يجدوا فيہ شيئا لا دينارا ولا درہما قلت وہذا الاثر
يرد قول العسكري في الاوائل ان اول من اتخذ بيت المال عمر وانہ لم يكن
للنبي صلى الله عليہ وسلم بيت مال ولا لابی بكر رض وقد رددتہ عليہ في كتابي
الذي صنفتہ في الاوائل ثم رايت العسكري تنبہ لہ في موضع آخر من كتابہ
فقال ان اول من ولي بيت المال ابو عبيدة بن الجراح لابی بكر ومنہا قال
الحاكم اول لقب في الاسلام لقب ابی بكر رض عتيق **فصل** اخرج الشيخان
عن جابر رض قال قال رسول الله صلى الله عليہ وسلم لو جاء مال البحرين اعطيتك
ہكذا ہكذا فلما جاء مال البحرين بعد وفاة رسول الله صلى الله عليہ وسلم قال
ابو بكر من كان لہ عند رسول الله صلى الله عليہ وسلم دين او عدة فلياتنا فجئت
واخبرتہ فقال خذ فاخذت فوجدتہا خمسمائة فاعطاني الفا وخمس مائة **فصل**
في نبذ من حلمہ وتواضعہ اخرج ابن عساكر عن انيسة قالت نزل فينا ابو بكر
ثلث سنين قبل ان يستخلف وسنة بعد ما استخلف فكان جواري الحي ياتينہ بغنمہن
فيحلبہن لہن واخرج احمد في الزہد عن ميمون بن مہران قال جاء رجل الى
ابی بكر فقال السلام عليك يا خليفة رسول الله قال من بين ہؤلاء اجمعين
واخرج ابن عساكر عن ابی صالح الغفاري ان عمر بن الخطاب كان يتعہد

عجوزا كبيرة عمياء في بعض حواشي المدينة من الليل فيستقي لها ويقوم بامرها
وكان اذا جاءها وجد غيره قد سبقه اليها فاصلح ما ارادت فجاءها غير مرة كلا
يسبق اليها فرصده عمر فاذا هو بابي بكر الذي ياتيها وهو يومئذ خليفة
فقال عمر انت هو لعمري واخرج ابو نعيم وغيره عن عبد الرحمن الاصبهاني قال
جاء الحسن ابن علي الى ابي بكر وهو على منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
انزل عن مجلس ابي فقال صدقت انه مجلس ابيك واجلسه في حجره وبكى فقال
علي والله ما هذا عن امري فقال صدقت والله ما اتهمك **فصل** اخرج
ابن سعد عن ابن عمر قال استعمل النبي صلى الله عليه وسلم ابا بكر على الحج في
اول حجة كانت في الاسلام ثم حج رسول الله صلى الله عليه وسلم في السنة المقبلة
فلما قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم واستخلف ابو بكر استعمل عمر بن الخطاب
على الحج ثم حج ابو بكر من قابل فلما قبض ابو بكر واستخلف عمر استعمل عبد الرحمن بن
عوف على الحج ثم لم يزل عمر يحج سنينه كلها حتى قبض فاستخلف عثمان واستعمل
عبد الرحمن بن عوف على الحج **فصل في مرضه ووفاته ووصيته و
استخلافه عمر** اخرج سيف والحاكم عن ابن عمر قال كان سبب موت
ابي بكر وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم كمدا فما زال جسمه يجري حتى مات
يجري اي ينقص واخرج ابن سعد والحاكم بسند صحيح عن ابن شهاب ان ابا بكر
والحارث بن كلدة كانا ياكلان خزيرة اهديت لابي بكر فقال الحارث لابي بكر
ارفع يدك يا خليفة رسول الله والله ان فيها لسم سنة وانا وانت نموت
في يوم واحد فرفع يده فلم يزالا عليلين حتى ماتا في يوم واحد عند انقضاء السنة
واخرج الحاكم عن الشعبي قال ماذا نتوقع من هذه الدنيا الدنية وقد سم
رسول الله صلى الله عليه وسلم وسم ابو بكر واخرج الواقدي والحاكم عن عائشة رض
قالت كان اول بدء مرض ابي بكر انه اغتسل يوم الاثنين لسبع خلون من
جمادى الآخرة وكان يوما باردا فحم خمسة عشر يوما لا يخرج الى صلوة وتوفي

لیلۃ الثلثا لثمان بقلین من جمادی الآخر سنۃ ثلث عشرۃ و لہ ثلاث ستون
سنۃ واخرج ابن سعد و ابن ابی الدنیا عن ابی السفر قال دخلوا علی
ابی بکر فی مرضہ فقالوا یا خلیفۃ رسول اللہ الا ندعو لک طبیبا ینظر الیک قال
قد نظر الی فقالوا ما قال لک قال انی فعال لما ارید واخرج الواقدی
من طرق ان ابا بکر لما ثقل دعا عبد الرحمن بن عوف فقال اخبرنی عن عمر بن
الخطاب فقال ما تسألنی عن امر الا و انت اعلم بہ منی فقال ابو بکر و ان فقال
عبد الرحمن ہو واللہ افضل من رایک فیہ ثم دعا عثمان بن عفان فقال
اخبرنی عن عمر فقال انت اخبرنا بہ فقال علی ذلک فقال اللہم علمی بہ ان سریرتہ
خیر من علانیتہ و انہ لیس فینا مثلہ وشاورمعہما سعید بن زید و اسید بن الحضیر
وغیرہما من المہاجرین و الانصار فقال اسید اللہم اعلمہ الخیر بعدک یرضی للرضی
ویسخط للسخط الذی یسر خیر من الذی یعلن ولن یلی ہذا الامر احد اقوی علیہ منہ
ودخل علیہ بعض الصحابۃ فقال لہ قائل منہم ما انت قائل لربک اذا سألک
عن استخلافک عمر علینا و قد تری غلظتہ فقال ابو بکر باللہ تخوفنی اقول اللہم
انی استخلفت علیہم خیر اہلک ابلغ عنی ما قلت من وراءک ثم دعا عثمان فقال
اکتب بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا ما عہد ابو بکر بن ابی قحافۃ فی آخر عہدہ بالدنیا
خارجا منہا و عند اول عہدہ بالآخرۃ داخلا فیہا حیث یومن الکافر و یوقن الفاجر
ویصدق الکاذب انی استخلفت علیکم بعدی عمر بن الخطاب فاسمعوا لہ و اطیعوا
وانی لم آل اللہ و رسولہ و دینہ و نفسی و ایاکم خیرا فان عدل فذلک ظنی بہ و
علمی فیہ و ان بدل فلکل امرئ ما اکتسب و الخیر اردت ولا اعلم الغیب وسیعلم الذین
ظلموا ای منقلب ینقلبون والسلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ ثم امر بالکتاب فختمہ
ثم امر عثمان فخرج بالکتاب مختوما فبایع الناس ورضوا بہ ثم دعا ابو بکر عمر خالیا
فاوصاہ بما اوصاہ ثم خرج من عندہ فرفع ابو بکر یدیہ وقال اللہم انی لم ارد
بذلک الا صلاحہم وخفت علیہم الفتنۃ فعملت فیہم بما انت اعلم بہ واجتہدت لہم رایا

فولیت علیهم خیرهم واقواهم علیهم واحرصهم علی ما ارشدهم وقد حضرنی من امرک
ما حضر فاخلفنی فیهم فهم عبادک ونواصیهم بیدک اصلح اللهم ولاتهم واجعله من
خلفائک الراشدین واصلح له رعیته واخرج ابن سعد والحاکم عن ابن مسعود

افرس الناس ثلاثة

قال افرس الناس ثلاثة ابو بکر حین استخلف عمر وصاحبة موسی حین قالت
استاجره والعزیز حین تفرس فی یوسف فقال لامراته اکرمی مثواه واخرج
ابن عساکر عن یسار بن حمزة قال لما ثقل ابو بکر اشرف علی الناس من کوة
فقال ایها الناس انی قد عهدت عهدا افترضون به فقال الناس رضینا یا خلیفة
رسول الله فقام علی فقال لا نرضی الا ان یکون عمر قال فانه عمر واخرج احمد
عن عائشة رض قالت ان ابا بکر لما حضرته الوفاة قال ای یوم هذا قالوا
یوم الاثنین قال فان مت من لیلتی فلا تنتظروا بی لغد فان احب الایام واللیالی
الی اقربها من رسول الله صلی الله علیه وسلم واخرج مالک عن عائشة رض ان
ابا بکر نحلها جداد عشرین وسقا من ماله بالغابة فلما حضرته الوفاة قال یا بنیة والله
ما من الناس احد احب الی غنی منک ولا اعز علی فقرا بعدا منک وانی کنت
نحلتک جداد عشرین وسقا فلو کنت جددته واحرزته کان لک وانما هو الیوم
مال وارث وانما هو اخواک واختاک فاقسموه علی کتاب الله فقالت یا ابت
والله لو کان کذا وکذا الترکته انما هی اسماء فمن الاخری قال ذو بطن ابنة
خارجة اراها جاریة واخرجه ابن سعد وقال فی آخره قال ذات بطن ابنة خارجة

الوصیة بالخمس

قد القی فی روعی انها جاریة فاستوصی بها خیرا فولدت ام کلثوم واخرج ابن سعد
عن عروة ان ابا بکر اوصی بخمس ماله وقال آخذ من مالی ما اخذ الله من فیئ المسلمین
واخرج من وجه آخر عنه قال لان اوصی بالخمس احب الی من ان اوصی
بالربع وان اوصی بالربع احب الی من ان اوصی بالثلث ومن اوصی
بالثلث لم یترک شیئا واخرج سعید بن منصور فی سننه عن الضحاک ان ابا بکر وعلیا اوصیا
بالخمس من اموالهما لمن لا یرث من ذوی قرابتهما واخرج عبد الله بن احمد فی زوائد الزهد

عن عائشۃ رض قالت واللہ ما ترک ابوبکر دینارا ولا درہما ضرب اللہ سکتہ و
اخرج ابن سعد وغیرہ عن عائشۃ رض قالت لما ثقل ابوبکر تمثلت بہذا البیت شعر
لعمرک ما یغنی الثراء عن الفتی ٭ اذا حشرجت یوما وضاق بہا الصدر ٭ فکشف
عن وجہہ وقال لیس کذلک ولکن قولی وجاءت سکرۃ الموت بالحق ذلک ما کنت منہ
تحید انظروا ثوبی ہذین فاغسلوہما وکفنونی فیہما فان الحی احوج الی الجدید من المیت
واخرج ابو یعلی عن عائشۃ رض قالت دخلت علی ابی بکر وہو فی الموت فقلت شعر
من لا یزال دمعہ مقنعا ٭ فانہ فی مرۃ مدفوق ٭ فقال لا تقولی ہذا ولکن قولی
وجاءت سکرۃ الموت بالحق ذلک ما کنت منہ تحید ثم قال فی ایّ یوم توفی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت یوم الاثنین قال ارجو فیما بینی وبین اللیل
فتوفی لیلۃ الثلثاء ودفن قبل ان یصبح واخرج عبد اللہ بن احمد فی زوائد الزہد
عن بکر بن عبد اللہ المزنی قال لما احتضر ابوبکر قعدت عائشۃ رض عند راسہ
فقالت شعر کل ذی ابل موردہا ٭ وکل ذی سلب مسلوب ٭ ففہمہا ابوبکر فقال
لیس کذلک یا ابنتاہ ولکنہ کما قال اللہ وجاءت سکرۃ الموت الآیۃ واخرج احمد
عن عائشۃ رض انہا تمثلت بہذا البیت وابوبکر یقضی شعر وابیض یستسقی الغمام بوجہہ
ثمال الیتامی عصمۃ للارامل ٭ فقال ابوبکر ذاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
واخرج عبد اللہ بن احمد فی زوائد الزہد عن عبادۃ بن قیس قال لما حضرت ابابکر
الوفاۃ قال لعائشۃ اغسلی ثوبیّ ہذین وکفنینی بہما فانما ابوک احد رجلین اما مکسوا
حسن الکسوۃ او مسلوب اسوء السلب واخرج ابن ابی الدنیا عن ابن ابی ملیکۃ ان
ابابکر اوصی ان تغسلہ امرأتہ اسماء بنت عمیس ویعینہا عبد الرحمن بن ابی بکر واخرج
ابن سعد عن سعید بن المسیب ان عمر رض صلی علی ابی بکر بین القبر والمنبر وکبر علیہ
اربعا واخرج عن عروۃ والقاسم بن محمد ان ابابکر اوصی عائشۃ ان یدفن
الی جنب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما توفی حفر لہ وجعل راسہ عند کتف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والصق اللحد بقبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

واخرج عن ابن عمر قال نزل فی حفرۃ ابی بکر عمر وطلحۃ وعثمان وعبد الرحمن بن ابی بکر واخرج من طرق عدۃ انہ دفن لیلا واخرج عن ابن المسیب ان ابا بکر لما مات ارتجت مکۃ فقال ابو قحافۃ ما ہذا قالوا مات ابنک قال رزء جلیل من قام بالامر بعدہ قالوا عمر قال صاحبہ واخرج عن مجاہد ان ابا قحافۃ رد میراثہ من ابی بکر علی ولد ابی بکر ولم یعش ابو قحافۃ بعد ابی بکر الا ستۃ اشہر وایاما ومات فی المحرم سنۃ اربع عشرۃ وہو ابن سبع وتسعین سنۃ قال العلماء لم یل الخلافۃ احد فی حیاۃ ابیہ الا ابو بکر ولم یرث خلیفۃ ابوہ الا ابا بکر واخرج الحاکم عن ابن عمر قال ولی ابو بکر سنتین وسبعۃ اشہر وفی تاریخ ابن عساکر بسندہ عن الاصمعی قال قال خفاف بن ندبۃ السلمی یبکی ابا بکر شعر لیس لحی فاعلمنہ بقا + وکل دنیا امرہا للفنا + والملک فی الاقوام مستودع + عاریۃ فالشرط فیہا الادا + والمرء یسعی ولہ واصد + تندبہ العین ونار الصدا + یہرم او یقتل او یقہر + یشکو سقما لیس فیہ شفا ان ابا بکر ہو الغیث اذا + لم ترزع الجوزاء بقلا بما + تاللہ لا یدرک ایامہ + ذو مئزر ناش ولا ذو رداء + من یسع کے یدرک ایامہ + مجتہدا اشتد بارض فضا +

فصل فیما روی عنہ من الحدیث المسند

قال النووی فی تہذیبہ روی الصدیق عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مائۃ حدیث واثنین واربعین حدیثا وسبب قلۃ روایتہ انہ تقدمت وفاتہ قبل انتشار الاحادیث واعتنار التابعین بسماعہا وتحصیلہا وحفظہا قلت وقد ذکر عمر رضی اللہ عنہ حدیث البیعۃ السابق ان ابا بکر لم یترک شیئا انزل فی الانصار ولا ذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شانہم الا ذکرہ وہذا اول دلیل علی کثرۃ محفوظہ من السنۃ وسعۃ علمہ بالقرآن وروی عنہ عمر وعثمان وعلی وابن عوف وابن مسعود وحذیفہ وابن عمر وابن الزبیر وابن عمرو وابن عباس وانس وزید بن ثابت والبراء بن عازب وابو ہریرۃ وعقبۃ بن الحارث وعبد الرحمن ابنہ وزید بن ارقم و عبد اللہ بن مغفل وعقبۃ بن عامر الجہنی وعمران بن حصین وابو برزۃ الاسلمی و

و ابو سعید الخدری و ابو موسی الاشعری و ابو الطفیل اللیثی و جابر بن عبد اللہ
و بلال و عائشۃ ابنتہ و اسماء ابنتہ و من التابعین اسلم مولی عمر و اسط البجلی
و خلائق و قد رایت ان اسرد احادیثہ ھنا علی وجہ وجیز مبینا عقب کل
حدیث من خرجہ و ساقرو ہا بطرقہا فی مسند ان شاء اللہ تعالی (۱) حدیث الہجرۃ
الشیخان وغیرہما (۲) حدیث البحر ہو الطہور ماءہ والحل میتتہ الدارقطنی (۳)
حدیث السواک مطہرۃ للفم مرضاۃ للرب احمد (۴) حدیث ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اکل کتفا ثم صلی لم یتوضأ۔ البزار و ابو یعلی (۵) حدیث
لا یتوضأ احدکم من طعام اکلہ حل لہ اکلہ۔ البزار (۶) حدیث نہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن ضرب المصلین۔ ابو یعلی والبزار (۷) حدیث ان آخر
صلوۃ صلاہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم خلفی فی ثوب واحد۔ ابو یعلی (۸) حدیث
من سرہ ان یقرء القرآن غضا کما انزل فلیقرأہ علی قراءۃ ابن ام عبد۔ احمد
(۹) حدیث انہ قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمنی دعاء ادعو بہ فی
صلوتی قال قل اللہم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا و لا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی
مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم البخاری ومسلم (۱۰) حدیث
من صلی الصبح فہو فی ذمۃ اللہ فلا تخفروا اللہ فی عہدہ فمن قتلہ طلبہ اللہ حتے
یکبہ فی النار علی وجہہ۔ ابن ماجۃ (۱۱) حدیث ما قبض نبی قط حتی یؤمہ رجل
من امتہ۔ البزار (۱۲) حدیث ما من رجل یذنب ذنبا فیتوضأ فیحسن الوضوء
ثم یصلی رکعتین فیستغفر اللہ الا غفر لہ۔ احمد و اصحاب السنن الاربعۃ وابن حبان
(۱۳) حدیث ما قبض اللہ نبیا الا فی الموضع الذی یحب ان یدفن فیہ۔ الترمذی
(۱۴) حدیث لعن اللہ الیہود والنصاری اتخذوا قبور انبیائہم مساجد۔ ابو یعلی
(۱۵) حدیث ان المیت ینضح علیہ الحمیم ببکاء الحی۔ ابو یعلی (۱۶) حدیث اتقوا النار
ولو بشق تمرۃ فانہا تقیم العوج وتدفع میتۃ السوء وتقع من الجائع موقعہا من الشبعان
ابو یعلی (۱۷) حدیث فرائض الصدقات بطولہ۔ البخاری وغیرہ (۱۸) حدیث

عن ابن ابی ملیکۃ قال کان ربما سقط الخطام من ید ابی بکر الصدیق فیضرب بذراع ناقتہ فینیخہا فقالوا لہ افلا امرتنا نناولکہ فقال ان حبیبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرنی ان لا اسال الناس شیئا۔ احمد (۱۹) حدیث امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسماء بنت عمیس حین نفست بمحمد بن ابی بکر ان تغتسل وتہل۔ البزار والطبرانی (۲۰) حدیث سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الحج افضل فقال العج والثج۔ الترمذی وابن ماجۃ (۲۱) حدیث انہ قبل الحجر وقال لولا انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلک ما قبلتک۔ الدارقطنی (۲۲) حدیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث ببراءۃ الی اہل مکۃ لا یحج بعد العام مشرک ولا یطوف بالبیت عریان الحدیث احمد (۲۳) حدیث ما بین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ ومنبری علی ترعۃ من ترع الجنۃ ابو یعلی (۲۴) حدیث انطلاقہ صلی اللہ علیہ وسلم الی دار ابی الہیثم بن التیہان بطولہ۔ ابو یعلی (۲۵) حدیث الذہب بالذہب مثلا بمثل والفضۃ بالفضۃ مثلا بمثل والزائد والمستزید فی النار۔ ابو یعلی والبزار (۲۶) حدیث ملعون من ضار مومنا او مکر بہ۔ الترمذی (۲۷) حدیث لا یدخل الجنۃ بخیل ولا خب ولا خائن ولا سیئ الملکۃ واول من یدخل الجنۃ المملوک اذا اطاع اللہ واطاع سیدہ۔ احمد (۲۸) حدیث الولاء لمن اعتق۔ الضیاء المقدسی فی المختارۃ (۲۹) حدیث لا نورث ما ترکناہ صدقۃ البخاری (۳۰) حدیث ان اللہ اذا اطعم نبیا طعمۃ ثم قبضہ جعلہ للذی یقوم من بعدہ۔ ابو داود (۳۱) حدیث کفر باللہ تبرا من نسب وان دق۔ البزار (۳۲) حدیث انت ومالک لابیک قال ابو بکر وانما یعنی بذلک النفقۃ۔ البیہقی (۳۳) حدیث من اغبرت قدماہ فی سبیل اللہ حرمہما اللہ علی النار۔ البزار (۳۴) حدیث امرت ان اقاتل الناس الحدیث۔ الشیخان وغیرہما (۳۵) حدیث نعم عبد اللہ واخو العشیرۃ خالد بن الولید وسیف من سیوف اللہ سلہ اللہ علی الکفار والمنافقین۔ احمد (۳۶) حدیث

ما طلعت الشمس علی رجل خیر من عمر- الترمذی (۳۷) حدیث من ولی من امر المسلمین شیئًا فامر علیہم احدا محاباۃ فعلیہ لعنۃ اللہ لا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا حتی یدخلہ جہنم ومن اعطی احدا حمی اللہ فقد انتہک من حمی اللہ شیئًا بغیر حقہ فعلیہ لعنۃ اللہ- احمد (۳۸) حدیث قصۃ ماعز ورجمہ- احمد (۳۹) حدیث ما اصر من استغفر وان عاد فی الیوم سبعین مرۃ- الترمذی (۴۰) حدیث انہ صلی اللہ علیہ وسلم شاور فی امر الحرب- الطبرانی (۴۱) حدیث لما نزلت من یعمل سوءًا یجزبہ الحدیث- الترمذی وابن حبان وغیرہما (۴۲) حدیث انکم تقرؤن ہذہ الآیۃ یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم الحدیث- احمد والاربعۃ وابن حبان (۴۳) حدیث ما ظنک باثنین اللہ ثالثہما- الشیخان (۴۴) حدیث اللہم طغنا وطاعونا ابو یعلی (۴۵) حدیث شیبتنی ہود الحدیث- الدارقطنی فی العلل (۴۶) حدیث الشرک اخفی فی امتی من دبیب النمل الحدیث- ابو یعلی وغیرہ (۴۷) حدیث قلت یا رسول اللہ علمنی شیئًا اقولہ اذا اصبحت واذا امسیت الحدیث الہیثم بن کلیب فی مسندہ وہو عند الترمذی وغیرہ من مسند ابی ہریرۃ (۴۸) حدیث علیکم بلا الہ الا اللہ والاستغفار فان ابلیس قال اہلکت الناس بالذنوب واہلکونی بلا الہ الا اللہ والاستغفار فلما رایت ذلک اہلکتہم بالاہواء فہم یحسبون انہم مہتدون- ابو یعلی (۴۹) حدیث لما نزلت لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی قلت یا رسول اللہ واللہ لا اکلمک الا کاخی الہرم (السرار) البزار (۵۰) حدیث کل میسر لما خلق لہ- احمد (۵۱) حدیث من کذب علی متعمدًا اور دعلی شیئًا امرت بہ فلیتبوا بیتا فی جہنم- ابو یعلی (۵۲) حدیث ما نجاۃ ہذا الامر الحدیث فی لا الہ الا اللہ- احمد وغیرہ (۵۳) حدیث اخرج فناد فی الناس من شہد ان لا الہ الا اللہ وجبت لہ الجنۃ فخرجت فلقینی عمر الحدیث ابو یعلی وہو محفوظ من حدیث ابی ہریرۃ غریب جدا من حدیث ابی بکر (۵۴) حدیث صنفان من امتی لا یدخلان الجنۃ المرجئۃ والقدریۃ- الدارقطنی فی العلل

(۵۵) حدیث سلوا اللہ العافیۃ - احمد والنسائی وابن ماجۃ ولہ طرق کثیرۃ عنہ (۵۶) حدیث کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا اراد امرا قال اللہم خرلی واخترلی - الترمذی (۵۷) حدیث دعاء الدین اللہم فارج الھم الحدیث البزار والحاکم (۵۸) حدیث کل جسد نبت من سحت فالنار اولی بہ وفی لفظ لا یدخل الجنۃ جسد غذی بحرام - ابو یعلی (۵۹) حدیث لیس شئ من الجسد الا وھو یشکو ذرب اللسان - ابو یعلی (۶۰) حدیث ینزل اللہ لیلۃ النصف من شعبان فیغفر فیہا لکل بشر ماخلا کافرا او رجلا فی قلبہ شحناء - الدارقطنی (۶۱) حدیث ان الدجال یخرج بالمشرق من ارض یقال لہا خراسان یتبعہ اقوام کان وجوھہم المجان المطرقۃ - الترمذی وابن ماجۃ (۶۲) حدیث اعطیت سبعین الفا یدخلون الجنۃ بغیر حساب الحدیث - احمد (۶۳) حدیث الشفاعۃ بطولہ فی تردد الخلائق الی نبی بعد نبی - احمد (۶۴) حدیث لو سلک الناس وادیا وسلکت الانصار وادیا لسلکت وادی الانصار - احمد (۶۵) حدیث قریش ولاۃ ہذا الامر برہم تبع لبرہم وفاجرہم تبع لفاجرہم - احمد (۶۶) حدیث انہ صلی اللہ علیہ وسلم اوصے بالانصار عند موتہ وقال اقبلوا من محسنہم وتجاوزوا عن مسیئہم - البزار والطبرانی (۶۷) حدیث انی لاعلم ارضا یقال لہا عمان ینضح بناحیتہا البحر بہا حی من العرب لو اتاہم رسولی مارموہ بسہم ولا حجر - احمد وابو یعلی (۶۸) حدیث ان ابا بکر مر بالحسن وھو یلعب مع الغلمان فاحتملہ علی رقبتہ وقال بابی شبیہ بالنبی لیس شبیہا بعلی - البخاری قال ابن کثیر وھو فی حکم المرفوع لانہ فی قوۃ قولہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یشبہ الحسن (۶۹) حدیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یزور ام ایمن - مسلم (۷۰) حدیث قتل السارق فی الخامسۃ - ابو یعلی والدیلمی (۷۱) حدیث قصۃ احد - الطیالسی والطبرانی (۷۲) حدیث بینا انا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ رایتہ یدفع عن نفسہ شیئا ولا اری شیئا قلت یا رسول اللہ ما الذی تدفع قال

الدنیا تطولت لی فقلت الیک عنی فقال لی اما انک لست بمدرکی - البزار
ہذا ما اوردہ ابن کثیر فی مسند الصدیق من الاحادیث المرفوعۃ وقد فاتہ
احادیث اخری نتبعہا لتکملۃ العدۃ التی ذکرہا النووی (۷۳) حدیث قتلوا القرد
کائنا ما کان من الناس - الطبرانی فے الاوسط (۷۴) حدیث انظروا دور
من تعمرون وارض من تسکنون وفے طریق من تشون - الدیلمی (۷۵) حدیث
اکثروا الصلوۃ علی فان اللہ وکل بقبری ملکا فاذا صلی رجل من امتی قال
لی ذلک الملک ان فلان بن فلان صلی علیک الساعۃ - الدیلمی (۷۶)
حدیث الجمعۃ الی الجمعۃ کفارۃ لما بینہما والغسل یوم الجمعۃ کفارۃ الحدیث العقیلی
فی الضعفاء (۷۷) حدیث انما حر جہنم علی امتی کشل الحمام - الطبرانی (۷۸)
حدیث ایاکم والکذب فان الکذب مجانب للایمان ابن لال فی مکارم الاخلاق
(۷۹) حدیث لبشر من شہد بدرا بالجنۃ - الدارقطنی فے الافراد (۸۰) حدیث الدین
رایۃ اللہ الثقیلۃ من ہذا الذی یطیق حملہا - الدیلمی (۸۱) حدیث سورۃ یٰسٓ
تدعی العمۃ (المطعمۃ) الحدیث - الدیلمی والبیہقی فی الشعب (۸۲) حدیث السلطان
العادل المتواضع ظل اللہ ورمحہ فی الارض ویرفع لہ فی کل یوم ولیلۃ عمل ستین
صدیقا ابو الشیخ العقیلی فے الضعفاء وابن حبان فے کتاب الثواب (۸۳)
حدیث قال موسی لربہ ما جزاء من عزی الثکلی قال اظلہ فی ظلی - ابن شاہین
فی الترغیب والدیلمی (۸۴) حدیث اللہم اشدد الاسلام بعمر بن الخطاب
الطبرانی فی الاوسط (۸۵) حدیث ما صید صید ولا عضدت عضاۃ ولا قطعت
وشیجۃ الا بقلۃ التسبیح - ابن راہویہ فی مسندہ (۸۶) حدیث لو لم ابعث فیکم
لبعث عمر الحدیث - دیلمی (۸۷) حدیث لو اتجر اہل الجنۃ لاتجروا بالبز -
ابو یعلی (۸۸) حدیث من خرج یدعوا الی نفسہ او الی غیرہ وعلی الناس امام
فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین فاقتلوہ - الدیلمی فے التاریخ (۸۹)
حدیث من کتب عنی علما او حدیثا لم یزل یکتب لہ الاجر ما بقی ذلک العلم او الحدیث

الحاکم فی التاریخ (۹۰) حدیث من مشی حافیا فی طاعة اللہ لم یسالہ اللہ یوم القیمة
عما افترض علیہ - الطبرانی فی الاوسط (۹۱) حدیث من سرہ ان یظلہ اللہ
من فور جہنم ویجعلہ فی ظلہ فلا یکن علی المومنین غلیظا ولیکن بہم رحیما - ابن لال
فی مکارم الاخلاق وابو الشیخ وابن حبان فی الثواب (۹۲) حدیث
من اصبح ینوی لہ طاعة کتب اللہ لہ اجر نویہ وان عصاہ - الدیلمی (۹۳)
حدیث ما ترک قوم الجہاد الا عمہم اللہ بالعذاب - الطبرانی فی الاوسط (۹۴)
حدیث لا یدخل الجنة مفتر - الدیلمی ولم یسندہ (۹۵) حدیث لا تحقرن احدا
من المسلمین فان صغیر المسلمین عند اللہ کبیر - الدیلمی (۹۶) حدیث یقول اللہ ان
کنتم تریدون رحمتی فارحموا خلقی - ابو الشیخ ابن حبان والدیلمی (۹۷) حدیث
سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الازار فاخذ بعضلة الساق فقلت
یا رسول اللہ زدنی فاخذ بمقدم العضلة فقلت زدنی قال لا خیر فیما ہو اسفل
من ذلک قلت ہلکنا یا رسول اللہ قال یا ابا بکر سدد وقارب تنج - ابو نعیم
فی الحلیة (۹۸) حدیث کفی وکف علی فی العدل سواء - الدیلمی وابن عساکر
(۹۹) حدیث لا تغفلوا التعوذ من الشیطان فانکم ان لم تکونوا تروہ فانہ لیس
عنکم بغافل - الدیلمی ولم یسندہ (۱۰۰) حدیث من بنی للہ مسجدا بنی اللہ لہ بیتا
فی الجنة - الطبرانی فی الاوسط (۱۰۱) حدیث من اکل من ہذہ البقلة الخبیثة
فلا یقربن مسجدنا الطبرانی فی الاوسط (۱۰۲) حدیث رفع الیدین فی الافتتاح
والرکوع والسجود والرفع - البیہقی فی السنن (۱۰۳) حدیث انہ صلی اللہ علیہ
وسلم اہدی جملا لابی جہل - الاسماعیلی فی معجمہ (۱۰۴) حدیث النظر الی علی عبادة -
ابن عساکر فصل فیما ورد عن الصدیق من تفسیر القرآن اخرج
ابو القاسم البغوی عن ابن ابی ملیکة قال سئل ابو بکر عن آیة فقال ای ارض
تسعنی او ای سماء تظلنی اذا قلت فی کتاب اللہ ما لم یرد اللہ واخرج ابو عبیدة
عن ابراہیم التیمی قال سئل ابو بکر عن قولہ تعالی وفاکہة وابا فقال ای سماء تظلنی

اوای ارض تقلنی ان قلت فی کتاب اللہ مالا اعلم واخرج البیہقی وغیرہ عن
ابی بکر انہ سئل عن الکلالۃ فقال انی ساقول فیہا برای فان یکن صوابا فمن اللہ
وان یکن خطاء فمنی ومن الشیطان اراہ ماخلا الولد والوالد فلما استخلف عمر
قال انی لاستحیی ان ارد شیئا قالہ ابو بکر واخرج ابو نعیم فی الحلیۃ عن الاسود
بن ہلال قال قال ابو بکر لاصحابہ ما تقولون فی ہاتین الآیتین ان الذین
قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا والذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم قالوا ثم استقاموا
فلم یذنبوا ولم یلبسوا ایمانہم بخطیئۃ قال لقد حملتموہا علی غیر المحمل ثم قال قالوا
ربنا اللہ ثم استقاموا فلم یمیلوا الی الٰہ غیرہ ولم یلبسوا ایمانہم بشرک واخرج ابن
جریر عن عامر بن سعد البجلی عن ابی بکر الصدیق فی قولہ تعالی للذین احسنوا
الحسنی وزیادۃ قال النظر الی وجہ اللہ تعالی واخرج ابن جریر عن ابی بکر فی
قولہ تعالی ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا قال قد قالہا الناس فمن
مات علیہا فہو ممن استقام **فصل فیما روی عن الصدیق رض من الآثار**
الموقوفۃ قولا او قضاء او خطبۃ او دعاء آخرج اللالکائی فی السنۃ
عن ابن عمر قال جاء رجل الی ابی بکر فقال ارایت الزنا بقدر قال نعم قال
فان اللہ قدرہ علی ثم یعذبنی قال نعم یا ابن اللخناء اما واللہ لو کان عندی
انسان امرت ان یجاء انفک واخرج ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ عن الزبیر ان
ابا بکر قال وہو یخطب الناس یا معشر الناس استحیوا من اللہ فواللذی نفسی بیدہ
انی لاظل حین اذہب الی الغائط فی الفضاء متقنعا راسی استحیاء من اللہ و
آخرج عبد الرزاق فی مصنفہ عن عمرو بن دینار قال قال ابو بکر استحیوا من اللہ
فواللہ انی لادخل الکنیف فاسند ظہری الی الحائط حیاء من اللہ واخرج ابو داؤد
فی سننہ عن ابی عبد اللہ الصنابحی انہ صلی وراء ابی بکر الصدیق المغرب فقرا فی
رکعتین الاولیین بام القران وسورۃ من قصار المفصل وقرا فی الثالثۃ ربنا
لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا الآیۃ واخرج ابن ابی خیثمۃ وابن عساکر عن ابن عیینۃ

قال کان ابو بکر اذا عزّی رجلا قال لیس مع العزاء مصیبۃ ولیس مع الجزع فائدۃ الموت اہون مما قبلہ واشد مما بعدہ اذکروا فقد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصغر مصیبتکم واعظم اللہ اجرکم واخرج ابن ابی شیبۃ والدارقطنی عن سالم بن عبید وہو صحابی قال کان ابو بکر الصدیق یقول لی قم بینی و بین الفجر حتے اتسحر واخرج عن ابی قلابۃ وابی السفر قال کان ابو بکر الصدیق یقول اجیفوا الباب حتی نتسحر واخرج البیہقے وابو بکر بن زیاد النیسابوری فی کتاب الزیادات عن حذیفۃ بن اسید قال لقد ادرکت ابا بکر وعمر وما یضحیان ارادۃ ان یستن بہما واخرج ابو داود عن ابن عباس قال شہدت علی ابی بکر الصدیق انہ قال کلوا الطافی من السمک واخرج الشافعی فی الام عن ابی بکر الصدیق انہ کرہ بیع اللحم بالحیوان واخرج البخاری عنہ انہ جعل الجد بمنزلۃ الاب یعنی فی المیراث واخرج ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ عن عطاء عن ابی بکر قال الجد بمنزلۃ الاب مالم یکن اب دونہ وابن الابن بمنزلۃ الابن مالم یکن دونہ واخرج عن القاسم ان ابا بکر اتی برجل انتفی من ابیہ فقال ابو بکر اضرب الراس فان الشیطان فی الراس واخرج عن ابن ابی مالک قال کان ابو بکر اذا صلے علی المیت قال اللہم عبدک اسلمہ الاہل والمال والعشیرۃ والذنب عظیم وانت غفور رحیم واخرج سعید بن منصور فی سننہ عن عمر ان ابا بکر قضے لعاصم بن عمر بن الخطاب لام عاصم وقال ریحہا وشمہا ولطفہا خیر لک منک واخرج البیہقے عن قیس بن ابی حازم قال جاء رجل الی ابی بکر فقال ان ابی یرید ان یاخذ مالی کلہ یحتاجہ فقال لابیہ انما لک من مالہ ما یکفیک فقال یا خلیفۃ رسول اللہ الیس قد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت ومالک لابیک فقال نعم وانما یعنی بذلک النفقۃ واخرج احمد عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان ابا بکر وعمر کانا لا یقتلان الحر بالعبد واخرج البخاری عن ابن ابی ملیکۃ عن جدہ ان رجلا عض یدہ رجل فاہدر ثنیتہ فاندرہا ابو بکر واخرج ابن ابی شیبۃ والبیہقی عن عکرمۃ ان ابا بکر قضے فی الاذن بخمس عشرۃ من الابل وقال یواری شینہا الشعر والعمامۃ واخرج البیہقے وغیرہ

عن ابی عمران الجونی ان ابا بکر بعث جیوشا الی الشام وامر علیهم یزید بن ابی سفیان فقال انی موصیک بعشر خلال لا تقتلوا امرأة ولا صبیا ولا کبیرا هرما ولا تقطع شجرا مثمرا ولا تخربن عامرا ولا تعقرن شاة ولا بعیرا الا لماکلة ولا تفرقن نخلا ولا تحرقنه ولا تغلل ولا تجبن ؁ واخرج احمد وابو داود والنسائی عن ابی برزة الاسلمی قال غضب ابو بکر من رجل فاشتد غضبه جدا فقلت یا خلیفة رسول الله اضرب عنقه قال ویلک ما هی لاحد بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم ؁ واخرج سیف فی کتاب الفتوح عن شیوخه ان المهاجر بن امیة وکان امیرا علی الیمامة رفع الیه امرأتان مغنیتان غنت احدهما بشتم النبی صلی الله علیه وسلم فقطع یدها ونزع ثنیتها وغنت الاخری بهجاء المسلمین فقطع یدها ونزع ثنیتها فکتب الیه ابو بکر بلغنی الذی فعلت فی المرأة التی تغنت بشتم النبی صلی الله علیه وسلم فلولا ما سبقتنی فیها لامرتک بقتلها لان حد الانبیاء لیس یشبه الحدود فمن تعاطی ذلک من مسلم فهو مرتد او معاهد فهو محارب غادر واما التی تغنت بهجاء المسلمین فان کانت ممن یدعی الاسلام فادب وتعدمه دون المثلة وان کانت ذمیة فلعمری لما صفحت عنه من الشرک اعظم ولو کنت تقدمت الیک فی مثل هذا البلغت مکروها فاقبل الدعة وایاک والمثلة فی الناس فانها مأثم ومنفرة الا فی قصاص ؁ واخرج مالک والدارقطنی عن صفیة بنت ابی عبیدة ان رجلا وقع علی جاریة بکر واعترف فامر به فجلد ثم نفاه الی فدک ؁ واخرج ابو یعلی عن محمد بن حاطب قال جئ الی ابی بکر برجل قد سرق وقد قطعت قوائمه فقال ابو بکر ما اجد لک شیئا الا ما قضی فیک رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم امر بقتلک فانه کان اعلم بک فامر بقتله ؁ اخرج مالک عن القاسم بن محمد ان رجلا من اهل الیمن اقطع الید والرجل قدم فنزل علی ابی بکر فشکی الیه ان عامل الیمن ظلمه فکان یصلی من اللیل فیقول ابو بکر وابیک ما لیلک بلیل سارق ثم انهم افتقدوا حلیا لاسماء بنت عمیس امرأة ابی بکر فجعل یطوف معهم ویقول اللهم علیک بمن بیت اهل هذا البیت

الصالح فوجدوا الحلی عند صائغ زعم ان الاقطع جاءہ بہ فاعترف الاقطع او شہد
علیہ فامر بہ ابوبکر فقطعت یدہ الیسری وقال ابوبکر واللہ لدعاءہ علی نفسہ اشد
عندی علیہ من سرقتہ واخرج الدارقطنی عن انس ان ابابکر قطع فی مجن قیمتہ
خمسۃ دراہم واخرج ابونعیم فی الحلیۃ عن ابی صالح قال لما قدم اہل الیمن زمان
ابی بکر وسمعوا القرآن جعلوا یبکون فقال ابوبکر ہکذا کنا ثم قست القلوب وقال
ابونعیم ای قویت واطمأنت بمعرفۃ اللہ تعالی واخرج البخاری عن ابن عمر قال
قال ابوبکر ارقبوا محمدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی اہل بیتہ واخرج ابوعبید فی الغریب
عن ابی بکر قال طوبی لمن مات فی النأنأۃ ای فی اول الاسلام قبل تحرک الفتن
واخرج الاربعۃ ومالک عن قبیصۃ قال جاءت الجدۃ الی ابی بکر الصدیق تسألہ
میراثہا فقال مالک فی کتاب اللہ وما علمت لک فی سنۃ نبی اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم شیئا فارجعی حتی اسأل الناس فسأل الناس فقال المغیرۃ بن شعبۃ
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطاہا السدس فقال ابوبکر ہل معک
غیرک فقام محمد بن مسلمۃ فقال مثل ما قال المغیرۃ فانفذہ لہا ابوبکر واخرج
مالک والدارقطنی عن القاسم بن محمد ان جدتین اتتا ابابکر تطلبان میراثہما ام
ام وام اب فاعطی المیراث ام الام فقال لہ عبدالرحمن بن سہل الانصاری
وکان ممن شہد بدرا وہو اخو بنی حارثۃ فقال یا خلیفۃ رسول اللہ اعطیت التی
لو انہا ماتت لم یرثہا فقسمہ بینہما واخرج عبدالرزاق فی مصنفہ عن عائشۃ حدیث
امرأۃ رفاعۃ التی طلقت منہ وتزوجت بعدہ عبدالرحمن بن الزبیر فلم یستطع
ان یغشاہا وارادت العود الی رفاعۃ فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا حتی تذوقی عسیلتہ ویذوق عسیلتک وہذا القدر فی الصحیح وزاد عبدالرزاق
فقعدت ثم جاءتہ فاخبرتہ انہ قد مسہا فمنعہا ان ترجع الی زوجہا الاول وقال
اللہم ان کان انما بہا ان ترجع الی رفاعۃ فلا یتم لہا نکاحہ مرۃ اخری ثم اتت
ابابکر وعمر فی خلافتہما فمنعاہا واخرج البیہقی عن عقبۃ بن عامر ان عمرو بن العاص

وشر جلیل بن حسنة بشاه بریدا الی ابی بکر براس بنان بطریق الشام فلما قدم علی
ابی بکر انکر ذلک فقال لہ عقبة یا خلیفة رسول اللہ فانہم یصنعون ذلک بنا وقال
افیستنان بفارس والروم لا یحمل الی راس انما یکفی الکتاب والخبر واخرج البخاری
عن قیس بن ابی حازم قال دخل ابو بکر علی امرأة من احمس یقال لہا زینب فراٰہا
لا تتکلم فقال ما لہا لا تتکلم فقالوا حجت مصمتة قال لہا تکلمی فان ہذا لا یحل ہذا من عمل الجاہلیة
فتکلمت فقالت من انت قال امرء من المہاجرین قالت ای المہاجرین قال
من قریش قالت من ای قریش قال انک لسئول انا ابو بکر قالت ما بقاؤنا
علی ہذا الامر الصالح الذی جاء اللہ بہ بعد الجاہلیة قال بقاءکم علیہ ما استقامت
ایمتکم قالت وما الائمة قال اما کان لقومک رؤس واشراف یامرونہم قالت
بلی قال فہم اولئک الناس واخرج البخاری عن عائشة رض قالت لابی بکر غلام
یخرج لہ الخراج وکان ابو بکر یاکل من خراجہ فجاء یوما بشیٔ فاکل منہ ابو بکر فقال
لہ الغلام تدری ما ہذا قال ابو بکر ما ہو قال کنت تکہنت لانسان فی الجاہلیة وما احسن
الکہانة الا انی خدعتہ فلقینی فاعطانی ہذا الذی اکلت منہ فادخل ابو بکر یدہ
فقاء کل شیٔ فی بطنہ واخرج احمد فی الزہد عن ابن سیرین قال لم اعلم احدا استقاء
من طعام اکلہ غیر ابی بکر وذکر القصة واخرج النسائی عن اسلم ان عمر اطلع علی
ابی بکر وہو آخذ بلسانہ فقال ہذا الذی اوردنی الموارد واخرج ابو عبید فی الغریب
عن ابی بکر انہ مر بعبد الرحمن بن عوف وہو یماظ جارا لہ فقال لہ لا تماظ جارک فانہ
یبقی ویذہب عنک الناس المماظة المنازعة والمخاصمة واخرج ابن عساکر عن موسی
بن عقبة ان ابا بکر الصدیق کان یخطب فیقول الحمد للہ رب العالمین احمدہ واستعینہ
ونسألہ الکرامة فیما بعد الموت فانہ قد دنا اجلی واجلکم واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ بالحق بشیرا ونذیرا وسراجا منیرا لینذر من
کان حیا ویحق القول علی الکافرین ومن یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصہما
فقد ضل ضلالا مبینا اوصیکم بتقوی اللہ والاعتصام بامر اللہ الذی شرع لکم

وہذا کم بہ فان جوامع ہدی الاسلام بعد کلمۃ الاخلاص السمع والطاعۃ لمن ولاہ اللہ
امرکم فانہ من یطع اللہ واولی الامر بالمعروف والنہی عن المنکر فقد افلح وادی الذی
علیہ من الحق وایاکم واتباع الہوی فقد افلح من حفظ من الہوی والطمع والغضب
وایاکم والفخر وما فخر من خلق من تراب ثم الی التراب یعود ثم یاکلہ الدود ثم ہو الیوم
حی وغدا میت فاعملوا یوما بیوم وساعۃ بساعۃ وتوقوا دعاء المظلوم وعدوا انفسکم
فی الموتی واصبروا فان العمل کلہ بالصبر واحذروا والحذر ینفع واعملوا والعمل یقبل
واحذروا ما حذرکم اللہ من عذابہ وسارعوا فیما وعدکم اللہ من رحمتہ وافہموا و
تفہموا واتقوا وتوقوا فان اللہ قد بین لکم ما اہلک بہ من کان قبلکم وما نجی بہ من
نجی قبلکم قد بین لکم فی کتابہ حلالہ وحرامہ وما یحب من الاعمال وما یکرہ فانی لا آلوکم
ونفسی واللہ المستعان ولا حول ولا قوۃ الا باللہ واعلموا انکم ما اخلصتم للہ من اعمالکم
فربکم اطعتم وحظکم حفظتم واغتبطتم وما تطوعتم بہ لدینکم فاجعلوہ نوافل بین ایدیکم تستوفوا
بسلفکم وتعطوا جزاءکم حین فقرکم وحاجتکم الیہا ثم تفکروا عباد اللہ فی اخوانکم و
صحابتکم الذین مضوا قد وردوا علی ما قدموا فاقاموا علیہ وحلوا فی الشقاء والسعادۃ
فیما بعد الموت ان اللہ لیس لہ شریک ولیس بینہ وبین احد من خلقہ نسب یعطیہ
بہ خیرا ولا یصرف عنہ سوءا الا بطاعتہ واتباع امرہ فانہ لا خیر فی خیر بعدہ النار
ولا شر فی شر بعدہ الجنۃ اقول قولی ہذا واستغفر اللہ لی ولکم وصلوا علی نبیکم صلی اللہ
علیہ وسلم والسلام علیہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واخرج الحاکم والبیہقی عن عبد اللہ بن
عکیم قال خطبنا ابو بکر الصدیق فحمد اللہ واثنی علیہ بما ہو لہ اہل ثم قال اوصیکم
بتقوی اللہ وان تثنوا علیہ بما ہو لہ اہل وان تخلطوا الرغبۃ بالرہبۃ فان اللہ
تعالی اثنی علی زکریا واہل بیتہ فقال انہم کانوا یسارعون فی الخیرات ویدعوننا
رغبا ورہبا وکانوا لنا خاشعین ثم اعلموا عباد اللہ ان اللہ قد ارتہن بحقہ انفسکم
واخذ علی ذلک مواثیقکم واشتری منکم القلیل الفانی بالکثیر الباقی وہذا
کتاب اللہ فیکم لا یطفأ نورہ ولا تنقضی عجائبہ فاستضیئوا بنورہ وانتصحوا کتابہ

واستضیئوا منه لیوم الظلمة فانه انما خلقکم لعبادته ووکل بکم کراما کاتبین یعلمون ما
تفعلون ثم اعلموا عباد الله انکم تغدون وتروحون فی اجل قد غیب عنکم علمه
فان استطعتم ان تنقضی الآجال وانتم فی عمل الله فافعلوا ولن تستطیعوا ذلک
الا باذن الله سابقوا فی آجالکم قبل ان تنقضی آجالکم فتردکم الی سوء اعمالکم فان
قوما جعلوا آجالکم لغیرهم ونسوا انفسهم فانهاکم ان تکونوا امثالهم فالوحا الوحا ثم النجا
النجا فان وراءکم طالبا حثیثا امره سریع واخرج ابن ابی الدنیا واحمد فی الزهد
وابو نعیم فی الحلیة عن یحیی بن ابی کثیر ان ابا بکر کان یقول فی خطبته این الوضاة
الحسنة وجوههم المعجبون بشبابهم این الملوک الذین بنوا المدائن وحصنوها
این الذین کانوا یعطون الغلبة فی مواطن الحرب قد تضعضع ارکانهم حین اخنی
بهم الدهر واصبحوا فی ظلمات القبور الوحا الوحا ثم النجا النجا واخرج احمد فی الزهد
عن سلمان قال اتیت ابا بکر فقلت اعهد الیّ فقال یا سلمان اتق الله واعلم
انه سیکون فتوح فلا اعرفن ما کان حظک منها ما جعلته فی بطنک او القیته علی ظهرک
واعلم انه من صلی الصلوات الخمس فانه یصبح فی ذمة الله ویمسی فی ذمة الله تعالی
فلا تقتلن احدا من اهل ذمة الله فتخفر الله فی ذمته فیکبک الله فی النار علی
وجهک واخرج عن ابی بکر رض قال تقبض الصالحون الاول فالاول حتی یبقی من الناس
حثالة کحثالة التمر او الشعیر لا یبالی الله بهم واخرج سعید بن منصور فی سننه عن معاویة
بن قرة ان ابا بکر الصدیق رض کان یقول فی دعائه اللهم اجعل خیر عمری آخره
وخیر عملی خواتمه وخیر ایامی یوم لقاءک واخرج احمد فی الزهد عن الحسن قال بلغنی
ان ابا بکر کان یقول فی دعائه اللهم انی اسألک الذی هو خیر لی فی عاقبة الامر
اللهم اجعل آخر ما تعطینی الخیر رضوانک والدرجات العلی من جنات النعیم واخرج
عن عرفجة قال قال ابو بکر من استطاع ان یبکی فلیبک والا فلیتباک واخرج
عن عزرة عن ابی بکر قال اهلکهن الاحمران الذهب والزعفران واخرج عن مسلم بن
یسار عن ابی بکر قال ان المسلم لیوجر فی کل شیء حتی فی النکبة وانقطاع شسعه

والبضاعة تكون فى كمه فيفقدها فيفزع لها فيجدها فى ضبنه[له] وآخرج عن ميمون بن مهران
قال اتى ابوبكر بغراب وافر الجناحين فقلبه ثم قال ما صيد من صيد ولا عضدت
من شجرة الا ضيعت من التسبيح وآخرج البخارى فى الادب وعبد الله بن احمد
فى زوائد الزهد عن الصنابحى انه سمع ابابكر يقول ان دعاء الاخ لاخيه فى الله يستجاب
وآخرج عبد الله فى زوائد الزهد عن عبيد بن عمير عن لبيد الشاعر انه قدم على ابى بكر
فقال ع الا كل شئ ما خلا الله باطل ✤ فقال صدقت فقال ع وكل نعيم
لا محالة زائل ✤ فقال كذبت عند الله نعيم لا يزول فلما ولى قال ابوبكر ربما
قال الشاعر الكلمة من الحكمة

فصل فى كلماته الدالة على شدة خوفه من ربه

اخرج ابو احمد الحاكم عن معاذ بن جبل قال دخل ابوبكر حائطا واذا بدبسى
فى ظل شجرة فتنفس الصعداء ثم قال طوبى لك يا طير تاكل من الشجر وتستظل بالشجر
وتصير الى غير حساب يا ليت ابابكر مثلك وآخرج ابن عساكر عن الاصمعى قال
كان ابوبكر اذا مدح قال اللهم انت اعلم منى بنفسى وانا اعلم بنفسى منهم اللهم اجعلنى
خيرا مما يظنون واغفر لى ما لا يعلمون ولا تؤاخذنى بما يقولون وآخرج احمد فى الزهد
عن ابى عمران الجونى قال قال ابوبكر الصديق لوددت انى شعرة فى جنب عبد
مؤمن وآخرج احمد فى الزهد عن مجاهد قال كان ابن الزبير اذا قام فى الصلوة
كانه عود من الخشوع قال وحدثت ان ابابكر كان كذلك وآخرج عن الحسن
قال قال ابوبكر والله لوددت انى كنت هذه الشجرة توكل وتعضد وآخرج
عن قتادة قال بلغنى ان ابابكر قال وددت انى خضرة تاكلنى الدواب وآخرج
عن ضمرة بن حبيب قال حضرت الوفاة ابنا لابى بكر الصديق فجعل الفتى يلحظ الى
وسادة فلما توفى قالوا لابى بكر راينا ابنك يلحظ الى وسادة فدفعوه عن الوسادة
فوجدوا تحتها خمسة دنانير او ستة فضرب ابوبكر بيده على الاخرى يسترجع ويقول
انا لله وانا اليه راجعون يا فلان ما احسب جلدك يتسع لها وآخرج عن ثابت البنانى
ان ابابكر كان يتمثل شعر لا تزال تنعى حبيبا حتى تكونه ✤ وقد يرجو الفتى الرجا يموت دونه

[له] الضبن ما بين الكشح والابط ۱۲ مجمع البحار

واخرج ابن سعد عن ابن سیرین قال لم یکن احد بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اھیب لما لا یعلم من ابی بکر ولم یکن احد بعد ابی بکر اھیب لما لا یعلم من
عمر وان ابا بکر نزلت فیہ قضیۃ فلم یجد لہا فی کتاب اللہ اصلا ولا فی السنۃ
اثرا فقال اجتہد رایی فان یکن صوابا فمن اللہ وان یکن خطا فمنی واستغفر اللہ

فصل فیما ورد عنہ من تعبیر الرؤیا اخرج سعید بن منصور عن سعید بن المسیب
قال رأت عائشۃ رض کانہ وقع فی بیتہا ثلاثۃ اقمار فقصتہا علی ابی بکر وکان من
اعبر الناس فقال ان صدقت رؤیاک لیدفنن فی بیتک خیر اہل الارض ثلثا.
فلما قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا عائشۃ ہذا خیر اقمارک واخرج ایضا
عن عمر بن شرحبیل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیتنی اردفت
غنم سود ثم اردفتہا غنم بیض حتی ما تری السود فیہا قال ابو بکر یا رسول اللہ
اما السود فانہا العرب یسلمون ویکثرون والغنم البیض الاعاجم یسلمون حتی
لا یری العرب فیہم من کثرتہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذلک عبرہا
الملک سحرا وله عن ابن ابی لیلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیتنی
علی بیر انزع فیہا فوردتنی غنم سود ثم ردفہا غنم عفر فقال ابو بکر دعنی اعبرہا
فذکر نحوہ واخرج ابن سعد عن محمد بن سیرین قال کان اعبر ہذہ الامۃ
بعد نبیہا ابو بکر واخرج ابن سعد عن ابن شہاب قال رأی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم رؤیا فقصہا علی ابی بکر فقال رأیت کانی استبقت انا وانت درجۃ
فسبقتک بمرقاتین ونصف قال یا رسول اللہ یقبضک اللہ الی مغفرۃ ورحمۃ
واعیش بعدک سنتین ونصفا واخرج عبد الرزاق فی مصنفہ عن ابی قلابۃ
ان رجلا قال لابی بکر الصدیق رأیت فی النوم انی ابول دما قال انت
رجل تاتی امراتک وہی حائض فاستغفر اللہ ولا تعد **فائدۃ** اخرج البیہقی
فی الدلائل عن عبد اللہ بن بریدۃ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عمرو بن العاص فی سریۃ فیہم ابو بکر وعمر فلما انتہوا الی مکان الحرب

امرهم عمرو ان لا يوقدوا نارا فغضب عمر فهم ان ياتيهم فنهاه ابو بكر واخبره انه
لم يستعمله رسول الله صلى الله عليه وسلم عليك الا لعلمه بالحرب فهدأ عنه
واخرج البيهقي من طريق ابي معشر عن بعض مشيختهم ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال اني لاؤمر الرجل على القوم فيهم من هو خير منه لانه ايقظ عينا وابصر بالحرب

فصل اخرج خليفة بن خياط واحمد بن حنبل وابن عساكر عن يزيد بن الاصم
ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لابي بكر انا اكبر او انت قال انت اكبر واكرم
وانا اسن منك مرسل غريب جدا فان صح عد هذا الجواب من فرط ذكائه و
ادبه والمشهور ان هذا الجواب للعباس وقد وقع ايضا لسعيد بن يربوع اخرجه
الطبراني ولفظه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له اينا اكبر قال انت
اكبر واخير مني وانا اقدم واخرج ابو نعيم ان ابا بكر قيل له يا خليفة رسول الله الا تستعمل
اهل بدر قال اني ارى مكانهم ولكني اكره ان ادنسهم بالدنيا واخرج احمد
في الزهد عن اسمعيل بن محمد ان ابا بكر قسم قسما فسوى فيه بين الناس فقال له
عمر تسوي بين اصحاب بدر وسواهم من الناس فقال ابو بكر انما الدنيا بلاغ
وخير البلاغ اوسعه وانما فضلهم في اجورهم

فصل اخرج احمد في الزهد
عن ابي بكر بن حفص قال بلغني ان ابا بكر كان يصوم الصيف ويفطر الشتاء
واخرج ابن سعد عن حيان الصائغ قال كان نقش خاتم ابي بكر نعم القادر الله

كان نقش خاتم ابي بكر نعم القادر الله

فائدة اخرج الطبراني عن موسى بن عقبة قال لا نعلم اربعة ادركوا النبي
صلى الله عليه وسلم وابناؤهم الا هؤلاء الاربعة ابو قحافة وابنه ابو بكر الصديق
وابنه عبد الرحمن وابو عتيق بن عبد الرحمن واسمه محمد واخرج ابن منده و
ابن عساكر عن عائشة رض قالت ما اسلم ابو احد من المهاجرين الا ابو ابي بكر

فائدة اخرج ابن سعد والبزار بسند حسن عن انس قال كان اسن اصحاب
رسول الله صلى الله عليه وسلم ابو بكر الصديق وسهيل بن عمرو بن بيضاء

فائدة
اخرج البيهقي في الدلائل عن اسماء بنت ابي بكر قالت لما كان عام الفتح خرجت

ابنة لابی قحافة فلقیتها الخیل وفی عنقها طوق من ورق فاقتطعه انسان من عنقها فلما دخل رسول الله صلی الله علیہ وسلم المسجد قام ابو بکر وقال انشد بالله والاسلام طوق اختی فوالله ما اجابه احد ثم قال الثانیة فما اجابه احد ثم قال یا اخت احتسبی طوقک فوالله ان الامانة الیوم فی الناس لقلیل

عمر بن الخطاب ہو عمر بن الخطاب بن نفیل بن عبد العزی بن ریاح بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی امیر المؤمنین ابو حفص القرشی العدوی الفاروق اسلم فی السنة السادسة من النبوة وله سبع وعشرون سنة قاله الذہبی وقال النووی ولد عمر بعد الفیل بثلث عشرة سنة وکان من اشراف قریش والیه کانت السفارة فی الجاہلیة وکانت قریش اذا وقعت الحرب بینہم او بینہم وبین غیرہم بعثوه سفیرا ای رسولا واذا نافرہم منافر او فاخرہم مفاخر بعثوه منافرا او مفاخرا واسلم قدیما بعد اربعین رجلا واحدی عشرة امرأة وقیل بعد تسعة وثلاثین رجلا وثلث وعشرین امرأة وقیل بعد خمسة واربعین رجلا واحدی عشرة امرأة فما ہو الا ان اسلم فظہر الاسلام بمکة وفرح به المسلمون قال وہو احد السابقین الاولین واحد العشرة المشہود لہم بالجنة واحد الخلفاء الراشدین واحد اصہار رسول الله صلی الله علیہ وسلم واحد کبار علماء الصحابة وزہادہم روی له عن رسول الله صلی الله علیہ وسلم خمسمائة حدیث وتسعة وثلثون حدیثا روی عنه عثمان ابن عفان وعلی وطلحة وسعد وابن عوف وابن مسعود وابو ذر وعمرو بن عبسة وابنه عبد الله وابن عباس وابن الزبیر وانس وابو ہریرة وعمرو بن العاص وابو موسی الاشعری والبراء بن عازب وابو سعید الخدری وخلائق آخرون من الصحابة وغیرہم رضی اللہ عنہم اقول وانا الخص ہنا فصولا فیہا جملة من الفوائد تتعلق بترجمته **فصل فی الاخبار الواردة فی اسلامه** اخرج الترمذی عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیہ وسلم قال اللہم اعز الاسلام باحب ہذین الرجلین الیک بعمر بن الخطاب او بابی جہل

بن ہشام وآخرجہ الطبرانی من حدیث ابن مسعود وانس رضؓ وآخرج الحاکم عن ابن
عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب
خاصۃً وآخرج الطبرانی فی الاوسط من حدیث ابی بکر الصدیق وفی الکبیر
من حدیث ثوبان وآخرج احمد عن عمر قال خرجت اتعرض رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فوجدتہ قد سبقنی الی المسجد فقمت خلفہ فاستفتح سورۃ الحاقۃ فجعلت
اتعجب من تالیف القرآن فقلت واللہ ہذا شاعر کما قالت قریش فقرأ انہ لقول
رسول کریم وما ہو بقول شاعر قلیلا ما تؤمنون الآیات فوقع فی قلبی الاسلام
کل موقع وآخرج ابن ابی شیبۃ عن جابر قال کان اول اسلام عمر ان عمر
قال ضرب اختی المخاض لیلاً فخرجت من البیت فدخلت فی استار الکعبۃ
فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدخل الحجر وعلیہ تبان وصلی اللہ ما شاء اللہ ثم انصرف
فسمعت شیئاً لم اسمع مثلہ فخرج فاتبعتہ فقال من ہذا فقلت عمر فقال یا عمر ما تدعنی
لا لیلا ولا نہاراً فخشیت ان یدعو علی فقلت اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ
فقال یا عمر اسرہ قلت لا والذی بعثک بالحق لاعلنہ کما اعلنت الشرک وآخرج
ابن سعد وابو یعلی والحاکم والبیہقی فی الدلائل عن انس رضؓ قال خرج عمر متقلداً سیفہ
فلقیہ رجل من بنی زہرۃ فقال این تعمد یا عمر فقال ارید ان اقتل محمداً قال
وکیف تامن من بنی ہاشم وبنی زہرۃ وقد قتلت محمداً فقال ما اراک الا قد
صبوت قال افلا ادلک علی العجب ان ختنک واختک قد صبوا وترکا دینک
فمشی عمر فاتاہما وعندہما خباب فلما سمع بحس عمر توارٰی فی البیت فدخل فقال
ما ہذہ الہینمۃ وکانوا یقرؤن طٰہٰ قالا ما عدا حدیثاً تحدثناہ بیننا قال فلعلکما قد
صبوتما فقال لہ ختنہ یا عمر ان کان الحق فی غیر دینک فوثب علیہ عمر فوطیہ وطیاً شدیداً
فجاءت اختہ لتدفعہ عن زوجہا فنفحہا نفحۃ بیدہ فدمی وجہہا فقالت وہی غضبی
وان کان الحق فی غیر دینک انی اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمداً عبدہ ورسولہ
فقال عمر اعطونی الکتاب الذی ہو عندکم فاقرأہ وکان عمر یقرأ الکتاب فقالت

لہ تبت لیلیان [illegible] وصوف ۱۲ منتخب من المنتخب ۱۲

اختہ انک رجس وانہ لا یمسہ الا المطہرون فقم فاغتسل او توضأ فقام فتوضأ ثم
اخذ الکتاب فقرأ طٰہٰ حتی انتہی الی اننی انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدنی واقم الصلوٰۃ
لذکری فقال عمر دلونی علی محمد فلما سمع خباب قول عمر خرج فقال ابشر یا عمر فانی
ارجو ان تکون دعوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لک لیلۃ الخمیس اللہم اعز الاسلام
بعمر بن الخطاب او بعمرو بن ہشام وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
اصل الدار التی فی اصل الصفا فانطلق عمر حتی اتی الدار وعلی بابہا حمزۃ و
طلحۃ وناس فقال حمزۃ ہذا عمر ان یرد اللہ بہ خیرا یسلم وان یرد غیر ذلک یکن قتلہ
علینا ہینا قال والنبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل اوحی الیہ فخرج حتی اتی عمر
فاخذ بمجامع ثوبہ وحمائل السیف فقال ما انت بمنتہ یا عمر حتی ینزل اللہ بک من الخزی
والنکال ما انزل بالولید بن المغیرۃ فقال عمر اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک عبد اللہ
ورسولہ واخرج البزار والطبرانی وابو نعیم فی الحلیۃ والبیہقی فی الدلائل عن
اسلم قال قال لنا عمر کنت اشد الناس علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فبینا انا فی یوم حار بالہاجرۃ فی بعض طریق مکۃ اذ لقینی رجل فقال عجبا لک
یا ابن الخطاب انک تزعم انک وانک وقد دخل علیک الامر فی بیتک قلت
وما ذاک قال اختک قد اسلمت فرجعت مغضبا حتی قرعت الباب قیل من
ہذا قلت عمر فتبادروا فاختفوا منی وقد کانوا یقرؤن صحیفۃ بین ایدیہم ترکوہا
ونسوہا فقامت اختی تفتح الباب فقلت یا عدوۃ نفسہا اصبوت وضربتہا بشیء کان
فی یدی علی رأسہا فسال الدم وبکت فقالت یا ابن الخطاب ما کنت فاعلا
فافعل فقد صبوت قال ودخلت حتی جلست علی السریر فنظرت الی الصحیفۃ فقلت
ما ہذا ناولینیہا قالت لست من اہلہا انک لا تطہر من الجنابۃ وہذا کتاب لا یمسہ الا
المطہرون فما زلت بہا حتی ناولتنیہا ففتحتہا فاذا فیہا بسم اللہ الرحمن الرحیم فلما
مررت باسم من اسماء اللہ تعالی ذعرت منہ فالقیت الصحیفۃ ثم رجعت الی
نفسی فتناولتہا فاذا فیہا سبح للہ ما فی السموات والارض فذعرت فقرأت

الی آمنوا باللہ و رسولہ فقلت اشہد ان لا الٰہ الا اللہ فخرجوا الیّ مبادرین وکبروا
وقالوا ابشر فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا یوم الاثنین فقال اللہم
اعز دینک باحب الرجلین الیک اما ابوجہل بن ہشام واما عمر و دلونی علی
النبی صلعم فی بیت باسفل الصفا فخرجت حتی قرعت الباب فقالت من
قلت ابن الخطاب وقد علموا شدتی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما اجترء
احد یفتح الباب حتی قال صلی اللہ علیہ وسلم افتحوا لہ ففتحوا لی فاخذ رجلان
بعضدی حتی اتیا بی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال خلوا عنہ ثم اخذ بمجامع
قمیصی وجذبنی الیہ ثم قال اسلم یا ابن الخطاب اللہم اہدہ فتشہدت فکبر المسلمون
تکبیرۃ سمعت بفجاج مکۃ وکانوا مستخفین فلم اشاء ان اری رجلا یضرب ویضرب الا
رأیتہ ولا یصیبنی من ذلک شیء فجئت الی خالی ابی جہل بن ہشام وکان شریفا
فقرعت علیہ الباب فقال من ہذا قلت ابن الخطاب وقد صبوت فقال لا تفعل
ثم دخل واجاف الباب دونی فقلت ما ہذا بشیء فذہبت الی رجل من عظماء
قریش فنادیتہ فخرج الیّ فقلت لہ مثل مقالتی لخالی وقال لی مثل ما قال
خالی فدخل واجاف الباب دونی فقلت ما ہذا بشیء ان المسلمون یضربون وانا
لا اضرب فقال لی رجل اتحب ان یعلم باسلامک قلت نعم قال فاذا جلس الناس
فی الحجر فأت فلانا الرجل لم یکن یکتم السر فقل لہ فیما بینک وبینہ انی قد صبوت
فانہ قل ما یکتم السر فجئت وقد اجتمع الناس فی الحجر فقلت فیما بینی وبینہ انی قد
صبوت قال او قد فعلت قلت نعم فنادی باعلی صوتہ ان ابن الخطاب
قد صبا فبادروا الیّ فما زلت اضربہم ویضربونی واجتمع علیّ الناس فقال خالی
ما ہذہ الجماعۃ قیل عمر قد صبا فقام علی الحجر فاشار بکمہ الا انی قد اجرت ابن اختی
فتکشفوا عنی لا اشاء ان اری احدا من المسلمین یضرب و یضرب الا رأیتہ فقلت
ما ہذا بشیء قد یصیبنی فاتیت خالی فقلت جوارک رد علیک فما زلت اضرب
واضرب حتی اعز اللہ الاسلام واخرج ابو نعیم فی الدلائل وابن عساکر عن ابن عباس رض

قال سألت عمر لاي شي سميت الفاروق فقال اسلم حمزة قبلي بثلاثة ايام
فخرجت الى المسجد فاسرع ابوجهل الى النبي صلى الله عليه وسلم يسبه فاخبر حمزة
فاخذ قوسه وجاء الى المسجد الى حلقة قريش التي فيها ابوجهل فاتكأ على قوسه
مقابل ابي جهل فنظر اليه فعرف ابوجهل الشر في وجهه فقال مالك يا ابا عمارة
فرفع القوس فضرب بها اخدعيه فقطعه فسالت الدماء فاصلحت ذلك قريش
مخافة الشر قال ورسول الله صلى الله عليه وسلم مختف في دار الارقم ابن ابي الارقم
المخزومي فانطلق حمزة فاسلم فخرجت بعد ثلاثة ايام فاذا فلان المخزومي فقلت
ارغبت عن دين آبائك واتبعت دين محمد فقال ان فعلت فقد فعله من هو
اعظم عليك حقا مني قلت ومن هو قال اختك وختنك فانطلقت فوجدت
همهمة فدخلت فقلت ما هذا فما زال الكلام بيننا حتى اخذت برأس ختني فضربته
فادميته فقامت الى اختي فاخذت برأسي وقالت قد كان ذلك على رغم
انفك فاستحييت حين رأيت الدماء فجلست وقلت اروني هذا الكتاب فقالت
انه لا يمسه الا المطهرون فقمت فاغتسلت فاخرجوا الي صحيفة فيها بسم الله الرحمن الرحيم
فقلت اسماء طيبة طاهرة طه ما انزلنا عليك القرآن لتشقى الى قوله له الاسماء الحسنى
فتعظمت في صدري وقلت من هذا فرت قريش فاسلمت وقلت اين رسول الله
صلى الله عليه وسلم قالت فانه في دار الارقم فاتيت فضربت الباب فاستجمع
القوم فقال لهم حمزة ما لكم قالوا عمر قال وعمر افتحوا له الباب فان اقبل قبلنا منه
وان ادبر قتلناه فسمع ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج فتشهد عمر فكبر
اهل الدار تكبيرة سمعها اهل مكة قلت يا رسول الله السنا على الحق قال بلى
قلت ففيم الاخفاء فخرجنا صفين انا في احدهما وحمزة في الآخر حتى دخلنا المسجد
فنظرت قريش الي والى حمزة فاصابتهم كآبة شديدة فسماني رسول الله صلى الله
عليه وسلم الفاروق يومئذ لانه ظهر الاسلام وفرق بين الحق والباطل واخرج
ابن سعد عن ذكوان قال قلت لعائشة من سمى عمر الفاروق قالت النبي

صلی اللہ علیہ وسلم واخرج ابن ماجۃ والحاکم عن ابن عباس رض قال لما اسلم
عمر نزل جبرئیل فقال یا محمد لقد استبشر اہل السماء باسلام عمر واخرج البزار
والحاکم وصححہ عن ابن عباس رض قال لما اسلم عمر قال المشرکون قد انتصف
القوم الیوم منا وانزل اللہ یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المومنین
واخرج البخاری عن ابن مسعود رض قال ما زلنا اعزۃ منذ اسلم عمر واخرج ابن سعد
والطبرانی عن ابن مسعود رض قال کان اسلام عمر فتحا وکانت ہجرتہ نصرا وکانت
امامتہ رحمۃ ولقد رأینا وما نستطیع ان نصلی الی البیت حتے اسلم عمر فلما اسلم
عمر قاتلہم حتے ترکونا فصلینا واخرج ابن سعد والحاکم عن حذیفۃ قال لما اسلم
عمر کان الاسلام کالرجل المقبل لا یزداد الا قربا فلما قتل عمر کان الاسلام کالرجل
المدبر لا یزداد الا بعدا واخرج الطبرانی عن ابن عباس رض قال اول من جہر بالاسلام
عمر بن الخطاب اسنادہ صحیح حسن واخرج ابن سعد عن صہیب قال لما اسلم عمر رض
ظہر الاسلام ودعی الیہ علانیۃ وجلسنا حول البیت حلقا وطفنا بالبیت وانتصفنا
ممن غلظ علینا ورددنا علیہ بعض ما یاتی بہ واخرج ابن سعد عن اسلم مولی عمر قال
اسلم عمر فی ذی الحجۃ السنۃ السادسۃ من النبوۃ وہو ابن ست وعشرین سنۃ

فصل فی ہجرتہ اخرج ابن عساکر عن علی قال ما علمت احدا ہاجر الا
مختفیا الا عمر بن الخطاب فانہ لما ہم بالہجرۃ تقلد سیفہ وتنکب قوسہ وانتضے فی
یدہ اسہما واتی الکعبۃ واشراف قریش بفنائہا فطاف سبعا ثم صلے رکعتین
عند المقام ثم اتی حلقہم واحدۃ واحدۃ فقال شاہت الوجوہ من اراد ان تثکلہ
امہ ویؤتم ولدہ وترمل زوجتہ فلیلقنی وراء ہذا الوادی فما تبعہ منہم احد و
اخرج عن البراء رض قال اول من قدم علینا من المہاجرین مصعب بن عمیر ثم
ابن ام مکتوم ثم عمر بن الخطاب فی عشرین راکبا فقلنا ما فعل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ قال ہو علے اثری ثم قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابوبکر رض
معہ قال النووی شہد عمر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المشاہد کلہا وکان

ممن ثبت معه یوم احد **فصل فی الاحادیث الواردة فی فضلہ غیر ما تقدم فی ترجمۃ الصدیق** رضی اخرج الشیخان عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا نائم رأیتنی فی الجنۃ فاذا امرأۃ تتوضأ الی جانب قصر قلت لمن ہذا القصر قالو العمر فذکرت غیرتک فولیت مدبرا فبکی (عمر) وقال علیک اغار یا رسول اللہ واخرج الشیخان عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینا انا نائم شربت یعنی اللبن حتے انظر الری یجری فی اظفاری ثم ناولتہ عمر قالوا فما اولتہ یا رسول اللہ قال العلم واخرج الشیخان عن ابی سعید الخدری رض قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بینا انا نائم رایت الناس عرضوا علی وعلیہم قمص فمنہا ما یبلغ الثدی ومنہا ما یبلغ دون ذلک وعرض علی عمر وعلیہ قمیص یجرہ قالوا فما اولتہ یا رسول اللہ قال الدین واخرج الشیخان عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابن الخطاب والذی نفسی بیدہ مالقیک الشیطان سالکا فجًا قط الا سلک فجا غیر فجک واخرج البخاری عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد کان فیما قبلکم من الامم ناس محدثون فان یکن فی امتی احد فانہ عمر ای ملہمون واخرج الترمذی عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ جعل الحق علی لسان عمر وقلبہ قال ابن عمر ومانزل بالناس امر قط فقالوا وقال الانزل القرآن علی نحو ما قال عمر واخرج الترمذی والحاکم وصححہ عن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب (و اخرجہ الطبرانی عن ابی سعید الخدری وعصمۃ بن مالک واخرجہ ابن عساکر من حدیث ابن عمر) واخرج الترمذی عن عائشۃ رض قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لانظر الی شیاطین الجن والانس قد فروا من عمر واخرج ابن ماجۃ والحاکم عن ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول من یصافح الحق عمر واول من یسلم علیہ واول من یاخذہ بیدہ فیدخل الجنۃ

واخرج ابن ماجۃ والحاکم عن ابی ذر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول ان اللہ وضع الحق علی لسان عمر یقول بہ واخرج احمد والبزار عن ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ جعل الحق علی لسان عمر وقلبہ اخرجہ
الطبرانی من حدیث عمر بن الخطاب وبلال ومعاویۃ بن ابی سفیان وعائشۃ رض
واخرجہ ابن عساکر من حدیث ابن عمر واخرج ابن منیع فی مسندہ عن علی رض قال
کنا اصحاب محمد لانشک ان السکینۃ تنطق علی لسان عمر واخرج البزار عن ابن عمر
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر سراج اہل الجنۃ واخرجہ ابن عساکر
من حدیث ابی ہریرۃ والصعب بن جثامۃ واخرج البزار عن قدامۃ بن مظعون
عن عمہ عثمان بن مظعون قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا غلق الفتنۃ
واشار بیدہ الی عمر لایزال بینکم وبین الفتنۃ باب شدید الغلق ما عاش ہذا
بین اظہرکم واخرج الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس رض قال جاء جبرئیل
الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اقرأ عمر السلام واخبرہ ان غضبہ عز ورضاہ حکم
واخرج ابن عساکر عن عائشۃ رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الشیطان
یفرق من عمر واخرج احمد من طریق بریدۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
ان الشیطان لیفرق منک یا عمر واخرج ابن عساکر عن ابن عباس رض قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما فی السماء ملک الا وہو یوقر عمر ولا فی الارض شیطان
الا وہو یفرق من عمر واخرج الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ رض قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ باہی باہل عرفۃ عامۃ وباہی بعمر خاصۃ
واخرج فی الکبیر مثلہ من حدیث ابن عباس رض واخرج الطبرانی والدیلمی عن الفضل
بن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحق بعدی مع عمر حیث کان
واخرج الشیخان عن ابن عمر وابی ہریرۃ رض قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بینا انا نائم رأیتنی علی قلیب علیہا دلو فنزعت منہا ما شاء اللہ ثم اخذہا
ابوبکر فنزع ذنوبا او ذنوبین وفی نزعہ ضعف واللہ یغفر لہ ثم جاء عمر فاستقی فاستحالت

فی یدہ غرباً فلم ار عبقریاً من الناس یفری فریہ حتی روی الناس وضربوا بعطن
قال النووی فی تہذیبہ قال العلماء ہذا اشارۃ الی خلافۃ ابی بکر وعمر و
کثرۃ الفتوح وظہور الاسلام فی زمن عمر وآخرج الطبرانی عن سدیسۃ قالت قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان لم یلق عمر منذ اسلم الا خر لوجہہ (واخرجہ
الدارقطنی فی الافراد من طریق سدیسۃ عن حفصۃ) واخرج الطبرانی عن ابیّ بن
کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لی جبریل لیبک الاسلام
علی موت عمر وآخرج الطبرانی فی الاوسط عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من ابغض عمر فقد ابغضنی ومن احبّ عمر فقد احبنی وان اللہ
باہی بالناس عشیۃ عرفۃ عامۃ وباہی بعمر خاصۃ وانہ لم یبعث اللہ نبیاً الا کان
فی امتہ محدث وان یکن فی امتی منہم احد فہو عمر قالوا یا رسول اللہ کیف محدث
قال تتکلم الملائکۃ علی لسانہ اسنادہ حسن **فصل فی اقوال الصحابۃ والسلف فیہ**
قال ابو بکر الصدیق رض ما علی ظہر الارض رجل احب الی من عمر اخرجہ ابن عساکر وقیل
لابی بکر فی مرضہ ماذا تقول لربک وقد ولیت عمر قال اقول لہ ولیت علیہم
خیرہم (اخرجہ ابن سعد) وقال علی رض اذا ذکر الصالحون فحیّ ہلا بعمر ما کنا نبعد
ان السکینۃ تنطق علی لسان عمر (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط) وقال ابن عمر ما رایت
احداً قط بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حین قبض احد ولا اجود من عمر
(اخرجہ ابن سعد) وقال ابن مسعود لو ان علم عمر وضع فی کفۃ میزان ووضع علم
احیاء الارض فی کفۃ لرجح علم عمر بعلمہم ولقد کانوا یرون انہ ذہب بتسعۃ اعشار العلم
(اخرجہ الطبرانی فی الکبیر والحاکم) وقال حذیفۃ کان علم الناس کان مدسوساً
فی حجر عمر وقال حذیفۃ واللہ ما اعرف رجلاً لا تاخذہ فی اللہ لومۃ لائم الا عمر رض وقالت
عائشۃ رض وذکرت عمر کان واللہ احوذیاً نسیج وحدہ وقال معاویۃ رض اما ابو بکر
فلم یرد الدنیا ولم تردہ واما عمر فارادتہ الدنیا ولم یردہا واما نحن فتمرغنا فیہا ظہراً لبطن
(اخرجہ الزبیر بن بکار فی الموفقیات) وقال جابر رض دخل علی علی عمر وہو مسجی فقال

رحمۃ اللہ علیک ما من احد احب الیّ ان القی اللہ بما فی صحیفتہ بعد صحیفۃ النبی
صلی اللہ علیہ وسلم من ہذا المسجی (اخرجہ الحاکم) وقال ابن مسعودؓ اذا ذکر الصالحون
فحی ہلا بعمر ان عمر کان اعلمنا بکتاب اللہ وافقہنا فی دین اللہ تعالیٰ (اخرجہ
الطبرانی والحاکم) وسئل ابن عباس عن ابی بکر فقال کان کالخیر کلہ وسئل
عن عمر فقال کان کالطیر الحذر الذی یری ان لہ بکل طریق شرکا یاخذہ
وسئل عن علی فقال ملی عزما وحزما وعلما ونجدۃ اخرجہ فی الطیوریات واخرج
الطبرانی عن عمیر بن ربیعۃ ان عمر بن الخطاب قال لکعب الاحبار کیف تجد
نعتی قال اجد نعتک قرنا من حدید قال وما قرن من حدید قال امیر شدید
لا تاخذہ فی اللہ لومۃ لائم قال ثم مہ قال ثم یکون من بعدک خلیفۃ تقتلہ فئۃ
ظالمۃ قال ثم مہ قال ثم یکون البلاء واخرج احمد والبزار والطبرانی عن ابن مسعودؓ
قال فضل عمر بن الخطاب الناس باربع بذکر الاسری یوم بدر امر بقتلہم فانزل اللہ
لولا کتاب من اللہ سبق الآیۃ وبذکر الحجاب امر نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان
یحتجبن فقالت لہ زینب وانک علینا یا ابن الخطاب والوحی ینزل فی بیوتنا
فانزل اللہ فاذا سألتموہن متاعا الآیۃ وبدعوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہم
اید الاسلام بعمر وبرایہ فی ابی بکر کان اول من بایعہ واخرج ابن عساکر عن مجاہد
قال کنا نحدث ان الشیاطین کانت مصفدۃ فی امارۃ عمر فلما اصیب بثت
واخرج عن سالم بن عبد اللہ قال ابطا خبر عمر علی ابی موسی فاتی امراۃ فی بطنہا
شیطان فسالہا عنہ فقالت حتی یجیئنی شیطانی فجاء فسالتہ عنہ فقال ترکتہ
موتزرا بکساء یہنأ ابل الصدقۃ وذاک رجل لا یراہ الشیطان الا خر لمنخریہ الملک
بین عینیہ وروح القدس ینطق بلسانہ فصل قال سفیان الثوری من زعم ان
علیا کان احق بالولایۃ من ابی بکر وعمر فقد خطا ابا بکر وعمر والمہاجرین والانصار
وقال شریک لیس یقدم علیا علی ابی بکر وعمر احد فیہ خیر وقال ابو اسامۃ
اتدرون من ابو بکر وعمر ہما ابو الاسلام وامہ وقال جعفر الصادق انا بری ممن ذکر

لہ مرآۃ العقول جلد ۱۲

ابابکر و عمر الا بخیر فصل فی موافقات عمرؓ قد وصلها بعضهم الی اکثر من
عشرین اخرج ابن مردویہ عن مجاہد قال کان عمر یرے الرای فینزل بہ
القرآن واخرج ابن عساکر عن علی قال ان فے القرآن لرایا من رای عمر
واخرج ابن عمر مرفوعا ما قال الناس فی شئے وقال فیہ عمر الا جاء القرآن بنحو ما
یقول عمر واخرج الشیخان عن عمر قال وافقت ربی فی ثلث قلت یا رسول اللہ
لو اتخذنا من مقام ابراہیم مصلی فنزلت واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی وقلت یا رسول اللہ یدخل علی نسائک البر
والفاجر فلو امرتہن یحتجبن فنزلت آیۃ الحجاب واجتمع نساء النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فے الغیرۃ فقلت عسے ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن فنزلت
کذلک واخرج مسلم عن عمر قال وافقت ربی فی ثلث فے الحجاب وفے
اساری بدر وفی مقام ابراہیم ففی ہذا الحدیث خصلۃ رابعۃ وفے التہذیب
للنووی نزل القرآن بموافقتہ فی اسری بدر وفے الحجاب وفی مقام ابراہیم
وفی تحریم الخمر فزاد خصلۃ خامسۃ وحدیثہا فے السنن ومستدرک الحاکم انہ قال
اللہم بین لنا فے الخمر بیانا شافیا فانزل اللہ تحریمہا واخرج ابن ابی حاتم
فے تفسیرہ عن انس قال قال عمر وافقت ربی فی اربع نزلت ہذہ الآیۃ ولقد
خلقنا الانسان من سلالۃ من طین الآیۃ فلما نزلت قلت انا فتبارک اللہ
احسن الخالقین فزاد فی ہذا الحدیث خصلۃ سادسۃ وللحدیث طریق آخر
عن ابن عباس اوردتہ فے تفسیر المسند ثم رایت فی کتاب فضائل الامامین
لابی عبد اللہ الشیبانی قال وافق عمر ربہ فے احد وعشرین موضعا فذکر ہذہ الستۃ
وزاد ۷ قصۃ عبد اللہ بن ابی قلت حدیثہا فی الصحیح عنہ قال لما توفی
عبد اللہ بن ابی دعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للصلوۃ علیہ فقام الیہ فقمت
حتے وقفت فی صدرہ فقلت یا رسول اللہ اعلی عدو اللہ ابن ابی القائل یوما
کذا وکذا فواللہ ما کان الا یسیرا حتی نزلت ولا تصل علی احد منہم مات ابدا
الآیۃ ۸ یسئلونک عن الخمر الآیۃ ۹ یا ایہا الذین آمنوا لا تقربوا الصلوۃ

الآية قلت هذا مع آية المائدة خصلة واحدة والثالثة في الحديث السابق
١٠ لما اكثر رسول الله صلى الله عليه وسلم من الاستغفار لقوم قال عمر سواء
عليهم فانزل الله سواء عليهم استغفرت لهم الآية قلت اخرجه الطبراني عن ابن
عباس ١١ لما استشار صلى الله عليه وسلم الصحابة في الخروج الى بدر اشار عمر بالخروج
فنزلت كما اخرجك ربك من بيتك الآية ١٢ لما استشار الصحابة في
قصة الافك قال عمر من زوجكها يا رسول الله قال الله قال افتظن ان
ربك دلس عليك فيها سبحانك هذا بهتان عظيم فنزلت كذلك ١٣ قصته
في الصيام لما جامع زوجته بعد الانتباه وكان ذلك محرما في اول الاسلام
فنزل احل لكم ليلة الصيام الآية قلت اخرجه احمد في مسنده ١٤ قوله تعالى
من كان عدوا لجبريل الآية قلت اخرجه ابن جرير وغيره من طرق عديدة و
اقربها للموافقة ما اخرجه ابن ابي حاتم عن عبد الرحمن بن ابي ليلى ان يهوديا
لقي عمر فقال ان جبريل الذي يذكر صاحبكم عدو لنا فقال له عمر من كان عدوا لله
وملائكته ورسله وجبريل وميكال فان الله عدو للكافرين فنزلت على لسان
عمر ١٥ قوله تعالى فلا وربك لا يؤمنون الآية قلت اخرج قصتها ابن
ابي حاتم وابن مردويه عن ابي الاسود قال اختصم رجلان الى النبي صلى الله
عليه وسلم فقضى بينهما فقال الذي قضي عليه ردنا الى عمر بن الخطاب
فاتيا اليه فقال الرجل قضى لي رسول الله صلى الله عليه وسلم على هذا
فقال ردنا الى عمر فقال اكذاك قال نعم فقال عمر مكانكما حتى اخرج اليكما
فخرج اليهما مشتملا على سيفه فضرب الذي قال ردنا الى عمر فقتله وادبر الآخر
فقال يا رسول الله قتل عمر والله صاحبي فقال ما كنت اظن ان يجترئ عمر
على قتل مؤمن فانزل الله فلا وربك لا يؤمنون الآية فاهدر دم الرجل وبرئ
عمر من قتله وله شاهد موصول اوردته في التفسير المسند ١٦ الاستيذان
في الدخول وذلك انه دخل عليه غلامه وكان نائما فقال اللهم حرم الدخول

١٧-١٨ فنزلت آية الاستيذان ١٧ قوله نفسے الیہود وانہم قوم بہت ١٨ قوله ثلة من الاولين وثلة من الآخرين قلت اخرج قصتها ابن عساكر فے تاريخه

١٩ عن جابر بن عبد الله وسے ہے فی اسباب النزول ١٩ رفع تلاوة الشيخ والشيخة

٢٠ اذا زنيا الآية ٢٠ قوله يوم احد لما قال ابو سفيان انفے القوم فلان لا تجيبوه فوافقه رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت اخرج قصته احمد فے مسنده قال ويضم الى هذا ما اخرجه عثمان بن سعيد الدارمى نفے كتاب الرد على الجهمية من طريق ابن شهاب عن سالم بن عبد الله ان كعب الاحبار قال ويل لملك الارض من ملك السماء فقال عمر الا من حاسب نفسه فقال كعب والذى نفسى بيده انها فے التوراة لتابعتها فخر عمر ساجدا ثم رايت نفے الكامل لابن عدى من طريق عبد الله بن نافع وهو ضعيف عن ابيه عن ابن عمر ان بلالا كان يقول اذا اذن اشهد ان لا اله الا الله حى على الصلوة فقال له عمر قل فى اثرها اشهد ان محمدا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قل كما قال عمر **فصل فى كراماته** اخرج البيهقے وابو نعيم كلاهما نفے دلائل النبوة واللالكائى فے شرح السنة والديرعاقولى فى فوائده وابن الاعرابى نفے كرامات الاولياء والخطيب نفے رواة مالك عن نافع عن ابن عمر قال وجه عمر جيشا وراس عليهم رجلا يدعے سارية فبينا عمر يخطب جعل ينادى يا سارية الجبل ثلثا ثم قدم رسول الجيش فسأله عمر فقال يا امير المومنين هزمنا فبينا نحن كذلك اذ سمعنا صوتا ينادى يا سارية الجبل ثلثا فاسندنا ظهورنا الى الجبل فهزمهم الله قال قيل لعمر انك كنت تصيح بذلك وذلك الجبل الذى كان سارية عنده بنهاوند من ارض العجم قال ابن حجر نفے الاصابة اسناده حسن واخرج ابن مردويه من طريق ميمون بن مهران عن ابن عمر قال كان عمر يخطب يوم الجمعة فعرض فى خطبته ان قال يا سارية الجبل من استرعى الذئب ظلم فالتفت الناس بعضهم لبعض فقال لهم

على المنبر حين مما قال فلما فرغ سالوه فقال وقع في خلدي ان المشركين هزموا
اخوانناو انهم يمرون بجبل فان عدلوا اليه قاتلوا من وجه واحد وان
جاوزوا هلكوا فخرج مني ما تزعمون انكم سمعتموه قال فجاء البشير بعد شهر
فذكر انهم سمعوا صوت عمر في ذلك اليوم قال فعدلنا الى الجبل ففتح الله
علينا واخرج ابو نعيم في الدلائل عن عمرو بن الحارث قال بينا عمر يخطب
يوم الجمعة اذ ترك الخطبة فقال يا سارية الجبل مرتين او ثلثا ثم اقبل
على خطبته فقال بعض الحاضرين لقد جن انه لمجنون فدخل عليه عبد الرحمن
بن عوف وكان يطمئن اليه فقال انك لتجعل لهم على نفسك مقالا بينا انت
تخطب اذ انت تصيح يا سارية الجبل اي شيء هذا قال اني والله ما ملكت
ذلك رايتهم يقاتلون عند جبل يؤتون من بين ايديهم ومن خلفهم فلم املك
ان قلت يا سارية الجبل ليلحقوا بالجبل فلبثوا الى ان جاء رسول سارية بكتابه
ان القوم لقونا يوم الجمعة فقاتلناهم حتى اذا حضرت الجمعة سمعنا مناديا ينادي
يا سارية الجبل مرتين فلحقنا بالجبل فلم نزل قاهرين لعدونا حتى هزمهم الله
وقتلهم فقال اولئك الذين طعنوا عليه دعوا هذا الرجل فانه مصنوع له واخرج
ابو القاسم بن بشران في فوائده من طريق موسى بن عقبة عن نافع عن
ابن عمر قال قال عمر بن الخطاب لرجل ما اسمك قال جمرة قال ابن من
قال ابن شهاب قال ممن قال من الحرقة قال اين مسكنك قال الحرة
قال بايها قال بذات لظى فقال عمر ادرك اهلك فقد احترقوا فرجع الرجل
فوجد اهله قد احترقوا اخرج مالك في الموطا عن يحيى بن سعيد نحوه واخرجه
ابن دريد في الاخبار المشهورة وابن الكلبي في الجامع وغيرهم وقال
ابو الشيخ في كتاب العظمة حدثنا ابو الطيب حدثنا علي بن داود حدثنا عبد الله
بن صالح حدثنا ابن لهيعة عن قيس بن الحجاج عمن حدثه قال لما فتحت مصر
اتى عمرو بن العاص حين دخل يوم من اشهر العجم فقالوا يا ايها الامير

ان لنیلنا ہذا سنۃ لا یجری الا بہا قال وما ذاک قالوا اذا کان احدی عشرۃ
لیلۃ تخلو من ہذا الشہر عمدنا الی جاریۃ بکر بین ابویہا فارضینا ابویہا و
جعلنا علیہا من الثیاب والحلی افضل ما یکون ثم القیناہا فی ہذا النیل
فقال لہم عمرو ان ہذا لا یکون ابدا فی الاسلام یہدم ما کان قبلہ فاقاموا
والنیل لا یجری قلیلا ولا کثیرا حتی ہموا بالجلاء فلما رای ذلک عمرو کتب
الی عمر بن الخطاب بذلک فکتب لہ ان قد اصبت بالذی فعلت
وان الاسلام یہدم ما کان قبلہ وبعث بطاقۃ فی داخل کتابہ وکتب
الی عمرو انی قد بعثت الیک ببطاقۃ فی داخل کتابی فالقہا فی النیل
فلما قدم کتاب عمر الی عمرو بن العاص اخذ البطاقۃ ففتحہا فاذا فیہا
من عبد اللہ عمر امیر المومنین الی نیل مصر اما بعد فان کنت تجری
من قبلک فلا تجر وان کان اللہ یجریک فاسال الواحد القہار ان یجریک
فالقی البطاقۃ فی النیل قبل الصلیب بیوم فاصبحوا وقد اجراہ اللہ تعالی
ستۃ عشر ذراعا فی لیلۃ واحدۃ فقطع اللہ تلک السنۃ عن اہل مصر
الی الیوم واخرج ابن عساکر عن طارق بن شہاب قال ان کان الرجل
لیحدث عمر بالحدیث فیکذبہ الکذبۃ فیقول احبس ہذہ ثم یحدثہ بالحدیث
فیقول احبس ہذہ فیقول لہ کل ما حدثتک حق الا ما امرتنی ان احبسہ واخرج
عن الحسن قال ان کان احد یعرف الکذب اذا حدث فہو عمر بن الخطاب
واخرج البیہقی فی الدلائل عن ابی ہدبۃ الحمصی قال اخبر عمر بان اہل العراق
قد حصبوا امیرہم فخرج غضبان فصلی فسہا فی صلوتہ فلما سلم قال اللہم انہم
قد لبسوا علی فالبس علیہم وعجل علیہم بالغلام الثقفی یحکم فیہم بحکم الجاہلیۃ لا یقبل
من محسنہم ولا یتجاوز عن مسیئہم قلت اشار بہ الی الحجاج قال ابن لہیعۃ وما
ولد الحجاج یومئذ **فصل فی نبذ من سیرتہ** اخرج ابن سعد عن الاحنف
بن قیس قال کنا جلوسا بباب عمر فمرت جاریۃ فقالوا سریۃ امیر المومنین

فقال ما ہی لامیر المؤمنین بسریتہ ولا تحل لہ انہا من مال اللہ فقلنا فما ذا
یحل لہ من مال اللہ تعالیٰ قال انہ لا یحل لہ من مال اللہ الا حلتین حلۃ للشتاء
وحلۃ للصیف وما حج بہ واعتمر وقوتی وقوت اہلی کرجل من قریش لیس
باغناہم ولا بافقرہم ثم انا بعد رجل من المسلمین وقال خزیمۃ بن ثابت
کان اذا استعمل عاملا کتب لہ واشترط علیہ ان لا یرکب برذونا ولا یاکل
نقیا ولا یلبس رقیقا ولا یغلق بابہ دون ذوی الحاجات فان فعل فقد
حلت علیہ العقوبۃ وقال عکرمۃ بن خالد وغیرہ ان حفصۃ وعبد اللہ وغیرہما
کلموا عمر فقالوا لو اکلت طعاما طیبا کان اقوی لک علی الحق قال اکلکم
علی ہذا الرای قالوا نعم قال قد علمت نصحکم ولکنی ترکت صاحبی علی جادۃ
فان ترکت جادتہما لم ادرکہما فی المنزل قال واصاب الناس سنۃ فما
اکل عامئذ سمنا ولا سمینا وقال ابن ابی ملیکۃ کلم عقبۃ بن فرقد عمر فی طعامہ
فقال ویحک آکل طیباتی فی حیاتی الدنیا واستمتع بہا وقال الحسن دخل
عمر علی ابنہ عاصم وہو یاکل لحما فقال ما ہذا قال قرمنا الیہ قال او کلما
قرمت الی شیء اکلتہ کفی بالمرء سرفا ان یاکل کل ما اشتہی وقال اسلم
قال عمر لقد خطر علی قلبی شہوۃ السمک الطری قال فرحل یرفا راحلتہ وسار
اربعا مقبلا واربعا مدبرا واشتری مکتلا فجاء بہ وعمد الی الراحلۃ فغسلہا
فاتی عمر فقال انطلق حتی انظر الی الراحلۃ فنظر وقال نسیت ان تغسل ہذا
العرق الذی تحت اذنہا عذبت بہیمۃ فی شہوۃ عمر لا واللہ لا یذوق عمر
مکتلک وقال قتادۃ کان عمر یلبس وہو خلیفۃ جبۃ من صوف مرقوعۃ
بعضہا بادم ویطوف فی الاسواق علی عاتقہ الدرۃ یؤدب بہا الناس
ویمر بالنکث والنوی فیلتقطہ ویلقیہ فی منازل الناس لینتفعون بہ وقال
انس رایت بین کتفی عمر اربع رقاع فی قمیصہ وقال ابو عثمان النہدی رایت
علی عمر ازارا مرقوعا بادم وقال عبد اللہ بن عامر بن ربیعۃ حججت مع عمر

ثم اضرب فسطاطا ولا خباء كان يلقى الكساء والنطع على الشجرة ويستظل تحته
وقال عبد الله بن عيسى كان في وجه عمر بن الخطاب خطان اسودان من البكاء
وقال الحسن كان عمر يمر بالآية من ورده فيسقط حتى يعاد منها اياما وقال
انس دخلت حائطا فسمعت عمر يقول وبيني وبينه جدار عمر بن الخطاب
امير المؤمنين بخ والله لتتقين الله ابن الخطاب او ليعذبنك الله وقال
عبد الله بن عامر بن ربيعة رايت عمر اخذ تبنة من الارض فقال ليتني هذه
التبنة ياليتني لم اك شيئا ليت امي لم تلدني وقال عبيد الله بن عمر بن
حفص حمل عمر بن الخطاب قربة على عنقه فقيل له في ذلك فقال
ان نفسي اعجبتني فاردت ان اذلها وقال محمد بن سيرين قدم صهر لعمر
عليه فطلب ان يعطيه من بيت المال فانتهره عمر وقال اردت ان القى
الله ملكا خائنا ثم اعطاه من صلب ماله عشرة آلاف درهم وقال النخعي
كان عمر يتجر وهو خليفة وقال انس تقرقر بطن عمر من اكل الزيت عام الرمادة
وكان قد حرم على نفسه السمن فنقر بطنه باصبعه وقال انه ليس عندنا غيره
حتى يحيى الناس وقال سفيان بن عيينة قال عمر بن الخطاب احب الناس
الي من رفع الي عيوبي وقال اسلم رايت عمر بن الخطاب ياخذ باذن الفرس
وياخذ بيده الاخرى اذنه ثم ينزو على متن الفرس وقال ابن عمر
ما رايت عمر غضب قط فذكر الله عنده او خوف او قرا عنده انسان آية
من القرآن الا وقف عما كان يريد وقال بلال لاسلم كيف تجدون عمر
فقال خير الناس الا انه اذا غضب فهو امر عظيم فقال بلال لو كنت عنده
اذا غضب قرات عليه القرآن حتى يذهب غضبه وقال الاحوص بن حكيم
عن ابيه اتي عمر بلحم فيه سمن فابى ان ياكلهما وقال كل واحد منهما ادم اخرج
هذه الآثار كلها ابن سعد واخرج ابن سعد عن الحسن قال قال عمر هان شئ
اصلح به قوما ان ابدلهم اميرا مكان امير

فصل في صفته رضي الله عنه

اخرج ابن سعد والحاكم عن زر قال خرجت مع اهل المدينة فی یوم عید
فرایت عمر یمشی حافیا شیخا اصلع آدم اعسر طوالا مشرفا علی الناس کانہ
علی دابۃ قال الواقدی لا یعرف عندنا ان عمر کان آدم الا ان یکون
رآہ عام الرمادۃ فانہ کان تغیر لونہ حین اکل الزیت واخرج ابن سعد
عن ابن عمر انہ وصف عمر فقال رجل ابیض تعلوہ حمرۃ طوال اصلع اشیب
واخرج عن عبید بن عمیر قال کان عمر یفوق الناس طولا واخرج عن
سلمۃ بن الاکوع قال کان عمر رجلا ایسر یعنی یعمل بیدیہ جمیعا واخرج
ابن عساکر عن ابی رجاء العطاردی قال کان عمر رجلا طویلا جسیما اصلع
شدید الصلع ابیض شدید الحمرۃ فی عارضیہ خفۃ سبلتہ کبیرۃ وفی اطرافہا
صہبۃ وفی تاریخ ابن عساکر من طرق ان ام عمر بن الخطاب حنتمۃ بنت
ہشام بن المغیرۃ اخت ابی جہل بن ہشام فکان ابو جہل خالہ **فصل**
فی خلافتہ ولی الخلافۃ بعہد من ابی بکر فی جمادی الآخرۃ سنۃ
١٣ ثلث عشرۃ قال الزہری استخلف عمر یوم توفی ابوبکر وہو یوم الثلثاء
لثمان بقین من جمادی الآخرۃ (اخرجہ الحاکم) فقام بالامر اتم قیام و
١٤ کثرت الفتوح فی ایامہ ففی سنۃ اربع عشرۃ فتحت دمشق ما بین صلح و
عنوۃ وحمص وبعلبک صلحا والبصرۃ والابلۃ کلاہما عنوۃ وفیہا جمع عمر
الناس علی صلوۃ التراویح (قالہ العسکری فی الاوائل) وفی سنۃ خمس
١٥ عشرۃ فتحت الاردن کلہا عنوۃ الا طبریۃ فانہا فتحت صلحا وفیہا کانت
وقعۃ الیرموک والقادسیۃ (قال ابن جریر) وفیہا مصر سعد الکوفۃ وفیہا
فرض عمر الفروض ودون الدواوین واعطی العطاء علی السابقۃ وفی
١٦ سنۃ ست عشرۃ فتحت الاہواز والمدائن واقام بہا سعد الجمعۃ فی
ایوان کسری وہی اول جمعۃ جمعت بالعراق وذلک فی صفر وفیہا
کانت وقعۃ جلولاء وہزم فیہا یزدجرد بن کسری وتقہقر الی الری و

وفیہا جمع عمر الناس علی صلوۃ التراویح

فيها فتحت تكريت وفيها سار عمر ففتح بيت المقدس وخطب بالجابية
خطبته المشهورة وفيها فتحت قنسرين عنوة وحلب وانطاكية ومنبج صلحا و
سروج عنوة وفيها فتحت قرقيسياء صلحا وفي ربيع الاول كتب التاريخ
من الهجرة بمشورة علي وفي سنة سبع عشرة زاد عمر في المسجد النبوي وفيها ١٧
كان القحط بالحجاز وسمي عام الرمادة واستسقى عمر للناس بالعباس آخرج ابن سعد
عن نيار الاسلمي ان عمر لما خرج يستسقي خرج وعليه برد رسول الله صلى الله
عليه وسلم واخرج عن ابن عون قال اخذ عمر بيد العباس ثم رفعها وقال
اللهم انا نتوسل اليك بعم نبيك ان تذهب عنا المحل وان تسقينا الغيث
فلم يبرحوا حتى سقوا فاطبقت السماء عليهم اياما وفيها فتحت الاهواز صلحا
وفي سنة ثماني عشرة فتحت جنديسابور صلحا وحلوان عنوة وفيها كان ١٨
طاعون عمواس وفيها فتحت الرهي وسميساط (شمشاط) عنوة وحران ونصيبين
وطائفة من الجزيرة عنوة وقيل صلحا والموصل ونواحيها عنوة وفي سنة
تسع عشرة فتحت قيسارية عنوة وفي سنة عشرين فتحت مصر عنوة وقيل مصر ١٩-٢٠
كلها صلحا الا الاسكندرية فعنوة وقال علي بن رباح المغرب كله عنوة و
فيها فتحت تستر وفيها هلك قيصر عظيم الروم وفيها اجلى عمر اليهود عن خيبر وعن
نجران وقسم خيبر ووادي القرى وفي سنة احدى وعشرين فتحت الاسكندرية ٢١
عنوة ونهاوند ولم يكن للاعاجم بعدها جماعة وبرقة وغيرها وفي سنة اثنتين ٢٢
وعشرين فتحت آذربيجان عنوة وقيل صلحا والدينور عنوة وماسبذان عنوة
وهمذان عنوة واطرابلس المغرب والري وعسكر وقومس وفي سنة ثلث و ٢٣
عشرين كان فتح كرمان وسجستان ومكران من بلاد الجبل واصبهان و
نواحيها وفي آخرها كانت وفاة سيدنا عمر رض بعد صدوره من الحج شهيد
قال سعيد بن المسيب لما نفر عمر من منى اناخ بالابطح ثم استلقى ورفع يديه
الى السماء وقال اللهم كبرت سني وضعفت قوتي وانتشرت رعيتي فاقبضني اليك

غیر مضیع ولا مفرط فما انسلخ ذو الحجۃ حتے قتل (اخرجہ الحاکم) وقال ابو صالح السمان قال کعب الاحبار لعمر اجدک فی التوراۃ تقتل شہیدا قال وانی لی بالشہادۃ وانا بجزیرۃ العرب وقال اسلم قال عمر اللھم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک واجعل موتی فے بلد رسولک (اخرجہ البخاری) وقال معدان بن ابی طلحۃ خطب عمر فقال رایت کان دیکا نقرنی نقرۃ او نقرتین و انی لا اراہ الا حضور اجلی وان قوما یامرونی ان استخلف وان اللہ لم یکن لیضیع دینہ ولا خلافتہ فان اجل بی امر فالخلافۃ شوری بین ھولاء الستۃ الذین توفی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وھو راض عنہم (اخرجہ الحاکم قال الزہری کان عمرؓ لا یاذن لصبے قد احتلم فے دخول المدینۃ حتی کتب الیہ المغیرۃ بن شعبۃ وھو علی الکوفۃ یذکر غلاما عندہ صنعا ویستاذنہ ان یدخل المدینۃ ویقول ان عندہ اعمالا کثیرۃ فیہا منافع للناس انہ حداد نقاش نجار فاذن لہ ان یرسلہ المدینۃ وضرب علیہ المغیرۃ مائۃ درھم فی الشہر فجاء الی عمر یشتکی شدۃ الخراج فقال ما خراجک بکثیر فانصرف ساخطا یتذمر فلبث عمر لیالی ثم دعاہ فقال الم اخبر انک تقول لو اشاء لصنعت رحی تطحن بالریح فالتفت الی عمر عابسا وقال لاصنعن لک رحی یتحدث الناس بہا فلما ولی قال عمر لاصحابہ اوعدنی العبد آنفا ثم اشتمل ابو لؤلؤۃ علی خنجر ذی راسین نصابہ فے وسطہ فکمن بزاویۃ من زوایا المسجد فی الغلس فلم یزل ہناک حتے خرج عمر یوقظ الناس للصلوۃ فلما دنا منہ طعنہ ثلاث طعنات (اخرجہ ابن سعد) وقال عمرو بن میمون الانصاری ان ابا لؤلؤۃ عبد المغیرۃ طعن عمر بخنجر لہ راسان وطعن معہ اثنے عشر رجلا مات منہم ستۃ فالقے علیہ رجل من اہل العراق ثوبا فلما اغتم فیہ قتل نفسہ وقال ابو رافع کان ابو لؤلؤۃ عبد المغیرۃ یصنع الارحاء وکان المغیرۃ یستغلہ کل یوم اربعۃ دراہم فلقے عمر فقال یا امیر المومنین ان المغیرۃ قد اثقل علی فکلمہ فقال

احسن الی مولاک ومن نیۃ عمر ان یکلم المغیرۃ فیہ فغضب وقال یسع الناس
کلھم عدلہ غیری واضمر قتلہ واتخذ خنجرا وشحذہ وسمہ وکان عمر یقول اقیموا
صفوفکم قبل ان یکبر فجاء فقام حذاءہ فی الصف وضربہ فی کتفہ وفی
خاصرتہ فسقط عمر وطعن ثلثۃ عشر رجلا معہ فمات منھم ستۃ وحمل عمر الی اھلہ
وکادت الشمس تطلع فصلی عبد الرحمن بن عوف بالناس باقصر سورتین و
اتی عمر بنبیذ فشربہ فخرج من جرحہ فلم یتبین فسقوہ لبنا فخرج من جرحہ فقالوا
لا باس علیک فقال ان یکن بالقتل باس فقد قتلت فجعل الناس یثنون
علیہ ویقولون کنت وکنت فقال اما واللہ وددت انی خرجت منھا
کفافا لا علی ولا لی وان صحبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلمت لی واثنی
علیہ ابن عباس فقال لو ان لی طلاع الارض ذھبا لافتدیت بہ من
ھول المطلع وقد جعلتھا شوری فی عثمان وعلی وطلحۃ والزبیر وعبد الرحمن
بن عوف وسعد وامر صھیبا ان یصلی بالناس واجل الستۃ ثلثا اخرجہ الحاکم
وقال ابن عباس کان ابو لؤلؤۃ مجوسیا وقال عمرو بن میمون قال
عمر الحمد للہ الذی لم یجعل منیتی بید رجل یدعی الاسلام ثم قال لابنہ یا عبد اللہ
انظر ما علی من الدین فحسبوہ فوجدوہ ستۃ وثمانین الفا ونحوھا فقال
ان وفی مال آل عمر فادہ من اموالھم والا فاسئل فی بنی عدی فان لم تف
اموالھم فاسئل فی قریش اذھب الی ام المؤمنین عائشۃ فقل یستاذن عمر
ان یدفن مع صاحبیہ فذھب الیھا فقالت کنت اریدہ تعنی المکان
لنفسی ولاوثرنہ الیوم علی نفسی فاتی عبد اللہ فقال قد اذنت فحمد اللہ
تعالی وقیل لہ اوص یا امیر المؤمنین واستخلف قال ما اری احدا احق
بھذا الامر من ھؤلاء النفر الذین توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو
عنھم راض فسمی الستۃ وقال یشھد عبد اللہ بن عمر معھم ولیس لہ من الامر شیء
فان اصابت الامرۃ سعدا فھو ذاک والا فلیستعن بہ ایکم ما امر فانی لم اعزلہ

من غير ولا خيانة ثم قال اوصي الخليفة من بعدي بتقوى الله واوصيه
بالمهاجرين والانصار واوصيه باهل الامصار خيرا في مثل ذلك من الوصية
فلما توفي خرجنا به نمشي فسلم عبد الله بن عمر وقال عمر يستأذن فقالت عائشة
ادخلوه فادخل فوضع هناك مع صاحبيه فلما فرغ من دفنه ورجعوا اجتمع
هؤلاء الرهط فقال عبد الرحمن بن عوف اجعلوا امركم الى ثلاثة منكم فقال
الزبير قد جعلت امري الى علي وقال سعد قد جعلت امري الى عبد الرحمن
وقال طلحة قد جعلت امري الى عثمان وقال فخلا هؤلاء الثلاثة فقال عبد الرحمن
انا لا اريدها فايكما يبرأ من هذا الامر ونجعله اليه والله عليه والاسلام لينظرن
افضلهم في نفسه وليحرص على صلاح الامة فسكت الشيخان علي وعثمان
فقال عبد الرحمن اجعلوا الي والله علي لا آلو عن افضلكم قالا نعم فخلا بعلي و
قال لك من القدم في الاسلام والقرابة من رسول الله صلى الله عليه و
سلم ما قد علمت الله عليك لئن امرتك لتعدلن ولئن امرت عليك لتسمعن
ولتطيعن قال نعم ثم خلا بالآخر فقال له كذلك فلما اخذ ميثاقهما بايع عثمان و
بايعه علي وفي مسند احمد عن عمر انه قال ان ادركني اجلي وابو عبيدة
بن الجراح حي استخلفته فان سألني ربي قلت سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول ان لكل نبي امينا واميني ابو عبيدة بن الجراح فان ادركني
اجلي وقد توفي ابو عبيدة استخلفت معاذ بن جبل فان سألني ربي
لم استخلفته قلت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انه يحشر يوم القيامة
بين يدي العلماء نبذة وقد مات في خلافته وفي المسند ايضا عن ابي رافع
انه قيل لعمر عند موته في الاستخلاف فقال قد رأيت من اصحابي حرصا
سيئا ولو ادركني احد رجلين ثم جعلت هذا الامر اليه لوثقت به سالم مولى
ابي حذيفة وابو عبيدة بن الجراح اصيب عمر يوم الاربعاء لاربع بقين
من ذي الحجة ودفن يوم الاحد مستهل المحرم الحرام وله ثلث وستون سنة

وقیل ست وستون سنة وقیل احدی وستون وقیل ستون ورجحه
الواقدی وقیل تسع وخمسون وقیل خمس اواربع وخمسون وصلی علیه
صهیب فی المسجد وفی تہذیب المزنی کان نقش خاتم عمر کفی بالموت واعظا
واخرج الطبرانی عن طارق بن شہاب قال قالت ام ایمن یوم قتل عمر
الیوم وہی الاسلام واخرج عن عبد الرحمن بن یسار (للبزار) قال شہدت
موت عمر فانکسفت الشمس یومئذ (رجالہ ثقات) **فصل فی اولیات عمر**
قال العسکری ہو اول من سمی امیر المؤمنین واول من کتب التاریخ
من الہجرۃ واول من اتخذ بیت المال واول من سن قیام شہر رمضان
واول من عس بالليل واول من عاقب علی الہجاء واول من ضرب
فی الخمر ثمانین واول من حرم المتعۃ واول من نہی عن بیع امہات الاولاد
واول من جمع الناس فی صلوۃ الجنائز علی اربع تکبیرات واول من
اتخذ الدیوان واول من فتح الفتوح ومسح السواد واول من حمل الطعام
من مصر فی بحر ایلۃ الی المدینۃ واول من احتبس صدقۃ فی الاسلام
واول من اعال الفرائض واول من اخذ زکوۃ الخیل واول من
قال اطال اللہ بقاءک (قالہ لعلی) واول من قال اید ک اللہ (قالہ لعلی)
ہذا آخر ما ذکرہ العسکری وقال النووی فی تہذیبہ ہو اول من اتخذ
الدرۃ وکذا ذکرہ ابن سعد فی الطبقات قال ولقد قیل بعدہ لدرۃ عمر
اہیب من سیفکم قال وہو اول من استقضی القضاۃ فی الامصار و
اول من مصر الامصار الکوفۃ والبصرۃ والجزیرۃ والشام ومصر وموصل
واخرج ابن عساکر عن اسمعیل بن زیاد قال مر علی بن ابی طالب علی المساجد
فی رمضان وفیہا القنادیل فقال نور اللہ علی عمر فی قبرہ کما نور علینا فی
مساجدنا **فصل** قال ابن سعد اتخذ عمر دار الدقیق فجعل فیہا الدقیق والسویق
والتمر والزبیب وما یحتاج الیہ یعین بہ المنقطع ووضع فیما بین مکۃ والمدینۃ

بالطریق ما یصلح من نیقطع به وہدم المسجد النبوی وزاد فیه ووسعه وفرشه
بالحصباء وهو الذی اخرج الیهود من الحجاز الی الشام واخرج اهل نجران
الی الکوفة وهو الذی اخر مقام ابراهیم الی موضعه الیوم وکان ملصقا
بالبیت **فصل فی نبذ من اخباره وقضایاه** اخرج العسکری فی الاوائل
والطبرانی فی الکبیر والحاکم من طریق ابن شهاب ان عمر بن عبد العزیز
سال ابا بکر بن سلیمان بن ابی حثمة لای شئ کان یکتب من خلیفة
رسول الله فی عهد ابی بکر ثم کان عمر کتب اولا من خلیفة ابی بکر فمن
اول من کتب من امیر المؤمنین فقال حدثتنی الشفاء وکانت من
المهاجرات ان ابا بکر کان یکتب من خلیفة رسول الله وکان عمر یکتب
من خلیفة خلیفة رسول الله حتی کتب عمر الی عامل العراق ان یبعث
الیه رجلین جلدین یسالهما عن العراق واهله فبعث الیه لبید بن ربیعة
وعدی بن حاتم فقدما المدینة ودخلا المسجد فوجدا عمرو بن العاص
فقالا استاذن لنا علی امیر المؤمنین فقال عمرو انتما والله اصبتما اسمه فدخل
علیه عمرو فقال السلام علیک یا امیر المؤمنین فقال ما بدا لک فی هذا الاسم
لتخرجن مما قلت فاخبره وقال انت الامیر ونحن المؤمنون فجری الکتاب
بذلک من یومئذ وقال النووی فی تهذیبه سماه بهذا الاسم عدی
بن حاتم ولبید بن ربیعة حین وفدا علیه من العراق وقیل سماه به المغیرة
بن شعبة وقیل ان عمر قال للناس انتم المؤمنون وانا امیرکم فسمی امیر المؤمنین
وکان قبل ذلک یقال له خلیفة خلیفة رسول الله فعدلوا عن تلک العبارة
لطولها واخرج ابن عساکر عن معاویة بن قرة قال کان یکتب من ابی بکر
خلیفة رسول الله فلما کان عمر بن الخطاب ارادوا ان یقولوا خلیفة خلیفة
رسول الله قال عمر هذا یطول قالوا لا ولکنا امرناک علینا فانت امیرنا
قال نعم انتم المؤمنون وانا امیرکم فکتب امیر المؤمنین واخرج البخاری

في تاريخه عن ابن المسيب قال اول من كتب التاريخ عمر بن الخطاب
لسنتين ونصف من خلافته فكتب لست عشرة من الهجرة بمشورة علي و
اخرج السلفي في الطيوريات بسند صحيح عن ابن عمر عن عمر انه اراد ان يكتب
السنن فاستخار الله شهرا فاصبح وقد عزم له ثم قال اني ذكرت قوما كانوا
قبلكم كتبوا كتابا فاقبلوا عليه وتركوا كتاب الله واخرج ابن سعد عن
شداد قال كان اول كلام تكلم به عمر حين صعد المنبر ان قال اللهم
اني شديد فليني واني ضعيف فقوني واني بخيل فسخني واخرج ابن سعد و
سعيد بن منصور وغيرهما من طرق عن عمر انه قال اني انزلت نفسي من
مال الله منزلة والي اليتيم من ماله ان ايسرت استعففت وان افتقرت
اكلت بالمعروف فان ايسرت قضيت واخرج ابن سعد عن ابن عمر ان
عمر بن الخطاب كان اذا احتاج اتى صاحب بيت المال فاستقرضه
فربما اعسر فياتيه صاحب بيت المال يتقاضاه فيلزمه فيحتال له عمر وربما
خرج عطاؤه فقضاه واخرج ابن سعد عن ابن البراء بن معرور ان
عمر خرج يوما وكان قد اشتكى فنعت له العسل وفي بيت المال
عكة فقال ان اذنتم لي فيها اخذته والا فهي علي حرام فاذنوا له واخرج
عن سالم بن عبد الله ان عمر كان يدخل يده في دبرة البعير ويقول
اني لخائف ان اسال عما بك واخرج عن ابن عمر قال كان عمر اذا اراد
ان ينهى الناس عن شيء تقدم الى اهله فقال لا اعلمن احدا وقع في
شيء مما نهيت عنه الا اضعفت عليه العقوبة وروينا من غير وجه ان عمر بن الخطاب
خرج ذات ليلة يطوف بالمدينة وكان يفعل ذلك كثيرا اذ مر بامراة
من نساء العرب مغلقا عليها بابها وهي تقول شعر تطاول هذا الليل تسري
كواكبه + وارقني ان لا ضجيع الاعبه + فوالله لولا الله تخشى عواقبه + لزعزع من
هذا السرير جوانبه + ولكنني اخشى رقيبا موكلا + بانفسنا لا يفتر الدهر كاتبه +

مخافته ربّی والحیاء یصدنی ✤ واکرم بعلی ان تنال مراکبه ✤ فکتب الی
عماله بالغزو ان لا یجمّر احد اکثر من اربعة اشهر وآخرج ابن سعد عن فرا ذان
عن سلمان ان عمر قال له الملک انا ام خلیفة فقال له سلمان ان انت
جبیت من ارض المسلمین درهما او اقل او اکثر ثم وضعته فی غیر حقه
فانت ملک غیر خلیفة فاستعبر عمر وآخرج عن سفیان بن ابی العرجا قال
قال عمر بن الخطاب واللہ ما ادری اخلیفة انا ام ملک فان کنت ملکا فهذا
امر عظیم فقال قائل یا امیر المؤمنین ان بینهما فرقًا قال ماہو قال الخلیفة
لا یاخذ الا حقا ولا یضعه الا فی حق وانت بحمد اللہ کذلک والملک یعسف
الناس فیاخذ من ہذا ویعطی ہذا فسکت عمر وآخرج عن ابن مسعود قال رکب
عمر فرسا فانکشف ثوبه عن فخذه فرای اہل نجران بفخذه شامة سوداء فقالوا
ہذا الذی نجد فی کتابنا انه یخرجنا من ارضنا وآخرج عن سعد الجاری ان
کعب الاحبار قال لعمر انا نجدک فی کتاب اللہ علی باب من ابواب جہنم
تمنع الناس ان یقعوا فیها فاذا مت لم یزالوا یقتحمون فیها الی یوم القیامة
وآخرج عن ابی معشر قال حدثنا اشیاخنا ان عمر قال ان ہذا الامر لا یصلح
الا بالشدة التی لا جبریة فیها وباللین الذی لا وہن فیه وآخرج ابن
ابی شیبة فی المصنف عن حکم بن عمیر قال کتب عمر بن الخطاب الا لا یجلدن امیر
جیش ولا سریة احدا الحد حتی یطلع الدرب لئلا تحمله حمیة الشیطان ان یلحق
بالکفار وآخرج ابن ابی حاتم فی تفسیره عن الشعبی قال کتب قیصر الی
عمر بن الخطاب ان رسلی اتتنی من قبلک فزعمت ان قبلکم شجرة لیست
بخلیقة شیٔ من الشجر تخرج مثل آذان الحمیر ثم تنشق عن مثل اللؤلؤ ثم تخضر فتکون
کالزمرد الاخضر ثم تحمر فتکون کالیاقوت الاحمر ثم تینع فتنضج فتکون کاطیب
فالوذج اکل ثم تیبس فتکون عصمة للمقیم وزادا للمسافر فان تکن رسلی
صدقتنی فلا ادری ہذه الشجرة الا من شجر الجنة فکتب الیه عمر من عبد اللہ عمر

ف قوله لا تجمروا الجیش فتفتنوهم تجمیر الجیش جمعهم فی الثغور وحبسهم عن العود الی اهلیهم ١٢ مجمع البحار

امیر المؤمنین الی قیصر ملک الروم ان رسلک قد صدقوک هذه الشجرة عندنا
هی الشجرة التی انبتها الله علی مریم حین نفست بعیسی ابنها فاتق الله ولا تتخذ
عیسے الٰها من دون الله فان مثل عیسی عند الله کمثل آدم خلقه من تراب الآیة
واخرج ابن سعد عن ابن عمر ان عمر امر عماله فکتبوا اموالهم منهم سعد بن ابی
وقاص فشاطرهم عمر فی اموالهم فاخذ نصفا واعطاهم نصفا واخرج
عن الشعبی ان عمر کان اذا استعمل عاملا کتب ماله واخرج عن ابی امامة بن
سهل بن حنیف قال مکث عمر زمانا لا یاکل من مال بیت المال شیئا حتی
دخلت علیه فی ذلک خصاصة فارسل الی اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم
فاستشارهم فقال قد شغلت نفسی فی هذا الامر فما یصلح لی منه فقال علی
غداء وعشاء فاخذ بذلک عمر واخرج عن ابن عمر ان عمر حج فانفق فی حجته
ستة عشر دینارا فقال یا عبد الله اسرفنا فی هذا المال واخرج عبد الرزاق
فی مصنفه عن قتادة والشعبی قال جاءت عمر امراة فقالت زوجی
یقوم اللیل ویصوم النهار فقال عمر لقد احسنت الثناء علی زوجک فقال
کعب بن سوار لقد شکت فقال عمر کیف قال تزعم انه لیس لها من زوجها
نصیب قال فاذا قد فهمت ذلک فاقض بینهما فقال یا امیر المؤمنین
احل الله له من النساء اربعا فلها من کل اربعة ایام یوم ومن کل اربع لیال
لیلة واخرج عن ابن جریج قال اخبرنی من اصدقه ان عمر بینا هو یطوف
سمع امراة تقول **شعر** تطاول هذا اللیل واسود جانبه ۞ وارقنی ان لا خلیل
الاعبه ۞ فلولا حذار الله لا شیء مثله ۞ لزعزع من هذا السریر جوانبه ۞
فقال عمر ومالک قالت اغزیت زوجی منذ اشهر وقد اشتقت الیه
قال اردت سوءا قالت معاذ الله قال فاملکی علیک نفسک فانما هو
البرید الیه فبعث الیه ثم دخل علی حفصة فقال انی سائلک عن امر قد اهمنی
فافرجیه عنی کم تشتاق المراة الی زوجها فخفضت راسها واستحیت قال

فان الله لا یستحیی من الحق فاشارت بیدها ثلثة اشهر والا فاربعة اشهر فکتب عمر ان لا تحبس الجیوش فوق اربعة اشهر واخرج عن جابر بن عبد الله انه جاء الی عمر یشکو الیه ما یلقے من النساء فقال عمر انا لنجد ذلک حتے انی لا ارید الحاجة فتقول لی ما تذهب الا الی فتیات بنی فلان تنظر الیهن فقال له عبد الله بن مسعود اما بلغک ان ابراهیم علیه السلام شکے الی الله خلق سارة فقیل له انها خلقت من ضلع فالبسها علے ما کان فیها ما لم تر علیها خربة فے دینها واخرج عن عکرمة بن خالد قال دخل ابن لعمر بن الخطاب علیه وقد ترجل ولبس ثیابا حسانا فضربه عمر بالدرة حتے ابکاه فقالت له حفصة لم ضربته قال رایته قد اعجبته نفسه فاحببت ان اصغرها الیه واخرج عن معمر عن لیث بن ابی سلیم ان عمر بن الخطاب قال لا تسموا الحکم ولا ابا الحکم فان الله هو الحکم ولا تسموا الطریق السکة واخرج البیهقے فے شعب الایمان عن الضحاک قال قال ابو بکر والله لوددت انی کنت شجرة الے جنب الطریق فمر علی بعیر فاخذنی فادخلنی فاه فلاکنی ثم ازدردنی[1] ثم اخرجنی بعرا ولم اکن بشرا فقال عمر یا لیتنی کنت کبش اهلے سمنونی ما بدا لهم حتے اذا کنت کاسمن ما یکون زارهم من یحبون فذبحونی لهم فجعلوا بعضی شواء وبعضے قدیدا ثم اکلونی ولم اکن بشرا واخرج ابن عساکر عن ابی البختری قال کان عمر بن الخطاب یخطب علے المنبر فقام الیه حسین بن علی رض فقال انزل عن منبر ابے فقال عمر منبر ابیک لا منبر ابی من امرک بهذا فقام علیؓ فقال والله ما امره بهذا احد اما لاوجعنک یا غدر فقال لا توجع ابن اخی فقد صدق منبر ابیه اسناده صحیح واخرج الخطیب فی الرواة عن مالک من طریقه عن ابن شهاب عن ابی سلمة بن عبد الرحمن وسعید بن المسیب ان عمر بن الخطاب وعثمان بن عفان کانا یتنازعان فے المسئلة بینهما حتے یقول الناظر انهما لا یجتمعان ابدا فما

[1] ازدراد بلعیدن و فرو بردن ۱۲ منتخب

يفتر قان الاعلی احسنه واجمله واخرج ابن سعد عن الحسن قال اول خطبة خطبها عمر حمد الله واثنے علیه ثم قال اما بعد فقد ابتلیت بکم وابتلیتم بی وخلفت فیکم بعد صاحبي فمن کان بحضرتنا باشرناه بانفسنا ومن غاب عنا ولیناه اہل القوة والامانة ومن یحسن نزده حسنا ومن یسیٔ نعاقبه ولیغفر الله لنا ولکم واخرج عن جبیر بن الحویرث ان عمر بن الخطاب رض استشار المسلمین فی تدوین الدیوان فقال له علی تقسم کل سنة ما اجتمع الیک من مال ولا تمسک منه شیئا وقال عثمان اری مالا کثیرا یسع الناس وان لم یحصوا حتی یعرف من اخذ ممن لم یاخذ خشیت ان یلتبس الامر فقال له الولید بن هشام بن المغیرة یا امیر المومنین قد جئت الشام فرایت ملوکها قد دونوا دیوانا وجندوا جنودا فدون دیوانا وجند جنودا فاخذ بقوله فدعا عقیل بن ابی طالب ومخرمة بن نوفل وجبیر بن مطعم وکانوا من نساب قریش فقال اکتبوا الناس علی منازلهم فکتبوا فبدؤا ببنی ہاشم ثم اتبعوهم ابا بکر وقومه ثم عمر وقومه علی الخلافة فلما نظر فیه عمر قال ابدؤا بقرابة النبی صلے الله علیه وسلم الاقرب فالاقرب حتے تضعوا عمر حیث وضعه الله واخرج عن سعید بن المسیب قال دوّن عمر الدیوان فی المحرم سنة عشرین واخرج عن الحسن قال کتب عمر الی حذیفة ان اعط الناس اعطیتهم وارزاقهم فکتب الیه انا قد فعلنا وبقے شئی کثیر فکتب الیه عمر انه فیئهم الذی افاء الله علیهم لیس ہو لعمر ولا لآل عمر اقسمه بینهم واخرج ابن سعد عن جبیر ابن مطعم قال بینا عمر واقف علے جبال عرفة سمع رجلا یصرخ ویقول یا خلیفة یا خلیفة فسمعه رجل آخر وہم یعتافون فقال مالک فک الله لهواتک فاقبلت علی الرجل فصحت علیه فقال جبیر فانی الغد واقف مع عمر علے العقبة یرمیها اذ جاءت حصاة عائرة (عابرة) ففقت راس عمر فقصدت فسمعت رجلا

من الجبل یقول اشعرت ورب الکعبۃ لا یقف عمر ہذا الموقف بعد العام ابداً قال جبیر فاذا ہو الذی صرخ فینا بالامس فاشتد ذلک علیّ واخرج عن عائشۃ رضؔ قالت لما کان آخر حجۃ حجہا عمر بامہات المؤمنین اذا صدرنا عن عرفۃ مررت بالمحصب فسمعت رجلا علی راحلتہ یقول این کان عمر امیر المؤمنین فسمعت رجلاً آخر یقول ہہنا کان امیر المؤمنین فاناخ راحلتہ ثم رفع عقیرتہ فقال شعر علیک سلام من امام وبارکت + ید اللہ فی ذاک الادیم الممزق + ومن یسع او یرکب جناحی نعامۃ + لیدرک ما قدمت بالامس یسبق + قضیت امورا ثم غادرت بعدہا + بوائق فی اکمامہا لم تفتق + فلم یتحرک ذاک الراکب ولم یدر من ہو فکنا نتحدث انہ من الجن فقدم عمر من تلک الحجۃ فطعن (بالخنجر) فمات رضؔ واخرج عن عبد الرحمن بن ابزی عن عمر انہ قال ہذا الامر فی اہل بدر ما بقی منہم احد ثم فی اہل احد ما بقی منہم احد وفی کذا وکذا ولیس فیہا لطلیق ولا لولد طلیق ولا لمسلمۃ الفتح شیٔ واخرج عن النخعی ان رجلا قال لعمر الا تستخلف عبد اللہ بن عمر فقال قاتلک اللہ واللہ ما اردت اللہ بہذا استخلف رجلا لم یحسن ان یطلق امرأتہ واخرج عن شداد بن اوس عن کعب قال کان فی بنی اسرائیل ملک اذا ذکرناہ ذکرنا عمر واذا ذکرنا عمر ذکرناہ وکان الی جنبہ نبی یوحی الیہ فاوحی اللہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یقول لہ اعہد عہدک واکتب الیّ وصیتک فانک میت الی ثلثۃ ایام فاخبرہ النبی بذلک فلما کان الیوم الثالث وقع بین الجدر وبین السریر ثم جاء الی ربہ فقال اللہم ان کنت تعلم انی کنت اعدل فی الحکم واذا اختلفت الامور اتبعت ہداک وکنت کذا وکنت کذا فزد فی عمری حتی یکبر طفلی وتربو امتی فاوحی اللہ الی النبی صلعم انہ قد قال کذا وکذا وقد صدق وقد زدتہ فی عمری خمس عشرۃ سنۃ ففی ذلک ما یکبر طفلہ وتربو امتہ فلما

طعن عمر قال كعب لئن سال عمر ربه ليبقينه الله فاخبر بذلك عمر فقال
اللهم اقبضني اليك غير عاجز ولا ملوم واخرج عن سليمان بن يسار ان الجن
ناحت على عمر واخرج الحاكم عن مالك بن دينار قال سمع صوت بجبل
تبالة حين قتل عمر رض شعر ليبك على الاسلام من كان باكيا * فقد
اوشكوا صرعى وما قدم العهد * وادبرت الدنيا وادبر خيرها * وقد ملها
من كان يوقن بالوعد * واخرج ابن ابي الدنيا عن يحيى بن ابي راشد
البصري قال قال عمر لابنه اقتصدوا في كفني فانه ان كان لي
عند الله خير ابدلني ما هو خير منه وان كنت على غير ذلك سلبني فاسرع سلبي
واقتصدوا في حفرتي فانه ان كان لي عند الله خير اوسع لي فيها مد بصري
وان كنت على غير ذلك ضيقها علي حتى تختلف اضلاعي ولا تخرج معي امراة
ولا تزكوني بما ليس في فان الله هو اعلم بي فاذا خرجتم فاسرعوا في المشي
فانه ان كان لي عند الله خير قدمتموني الى ما هو خير لي وان كنت
على غير ذلك القيتم عن رقابكم شرا تحملونه فصل اخرج ابن عساكر عن ابن
عباس ان العباس قال سالت الله حولا بعد ما مات عمر ان يرينيه
في المنام فرايته بعد حول وهو يسلت العرق عن جبينه فقلت بابي انت
وامي يا امير المؤمنين ما شانك فقال هذا اوان فرغت وان كاد عرش
عمر ليهد لولا اني لقيته رؤفا رحيما واخرج ايضا عن زيد بن اسلم ان
عبد الله بن عمرو بن العاص راى عمر في المنام فقال كيف صنعت قال
متى فارقتكم قال منذ اثنتي عشرة سنة قال انما انفلت الآن من الحساب
واخرج ابن سعد عن سالم بن عبد الله بن عمر قال سمعت رجلا من الانصار
يقول دعوت الله ان يريني عمر في المنام فرايته بعد عشر سنين وهو يمسح العرق
عن جبينه فقلت يا امير المؤمنين ما فعلت قال الآن فرغت ولولا رحمة ربي
لهلكت واخرج الحاكم عن الشعبي قال رثت عاتكة بنت زيد بن عمرو

ابن نفيل عمر فقالت شعر عين جودي بعبرة ونحيب ✤ ولا تملي على الامام
الصليب ✤ فجعتني المنون بالفارس المعلم ✤ يوم الهياج والتلبيب ✤
عصمة الدين والمعين على الدهر ✤ وغيث الملهوف والمكروب ✤
قل لاهل الضراء والبؤس موتوا ✤ اذ سقتنا المنون كاس شعوب ✤ **فصل**
مات في ايام عمر رض من الاعلام عتبة بن غزوان والعلاء بن الحضرمي
وقيس بن السكن وابو قحافة والد الصديق وسعد بن عبادة وسهيل بن
عمرو وابن ام مكتوم المؤذن وعياش بن ابي ربيعة وعبد الرحمن
اخو الزبير بن العوام وقيس بن ابي صعصعة احد من جمع القرآن ونوفل
بن الحارث بن عبد المطلب واخوه ابو سفيان ومارية ام السيد ابراهيم و
ابو عبيدة بن الجراح ومعاذ بن جبل ويزيد بن ابي سفيان وشرحبيل
بن حسنة والفضل بن العباس وابو جندل بن سهيل وابو مالك الاشعري
وصفوان بن المعطل وابي بن كعب وبلال المؤذن واسيد بن الحضير
والبراء بن مالك اخو انس وزينب بنت جحش وعياض بن غنم وابو الهيثم
بن التيهان وخالد بن الوليد والجارود سيد بني عبد القيس والنعمان
بن مقرن وقتادة بن النعمان والاقرع بن حابس وسودة بنت زمعة
وعويم بن ساعدة وغيلان الثقفي وابو محجن الثقفي وخلائق آخرون
من الصحابة رض **عثمان بن عفان رض** عثمان بن عفان بن ابي العاص
بن امية بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مرة بن كعب
بن لوي بن غالب القرشي الاموي ابو عمرو ويقال ابو عبد الله و
ابو ليلى ولد في السنة السادسة من الفيل واسلم قديما وهو من دعاه الصديق
الى الاسلام وهاجر الهجرتين الاولى الى الحبشة والثانية الى المدينة
وتزوج رقية بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل النبوة وماتت عنده
في ليالي غزوة بدر فتاخر عن بدر لتمريضها باذن رسول الله صلى الله عليه وسلم

عثمان بن عفان رض

وضرب لہ بسہمہ واجرہ فہو معدود فی البدریین بذلک وجاء البشیر بنصر المسلمین ببدر
یوم دفنوہا بالمدینۃ فزوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعدہا اختہا
ام کلثوم وتوفیت عندہ سنۃ تسع من الہجرۃ قال العلماء ولا یعرف احد تزوج
بنتی نبی غیرہ ولذلک سمی ذا النورین فہو من السابقین الاولین واول المہاجرین
واحد العشرۃ المشہود لہم بالجنۃ واحد الستۃ الذین توفی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وہو عنہم راض واحد الصحابۃ الذین جمعوا القرآن بل قال ابن
عباد لم یجمع القرآن من الخلفاء الا ہو والمامون وقال ابن سعد استخلفہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المدینۃ فی غزوتہ الی ذات الرقاع و
الی غطفان روی لہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مائۃ حدیث وستۃ و
اربعون حدیثا روی عنہ زید بن خالد الجہنی وابن الزبیر والسائب بن
یزید وانس بن مالک وزید بن ثابت وسلمۃ بن الاکوع وابو امامۃ الباہلی
وابن عباس وابن عمر وعبد اللہ بن مغفل وابو قتادۃ وابو ہریرۃ وآخرون
من الصحابۃ رض وخلائق من التابعین واخرج ابن سعد عن عبد الرحمن
بن حاطب قال ما رایت احدا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان اذا حدث اتم حدیثا ولا احسن من عثمان بن عفان الا انہ کان رجلا
یہاب الحدیث واخرج عن محمد بن سیرین قال کان اعلمہم بالمناسک
عثمان وبعدہ ابن عمر واخرج البیہقی فی سننہ عن عبد اللہ بن عمر بن ابان
الجعفی قال قال لی خالی حسین الجعفی تدری لم سمی عثمان ذا النورین قلت
لا قال لم یجمع بین ابنتی نبی منذ خلق اللہ آدم الی ان تقوم الساعۃ غیر عثمان
فلذلک سمی ذا النورین واخرج ابو نعیم عن الحسن قال انما سمی عثمان
ذا النورین لانہ لا نعلم احدا اغلق بابہ علی ابنتی نبی غیرہ واخرج خیثمۃ
فی فضائل الصحابۃ وابن عساکر عن علی بن ابی طالب انہ سئل عن عثمان
فقال ذاک امرء یدعی فی الملاء الاعلی ذا النورین کان ختن رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم علی ابنتیہ وآخرج المالینے بسند فیہ ضعف عن سہل بن سعد
قال قیل لعثمان ذوالنورین لانہ ینتقل من منزل الی منزل فے الجنۃ
فتبرق لہ برقتین فلذلک قیل لہ ذلک قال انہ کان یکنے فے الجاہلیۃ
اباعمرو فلما کان فے الاسلام ولدت لہ رقیۃ عبداللہ فاکتنے بہ وامہ
اروی بنت کریز بن (ربیعۃ بن) حبیب بن عبد شمس وامہا ام حکیم البیضاء
بنت عبدالمطلب بن ہاشم توامۃ ابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فام عثمان بنت عمۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابن اسحق وکان اول الناس
اسلاما بعد ابی بکر وعلی وزید ابن حارثۃ وآخرج ابن عساکر من طرق
ان عثمان کان رجلا ربعۃ لیس بالقصیر ولا بالطویل حسن الوجہ ابیض مشربا
صفرتا (حمرۃ) بوجہہ نکتات جدری کثیر اللحیۃ عظیم الکرادیس[1] بعید ما بین المنکبین
خدل الساقین طویل الذراعین شعرہ قد کسا ذراعیہ جعد الراس اضلع
احسن الناس ثغرا جمتہ اسفل من اذنیہ یخضب بالصفرۃ وکان قد شد
اسنانہ بالذہب وآخرج ابن عساکر عن عبداللہ بن حزم المازنی قال
رایت عثمان بن عفان فما رایت قط ذکرا ولا انثے احسن وجہا منہ و
آخرج عن موسے بن طلحۃ قال کان عثمان بن عفان اجمل الناس و
آخرج ابن عساکر عن اسامۃ بن زید قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم الی منزل عثمان بصحفۃ فیہا لحم فاذا دخلت فاذا رقیۃ جالسۃ
فجعلت مرۃ انظر الے وجہ رقیۃ ومرۃ انظر الے وجہ عثمان فلما رجعت سالنی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لی دخلت علیہما قلت نعم قال فہل
رایت زوجا احسن منہما قلت لا یا رسول اللہ وآخرج ابن سعد عن محمد
بن ابراہیم بن الحارث التیمی قال لما اسلم عثمان بن عفان اخذہ عمہ
الحکم بن ابی العاص بن امیۃ فاوثقہ رباطا وقال ترغب عن ملۃ آبائک
الی دین محدث واللہ لا ادعک ابدا حتے تدع ما انت علیہ فقال عثمان واللہ

[1] لہ گردن کی ہڈیاں مفاصل کی ہڈیاں بافتند چون دو کف وزانو ۱۲ منتخب

لا ادعه ابداً ولا افارقه فلما رای الحکم صلابته فی دینه ترکه و اخرج ابو یعلے
عن انس قال اول من هاجر من المسلمین الی الحبشۃ باهله عثمان بن عفان
فقال النبی صلے اللہ علیہ وسلم صحبهما اللہ ان عثمان لاول من هاجر
الی اللہ باهله بعد لوط و اخرج ابن عدی عن عائشۃ رض قالت لما زوج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ابنتہ ام کلثوم بعثمان قال لها ان بعلک اشبه الناس
بجدک ابراهیم وابیک محمد و اخرج ابن عدی وابن عساکر عن ابن عمر
قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انا نشبه عثمان بابینا ابراهیم

فصل فی الاحادیث الواردۃ فی فضلہ غیر ما تقدم

اخرج الشیخان
عن عائشۃ رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع ثیابه حین دخل عثمان و
قال الا استحیی من رجل تستحیی منه الملائکۃ و اخرج البخاری عن ابی
عبد الرحمن السلمی ان عثمان حین حوصر اشرف علیهم فقال انشدکم باللہ ولا
انشد الا اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم الستم تعلمون ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال من جهز جیش العسرۃ فله الجنۃ فجهزتهم الستم تعلمون
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من حفر بیر رومۃ فله الجنۃ فحفرتها
فصدقوه بما قال و اخرج الترمذی عن عبد الرحمن بن خباب قال شهدت
النبی صلے اللہ علیہ وسلم وهو یحث علے جیش العسرۃ فقال عثمان بن
عفان یا رسول اللہ علیّ مائۃ بعیر باحلاسها واقتابها فی سبیل اللہ ثم حض
علی الجیش فقال عثمان یا رسول اللہ علیّ مائتا بعیر باحلاسها واقتابها فی
سبیل اللہ ثم حض علی الجیش فقال عثمان یا رسول اللہ علی ثلثمائۃ بعیر باحلاسها
واقتابها فی سبیل اللہ فنزل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وهو یقول ما علی
عثمان ما عمل بعد هذه و اخرج الترمذی عن انس والحاکم وصححه عن
عبد الرحمن بن سمرۃ قال جاء عثمان الے النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالف
دینار حین جهز جیش العسرۃ فنثرها فی حجرہ فجعل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

يقلبها و يقول ما ضر عثمان ما عمل بعد اليوم مرتين و اخرج الترمذي عن
انس قال لما امر رسول الله صلى الله عليه وسلم ببيعة الرضوان كان عثمان
بن عفان رسول رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اهل مكة فبايع الناس
فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان عثمان في حاجة الله و حاجة رسوله
فضرب باحدى يديه على الاخرى فكانت يد رسول الله صلى الله عليه
وسلم لعثمان خيرا من ايديهم لانفسهم و اخرج الترمذي عن ابن عمر قال
ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم فتنة فقال يقتل فيها هذا مظلوما لعثمان
و اخرج الترمذي و الحاكم و صححه و ابن ماجة عن مرة بن كعب قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكر فتنة يقربها فمر رجل مقنع في ثوب
فقال هذا يومئذ على الهدى فقمت اليه فاذا هو عثمان بن عفان فاقبلت
اليه بوجهي فقلت هذا قال نعم و اخرج الترمذي و الحاكم عن عائشة رض
ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يا عثمان انه لعل الله يقمصك قميصا
فان ارادك المنافقون على خلعه فلا تخلعه حتى تلقاني و اخرج الترمذي
عن عثمان انه قال يوم الدار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عهد الي
عهدا فانا صابر عليه و اخرج الحاكم عن ابي هريرة قال اشترى عثمان الجنة
من النبي صلى الله عليه وسلم مرتين ثم حفر بير رومة و حين جهز جيش العسرة
و اخرج ابن عساكر عن ابي هريرة رض ان النبي صلى الله عليه وسلم قال
عثمان من اشبه اصحابي بي خلقا و اخرج الطبراني عن عصمة بن مالك
قال قال لما ماتت بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم تحت عثمان
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم زوجوا عثمان لو كان لي ثالثة لزوجته
وما زوجته الا بالوحي من الله و اخرج ابن عساكر عن علي رض سمعت النبي
صلى الله عليه وسلم يقول لعثمان لو ان لي اربعين ابنة زوجتك واحدة
بعد واحدة حتى لا يبقى منهن واحدة و اخرج ابن عساكر عن زيد بن ثابت

قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول مر بی عثمان وعندی
ملک من الملائکة فقال شهید یقتله قومه انا نستحیی منه واخرج ابو یعلی
عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الملائکة لتستحیی من عثمان
کما تستحیی من الله ورسوله واخرج ابن عساکر عن الحسن انه ذکر عنده حیاء
عثمان فقال ان کان لیکون جوف البیت والباب علیه مغلق فیضع ثوبه
لیفیض علیه الماء فیمنعه الحیاء ان یرفع صلبه **فصل فی خلافته** بویع بالخلافة
بعد دفن عمر بثلث لیال فروی ان الناس کانوا یجتمعون فی تلک الایام
الی عبدالرحمن بن عوف یشاورونه ویناجونه فلا یخلو به رجل ذو رای فیعدل
بعثمان احدا ولما جلس عبدالرحمن للمبایعة حمد الله واثنی علیه وقال
فی کلامه انی رایت الناس یابون الا عثمان (اخرجه ابن عساکر عن المسور
بن مخرمة) وفی روایة اما بعد یا علی فانی قد نظرت فی الناس فلم ارهم
یعدلون بعثمان فلا تجعلن علی نفسک سبیلا ثم اخذ بید عثمان فقال نبایعک
علی سنة الله وسنة رسوله وسنة الخلیفتین بعده فبایعه عبدالرحمن وبایعه
المهاجرون والانصار واخرج ابن سعد عن انس قال ارسل عمر الی
الی طلحة الانصاری قبل ان یموت بساعة فقال کن فی خمسین من الانصار
مع هؤلاء النفر اصحاب الشوری فانهم فیما احسب یجتمعون فی بیت فقم علی
ذلک الباب باصحابک فلا تترک احدا یدخل علیهم ولا تترکهم یمضی الیوم الثالث
حتی یؤمروا احدهم وفی مسند احمد عن ابی وائل قال قلت لعبدالرحمن بن
عوف کیف بایعتم عثمان وترکتم علیا قال ما ذنبی قد بدات بعلی فقلت
ابایعک علی کتاب الله وسنة رسوله وسیرة ابی بکر وعمر فقال فیما استطعت
ثم عرضت ذلک علی عثمان فقال نعم ویروی ان عبدالرحمن قال
لعثمان خلوة ان لم ابایعک فمن تشیر علی قال علی وقال لعلی ان لم ابایعک
فمن تشیر علی قال عثمان ثم دعا الزبیر فقال ان لم ابایعک فمن تشیر علیّ

قال علی او عثمان ثم دعا سعدا فقال من تشیر علی فاما انا وانت فلا نریدها
فقال عثمان ثم استشار عبد الرحمن الاعیان فرای ہوا کثرہم فی عثمان
واخرج ابن سعد والحاکم عن ابن مسعود رض انه قال لما بویع عثمان امرنا
خیر من بقی ولم نال وفی ہذہ السنة من خلافته فتحت الری وکانت فتحت
وانتقضت وفیها اصاب الناس رعاف کثیر فقیل لها سنة الرعاف واصاب
عثمان رعاف حتی تخلف عن الحج واوصی وفیها فتح من الروم حصون کثیرة
وفیها ولی عثمان الکوفة سعد بن ابی وقاص وعزل المغیرة وفی سنة
۲۵ خمس وعشرین عزل عثمان سعداً عن الکوفة. وولی الولید بن عقبة بن ابی معیط
وہو صحابی اخو عثمان لامه وذلک اول ما نقم علیه لانه آثر اقاربه بالولایات
وحکی ان الولید صلی بہم الصبح اربعا وہو سکران ثم التفت الیہم فقال
۲۶ ازیدکم وفی سنة ست وعشرین زاد عثمان فی المسجد الحرام ووسعه واشتری
۲۷ اماکن للزیادة وفیها فتحت سابور وفی سنة سبع وعشرین غزا معاویة قبرس
فرکب البحر بالجیوش وکان معہم عبادة بن الصامت وزوجته ام حرام بنت
ملحان الانصاریة فسقطت عن دابتها فماتت شہیدة ہناک وکان النبی
صلی الله علیه وسلم اخبرها بہذا الجیش ودعا لها بان تکون منہم فدفنت بقبرس و
فیها فتحت ارجان ودارابجرد وفیها عزل عثمان عمرو بن العاص عن مصر و
ولی علیها عبد الله بن سعد بن ابی سرح فغزا افریقیة فافتتحها سہلا وجبلاً
فاصاب کل انسان من الجیش الف دینار وقیل ثلاثة آلاف دینار ثم
فتحت الاندلس فی ہذا العام لطیفة کان معاویة یلح علی عمر بن الخطاب فی
غزوة قبرس ورکوب البحر لها فکتب عمر الی عمرو بن العاص ان صف لی البحر و
راکبه فکتب الیه انی رایت خلقا کبیرا یرکبه خلق صغیر ان رکد خرق القلوب وان
تحرک اراع العقول تزداد فیه العقول قلة والسیئات کثرة وہم فیه کدود علی
عود ان مال غرق وان نجا برق فلما قرا عمر الکتاب کتب الی معاویة والله لا احمل

فيه مسلما ابدا قال ابن جرير فغزا معاوية قبرس في ايام عثمان فصالحه
اهلها على الجزية وفي سنة تسع وعشرين فتحت اصطخر عنوة وفسا وغير ذلك و ٢٩
فيها زاد عثمان في مسجد المدينة ووسعه وبناه بالحجارة المنقوشة وجعل عمده
من حجارة وسقفه بالساج وجعل طوله ستين ومائة ذراع وعرضه خمسين ومائة
ذراع وفي سنة ثلاثين فتحت جور وبلاد كثيرة من ارض خراسان وفتحت ٣٠
نيسابور صلحا وقيل عنوة وطوس وسرخس كلاهما صلحا وكذا مرو وبيهق ولما
فتحت هذه البلاد الواسعة كثر الخراج على عثمان واتاه المال من كل وجه
حتى اتخذ له الخزائن وادر الارزاق وكان يامر للرجل بمائة الف بدرة في
كل بدرة اربعة آلاف اوقية وفي سنة احدى وثلاثين (البياض في الاصل) ٣١
وفي سنة خمس وثلاثين كان مقتل عثمان قال الزهري ولي عثمان الخلافة ٣٥
اثنتي عشرة سنة يعمل ست سنين لا ينقم الناس عليه شيئا وانه لاحب الى قريش من
عمر بن الخطاب لان عمر كان شديدا عليهم فلما وليهم عثمان لان لهم ووصلهم
ثم توانى في امرهم واستعمل اقرباءه واهل بيته في الست الاواخر وكتب
لمروان بخمس افريقية واعطى اقرباءه واهل بيته المال وتأول في ذلك
الصلة التي امر الله بها وقال ان ابابكر وعمر تركا من ذلك ما هو لهما واني
اخذته فقسمته في اقربائي فانكر الناس عليه ذلك (اخرجه ابن سعد) واخرج ابن عساكر
من وجه آخر عن الزهري قال قلت لسعيد بن المسيب هل انت مخبري
كيف كان قتل عثمان وما كان شان الناس وشانه ولم خذله اصحاب محمد
صلى الله عليه وسلم فقال ابن المسيب قتل عثمان مظلوما ومن قتله كان ظالما
ومن خذله كان معذورا فقلت كيف كان ذلك قال ان عثمان لما ولي
كره ولايته نفر من الصحابة لان عثمان كان يحب قومه فولي الناس اثنتي
عشرة سنة وكان كثيرا ما يولي بني امية ممن لم يكن له مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم صحبة فكان يجيء من امرائه ما ينكره اصحاب محمد صلعم وكان عثمان يستعتب

فیہم فلا یعزلہم فلما کان فی الست الاواخر استاثر بنی عمہ فولاہم وما اشرک معہم وامرہم بتقوے اللہ فولی عبد اللہ بن ابی سرح مصر فلکث علیہا سنین فجاء اہل مصر یشکونہ ویتظلمون منہ وقد کان قبل ذلک من عثمان ہناۃ الے عبد اللہ بن مسعود وابی ذر وعمار بن یاسر فکانت بنو ہذیل و بنو زہرۃ فے قلوبہم ما فیہا لحال ابن مسعود وکانت بنو غفار واحلافہا ومن غضب لابی ذر فے قلوبہم ما فیہا وکانت بنو مخزوم قد حنقت علی عثمان لحال عمار بن یاسر وجاء اہل مصر یشکون من ابن ابی سرح فکتب الیہ کتابا یتہددہ فیہ فابی ابن ابی سرح یقبل ما نہاہ عنہ عثمان وضرب من اتاہ من قبل عثمان من اہل مصر ممن کان اتے عثمان فقتلہ فخرج من اہل مصر سبعمائۃ رجل فنزلوا المسجد وشکوا الی الصحابۃ فے مواقیت الصلوۃ ما صنع ابن ابی سرح بہم فقام طلحۃ بن عبید اللہ فکلم عثمان بکلام شدید و ارسلت عائشۃ رض الیہ فقالت تقدم الیک اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم وسالوک عزل ہذا الرجل فابیت فہذا قد قتل منہم رجلا فانصفہم من عاملک ودخل علیہ علی بن ابی طالب فقال انما یسألونک رجلاً مکان رجل وقد ادعوا قبلہ دما فاعزلہ عنہم واقض بینہم فان وجب علیہ حق فانصفہم منہ فقال لہم اختاروا رجلا اولیہ علیکم مکانہ فاشار الناس علیہ بمحمد بن ابی بکر فقالوا استعمل علینا محمد بن ابی بکر فکتب عہدہ وولاہ وخرج معہم عدد من المہاجرین والانصار ینظرون فیما بین اہل مصر وابن ابی سرح فخرج محمد ومن معہ فلما کان علی مسیرۃ ثلثۃ ایام من المدینۃ اذاہم بغلام اسود علی بعیر یخبط البعیر خبطا کانہ رجل یطلب او یطالب فقال لہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ما قصتک وما شانک کانک ہارب او طالب فقال لہم انا غلام امیر المومنین وجہنی الی عامل مصر فقال لہ رجل ہذا عامل مصر قال لیس ہذا ارید واخبر بامرہ محمد بن ابے بکر فبعث فی طلبہ رجلا فاخذہ فجاء بہ الیہ فقال غلام من انت

لہ خفقت ای تحقیق خشم و خشم گرفتن ۱۲ منتخب

فاقبل مرة یقول انا غلام امیر المؤمنین و مرةً یقول انا غلام مروان حتے عرفه
رجل انه لعثمان فقال له محمد الی من ارسلت قال الی عامل مصر قال بماذا
قال برسالة قال معک کتاب قال لا ففتشوه فلم یجدوا معه کتابا و کانت
معه اداوة[1] قد یبست فیها شئے یتقلقل فحرکوه لیخرج فلم یخرج فشقوا الاداوة
فاذا فیها کتاب من عثمان الے ابن ابی سرح فجمع محمد من کان عنده من المہاجرین
والانصار وغیرہم ثم فک الکتاب بحضر منهم فاذا فیه اذا اتاک محمد و فلان
وفلان فاحتل فے قتلهم و ابطل کتابه و قر علے عملک حتے یاتیک رایے
واحبس من یجیء الے یتظلم منک لیاتیک رائی فے ذلک ان شاء الله تعالی
فلما قرأ الکتاب فزعوا وازمعوا فرجعوا الی المدینة وختم محمد الکتاب بخواتیم نفر
کانوا معه و دفع الکتاب الی رجل منهم وقدموا المدینة فجمعوا طلحة والزبیر و
علیا وسعدا ومن کان من اصحاب محمد صلی الله علیه وسلم ثم فضوا الکتاب
بحضر منهم واخبروهم بقصة الغلام واقرؤهم الکتاب فلم یبق احد من اہل المدینة
الاحنق علے عثمان وزاد ذلک من کان غضب لابن مسعود وابی ذر وعمار بن یاسر
حنقا وغیظا وکان اصحاب محمد صلی الله علیه وسلم فلحقوا بمنازلهم مامنهم احد
الا وهو مغتم لما قرأوا الکتاب وحاصر الناس عثمان واجلب علیه محمد بن ابی بکر
ببنی تیم وغیرهم فلما رای ذلک علی بعث الی طلحة والزبیر وسعد وعمار ونفر
من الصحابة کلهم بدری ثم دخل علی عثمان ومعه الکتاب والغلام والبعیر فقال
له علی هذا الغلام غلامک قال نعم قال والبعیر بعیرک قال نعم قال فانت
کتبت هذا الکتاب قال لا وحلف بالله ما کتبت هذا الکتاب ولا امرت به ولا علم
لی به قال له علی فالخاتم خاتمک قال نعم قال فکیف یخرج غلامک ببعیرک و
بکتاب علیه خاتمک لا تعلم به فحلف بالله ما کتبت هذا الکتاب ولا امرت به ولا وجهت
هذا الغلام الے مصر قط واما الخط فعرفوا انه خط مروان وشکوا فی امر عثمان و
سالوه ان یدفع الیهم مروان فابی وکان مروان عنده فے الدار فخرج

[1] اداوة مطہرة یعنی آبدستان اداوی جمع ۱۲ صراح

اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم من عندہ غضبان وشکوا فی امرہ وعلموا ان عثمان
لا یحلف بباطل الا ان قوما قالوا لن یبرأ عثمان من قلوبنا الا ان یدفع الینا
مروان حتی نبحثه ونعرف حال الکتاب وکیف یامر بقتل رجل من اصحاب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم بغیر حق فان یکن عثمان کتبه عزلناہ وان یکن مروان
کتبه علی لسان عثمان نظرنا ما یکون منا فی امر مروان ولزموا بیوتهم وابی عثمان
ان یخرج الیهم مروان وخشی علیه القتل وحاصر الناس عثمان ومنعوہ الماء
فاشرف علی الناس فقال افیکم علی فقالوا لا قال افیکم سعد قالوا لا فسکت
ثم قال الا احد یبلغ علیا فیسقینا ماء فبلغ ذلک علیا فبعث الیه بثلث قرب
مملوة ماء فما کادت تصل الیه وجرح بسببها عدة من موالی بنی ہاشم و
بنی امیة حتی وصل الماء الیه فبلغ علیا ان عثمان یراد قتله فقال انما اردنا
منه مروان فاما قتل عثمان فلا فقال للحسن والحسین اذہبا بسیفکما حتی تقوما علی
باب عثمان فلا تدعا احدا یصل الیه وبعث الزبیر ابنه وبعث طلحة ابنه
وبعث عدة من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابناءہم یمنعون الناس ان
یدخلوا علی عثمان ویسالونه اخراج مروان فلما رای ذلک محمد بن ابی بکر
ورمی الناس عثمان بالسهام حتی خضب الحسن بالدماء علی بابه واصاب مروان
سهم وہو فی الدار وخضب محمد بن طلحة وشج قنبر مولی علی فخشی محمد بن ابی بکر
ان یغضب بنو ہاشم لحال الحسن والحسین فیثیرونها فتنة فاخذ بید الرجلین
فقال لهما ان جاءت بنو ہاشم فراوا الدماء علی وجه الحسن کشفوا الناس
عن عثمان وبطل ما نرید ولکن مروا بنا حتی نتسور علیه الدار فنقتله من غیر ان یعلم
احد فتسور محمد وصاحباہ من دار رجل من الانصار حتی دخلوا علی عثمان
ولا یعلم احد ممن کان معه لان کل من کان معه کانوا فوق البیوت ولم یکن
معه الا امرأته فقال لهما محمد مکانکما فان معه امرأته حتی ابدأکما بالدخول فاذا
انا ضبطته فادخلا فتوجیاہ حتی تقتلاہ فدخل محمد فاخذ بلحیته فقال له عثمان

والله لو رآك ابوك لساءه مكانك مني فتراخت يده ودخل الرجلان عليه فتوجياه
حتى قتلاه وخرجوا هاربين من حيث دخلوا وصرخت امراته فلم يسمع صراخها لما
كان في الدار من الجلبة وصعدت امراته الى الناس فقالت ان امير المومنين
قد قتل فدخل الناس فوجدوه مذبوحا وبلغ الخبر عليا وطلحة والزبير وسعدا
ومن كان بالمدينة فخرجوا وقد ذهبت عقولهم للخبر الذي اتاهم حتے دخلوا
على عثمان فوجدوه مقتولا فاسترجعوا وقال علے لابنيه كيف قتل امير المومنين
وانتما على الباب ورفع يده فلطم الحسن وضرب صدر الحسين وشتم محمد بن طلحة
وعبد الله بن الزبير وخرج وهو غضبان حتے اتى منزله وجاء الناس يهرعون
اليه فقالوا له نبايعك فمد يدك فلا بد من امير فقال علي ليس ذلك اليكم انما
ذلك الے اهل بدر فمن رضے به اهل بدر فهو خليفة فلم يبق احد من اهل بدر
الا اتى عليا فقالوا له ما نرى احدا احق بها منك مد يدك نبايعك فبايعوه
وهرب مروان وولده وجاء علي الى امراة عثمان فقال لها من قتل
عثمان قالت لا ادري دخل عليه رجلان لا اعرفهما ومعهما محمد بن ابے بكر و
اخبرت عليا والناس بما صنع محمد فدعا علي محمدا فساله عما ذكرت امراة عثمان
فقال محمد لم تكذب قد والله دخلت عليه وانا اريد قتله فذكرني ابي فقمت عنه
وانا تائب الى الله تعالى والله ما قتلته ولا امسكته فقالت امراته صدق
ولكنه ادخلهما واخرج ابن عساكر عن كنانة مولى صفية وغيره قالوا قتل
عثمان رجل من اهل مصر ازرق اشقر يقال له حمار واخرج احمد عن المغيرة
بن شعبة انه دخل علے عثمان وهو محصور فقال انك امام العامة وقد نزل
بك ما ترى واني اعرض عليك خصالا ثلثا اختر احداهن اما ان تخرج فتقاتلهم
فان معك عددا وقوة وانت علے الحق وهم على الباطل واما ان نخرق لك
بابا سوى الباب الذي هم عليه فتقعد علے رواحلك فتلحق بمكة فانهم لن يستحلوك
وانت بها واما ان تلحق بالشام فانهم اهل الشام وفيهم معاوية فقال عثمان

الا ان اخرج فاقاتل فلن اكون اول من خلف رسول الله صلى الله عليه
وسلم في امته بسفك الدماء واما ان اخرج الى مكة فاني سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يلحد رجل من قريش بمكة يكون عليه
نصف عذاب العالم فلن اكون انا واما ان الحق بالشام فلن افارق
دار هجرتي ومجاورة رسول الله صلى الله عليه وسلم واخرج ابن عساكر عن
ابي ثور الفهمي قال دخلت على عثمان وهو محصور فقال لقد اختبات عند ربي
عشرا اني لرابع اربعة في الاسلام وانكحني رسول الله صلى الله عليه وسلم
ابنته ثم توفيت فانكحني ابنته الاخرى وما تغنيت ولا تمنيت ولا وضعت
يميني على فرجي منذ بايعت بها رسول الله صلى الله عليه وسلم وما مرت بي
جمعة منذ اسلمت الا وانا اعتق فيها رقبة الا ان لا يكون عندي شيء
فاعتقها بعد ذلك ولا زنيت في جاهلية ولا اسلام قط ولا سرقت في
جاهلية ولا اسلام قط ولقد جمعت القرآن على عهد رسول الله صلى الله عليه
وسلم وكان قتل عثمان في اوسط ايام التشريق من سنة خمس وثلثين وقيل
قتل يوم الجمعة لثمان عشرة خلت من ذي الحجة ودفن ليلة السبت
بين المغرب والعشاء في حش كوكب بالبقيع وهو اول من دفن به وقيل كان
قتله يوم الاربعاء وقيل يوم الاثنين لست بقين من ذي الحجة وكان له
يوم قتل اثنتان وثمانون سنة وقيل احدى وثمانون سنة وقيل
اربع وثمانون وقيل ست وثمانون وقيل ثمانون او تسع وثمانون وقيل
تسعون قال قتادة صلى عليه الزبير ودفنه وكان اوصى بذلك اليه
واخرج ابن عدي وابن عساكر من حديث انس مرفوعا ان لله سيفا
مغمودا في غمده ما دام عثمان حيا فاذا قتل عثمان جرد ذلك السيف فلم يغمد الى
يوم القيامة تفرد به عمرو بن فائد وله مناكير واخرج ابن عساكر عن يزيد بن
ابي حبيب قال بلغني ان عامة الركب الذين ساروا الى عثمان عامتهم جنوا

واخرج عن حذیفة قال اول الفتن قتل عثمان وآخر الفتن خروج الدجال
والذی نفسی بیده لایموت رجل وفی قلبه مثقال حبة من حب قتل عثمان
الاتبع الدجال ان ادرکه وان لم یدرکه آمن به فی قبره واخرج عن ابن عباس
قال لو لم یطلب الناس بدم عثمان لرموا بالحجارة من السماء واخرج عن الحسن
قال قتل عثمان وعلی غائب فی ارض له فلما بلغه قال اللهم انی لم ارض و
لم امال واخرج الحاکم وصححه عن قیس بن عباد قال سمعت علیا یوم الجمل یقول
اللهم انی ابرأ الیک من دم عثمان ولقد طاش عقلی یوم قتل عثمان وانکرت
نفسی وجاؤنی للبیعة فقلت واللہ انی لاستحیی ان ابایع قوما قتلوا عثمان
وانی لاستحیی من اللہ ان ابایع وعثمان لم یدفن بعد فانصرفوا فلما رجع الناس
فسالونی البیعة قلت اللهم انی مشفق مما اقدم علیه ثم جاءت عزیمة فبایعت
فقالوا یا امیر المؤمنین فکانما صدع قلبی وقلت اللهم خذ منی لعثمان حتی ترضی
واخرج ابن عساکر عن ابی خلدة الحنفی قال سمعت علیا یقول ان بنی امیة
یزعمون انی قتلت عثمان ولا واللہ الذی لا الہ الا ہو ما قتلت ولا مالیت
ولقد نہیت فعصونی واخرج عن سمرة قال ان الاسلام کان فی حصن حصین
وانہم ثلموا فی الاسلام ثلمة بقتلہم عثمان لا تسد الی یوم القیامة وان اہل المدینة
کانت فیہم الخلافة فاخرجوہا ولم تعد فیہم واخرج عن محمد بن سیرین قال
لم تفقد الخیل البلق فی المغازی والجیوش حتی قتل عثمان ولم یختلف فی الاہلة
حتی قتل عثمان ولم ترہذہ الحمرة التی فی آفاق السماء حتی قتل الحسین
واخرج عبد الرزاق فی مصنفه عن حمید بن ہلال قال کان عبد اللہ بن سلام
یدخل علی محاصری عثمان فیقول لا تقتلوہ فواللہ لا یقتله رجل منکم الا لقی اللہ
اجذم لا ید له وان سیف اللہ لم یزل مغمودا وانکم واللہ ان قتلتموہ لیسلنه اللہ
ثم لا یغمدہ عنکم ابدا وما قتل نبی قط الا قتل سبعون الفا ولا خلیفة الا قتل به
خمسة وثلثون الفا قبل ان یجمعوا واخرج ابن عساکر عن عبد الرحمن ابن مہدی

قال خصلتان ان لعثمان ليستا لابی بکر ولا لعمر رضؓ صبره علی نفسہ حتے قتل وجمعہ
الناس علے المصحف وآخرج الحاکم عن الشعبے قال ما سمعت من مراثی
عثمان احسن من قول کعب بن مالک حیث قال شعر فکف یدیہ ثم اغلق
بابہ ✣ وایقن ان الله لیس بغافل ✣ وقال لاہل الدار لا تقتلوہم ✣
عفا الله عن کل امرأ لم یقاتل ✣ فکیف رایت الله صب علیہم ✣ العداوة
والبغضاء بعد التواصل ✣ وکیف رایت الخیر ادبر بعده ✣ عن الناس
ادبار الریاح الجوافل ✣ **فصل** اخرج ابن سعد عن موسے بن طلحة
قال رایت عثمان یخرج یوم الجمعة وعلیہ ثوبان اصفران فیجلس علی المنبر
فیؤذن المؤذن وہو یتحدث یسال الناس عن اسعارہم وعن اخبارہم و
عن مرضاہم وآخرج عن عبد الله الرومی قال کان عثمان یلے وضوء اللیل
بنفسہ فقیل لہ لو امرت بعض الخدم فکفوک قال لا اللیل لہم یستریحون فیہ
وآخرج ابن عساکر عن عمرو عن عثمان بن عفان قال کان نقش خاتم
عثمان آمنت بالذی خلق فسوی وآخرج ابو نعیم فے الدلائل عن ابن عمر
ان جہجاه الغفاری قام الے عثمان وہو یخطب فاخذ العصا من یده فکسرہا
علے رکبتہ فما حال الحول حتے ارسل الله فے رجلہ الاکلة منہا **فصل فی
اولیات عثمان** رضؓ وقال العسکری فے الاوائل ہو اول من اقطع القطائع
واول من حمی الحمی وآول من خفض صوتہ بالتکبیر وآول من خلق المسجد
وآول من امر بالاذان الاول فی الجمعة وآول من رزق المؤذنین و
اول من ارتج علیہ فے الخطبة فقال ایہا الناس ان اول مرکب صعب
وان بعد الیوم ایاما وان اعش تاتکم الخطبة علی وجہہا وما کنا خطباء وسیعلمنا الله
اخرجہ ابن سعد وآول من قدم الخطبة فی العید علے الصلوة وآول من
فوض الی الناس اخراج زکوتہم واول من ولی الخلافة فی حیاة امہ واول
من اتخذ صاحب شرطة واول من اتخذ مقصورة فی المسجد خوفا ان یصیبہ ما اصاب عمر

هذا ما ذكره العسكري قال وأول ما وقع الاختلاف بين الأمة فخطأ بعضهم بعضا
في زمانه في أشياء نقموها عليه وكانوا قبل ذلك يختلفون في الفقه ولا يخطي
بعضهم بعضا قلت بقي من أوائله أنه أول من هاجر إلى الله بأهله من هذه الأمة
كما تقدم وأول من جمع الناس على حرف واحد في القراءة وأخرج
ابن عساكر عن حكيم بن عباد بن حنيف قال أول منكر ظهر بالمدينة حين فاضت
الدنيا وانتهى سمن الناس طيران الحمام والرمي على الجلاهقات فاستعمل
عليها عثمان رجلا من بني ليث سنة ثمان من خلافته فقصها وكسر الجلاهقات

فصل مات في أيام عثمان من الأعلام سراقة بن مالك بن جعشم وجبار
بن صخر وحاطب بن أبي بلتعة وعياض بن زهير وأبو أسيد الساعدي و
أوس بن الصامت والحارث بن نوفل وعبد الله بن حذافة وزيد بن
خارجة الذي تكلم بعد الموت ولبيد الشاعر والمسيب والد سعيد ومعاذ بن
عمرو بن الجموح ومعبد بن العباس ومعيقيب بن أبي فاطمة الدوسي وأبو لبابة
بن عبد المنذر ونعيم بن مسعود الأشجعي وآخرون من الصحابة ومن غير الصحابة
الحطيئة الشاعر وأبو ذؤيب الشاعر الهذلي **علي رض بن أبي طالب** علي رض بن
أبي طالب (واسم أبي طالب عبد مناف) بن عبد المطلب (واسمه شيبة)
بن هاشم (واسمه عمرو) بن عبد مناف (واسمه المغيرة) بن قصي (واسمه زيد)
بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن نضر
بن كنانة أبو الحسن وأبو تراب كناه بها النبي صلى الله عليه وسلم وأمه فاطمة
بنت أسد بن هاشم وهي أول هاشمية ولدت هاشميا قد أسلمت وهاجرت
وعلي رض أحد العشرة المشهود لهم بالجنة وأخو رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمؤاخاة
وصهره على فاطمة سيدة نساء العالمين رض وأحد السابقين إلى الإسلام و
أحد العلماء الربانيين والشجعان المشهورين والزهاد المذكورين والخطباء
المعروفين وأحد من جمع القرآن وعرضه على رسول الله صلى الله عليه وسلم

وعرض علیہ ابو الاسود الدئلی وابو عبد الرحمن السلمی وعبد الرحمن بن ابی لیلی وہو اول خلیفۃ من بنی ہاشم وابو السبطین اسلم قدیما بل قال ابن عباس وانس وزید بن ارقم وسلمان الفارسی وجماعۃ انہ اول من اسلم ونقل بعضہم الاجماع علیہ واخرج ابو یعلی عن علی رض قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنین واسلمت یوم الثلثاء وکان عمرہ حین اسلم عشر سنین وقیل تسع وقیل ثمان وقیل دون ذلک وقال الحسن بن زید بن الحسن ولم یعبد الاوثان قط لصغرہ (اخرجہ ابن سعد) ولما ہاجر صلی اللہ علیہ وسلم الی المدینۃ امرہ ان یقیم بعدہ بمکۃ ایاما حتی یودی عنہ امانۃ والودائع والوصایا التی کانت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یلحقہ باہلہ ففعل ذلک وشہد مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدرا واحدا وسائر المشاہد الا تبوک فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استخلفہ علی المدینۃ ولہ فی جمیع المشاہد آثار مشہورۃ واعطاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللواء فی مواطن کثیرۃ وقال سعید بن المسیب اصابت علیا یوم احد ست عشرۃ ضربۃ وثبت فی الصحیحین انہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطاہ الرایۃ فی یوم خیبر واخبر ان الفتح یکون علی یدیہ واحوالہ فی الشجاعۃ وآثارہ فی الحروب مشہورۃ وکان علی شیخا (سمینا) اصلع کثیر الشعر ربعۃ الی القصر عظیم البطن عظیم اللحیۃ جدا قد ملات ما بین منکبیہ بیضاء کلہا قطن آدم شدید الادمۃ قال جابر بن عبد اللہ حمل علی الباب علی ظہرہ یوم خیبر حتی صعد المسلمون علیہ ففتحوہا وانہم جروہ بعد ذلک فلم یحملہ الا اربعون رجلا (اخرجہ ابن عساکر) واخرج ابن اسحق فی المغازی وابن عساکر عن ابی رافع ان علیا تناول بابا عند الحصن حصن خیبر فترس بہ عن نفسہ فلم یزل فی یدہ وہو یقاتل حتی فتح اللہ علینا ثم القاہ فلقد رایتنا ثمانیۃ نفر نجہد ان نقلب ذلک الباب فما استطعنا ان نقلبہ وروی البخاری فی الادب عن سہل بن سعد قال ان کان احب اسماء علی رض الیہ ابو تراب وان کان لیفرح

ان یدعیٰ بہا وما سماہ ابو تراب الا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وذلک انہ
غاضبت یوما فاطمۃ فخرج فاضطجع الی الجدار فی المسجد فجاءہ النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وقد امتلأ ظہرہ ترابا فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمسح التراب عن
ظہرہ ویقول اجلس ابا تراب روی لہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خمسمائۃ حدیث وستۃ وثمانون حدیثا روی عنہ بنوہ الثلثۃ الحسن
والحسین ومحمد ابن الحنفیۃ وابن مسعود وابن عمر وابن عباس وابن الزبیر
وابو موسے وابو سعید وزید بن ارقم وجابر بن عبد اللہ وابو امامۃ
وابو ہریرۃ وخلائق من الصحابۃ والتابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین

فصل فی الاحادیث الواردۃ فی فضلہ قال الامام احمد بن حنبل

ما ورد لاحد من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الفضائل
ما ورد لعلیؓ رض (اخرجہ الحاکم) واخرج الشیخان عن سعد بن ابی وقاص
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلف علی بن ابی طالب فی غزوۃ
تبوک فقال یا رسول اللہ تخلفنی فی النساء والصبیان فقال اما ترضے
ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسے غیر انہ لانبی بعدی (اخرجہ
احمد والبزار من حدیث ابی سعید الخدری والطبرانی من حدیث اسماء
بنت قیس وام سلمۃ وحبشی بن جنادۃ وابن عمر وابن عباس وجابر بن
سمرۃ والبراء بن عازب وزید بن ارقم) واخرجا عن سہل بن سعد ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم خیبر لاعطین الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ
علی یدیہ یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ فبات الناس یدوکون
لیلتہم ایہم یعطاہا فلما اصبح الناس غدوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کلہم یرجوان یعطاہا فقال این علیؓ بن ابی طالب فقیل ہو یشتکی عینیہ قال
فارسلوا الیہ فاتی بہ فبصق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عینیہ ودعا لہ
فبرأ حتے کان لم یکن بہ وجع فاعطاہ الرایۃ یدوکون ای یخوضون ویتحدثون

(وقد اخرج ہذا الحدیث الطبرانی من حدیث ابن عمر و علی بن ابی لیلی
وعمران بن حصین والبزار من حدیث ابن عباس) واخرج مسلم عن سعد
بن ابی وقاص قال لما نزلت ہذہ الآیۃ ندع ابناءنا و ابناءکم دعا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا و فاطمۃ وحسنا وحسینا فقال اللہم ہؤلاء
اہلی واخرج الترمذی عن ابی سریحۃ او زید بن ارقم عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ (واخرجہ احمد عن علی وابی ایوب
الانصاری وزید بن ارقم وعمرو ذی مر وابو یعلی عن ابی ہریرۃ
والطبرانی عن ابن عمر ومالک بن الحویرث وحبشی بن جنادۃ وجریر وسعد
ابن ابی وقاص وابی سعید الخدری وانس والبزار عن ابن عباس و
عمارۃ وبریدۃ وفی اکثرہا زیادۃ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ
ولاحمد عن ابی الطفیل قال جمع علی الناس فی الرحبۃ ثم قال لہم انشد باللہ
کل مرء مسلم سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم غدیر خم ما قال لما
قام فقام الیہ ثلثون من الناس فشہدوا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ
واخرج الترمذی والحاکم وصححہ عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان اللہ امرنی بحب اربعۃ واخبرنی انہ یحبہم قیل یا رسول اللہ سمہم
لنا قال علی منہم یقول ذلک ثلثا وابو ذر والمقداد وسلمان واخرج الترمذی
والنسائی وابن ماجۃ عن حبشی بن جنادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم علی منی وانا من علی اخرج الترمذی عن ابن عمر قال آخی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ فجاء علی تدمع عیناہ فقال یا
رسول اللہ آخیت بین اصحابک ولم تواخ بینی وبین احد فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انت اخی فی الدنیا والآخرۃ واخرج مسلم عن علی
قال والذی فلق الحبۃ وبرء النسمۃ انہ لعہد النبی الامی الی انہ لا یحبنی الا مومن

ولا یبغضنی الا منافق واخرج الترمذی عن ابی سعید الخدری قال کنا
نعرف المنافقین ببغضهم علیًا واخرجه البزار والطبرانی فی الاوسط عن
جابر ابن عبد الله واخرج الترمذی والحاکم عن علی قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم انا مدینة العلم وعلی بابها هذا حدیث حسن علی الصواب لا
صحیح کما قال الحاکم ولا موضوع کما قاله جماعة منهم ابن الجوزی والنووی
وقد بینت حاله فی التعقبات علی الموضوعات واخرج الحاکم وصححه عن
علی قال بعثنی رسول الله صلی الله علیه وسلم الی الیمن فقلت یا رسول الله
بعثتنی وانا شاب اقضی بینهم ولا ادری ما القضاء فضرب صدری بیده
ثم قال اللهم اهد قلبه وثبت لسانه فوالذی فلق الحبة ما شککت فی
قضاء بین اثنین واخرج ابن سعد عن علی انه قیل له مالک انت اکثر
اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم حدیثا قال انی کنت اذا سالته انبانی
واذا سکت ابتدانی واخرج عن ابی هریرة رض قال قال عمر بن الخطاب
علی اقضانا واخرج عن ابن مسعود رض قال کنا نتحدث ان اقضی اهل المدینة
علی واخرج ابن سعد عن ابن عباس قال اذا حدثنا ثقة عن علی الفتیا
لا نعدوها واخرج عن سعید بن المسیب قال کان عمر بن الخطاب یتعوذ بالله
من معضلة لیس لها ابو حسن واخرج عنه قال لم یکن احد من الصحابة یقول
سلونی الا علی واخرج ابن عساکر عن ابن مسعود قال افرض اهل المدینة
واقضاها علی بن ابی طالب واخرج عن عائشة ان علیا ذکر عندها فقالت
اما انه اعلم من بقی بالسنة وقال مسروق انتهی علم اصحاب رسول الله صلی الله
علیه وسلم الی عمر وعلی وابن مسعود وعبد الله رض وقال عبد الله بن عیاش
بن ابی ربیعة کان لعلی ما شئت من ضرس قاطع فی العلم وکان له البسطة
فی العشیرة والقدم فی الاسلام والصهر برسول الله صلی الله علیه وسلم والفقه
فی السنة والنجدة فی الحرب والجود فی المال واخرج الطبرانی فی الاوسط

بسند ضعیف عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الناس من شجر شتے وانا وعلی من شجرۃ واحدۃ وآخرج الطبرانی وابن
ابی حاتم عن ابن عباس قال ما انزل اللہ یا ایہا الذین آمنوا الا وعلی
امیرہا وشریفہا ولقد عاتب اللہ اصحاب محمد فی غیر مکان وما ذکر علیا
الا بخیر وآخرج ابن عساکر عن ابن عباس قال ما نزل فی احد من کتاب اللہ
تعالی ما نزل فی علی وآخرج ابن عساکر عن ابن عباس قال نزلت
فی علی ثلثمایۃ آیۃ وآخرج البزار عن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لعلی لا یحل لاحد ان یجنب فی ہذا المسجد غیری وغیرک وآخرج الطبرانی
والحاکم وصححہ عن ام سلمۃ رض قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
غضب لم یجترء احد ان یکلمہ الا علی وآخرج الطبرانی والحاکم عن ابن مسعود رض
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال النظر الی علی عبادۃ اسنادہ حسن وآخرجہ
الطبرانی والحاکم ایضا من حدیث عمران بن حصین وآخرجہ ابن عساکر من
حدیث ابی بکر الصدیق وعثمان بن عفان ومعاذ بن جبل وانس وثوبان
وجابر بن عبد اللہ وعائشۃ رض وآخرج الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس
قال کانت لعلی ثمانی عشرۃ منقبۃ ما کانت لاحد من ہذہ الامۃ وآخرج
ابو یعلی عن ابی ہریرۃ قال قال عمر بن الخطاب لقد اعطی علی ثلث خصال
لان یکون لی خصلۃ منہا احب الی من ان اعطی حمر النعم فسئل وما ہے قال
تزوجہ ابنتہ فاطمۃ وسکناہ المسجد لا یحل لی فیہ ما یحل لہ والرایۃ یوم خیبر وروی
احمد بسند صحیح عن ابن عمر نحوہ وآخرج احمد وابو یعلی بسند صحیح عن علی
قال ما رمدت ولا صدعت منذ مسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجہی و
تفل فی عینی یوم خیبر حین اعطانی الرایۃ وآخرج ابو یعلی والبزار عن سعد
بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من آذی علیا
فقد آذانی وآخرج الطبرانی بسند صحیح عن ام سلمۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال من احب علیا فقد احبنی ومن احبنی فقد احب اللہ ومن ابغض علیا
فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد ابغض اللہ وآخرج احمد والحاکم وصححہ عن
ام سلمۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سب علیا فقد سبنی
وآخرج احمد والحاکم بسند صحیح عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال لعلی انک تقاتل علی القرآن کما قاتلت علی تنزیلہ وآخرج
البزار وابو یعلی والحاکم عن علی قال دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال ان فیک مثلا من عیسی ابغضتہ الیہود حتی بہتوا امہ واحبتہ النصاری
حتی انزلوہ بالمنزل الذی لیس بہ الا وانہ یہلک فیّ اثنان محب مفرط
یفرطنی بالیس فیّ ومبغض یحملہ شنانی علی ان یبہتنی وآخرج الطبرانی
فی الاوسط والصغیر عن ام سلمۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول علی مع القرآن والقرآن مع علیّ ولا یفترقان حتی یردا علی الحوض
وآخرج احمد والحاکم بسند صحیح عن عمار بن یاسر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لعلیّ اشقی الناس رجلان احیمر (احمر) ثمود الذی عقر الناقۃ والذی
یضربک یا علی علی ہذہ یعنی قرنہ حتی تبتل منہ ہذہ یعنی لحیتہ وقد ورد ذلک
من حدیث علی وصہیب وجابر بن سمرۃ وغیرہم وآخرج الحاکم وصححہ
عن ابی سعید الخدری قال اشتکی الناس علیا فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فینا خطیبا فقال لا تشکوا علیا فواللہ انہ لاخیشن فی ذات اللہ او فی
سبیل اللہ **فصل** قال ابن سعد بویع علیؓ بالخلافۃ الغد من قتل عثمان
بالمدینۃ فبایعہ جمیع من کان بہا من الصحابۃ رضؓ ویقال ان طلحۃ والزبیر بایعا
کارہین غیر طائعین ثم خرجا الی مکۃ وعائشۃ رضؓ بہا فاخذاہا وخرجا بہا الی البصرۃ
یطلبون بدم عثمان وبلغ ذلک علیاً فخرج الی العراق فلقی بالبصرۃ طلحۃ
والزبیر وعائشۃ ومن معہم وہی وقعۃ الجمل وکانت فی جمادی الآخرۃ
سنۃ ست وثلاثین وقتل بہا طلحۃ والزبیر وغیرہما وبلغت القتلی ثلثۃ عشر الفاً

واقام علیؓ بالبصرة خمس عشرة لیلة ثم انصرف الی الکوفة ثم خرج علیه
معاویة بن ابی سفیان ومن معه بالشام فبلغ علیا فسار فالتقوا بصفین فی
صفر سنة سبع وثلثین ودام القتال بها ایاما فرفع اهل الشام المصاحف
یدعون الی ما فیها مکیدة من عمرو بن العاص فکره الناس الحرب وتداعوا
الی الصلح وحکموا الحکمین فحکم علیؓ ابا موسی الاشعری وحکم معاویة عمرو بن العاص
وکتبوا بینهم کتاباً علی ان یوافوا راس الحول باذرح فینظروا فی امر الامة
فافترق الناس ورجع معاویة الی الشام وعلی الی الکوفة فخرجت علیه
الخوارج من اصحابه ومن کان معه وقالوا لا حکم الا لله وعسکروا بحروراء
فبعث الیهم ابن عباس فخاصمهم وحجهم فرجع منهم قوم کثیر وثبت قوم وساروا
الی النهروان فعرضوا السبیل فسار الیهم علیؓ فقتلهم بالنهروان وقتل منهم ذا الثدیة
وذلک سنة ثمان وثلثین واجتمع الناس باذرح فی شعبان من هذه السنة ٣٨
وحضرها سعد بن ابی وقاص وابن عمر وغیرهما من الصحابة فقدم عمرو
ابا موسی الاشعری مکیدة منه فتکلم فخلع علیا وتکلم عمرو فاقر معاویة وبایع له
فتفرق الناس علی هذا وصار علیؓ فی خلاف من اصحابه حتی صار یعض
علی اصبعه ویقول اعصی ویطاع معاویة وانتدب ثلثة نفر من الخوارج
عبد الرحمن بن ملجم المرادی والبرک بن عبد الله التمیمی وعمرو بن بکیر التمیمی
فاجتمعوا بمکة وتعاهدوا وتعاقدوا لیقتلن هولاء الثلثة علی بن ابی طالب
ومعاویة بن ابی سفیان وعمرو بن العاص ویریحوا العباد منهم فقال ابن ملجم
انا لکم بعلی وقال البرک انا لکم بمعاویة وقال عمرو بن بکیر انا اکفیکم عمرو
بن العاص وتعاهدوا علی ان ذلک یکون فی لیلة واحدة لیلة حادی عشر او
لیلة سابع عشر رمضان ثم توجه کل منهم الی المصر الذی فیه صاحبه فقدم ابن ملجم
الکوفة فلقی اصحابه من الخوارج فکاتمهم ما یریدون الی لیلة الجمعة سابع عشر
رمضان سنة اربعین فاستیقظ علیؓ سحرا فقال لابنه الحسن رایت اللیلة

رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله مالقیت من امتک من الاود واللدد
فقال ادع الله علیهم فقلت اللهم ابدلنی بهم خیرا لی منهم وابدلهم بی شرا لهم منی
ودخل ابن النباح المؤذن علی ذلک فقال الصلوة فخرج علی من الباب
ینادی ایها الناس الصلوة الصلوة فاعترضه ابن ملجم فضربه بالسیف فاصاب
جبهته الی قرنه ووصل الی دماغه فشد علیه الناس من کل جانب فامسک واوثق
واقام علی الجمعة والسبت وتوفی لیلة الاحد وغسله الحسن والحسین وعبد الله
بن جعفر وصلی علیه الحسن ودفن بدار الامارة بالکوفة لیلاً ثم قطعت اطراف
ابن ملجم وجعل فی قوصرة واحرقوه بالنار هذا کله کلام ابن سعد وقد احسن
فی تلخیصه هذه الوقائع ولم یوسع فیها الکلام کما صنع غیره لان هذا هو اللائق
بهذا المقام قال صلی الله علیه وسلم اذا ذکر اصحابی فامسکوا وقال بحسب
اصحابی القتل وفی المستدرک عن السدی قال کان عبد الرحمن بن ملجم المرادی
عشق امرأة من الخوارج یقال لها قطام فنکحها واصدقها ثلثة آلاف درهم
وقتل علی وفی ذلک قال الفرزدق شعر فلم ار مهرا ساقه ذو سماحة ❊ کمهر
قطام من غیر معجم ❊ ثلثة آلاف وعبد وقینة ❊ وضرب علی بالحسام المصمم ❊
فلا مهر اغلی من علی وان غلا ❊ ولا فتک الا دون فتک ابن ملجم ❊ وقال
ابو بکر بن عیاش عمی قبر علی لئلا ینبشه الخوارج وقال شریک نقله ابنه
الحسن الی المدینة وقال المبرد عن محمد بن حبیب اول من حول من قبر الی
قبر علی رض واخرج ابن عساکر عن سعید بن عبد العزیز قال لما قتل علی بن ابی
طالب رض حملوه لیدفنوه مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فبینما هم فی مسیرهم لیلاً
اذ ند الجمل الذی هو علیه فلم یدر این ذهب ولم یقدر علیه قال فلذلک
یقول اهل العراق هو فی السحاب وقال غیره ان البعیر وقع فی بلاد طی
فاخذوه ودفنوه وکان لعلی حین قتل ثلث وستون سنة وقیل اربع
وستون سنة وقیل خمس وستون وقیل سبع وخمسون وقیل ثمان وخمسون

وكان له تسع عشرة سرية فصل في نبذ من اخبار علي وقضاياه
وكلماته رض قال سعيد بن منصور في سننه حدثنا هشيم حدثنا حجاج
حدثني شيخ من فزارة سمعت عليا يقول الحمد لله الذي جعل عدونا يسألنا
عما نزل به من امر دينه ان معاوية كتب الي يسألني عن الخنثى المشكل
فكتبت اليه ان يورثه من قبل مباله وقال هشيم عن مغيرة عن الشعبي
عن علي مثله واخرج ابن عساكر عن الحسن قال لما قدم علي البصرة قام
اليه ابن الكواء وقيس بن عباد فقالا له الا تخبرنا عن مسيرك هذا الذي
سرت فيه تتولى على الامة تضرب بعضهم ببعض اعهد من رسول الله صلى الله
عليه وسلم عهده اليك فحدثنا فانت الموثوق المامون على ما سمعت فقال
اما ان يكون عندي عهد من النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك فلا والله
لئن كنت اول من صدق به فلا اكون اول من كذب عليه ولو كان عندي
من النبي صلى الله عليه وسلم عهد في ذلك ما تركت اخا بني تيم بن مرة و
عمر بن الخطاب يقومان على منبره ولقاتلتهما بيدي ولو لم اجد الا بردي هذا
ولكن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يقتل قتلا ولم يمت فجاءة مكث في مرضه
اياما وليالي ياتيه المؤذن فيؤذنه بالصلوة فيامر ابا بكر فيصلي بالناس وهو يرى
مكاني ثم ياتيه المؤذن فيؤذنه بالصلوة فيامر ابا بكر فيصلي بالناس وهو يرى
مكاني ولقد ارادت امرأة من نسائه ان تصرفه عن ابي بكر فابى وغضب
وقال انتن صواحب يوسف مروا ابا بكر يصلي بالناس فلما قبض الله نبيه صلى الله
عليه وسلم نظرنا في امورنا فاخترنا لدنيانا من رضيه نبي الله صلى الله عليه وسلم
لديننا وكانت الصلوة اصل الاسلام وهو امير الدين وقوام الدين فبايعنا
ابا بكر وكان لذلك اهلا لم يختلف عليه منا اثنان ولم يشهد بعضنا على بعض ولم يقطع
منه البراءة فاديت الى ابي بكر حقه وعرفت له طاعته وغزوت معه في جنوده
وكنت آخذ اذا اعطاني واغزو اذا اغزاني واضرب بين يديه الحدود بسوطي

فلما قبض ولاها عمر فاخذ بها بسنة صاحبه وما يعرف من امره فبايعنا عمر ولم يختلف عليه منا اثنان ولم يشهد بعضنا على بعض ولم يقطع منه البرارة فاديت الى عمر حقه وعرفت له طاعته وغزوت معه فی جيوشه وكنت آخذ اذا اعطانی واغزو اذا اغزانی واضرب بين يديه الحدود بسوطی ولما قبض تذكرت فی نفسی قرابتی وسابقتی وفضلی وانا اظن ان لا يعدل بی ولكن خشی ان لا يعمل الخليفة بعده ذنبا الا لحقه فی قبره فاخرج منها نفسه وولده ولو كانت محاباة منه لاثر بها ولده فبرئ منها الى رهط من قريش ستة انا احدهم فلما اجتمع الرهط ظننت ان لا يعدلوا بی فاخذ عبد الرحمن بن عوف مواثيقنا على ان نسمع ونطيع لمن ولاه الله امرنا ثم اخذ بيد عثمان بن عفان وضرب بيده على يده فنظرت فی امری فاذا طاعتی قد سبقت بيعتی واذا ميثاقی قد اخذ لغيری فبايعنا عثمان فاديت حقه وعرفت له طاعته وغزوت معه فی جيوشه وكنت آخذ اذا اعطانی واغزو اذا اغزانی واضرب بين يديه الحدود بسوطی فلما اصيب نظرت فی امری فاذا الخليفتان اللذان اخذاها بعهد رسول الله صلی الله عليه وسلم اليهما بالصلوة قد مضيا وهذا الذی قد اخذ له الميثاق قد اصيب فبايعنی اهل الحرمين واهل هذين المصرين فوثب فيها من ليس مثلی ولا قرابته كقرابتی ولا علمه كعلمی ولا سابقته كسابقتی وكنت احق بها منه واخرج ابو نعيم فی الدلائل عن جعفر بن محمد عن ابيه قال عرض لعلی رجلان فی خصومة فجلس فی اصل جدار فقال له رجل الجدار يقع فقال علی امض كفى بالله حارسا فقضى بينهما فقام ثم سقط الجدار وفی الطيوريات بسنده الى جعفر بن محمد عن ابيه قال قال رجل لعلی بن ابی طالب نسمعك تقول فی الخطبة اللهم اصلحنا بما اصلحت به الخلفاء الراشدين المهديين فمن هم فاغرورقت عيناه فقال هم حبيبای ابو بكر و عمر اماما الهدی وشيخا الاسلام ورجلا قريش المقتدى بهما بعد رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم من اقتدی بہا عصم ومن اتبع آثارہا ہدی صراط المستقیم
ومن تمسک بہا فہو من حزب اللہ و آخراج عن عبد الرزاق عن حجر المدری
قال قال لی علی بن ابی طالب کیف بک اذا امرت ان تلعننی قلت
وکائن ذلک قال نعم قلت فکیف اصنع قال العنی ولا تبرأ منی قال
فامرنی محمد بن یوسف اخو الحجاج وکان امیرا علی الیمن ان العن علیا
فقلت ان الامیر امرنی ان العن علیا فالعنوہ لعنہ اللہ فما فطن لہا الا رجل
وآخرج الطبرانی فی الاوسط وابو نعیم فی الدلائل عن زاذان ان
علیا حدث بحدیث فکذبہ رجل فقال لہ علی ادعو علیک ان کنت کاذبا
قال ادع فدعا علیہ فلم یبرح حتی ذہب بصرہ وآخرج عن زر بن حبیش
قال جلس رجلان یتغدیان مع احدہما خمسۃ ارغفۃ ومع الآخر ثلثۃ ارغفۃ
فلما وضعا الغداء بین ایدیہما مر بہما رجل فسلم فقالا اجلس وتغد فجلس واکل
معہما واستووا فی اکلہم الارغفۃ الثمانیۃ فقام الرجل وطرح الیہما ثمانیۃ
دراہم وقال خذاہا عوضا مما اکلت لکما ونلتہ من طعامکما فتنازعا فقال
صاحب الخمسۃ الارغفۃ لی خمسۃ دراہم ولک ثلثۃ وقال صاحب الارغفۃ
الثلثۃ لا ارضی الا ان تکون الدراہم بیننا نصفین فارتفعا الی امیر المؤمنین
علی فقصا علیہ قصتہما فقال لصاحب الثلثۃ قد عرض علیک صاحبک ما
عرض وخبزہ اکثر من خبزک فارض بالثلثۃ فقال واللہ لا رضیت عنہ الا
بمر الحق فقال علی لیس لک فی مر الحق الا درہم واحد ولہ سبعۃ دراہم
فقال الرجل سبحان اللہ قال ہو ذلک قال فعرفنی الوجہ فی مر الحق حتی
اقبلہ فقال علی الیس للثمانیۃ الارغفۃ اربعۃ وعشرون ثلثا اکلتموہا وانتم
ثلثۃ انفس ولا یعلم الاکثر منکم اکلا ولا الاقل فتحملون فی اکلکم علی السواء
قال فاکلت انت ثمانیۃ اثلاث وانما لک تسعۃ اثلاث واکل صاحبک
ثمانیۃ اثلاث ولہ خمسۃ عشر ثلثا اکل منہا ثمانیۃ وبقی لہ سبعۃ اکلہا صاحب الدراہم

واکل لک واحدا من تسعة ثلث واحد بواحدک ولہ سبعة فقال الرجل
رضیت الآن واخرج ابن ابی شیبة فی المصنف عن عطاء قال
اتی علی برجل وشہد علیہ رجلان انہ سرق فاخذ فی شیء من امور الناس
وتہدد شہود الزور وقال لا اوتی بشاہد زور الا فعلت بہ کذا وکذا ثم طلب
الشاہدین فلم یجدہما فخلی سبیلہ وقال عبد الرزاق فی المصنف حدثنا الثوری
عن سلیمان الشیبانی عن رجل عن علی انہ اتی برجل فقیل لہ زعم ہذا انہ
احتلم بامی فقال اذہب فاقمہ بالشمس فاضرب ظلہ واخرج ابن عساکر
من طریق جعفر بن محمد عن ابیہ ان خاتم علی بن ابی طالب کان من
ورق نقشہ نعم القادر اللہ واخرج عن عمرو بن عثمان بن عفان قال
کان نقش خاتم علی الملک للہ واخرج عن المدائنی قال لما دخل علی الکوفة
دخل علیہ رجل من حکماء العرب فقال واللہ یا امیر المؤمنین لقد زنت الخلافة
وما زانتک ورفعتہا وما رفعتک وہی کانت احوج الیک منک الیہا
واخرج عن مجمع ان علیا کان یکنس بیت المال ثم یصلی فیہ رجاء ان یشہد لہ
انہ لم یحبس فیہ المال علی المسلمین وقال ابو القاسم الزجاجی فی امالیہ حدثنا
ابو جعفر محمد بن رستم الطبری حدثنا ابو حاتم السجستانی حدثنی یعقوب بن اسحاق
الحضرمی حدثنا سعید (سلیمان) بن اسلم الباہلی حدثنا ابی عن جدی عن
ابی الاسود الدئلی او قال عن جدی ابی الاسود عن ابیہ قال دخلت علی
امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رض فرایتہ مطرقا مفکرا فقلت فیم تفکر یا امیر المؤمنین
قال انی سمعت ببلدکم ہذا لحنا فاردت ان اصنع کتابا فی اصول العربیة
فقلت ان فعلت ہذا احییتنا وبقیت فینا ہذہ اللغة ثم اتیتہ بعد ثلث فالقی الی
صحیفة فیہا بسم اللہ الرحمن الرحیم الکلام کلہ اسم وفعل وحرف فالاسم ما
انبأ عن المسمی والفعل ما انبأ عن حرکة المسمی والحرف ما انبأ عن معنی لیس باسم
ولا فعل ثم قال تتبعہ وزد فیہ ما وقع لک واعلم یا ابا الاسود ان الاشیاء ثلثة

ظاہر ومضمر وشئے لیس بظاہر ولا مضمر وانما یتفاضل العلماء فے معرفۃ مالیس بظاہر ولا مضمر قال ابو الاسود فجمعت منہ اشیاء عرضتہا علیہ فکان من ذلک حروف النصب فذکرت منہا انّ وانّ ولیت ولعل وکانّ ولم اذکر لکن فقال لی لم ترکتہا فقلت لم احسبہا منہا فقال بل ہی منہا فزدہا فیہا واخرج ابن عساکر عن ربیعۃ بن ناجد قال قال علیؓ کونوا فی الناس کالنحلۃ فے الطیر انہ لیس فی الطیر شئے الا وہو یستضعفہا ولو یعلم الطیر ما فے اجوافہا من البرکۃ لم یفعلوا ذلک بہا خالطوا الناس بالسنتکم واجسادکم وزائلوہم باعمالکم وقلوبکم فان للمرء ما اکتسب وہو یوم القیمۃ مع من احب واخرج عن علی قال کونوا بقبول العمل اشد اہتماما منکم بالعمل فانہ لن یقبل عمل مع التقوی وکیف یقبل عمل یتقبل واخرج عن یحیی بن جعدۃ قال قال علی بن ابی طالب یا حملۃ القرآن اعملوا بہ فانما العالم من علم ثم عمل بما علم ووافق علمہ عملہ وسیکون اقوام یحملون العلم لا یجاوز تراقیہم ویخالف سریرتہم علانیتہم ویخالف عملہم علمہم یجلسون حلقا فیباہے بعضہم بعضا حتے ان الرجل لیغضب علے جلیسہ ان یجلس الے غیرہ ویدعہ اولئک لا تصعد اعمالہم فے مجالسہم تلک الی اللہ واخرج عن علی قال التوفیق خیر قائد وحسن الخلق خیر قرین والعقل خیر صاحب والادب خیر میراث والوحشۃ اشد من العجب واخرج عن الحارث قال جاء رجل الے علی فقال اخبرنی عن القدر فقال طریق مظلم لا تسلکہ قال اخبرنے عن القدر قال بحر عمیق لا تلجہ قال اخبرنے عن القدر قال سر اللہ قد خفے علیک فلا تفتشہ قال اخبرنی عن القدر قال یا ایہا السائل ان اللہ خلقک لما شاء او لما شئت قال بل لما شاء قال فیستعملک لما شاء واخرج عن علے قال ان للنکبات نہایات لا بد لاحد اذا نکب من ان ینتہے الیہا فینبغے للعاقل اذا اصابتہ نکبۃ ان ینام لہا حتے تنقضے مدتہا فان فے دفعہا قبل انقضاء مدتہا زیادۃ فی مکروہہا

واخرج عن علی انہ قیل لہ ما السخاء قال ما کان منہ ابتداءً فاما ما کان من مسئلۃ فحیاء وتکرم واخرج عن علیؓ انہ اتاہ رجل فاثنے علیہ فاطراہ وکان قد بلغہ عنہ قبل ذلک فقال لہ علی انی لست کما تقول وانا فوق ما فی نفسک واخرج عن علی قال جزاء المعصیۃ الوہن فی العبادۃ والضیق فی المعیشۃ والنقص فی اللذۃ قال لاینال شہوۃ حلالا الا جاءہ ماینقصہ واخرج عن علی بن ربیعۃ ان رجلا قال لعلیؓ ثبتک اللہ وکان یبغضہ قال علی صدرک واخرج عن الشعبی قال کان ابو بکر یقول الشعر وکان عمر یقول الشعر وکان عثمان یقول الشعر وکان علی اشعر الثلثۃ واخرج عن نبیط الاشجعی قال قال علی بن ابی طالب شعر اذا اشتملت علی الیاس القلوب ✣ وضاق لما بہ صدر الرحیب ✣ واوطنت المکارہ واطمانت ✣ وارست فی اماکنہا الخطوب ✣ ولم یر لانکشاف الضر وجہ ✣ ولا اغنی بحیلتہ الاریب ✣ اتاک علی قنوط منک غوث ✣ یجیء بہ القریب المستجیب ✣ وکل الحادثات اذا تناہت ✣ فموصول بہا الفرج القریب ✣ واخرج عن الشعبی قال قال علیؓ ابن ابی طالب لرجل وکرہ لہ صحبۃ رجل شعر لاتصحب اخا الجہل وایاک وایاہ ✣ فکم من جاہل اردی حلیما حین واخاہ ✣ یقاس المرء بالمرء اذا ما ہو ماشاہ ✣ وللشیء من الشیء مقائیس واشباہ ✣ قیاس النعل بالنعل اذا ما ہو حاذاہ ✣ وللقلب علے القلب دلیل حین یلقاہ ✣ واخرج عن المبرد قال کان مکتوبا علے سیف علیؓ بن ابی طالب شعر للناس حرص علے الدنیا وتدبیر ✣ وصفوہا لک ممزوج بتکدیر ✣ لم یرزقوہا بعقل عند ما قسمت ✣ لکنہم رزقوہا بالمقادیر ✣ کم من ادیب لبیب لاتساعدہ ✣ ومائق نال دنیاہ بتقصیر ✣ لو کان عن قوۃ او عن مغالبۃ ✣ طار البزاۃ بارزاق العصافیر ✣ واخرج عن حمزۃ بن حبیب الزیات قال کان علیؓ بن ابی طالب یقول شعر لاتفش سرک الا الیک ✣ فان لکل نصیح نصیحا ✣

فانی رایت تعواۃ الرجال * لا یعودن ادیا صحیحا * واخرج عن عقبۃ
بن ابی الصہبار قال لما ضرب ابن ملجم علیا دخل علیہ الحسن وہو باک
فقال لہ علی یا بنی احفظ عنی اربعا واربعا قال وماہن یا ابت قال
اغنی الغنی العقل واکبر الفقر الحمق واوحش الوحشۃ العجب واکرم الکرم
حسن الخلق قال فالاربع الاخر قال ایاک ومصاحبۃ الاحمق فانہ یرید
ان ینفعک فیضرک وایاک ومصادقۃ الکذاب فانہ یقرب علیک البعید و
یبعد علیک القریب وایاک ومصادقۃ البخیل فانہ یقعد عنک احوج ما
تکون الیہ وایاک ومصادقۃ الفاجر فانہ یبیعک بالتافہ واخرج
ابن عساکر عن علی انہ اتاہ یہودی فقال لہ متی کان ربنا فتمعر وجہ
علی وقال لم یکن فکان ہو کان ولاکینونۃ کان بلاکیف کان لیس لہ
قبل ولاغایۃ انقطعت الغایات دونہ فہو غایۃ کل غایۃ فاسلم الیہودی
واخرج الدراج فی جزئہ المشہور بسند مجہول عن میسرۃ عن شریح القاضی
قال لما توجہ علی الی صفین افتقد درعا لہ فلما انقضت الحرب و رجع
الی الکوفۃ اصاب الدرع فی ید یہودی فقال للیہودی الدرع درعی
لم ابع ولم اہب فقال الیہودی درعی وفی یدی فقال نصیر الی القاضی
فتقدم علی فجلس الی جنب شریح وقال لولا ان خصمی یہودی لاستویت معہ
فی المجلس ولکنی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اصغروہم من حیث
اصغرہم اللہ فقال شریح قل یا امیر المؤمنین فقال نعم ہذا الدرع التی
فی ید ہذا الیہودی درعی لم ابع ولم اہب فقال شریح ایش تقول یا یہودی
قال درعی وفی یدی فقال شریح الک بینۃ یا امیر المؤمنین قال نعم
قنبر والحسن یشہدان ان الدرع درعی فقال شریح شہادۃ الابن لاتجوز للاب
فقال علی رجل من اہل الجنۃ لاتجوز شہادتہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول الحسن والحسین سیدا شباب اہل الجنۃ فقال الیہودی

امیر المومنین قد سنی الی قاضیہ و قاضیہ قضے علیہ اشہد ان ھذا
ہو الحق اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ و ان الدرع درعک

فصل و اما کلامہ فی تفسیر القرآن فکثیر وہو مستوفی فے

کتابنا التفسیر المسند باسانیدہ وقد اخرج ابن سعد عن علی قال
واللہ ما نزلت آیۃ الا وقد علمت فیما نزلت واین نزلت وعلی من نزلت
ان ربی وہب لی قلبا عقولا ولسانا ناطقا واخرج ابن سعد وغیرہ
عن ابی الطفیل قال قال علی سلونی عن کتاب اللہ فانہ لیس من آیۃ
الا وقد عرفت بلیل نزلت ام بنہار ام فے سہل ام فی جبل واخرج
ابن ابی داود عن محمد بن سیرین قال لما توفے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم ابطأ علی عن بیعۃ ابی بکر فلقیہ ابو بکر فقال اکرہت امارتے
فقال لا ولکن آلیت ان لا ارتدی بردائی الا الی الصلوۃ حتے اجمع القرآن
فزعموا انہ کتبہ علی تنزیلہ فقال محمد لو اصیب ذلک الکتاب کان فیہ العلم

فصل فی نبذ من کلماتہ الوجیزۃ المختصرۃ البدیعۃ قال علی رض

الحزم سوء الظن اخرجہ ابو الشیخ بن حبان) وقال القریب من قربتہ المودۃ
وان بعد نسبہ والبعید من باعدتہ العداوۃ وان قرب نسبہ ولا شئے اقرب
من ید الے جسد وان الید اذا فسدت قطعت واذا قطعت حسمت (اخرجہ
ابو نعیم وقال خمس خذوہن عنی لا یخافن احد منکم الا ذنبہ ولا یرجو
الا ربہ ولا یستحیی من لا یعلم ان یتعلم ولا یستحیے من یعلم اذا سئل عما لا یعلم
ان یقول اللہ اعلم وان الصبر من الایمان بمنزلۃ الراس من الجسد اذا
ذہب الصبر ذہب الایمان واذا ذہب الراس ذہب الجسد (اخرجہ
ابن منصور فی سننہ) وقال الفقیہ کل الفقیہ من لم یقنط الناس من رحمۃ اللہ
ولم یرخص لہم فے معاصے اللہ ولم یؤمنہم من عذاب اللہ ولم یدع القرآن
رغبۃ عنہ الی غیرہ انہ لا خیر فے عبادۃ لا علم فیہا ولا علم لا فہم معہ ولا قراءۃ

لاتدبر فیہا (اخرجہ ابو الضریس فی فضائل القرآن) وقال وابردہا علی کبدی اذا سئلت عما لا اعلم ان اقول اللہ اعلم (اخرجہ ابن عساکر) وقال من اراد ان ینصف الناس من نفسہ فلیحب لہم ما یحب لنفسہ (اخرجہ ابن عساکر) وقال سبع من الشیطان شدۃ الغضب وشدۃ العطاس و شدۃ التثاؤب والقیئ والرعاف والنجوی والنوم عند الذکر وقال کلوا الرمان بشحمہ فانہ دباغ المعدۃ (اخرجہ عبد اللہ بن احمد فی زوائد المسند) وقال قراءتک علی العالم وقراءۃ العالم علیک سواء (اخرجہ الحاکم فی التاریخ) وقال یاتی علی الناس زمان المؤمن فیہ اذل من الامۃ (اخرجہ سعید بن منصور) ولابی الاسود الدؤلی یرثی علیاؓ شعر الا یا عین ویحک اسعدینا + الا تبکی امیر المؤمنینا + وتبکی ام کلثوم علیہ + بعبرتہا وقد رات الیقینا + الا قل للخوارج حیث کانوا + فلا قرت عیون الحاسدینا + افی شہر الصیام فجعتمونا + بخیر الناس طرا اجمعینا + قتلتم خیر من رکب المطایا + وذللہا ومن رکب السفینا + ومن لبس النعال ومن حذاہا + ومن قرء المثانی والمئینا + وکل مناقب الخیرات فیہ + وحب رسول رب العالمینا + لقد علمت قریش حیث کانت + بانک خیرہم حسبا ودینا + اذا استقبلت وجہ ابی حسین + رایت البدر فوق الناظرینا + وکنا قبل مقتلہ بخیر + نری مولی رسول اللہ فینا + یقیم الحق لا یرتاب فیہ + ویعدل فی العدی والاقربینا + ولیس بکاتم علما لدیہ + ولم یخلق من المتکبرینا + کان الناس اذ فقدوا علیا + نعام حار فی بلد سنینا + فلا تشمت معاویۃ بن صخر + فان بقیۃ الخلفاء فینا + فصل مات فی ایام علیؓ من الاعلام موتا وقتلا حذیفۃ بن الیمان والزبیر بن العوام وطلحۃ وزید بن صوحان وسلمان الفارسی وہند بن ابی ہالۃ واویس القرنی وخباب بن الارت وعمار بن یاسر وسہل بن حنیف وتمیم الداری وخوات بن جبیر وشرحبیل ابن السمط وابو میسرۃ البدری وصفوان بن عسال وعمرو بن عنبسۃ وہشام بن حکیم وابو رافع مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وآخرون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واضح ہو کہ ایک مدت سے کتاب مستطاب علم الکتاب مصنفہ حضرت خواجہ میر درد محمدی نسبا و طریقۃ رضے اللہ تعالی عنہ کو دل چاہتا تھا کہ مطبوع ہو کر اشاعت پذیر ہووے لیکن وہ فوا وا ے ضخیم سلوک و تصوف کا ایک سو گیارہ رسالہ پر مشتمل ہے اور فی زمانا ہمت ابنای روزگار کی کتب مطولہ کی سیر سے قاصر ہے اور نیز اکثر مباحث مسطورہ اوس کے درمیان اہل سلوک کے دائر بھی نہین لہذا مناسب جانا کہ بعض عبارات مفیدہ خاص و عام اوس کتاب مبارک کی بطور ملخص کے نقل کی جاوین کہ القلیل یدل علے الکثیر اور نام اس خلاصہ کا برکات محمدیہ رکھا اثبات مراتب وشواہد اقربیت و اظہار دلائل اربعہ انکشاف حقیقت باید دانست کہ حق سبحانہ بجال ہر موجود از موجودات علویہ و سفلیہ ہمہ وقت حاضر و ناظر است و ذرہ ذرہ از احوال کلیات و جزئیات اینہا باخبر لا یعزب عنہ مثقال ذرۃ فے الارض ولا فے السماء و ہر آن فیض آلہی بہر موجود بر سبیل تواتر میرسد و ہر یک از عقول و نفوس و افلاک و کواکب و عناصر و موالید موافق قابلیت و استعداد خود اخذ فیض مے نماید و او تعالی بجال ظاہر و باطن ہمہ مخلوقات خود عالم ست و معاملات گوناگون با بندگان خویش بیان می آردیس او سبحانہ شما را می بیند چنانچہ شما خود را می بینید و کلام شما را مے شنود چنانچہ شما کلام خود را می شنوید و از خطرات و نیات شما واقف ست چنانچہ شما از خطرات و نیات خود واقف ہستید و ہو معکم اینما کنتم غرض کہ او را با بندگان خود و بندگان را با او عجب معیتے و نسبتی ست کہ چنانچہ باید از طاقت بشری بیان آن نمے آید مگر آنچہ بموجب خلق الانسان علمہ البیان موافق مقدور بشریت

عرفا بیان مے فرمایند بیشتر عوام فہم نمایند یا نمایند وما علی الرسول
الا البلاغ واین حقیقت منکشف می شود بر نفس وثابت سے گردد در
دل از چہار چیز یا بالنقل اعنی بیقین آوردن بر آیات واحادیث
وباور داشتن اقوال بزرگان ومرشدان چنانچہ مومنین صلحا و
معتقدین باصفا را می باشد ویا بالعقل اعنے بتالیف قضایا رقیاسیہ
واقامت برہان چنانچہ عقلا وحکما را نصیب ست ویا بالملکہ اعنے
بمواظبۃ اشغال واذکار وحصول دوام توجہ الی اللہ بنہج مجہول الکیفیۃ
بطرف ذات بے کیف چنانچہ سالکان فی سبیل اللہ وذاہبان الی اللہ
را میسر مے گردد ویا بالمکاشفہ اعنے بمعاملۂ انکشاف حقیقت بے دخل
ارادہ وقصد خود محض باجتبار الٰہی کما تقع المعاملات الانبیاء والاولیاء
علیہم السلام پس انچہ بر ما بنقل ثابت شدہ است آنست کہ حق تعالے
می فرماید فاینما تولوا فثم وجہ اللہ وہم می فرماید وہو معکم اینما کنتم
ومایکون من نجویٰ ثلثۃ الا وہو رابعہم ولا خمسۃ الا وہو سادسہم ولا
ادنیٰ من ذلک ولا اکثر الا ہو معہم وامثال این آیات واحادیث
بسیار ست کہ دلالت بر معیت حق سبحانہ باخلق وعلم باحوال ہر موجود
ودیدن وشنیدن ودانستن اعمال واقوال ونیات بندگان می نماید
کہ تمام قرآن شریف وکتب احادیث از بیان ہمین قسم امور ملکوت
وربانی بزرگان زمان خود کہ مارا اعتقاد بحقیقت ایشان بدرجہ
حق الیقین ست واعقل واصدق واعدل الناس بالتحقیق بودہ اند
کہ ہرگز احتمال خطا وتفاوت وتجاوز از حقیقت وصداقت وعدالت
در احوال واقوال واعمال ایشان امکان ندارد نیز شنیدہ شد کہ در
فلان وقت حق تعالیٰ چنین تجلی فرمودہ ودر فلان معاملہ چنان الہام
نمودہ ودر فلان عبادت چنین قرب حاصل شدہ ودر فلان امر چنان

تائید منجانب اللہ خلاف رسم و عادت بظہور رسیدہ و امثال این معاملات بے شمار است کہ تمام عمر در تجربۂ آن صرف شدہ و در خارج بالبداہتہ آثار و نتائج آن معلوم گشتہ کہ مطلق گنجایش شبہہ و تردد نماندہ اما آنچہ بعقل یافتہ شدہ آن است کہ نزد ارباب معقول ہم ثابت ست کہ تصرفات و تاثیرات مجردات در ہمہ مادیات ساری و جاری است چنانچہ نفوس و عقول را متصرف و موثر میدانند پس واجب تعالی کہ نزد ایشان ہم از عقل و نفس الطف و برتر است بطریق اولے از ہر موجود بہر موجود نزدیکتر و قریب تر باشد و معیتہ بی کیف او را بہر مخلوق حاصل بود و امثال این دلائل و براہین بسیار است کہ از صاحبان عقول صحیحہ پوشیدہ نیست اما آنچہ بلکہ در ادراک خود آمدہ آنست کہ بعنایت الٰہی بسبب کثرت مراقبات و مواظبت اشغال و دوام حالت حضور مع اللہ کیفیتے در باطن پیدا شدہ کہ ہر آن قوت دراکہ بلا رجوع بہ دلائل و براہین نقلیہ و عقلیہ بے شک و شبہہ بنہجی ادراک ہستی حق می نماید کہ نفس در انکار آن عاجز است و ہر گز شبہات و وساوس ہیچ یکے از شیاطین الانس و الجن خلل انداز اطمینان قلبی نمی شود اشہد ان لا الہ الا اللہ و لا حول و لا قوۃ الا باللہ عنان اختیار ہمہ کس بدست اوست ہر کرا خواہد مؤمن سازد و ہر کرا خواہد بکفر انداز من یہدی اللہ فلا مضل لہ و من یضللہ فلا ہادی لہ اما آنچہ بالمکاشفہ بر خویش روشن شدہ آنست کہ الحمد للہ بموجب تحدیث نعمۃ اللہ گفتہ مے آید کہ اکثر اوقات معاملاتے بمیان می آرند و مکشوفاتے کشف مے فرمایند کہ بموجب گفتہ جد بزرگوار من حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رضی اللہ تعالی عنہ ہمہ امور اجمالی تفصیلی شدہ و استدلالی کشفے گشتہ نسبت موروثی بفرزندان ایشان ظاہر گردید و حق بہ مرکز رسید بلکہ نسبت اصل الاصل کہ نسبت محمدیہ باشد علی صاحبہا الصلوۃ والسلام سادات بنی فاطمہ را نواخت و تشرف

محمدیہ خالصہ مشرف ساخت اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی

ابراھیم و علی آل ابراھیم و بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت

علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انک حمید مجید الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ ہمہ
منازل و مقامات طی گشت و نقطۂ اخیرہ دائرہ بنقطۂ اولی پیوست لہ الحمد
فی الاولی والآخرہ **کشف ظہور طریقۂ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ
والتحیۃ** حقیقت این معاملہ آنست کہ جناب ہدایت مآب حضرت امیر المحمدیین
حضرت خواجہ محمد ناصر محمدی ایدنا اللہ بنصرہ سرہ وقدسنا بسرکتہ برہ
در ایام ظہور این معاملہ تا ہفت شبانہ روز ساکت ماندند و ہرگز متوجہ
باین عالم ناسوت نہ شدند و از مقتضیات بشریہ کہ خوردن و نوشیدن
وغیرہا باشد ہیچ بعمل نیاوردند و تنہا در حجرۂ خاص کہ معین بود تشریف
داشتند ہمین در وقت نمازہای مفروضہ ما غلامان برای اقتدا
حاضر می شدیم وچہ نویسیم کہ ازین امر دران ایام بر بندگان چہ حالت
گذشتہ و چون ہر وقت دروازہ حجرہ بند می بود بندہ تنہا بران آستان
افتادہ می ماند و شب و روز سر بر دہلیز نہادہ آہستہ آہستہ زار زار میگریست
و بخوردن و خفتن اصلا میل نمی کرد و یک وقت بموجب حکم حضرت والدہ
صاحبہ علیہا الرحمۃ والغفران کہ بتاکید در محل می طلبیدند و در حضور خود
امر بخوردن طعام مے فرمودند بنا بر امتثال چند لقمۂ بتکلف مے خوردم
و باز شتاب بر در حجرہ حاضر می شدم و دیگر اعزہ و خدام در اوقات
نمازہا می آمدند و بعد ازان بمکانہای خود می رفتند اما بندہ ہمانجا
بر زمین افتادہ می ماند ہرچند والدہ صاحبہ را این قسم تنہا افتادہ ماندن
من گوارا نمی شد و بسیار قلق داشتند و آدمان را تقید مے کردند کہ نزد
من حاضر باشند لیکن بندہ ہیچ کس را نزد یک آمدن نمیدادم و انچہ
از جنس فرش خواب و تکیہ ہا وغیرہ میفرستادند ہیچ چیز را ازان بکار نمی بردم

وبهمان عنوان بے اختیاری قدری مخفتم بهرحال چون روز هشتم حضرت
ذوالافضال عم نواله از راه عنایت بر کمال آن باجلال وجمال را لسوئے
ماگرفتاران عالم ناسوت فرستاد ومتوجه گردانید بعد افاقه چون باب
حجره را بدست مبارک کشادند وبنده را بر نهج مذکور بر دروازه افتاده
دیدند بحر بخشش نهایت بجوش آمد ونسیم قبول بغایت وزید وبدست
شریف خویش از زمین برداشته بکنار عنایت وشفقت رسانیده بوسه
بر پیشانی داده بسیار کلمات بشارات که حالا از زبان من بر نمے آیند
در حق این غلام خود فرمودند فالحمد لله الذی جعلنی اول المحمدیین
الخالصین وانی امرت ان اکون اوّل من اسلم واول من بایع علیه
ابی نفسے هذه الطریقة الوثیقة العلیة الخاتمة والحمد لله رب العالمین و
ارشاد نمودند که ای محمدی قلق واضطراب مکن بلکه شادی وخوشے نما
که او سبحانه ما محمدیان را بعجب عنایت خاص نواخته وبعجب شرف
مشرف ساخته که روح مقدس حضرت امام حسن علی جده وعلیه السلام
نزول فرموده بود وتا این قدر مدت همین جا تشریف داشت و
القاء نسبت خاص کرده فرمود که این نسبت را با متیان وبندگان برسان
وان شاء الله العزیز شروع این نسبت که اکمال شده در وقت حضرت
صاحب الزمان مهدی موعود صلی الله علی محمد وآله ظهور تمام خواهد نمود
پس فرمودند عرض کردم در جناب حضرت امام که این طریقه را طریق
حسن گویانم که ازین جناب ارشاد شده وهم طرف لطف وارد که راه نیک است
حضرت امام انگشت مبارک خود را در دهن شریف گرفته فرمودند که اے
فرزند این کار دیگر انست کار ما نیست اگر اراده ما چنین می بود در وقت خود
طریق خویش را اسمی باسم خود چون دیگران می گردانیدیم ما همه فرزندان در
بحر عینیت گم ایم وغریق یک قلزم نام ما نام محمد است ونشان ما نشان محمد

محبت ما محبت محمد است و دعوت ما دعوت محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
این طریقہ را طریقہ محمدیہ باید گفت کہ ہمان طریق محمد است علیہ السلام
وما از طرف خود چیزے بران نیفزودہ ایم سلوک ما سلوک نبویست وطریقہ
ما طریق محمدی انتہے مکشوفہ منہا چون سالک را حضورے در باطن
پیدا می شود و آگاہی بحق سبحانہ در دل ظہورے نماید واکثر اوقات
او تعالی را حاضر و ناظر با خود می یابد وکیفیات وحالات سرور وانشراح
وانبساط وخوف وادب وشوق حسب اختلاف اوقات بسبب آن حضور
مع اللہ در او ہویدا می گردد این زمان او را داخل در دائرہ ولایت عامہ
کہ ولایت صغری ست می شمارند وباب تجلی افعالی بر قلب او درین جا
کشادہ می شود و از واق و مواجید غریبہ رو می دہد و در زمرہ عوام الاولیا
محسوب مے گردد وچون در باطن او شہود قوی و معیت راسخہ ظہور میکند
کہ افضل الایمان ان تعلم ان اللہ معک حیثما کنت و معاملہ کالمحسوس
بحاسۂ بصر می شود و معاملات الہامات بر نہج بے کیفی و تنزیہے بمیان می آید
وجواب و سوال با رب خود بلا واسطہ مظاہر مشہودہ کردہ مے شود و
قرب دائمی پیدا می گردد او را فائز بمرتبۂ ولایت خاصہ کہ ولایت
کبری است میدانند و دروازہ تجلی صفاتی بر قلب او درین موطن
کشادہ می شود و لعنایات والطاف خاصہ مشرف می شود و در زمرۂ
خواص اولیا شمار کردہ می آید وچون او را استغراق کلی در شہود و ہیمان تام
میسر مے گردد و مطلق از شعور خودی پاک مے شود و بلکہ مانند ملائکہ
مہیمنین مستغرق در مشاہدہ می گردد و ہمگی حال او موافق لا یعصون اللہ
ما امرہم و یفعلون ما یؤمرون می شود بالغ بمرتبۂ ولایت اخص کہ ولایت
علیاست می شناسند و راہ تجلی شیونات ذاتیہ بر قلب او درین مقام
کشادہ می شود وحیرت واستہلاک تام نصیب می گردد و در زمرہ اخص الخواص

اولیا شمرده می آید و چون در او جامعیت مراتب عروج و نزول و توجہ
بسوی خلق و حق بحد اعتدال پیدا مے گردد و آن ہمہ معاملات از
علم الیقین و عین الیقین گذشتہ بحق الیقین مے پیوندد و بالکل خطار و غطار
آفاقی و انفسی برطرف می شود و کار و بار تربیت با وسپردمی گردد و امور مہمہ
او تماما سبرا از غلط و خطا و تردد و شبہہ می شود مشرف بشرف کمالات
نبوت یقین مے کنند و ظہور تجلی ذاتی مصطلح سلوک درین مرتبہ می شود
و نیابت انبیا علیہم السلام و خلافۃ اللہ جل شانہ حاصل می گردد و در زمرۂ
کانبیاء بنی اسرائیل حساب کرده می آید و باقے دیگر ہمہ مقامات جزئیہ
مثل کمالات رسالت و اولوالعزمی و قیومیت و خلت و محبت صرفہ و
محبوبیت ممتزجہ و محبوبیت خالصہ و حقیقت کعبہ و حقیقۃ قرآنی و حقیقت صلوٰۃ
و معبودیۃ صرفہ کہ حضرت مجدد الف ثانی رضے اللہ تعالی عنہ بیان ایہا فرمودہ اند
و در رسائل بزرگان مجددیہ مفصل مذکور است در ضمن این مرتبۂ کلیہ
کمالات نبوت است حق تعالے ہر کرا می خواہد از برگزیدگان خود ازین
امور جزئیہ ہم می نوازد و نصب بمنصبے می فرماید یا ہمہ مناصب عطا مے نماید
ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم و از گذشت این ہمہ
مراتب کلیہ و جزئیہ مرتبۂ محمدیت خالصہ است علے صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ
کہ محدد این ہمہ مراتب و محیط ہمہ ہاست و توہم تفوق بران ناشے از جہل و
خطا کہ ممتنع التجوز است زیرا کہ کمالات نبوت کہ مرتبۂ کلیہ عالیہ است نیز
معنے عام است و متعلق بہ نبوت مطلقہ است و شامل است نبوت ہر نبی را
و لہذا خصائص جزئیہ آن مثل کمالات رسالت و اولوالعزمے و غیرہا
اشرف و فوق آن نظر بخصوصیت آنہا بزرگان متقدم بیان فرمودہ اند
و ہر یک منصبے را زیر قدم ہر یک نبی محسوس نمودہ اند و منصب محمدیت خالصہ
مفہوم اخص است و متشبث بذیل اشرف المخلوقات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات

پس اجمع و ارفع از ہمہ مراتب ست و فوق ہمہ مناصب و ہر کمالی و فضلی کہ
فرض کردہ شود از جزئیات و فروعات اوست و تحت اوماد ون این مرتبہ
عالیہ جامعہ شاملہ خاتمہ است و باین مرتبہ قصوی کہ خاتمۃ المراتب ست
او سبحانہ ہر کرا از عترت رسول خود علیہ السلام مشرف ساخت و ہر کرا
می سازد و می سازد و ہر کرا خواہد نواخت خواہد نواخت کہ این منصب صاحبیۃ
محمدیت خالصہ مخصوص ذوات عالیات ایشان است کہ در اصل
خلقت موجود و لمعات ہمان نور محمدی شدہ اند و استعداد و بعثوبیۃ است
دارند و اکنون ان شاء اللہ العزیز بتصدق رسول اللہ و توسط این برگزیدگان
تا قیامت فیض محمدیۃ خالصہ جاری خواہد ماند و عباد اللہ برکات آن
فائز خواہند شد و داخل طریق محمدی گشتہ محمدی خالص خواہند گردید
و این مرتبہ دخول محمدیۃ خالصہ بالقوۃ عموما در استعداد ہمہ مؤمنین
و مسلمین امت ست بالفعل ہم خصوصا نصیب ہر کہ از امتیان کردہ اند کردہ اند
و در قسمت کسانیکہ خواہند گردید خواہند گردید و در وقت حضرت امام مہدی
موعود علی جدہ و علیہ السلام قوت تمام خواہد گرفت و ہمہ آفاق روشن
باین یک نور واحد خواہد شد ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انک علی کل شئ
قدیر منہا باید دانست کہ قرب بر دو وجہ است یکی قرب وجوبی و یکی
قرب امکانی و قرب وجوبی عبارت از قربیست کہ از طرف حق با خلق
لحاظ کردہ شود و بالعموم واجب تعالی را با ہمہ موجودات ممکنہ حاصل است
و الفاظ ہر دو آیہ کہ نحن اقرب و انی قریب باشد مخبر از ہمین قرب عام است
و این قرب واجب ست کہ وجود با ہمہ وقت ہمہ را شامل حال است و
قرب امکانی عبارت از قربیست کہ از طرف عبد در علم او با رب خود
حاصل می گردد و بالخصوص بندگان خاص را میسر مے شود چنانچہ از کلمہ
آیہ و اسجد و اقترب ظاہر می گردد و این قرب ممکن ست کہ امکانا بعض را

باشد وبعض را نباشد وبعضی را بعض اوقات بود وبعض اوقات نبود
وچون این قرب امکانی مخصوص بحقیقۂ ممکنہ است ومختص بمرتبۂ عبودیت
در حق بندگان الٰہی وعباد اللہ نافع تر ومفید تر وفاضل تر از قرب
وجوبی است کہ این قرب از کمالات ایشان است وآن قرب از کمالات
رحمان ایشان را از ان قرب وجوبی چہ حاصل کہ آن قرب حق تعالے
را با ہر شجر وحجر است وبا قرب امکانی قرب وجوبی خود البتہ جمع است
پس قرب خواص بندگان وچندان می باشد نسبت بقرب دیگران
باعتبار قرب حق با ایشان وقرب ایشان با حق وممتاز با متیاز یحبہم ویحبونہ
مے شوند ومشرف بشرف رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ می گردند ومراتب
این قرب در بندگان حق بسیار است علی تفاوۃ الدرجات فی الاستعدادات
والملکات والخیرات والادراکات وچون این قرب امکانی بدرجۂ
اتم می رسد وملکہ این نسبت حاصل می گردد مانا بقرب وجوبے می شود
کہ احتمال زوال ندارد وہیچ گاہ زائل نمے شود چہ در حالت
نوم وچہ در حالت یقظہ وچہ در حالت قبض وچہ در حالت
بسط وچہ در حالت عسر وچہ در حالت یسر وچہ در حالت صحت وچہ در
حالت مرض وچہ در حالت موت وچہ در حالت حیات واین حالت
غیر معزولی در مقام کمالات نبوت نصیب می گردد وقرب ولایت این
قدر قوت ندارد زیرا کہ در اصل این نسبت انبیاست علیہم السلام و
ایشان غیر معزولین می باشند بیچارہ اولیا در خطر عزل ونصب گرفتار اند و
سر رشتہ نسبت ایشان نا استوار نسبت ولایت نسبت مریدی اخلاص است
وان المخلصین علی خطر عظیم ونسبت کمالات نبوت نسبت مرادی واجتبا است
واللہ یجتبی من عبادہ من یشاء در ین نسبت احتمال زوال نیست کہ مضاف
باجتبای حق سبحانہ وحق غیر متغیر ودران نسبت احتمال زوال است کہ مضاف

باخلاص عبدیست و عبد سراسر منفعیر آیۂ کریمہ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم در حق اہل نسبت مریدیہ است **منہا** بدانکہ یکے علم توحید وجودیست و آن دانستن چند مقدمہ است کہ از ترتیب آن وحدت مرتبۂ وجود منتج می گردد و این علم را صوفیان علم تصوف می خوانند و برای فہمانیدن این مطلب چند امثلہ مانند تمثیل آب و موج و حباب و امثال آن بیان می کنند و بنای این مقصد بر چند اصطلاح مقرر کردہ اند کہ عبارت از وحدت و واحدیت و ارواح و مثال و شہادت ست و چند الفاظ برای بیان مطلب خویش مصطلح نمودہ اند کہ لاتعین و تعین اول و حقیقۃ محمدیہ و اعیان ثابتہ و صور علمیہ و فیض اقدس و فیض مقدس و قرب نوافل و قرب فرائض و اعتبار و لا اعتبار و اطلاق و تقیید و جمع و فرق و تنزلات وغیرہا باشد و تنزلات خمسہ را حضرات الخمس ہم می گویند و یکے علم توحید شہودیست و آن دانستن چند مقدمہ است کہ از ترتیب آن وحدانیت ذات حق تعالی و عدم جواز انفکاک وجود از ذات واجب و ظہور موجودات باظہار ہمان یک نور وجود کہ مقتضاے ذات واجب تعالی است منتج مے گردد و این علم را متکلمین داخل در علم کلام می دانند و بزرگان علم حقیقت تعبیر می کنند و جدا از علم کلام می شمارند و برای فہمانیدن این مطلب چند امثلہ مانند تمثیل عکس و آئینہ و شخص و امثال این بیان می کنند و بنای این مقصد بر چند اصطلاح مقرر کردہ اند کہ مرتبۂ ذات و شیونات ذاتیہ و صفات و اسما و ظلال اسما و لامکان و عالم امر و عالم خلق باشد و چند الفاظ برای بیان مطلب خود مقرر نمودہ اند کہ اصل و ظل و اصل الاصل و قوس و دائرہ و مرکز و عکوس اسما و عدمات اعتباریہ و حقائق ممکنات وغیرہا باشد و دیگر ازین قبیل اصطلاحات بسیار است و یکے مکیف شدن بحالت توحید وجودیست و آن مشاہدہ وجود مطلق ست

درہمہ موجودات مقیدہ بنظر بصیرت دائما مع ذوق وشوق وہمیشہ ملتذ
ومسرور بودن لیکن این کیفیت وکیے مشرف گشتن بحالت توحید شہودیست
وآن شہود وحضور ذات واحد حق ست علی الدوام بلا ملاحظۂ اعتباری
از اعتبارات کونیہ ومسرور وملتذ بودن باطن باین حالت وجذب
کشیدگی دائمی الی اللہ علی نہج مجہول الکیفیتہ وحاصل این ہر دو توحید
یک ست یعنی خلاص قلب از گرفتاری ماسوی اللہ وخالے کردن دل
از خطرات وتعلقات ماسوی وتوسل تام بذات او تعالے وانقطاع از
ما فی الکون کہ مسمی بالغیر است پس کسیکہ بحاصل این ہر دو توحید رسید
یعنی بکیفیت مذکورہ مشرف شد برابر است کہ علم آن ہر دو توحید ہم حاصل
کردہ باشد یا نکردہ باشد ومفصل مصطلحات را داند یا نداند او داخل اولیا ست
اگرچہ در زمرۂ محققین داخل نیست وکسیکہ علم این ہر دو توحید پیدا کردہ
یعنی کہ مصطلحات را آموختہ وفہمیدہ وبآن حالت نرسیدہ وباطن را
از گرفتاری ماسوا آزاد نہ ساختہ وبحضور وشہود حق معمور ننمودہ داخل در
علمای این فن ومقلدان ست ودر زمرۂ اولیا داخل نیست واگر نعوذ باللہ
جادۂ شریعت را گذاشتہ سخنان واہی می گوید چنانچہ رائج الوقت ست
مقلد ہم نیست ملحد است ومطالب این علم را ہم نہ فہمیدہ وظاہر عبارات محققین
را ہم نہ دریافتہ وپے بمرادات ایشان نبردہ از غلطی فہم خود در ہلاکت
افتادہ وکسیکہ ہم علم این ہر دو توحید دارد وہم بآن مقام فائز گردیدہ
وباطنش معمور بمعیت حق ست وظاہرش آراستہ بآداب شریعت عارف
محقق ست وولے اکمل مکمل منتہا آدم ست کہ بسبب مظہریت جمیع اسماء الہیہ
خلعت خلافت اللہ پوشیدہ وبمعاملات بی انتہا از عنایات والطاف
حق سبحانہ فائز گردیدہ کہ نہ تجلیات حسن الہی را تمام است ونہ اشواق عشق
انسانی را انجام اوست کہ قطب مدار عالم است قطب مدار عبارت ست از

فرد کامل انسانی که در وقت خود یگانهٔ آفاق می باشد و فیض وجودے که
از جناب اعلی بر همه ممکنات می آید اول از همه موجودات عالم بر باطن
قطب مدار می آید بعد ازان بوساطه او این فیض مع لوازم خود که حفاظت
وحمایت ورزق رسانی وغیرها باشد بر تمام عالم منبسط مے گردد واین
خدمتی ست از خدمات آلهیه بهر کسے که خواهد از بندگان عطا مے فرماید
وهیچ زمانه از قطب مدار خالی نمی باشد که مدار عالم بر وجود اوست
چنانچه وجود خط دائره پرکار موقوف بر وجود نقطهٔ مرکز آن ست و
کشف کونی در باطن این قطب غالب می باشد وعبادت وریاضت
بدنی بیشتر از وے سر انجام می شود واکثر از تحصیل علم ظاهر کم نصیب می بود
ورجوع عوام الناس بسوی او بیشتر مے باشد وتصرف وکرامات از وے بظهور
مردمان بسیار می آید وصاحب نسبت جهلی می باشد چنانچه بعضے را ازین
منصب خود هم خبر نمی بود وعلی الاکثر مستور الاحوال می باشد وهر چند که
اهل این خدمت را قطب سافل می دانند در مقابل قطب ارشاد که
قطب عالی ست اما باعزیز الوجود ست وتحت مرتبتین قطبین مراتب
بسیار است از اهل خدمات که اهالی آنها را ابدال ونقبا واوتاد می گویند وسوا
این خدمات مناصب بسیار است در مرتبهٔ ولایت واین همه اهل خدمات
وغیرهم مع قطب مدار تحت احاطهٔ قطب ارشاد می باشد وگاه چنان اتفاق
می افتد که هر دو قطبیت یکجا هم جمع می شود وآنکه قطب ارشاد است همان
شخص قطب مدار هم می بود که قیومیت عبارت از همین جامعیت است
وقیوم زمانه چنین شخص را گویند لیکن قطب مدار قطب ارشاد نمی شود و
عادت الله بر همین سنت جاریست ومنصب محمدیت خالصه محیط این همه
مراتب قطبین وغیرهما است ومحدد درجات قرب واقربیت ست ومتمم
مراتب کمال واکملیت وهمه از تابعان امر صاحب این منصب اعظم می باشند

وگاه باشد که شخصی از محمدیان خالص خداوند این همه مناصب باشد اما
دست صاحبان مراتب سافلة تا بذروهٔ علیای این منصب نمی رسد گو
قطب ارشاد هم باشد و قیوم زمانه هم بود و فتح باب علم لدنی بر قلب صاحب
این منصب از لوازم است و او ست که کاشف سر مبهم ست مراد از سر مبهم
امر مبطن ست که شامل همه اسرار مبهمه است و اسرار مبهمه عبارت از معانیست
که قبل از زمان این عارف کسے بآن متکلم نه گردیده باشد و هم مراد از اسرار
مبهمه رموز و غوامض ذات و صفات و اسماء الٰهیه و اسرار شریعت و مقامات
طریقت و نکات حقیقت و دقائق معرفت ست و هم منظور از اسرار مبهمه
خفیات حقائق جمیع موجودات ست عموماً که انسان کامل اکمل آنرا بیان
می نماید و از همه اسرار حکمت الٰهیه می کشاید او ست که خلاصه ایجادات
یعنی حاصل همه کائنات ست و زبدهٔ تمام مخلوقات و مقصود از خلقت همه
موجودات وجود انسانی ست چنانچه درحق فرد اشرف و اتم و اکمل آن
علیه الصلوٰة و السلام وارد ست لولاک لما خلقت الافلاک و او ست که
صاحب ارشاد ست یعنی رهنمای خلق الله ست بسوے حق تعالے و بیان
راه هدایت چنانچه باید می نماید و ارشاد مفصل می فرماید و مراتب
ارشاد علی تفاوت الاستعدادات بسیار است و هر که در وقت خود نسبت
به ابنای زمان ارشاد اتم دارد و حقائق و معارف جدیده مفصل مطابق
منقول و معقول بوجه احسن بیان می کند و معیت اقوی با حق سبحانه پیدا
کرده و معاملات قرب او کالمحسوس بجاسهٔ بصر است و کشف و عرفان او
از همه تند تر است و توکل صرف نزد این راه گرفته و تحمل محض را حلهٔ خود
ساخته و اخلاق و اوضاع جمیله دارد و صاحب اعمال و اقوال پسندیده است
و جامع تر در کمالات صوریه و معنویه از اکثر ها ست پس او سزاوار آن می باشد
که او را بمنصب قطب ارشادی سرفراز فرمایند و این قطب هم در زمان خویش

یگانهٔ عصر می باشد و اول نور هدایت از جناب الٰهی بر قلب چنین شخص می تابد
بعد از ان بتوسط او در همه عالم منبسط می گردد و همه اولیا و عرفا و علما و صلحا
و اتقیای وقت در ضمن این قطب می باشند و از باطن او فیض می یابند
گو از حال خود خبر دارند یا ندارند و آن قطب را هم از حال بعض خبر بود و یا نبود
اما بروز قیامت این معامله آشکار خواهد شد و هر یک بموجب منصب و
پایهٔ خود پیش ملک حقیقی جل شانه خواهد استاد بالجمله این قطب ارشاد را
کشف الٰهیات بقوت تمام می باشد و کشف کونی ضعیف می بود بعلو رتبه و
قوة نسبة بالعلویات و ترشح علوم لدنیه بر قلب او مدام می باشد و بقدر
ضرورت از علم ظاهر هم باخبر می بود و همه حجابات نورانیه و ظلمانیه از
میان بر می خیزد و مطلق شک و تردد و خفا در هیچ مطلبی از مطالب شریعت
و طریقت و معرفت و حقیقت نمی بود و صاحب قربت عظمی و منزلت کبری
عند الله و رسوله علیه السلام می باشد و قبولیت او در هر دل بحسب لطافت
می بود دیگر کسانیکه قلوب آنها داخل در تعریف کالحجارة او اشد قسوة اند و
استقامت از خصائص قطب ست و بظاهر هم او را از مقام خویش کم اتفاق
حرکت می افتد و برای دنیا خود البته مطلق حرکت نمی کند باری کمالات
انسانی و مراتب افراد کاملهٔ آن تا کجا بیان نموده آید که از حد شمار بیرون ست
منهما رهروان طریق اصوب و مشتاقان لقاء رب استقامت بر شریعت
دارند و محو در مشاهدهٔ کردگار اند و هر یک از چنین کاملان صاحب شریعت
و اهل حقیقت می باشد و بالخصیة ازین خواص اولیا اصحاب طریقهٔ علیه
نقشبندیه ممتازند که بحسب قوت ایمان ثبات قدم بر جادهٔ شرع شریف
دارند و بطرفه کشش باطنی منجذب بسوی دلدار اند جذبهٔ الٰهیه گویا تمام و کمال
بحصهٔ ایشان رسیده و آداب شرعیه کما هو حقها ادای ایشان او اگر دیده نسبت
بیکیف ذات بحت از سحاب بواطن ایشان می بارد و تجلیات اسمائیه و

کردہ اند برای تفہیم ہمین یک مسئلہ مبتذل کہ باندک فہمانیدن ذہن نشین
می گردد نفرمودہ اند آن معاملۂ دیگر است کہ بہ بعثت انبیا علیہم السلام تعلق
دارد و آن قرب علیحدہ است کہ بے مشرف شدن بشرف اسلام نصیب
نمی گردد و در حقیقت این قرب خاص کہ نتیجۂ ایمان بخدا و رسول و ثمرۂ ادای
صوم و صلوۃ و تلاوت قرآن و تذکر کلمہ طیبہ است چنانچہ اکابر این طریقہ
را میسر گشتہ در دیگری بنظر نیامدہ و چون نظر کشفی را سر دادہ مے شود
آنچنان شکوہ و حشمت نسبت خواجگان متقدمین رضے اللہ تعالے عنہم
اجمعین بنظر می آید کہ حضرت مجدد الف ثانی رضے اللہ تعالی عنہ ہرچند بہ تزیین
تشریح و تفصیل دیگر کمالات باطنیہ قدر این طریقہ را افزودہ اند و صدچندان
نمودہ اند اما باز بموجب السابقون السابقون اولئک المقربون از مقتبسان
نور نسبت ایشان مشہور می شوند و بسیار حقوق حضرات خواجہا بذمۂ
ایشان ست کہ در نفس الامر از عہدۂ ادای آن نمے توانند کہ برایند چنانچہ
گردن ما محمدیان خالص زیر بار احسانہای ایشان و عنایات حضرات
خواجگان ست جزاہم اللہ تعالے عنا خیر الجزا سبحان اللہ حضرت خواجۂ
بہار الدین نقشبند رضہ کہ زبدہ و خلاصۂ خواجگان متقدمین و سرچشمۂ این
طریق اند و خلفای ایشان رضے اللہ تعالی عنہم عجب ذوات عالیات داشتند
و خدا وند نسبت خاص بودہ بودند سیا خواجۂ علیہ اللہ احرار کہ ایشان را
نقشبند ثانی می گویند عجب صاحب منزلت عظیمہ اند لائق و سزاوار شیخی و
ہدایت بودہ اند گویا جامۂ ارشاد بر قامت شریف ایشان دوختہ شدہ بود
کہ چنین استعداد شیخیت مع کمال قوت ارشاد کم جمع می شود لہذا ارشد و
شہرۂ ایشان در زمان ایشان بسیار گشت و سلاطین و امراہم رجوع
آوردند و اسباب ظاہری و تجمل دنیوی نیز جمع گردید و در متاخرین این
سلسلہ حضرت خواجہ عبد الباقی المعروف بباقی باللہ عجب نفس مقدس مطہر

داشتند و صاحب نسبت صحیحہ نقشبندیہ بودند قطع نظر ازین کہ ایشان از
خداوندان نعمت و اہل حق ماانند فقیر بالذات سخت معتقد جناب ایشان ست
مرا بالطبع اوضاع سبے تکلفانہ و معاملات بے نفسانہ ایشان کہ مسموع گشتہ
نہایت خوش می آید الحق کہ فانی نفسہ اللہ و باقی باللہ بودند و اگر حضرت
مجدد درچنین مرشد ملک سیرت نمی یافتند در حین حیات ایشان این قدر
بعلو مرتبہ ترقی نمی فرسودند ازا راد اللہ شیئا ہیأ اسبابہ

بیان سلوک طریقہ محمدیہ باید دانست کہ بزرگان و اکابر ہر طریق
از طرق ارباب سلوک در امت مرحومہ محمدیہ برای ایصال الی اللہ
اشغال و اذکار و ریاضات و مجاہدات وضع کردہ اند و ہر کس بہر طورے
کہ راہ یافتہ بدان راہ تابعان خود را دلالت نمودہ و ہمان طریق را اقرب
طرق پنداشتہ طالبان را بآن طریق رہنمائی نمودہ چنانچہ اکساب ہر طریق
بنہج علحدہ است بعضے امر بمراقبات می فرمایند و مشغول بلطائف باطنیہ
می گردانند و بعضی حکم بمطالعہ وحدت در کثرت می کنند و متوجہ بحواس ظاہرہ
می سازند و بعضے بتصور مرشد می آموزند و بعضے پاس انفاس تعلیم مینمایند
و بعضی ذکر جہر و بعضے ذکر خفیہ تلقین می کنند و بعضے حبس دم و نفی اثبات
می کنانند و امثال این بسیار چیزہاست مانند انہد و نصیر المحمود او ذکر
حدادی و ذکر ارہ و ذکر قمری و ماننا کلہا کہ بدان امرے فرمایند و سالکان را
مشغول می گردانند و اگرچہ محمدیان خالص نیز مثل دیگران بموجب تبعیت
مرشدان خود در اوائل حال اشغال و اذکار معمولہ طریقہ نقشبندیہ و قادریہ
کہ از پیران رسیدہ آمدہ است تلقین می فرمایند و القاء نسبت باطن توجہ
و مراقبہ بوضع شیوخ مجددیہ می کنند اما در اواخر کار محض بتوسط کلام اللہ
ترقیات حاصل می نمایند و ہمین امام مبین را کہ قرآن مجید باشد پیشوای خود
مے سازند اعنی بموجب یقبل التوبۃ عن عبادہ و انہ کان توابا اول توبہ و استغفار

صفاتیہ ضمن امتیاز ایشان را سرسبزی دارد جامع مرتبۂ تنزیہ و تشبیہ اند
و باوجود تفرقۂ مراتب تشبیہات ہمان متوجہ تنزیہ باآنکہ کلمہ ہمہ اوست
بر زبان نمی آرند ہیچگاہ خبر او در خاطر ایشان راہ نیافتہ و باوجودی کہ
بحرف عینیت و اتحاد لب نمی کشایند خبریکے در دل ایشان قرار نہ گرفتہ
حال توحید از شمع بواطن ایشان روشن است چنانکہ قال توحید نقل مجلس و
ہر انجمن معنی التوحید اسقاط الاضافات از آئینۂ قلوب مصفای این پاکان
جلوہ گر است و سررشتۂ اقامت حدود اللہ در کف این نائبان آن سرور
علیہ الصلوٰۃ والسلام غرض کہ نسبت اصیل و لطیف این بزرگواران مع اللہ
بس عظمی ست و رابطہ ایمان و محبت این برگزیدگان مع الرسول نہایت
اقوی در ظاہر و باطن سالک مسلک نبوت اند و در صورت و حقیقت
تابعان اتم شریعت گویا مقصود از آفرینش نوع انسانی ظہور وجود شریف
این چنین بزرگان بابرکت ست والحق کہ قرب الطفے کہ این برگزیدگانرا
مع اللہ حاصل می باشد مقتبس از مشکوٰۃ قرب نبوت است و صاحب کمالات
نبوت اند و مقدم بقدم شارع خود علیہ الصلوٰۃ والسلام میروند و ازین بیان
علی الخصوص اہل خانوادۂ مجددیہ بارک اللہ فیہم بسیار صحیح النسبہ اند و حضرت
مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ کہ بقوت تمام عالم ظاہر و باطن بودہ اند
اکثر مصطلحات مقامات سلوک درین طریقہ و تشقیہ زیادہ فرمودہ اند و بحال
خلفاء ایشان برہمین وطیرہ مصطلحۂ ایشان سالکان را سلوک می کنانند و
بشارات موافق اصطلاح ایشان می دہند گو این بیچارگان سرآن دریابند
یا نہ و حقیقت آن را فہمند خواہ نہ فہمند ان شاء اللہ تعالی در قبر و روز قیامت
نتائج و ثمرات این نسبت ایمانیہ را خواہند دید و آن اصطلاحات قدیمۂ
حضرات خواجگان اقدمین قدس اللہ اسرارہم گویا بالفعل در سلسلۂ ایشان
مفقود شدہ یعنی لقلب ماندہ و کاروبار دیگر اسے سالکین برپا کردہ اند کہ

البعد از روی علم و بیان و اقرب از راه عمل و مواظبت آنست اعنی انچه
از مکتوبات شریفہ و دیگر تصانیف ایشان شرح مقامات باطنیہ مفہوم
می شود راہ بس دور و دراز و متعسر الحصول معلوم گردد و ہمت از تحصیل آن
یاس بہم می رساند بلکہ عقل استبعاد می نماید و منکرین خود باور نمیدارند
وانکار محض می کنند و معتقدین اکثر نافہمیدہ مقراند کہ محل اعتنا نیست
واعتباری ندارد اما درین قسم بیان ہم حکمتہاست کہ استعدادات اہل
زمان ایشان و خود قوت ناطقہ ایشان مقتضے ہمین تعبیرات بود والحق
تا کہ باین نہج عظم و شان و استعارات شبہہ بیان مقامات و مراتب باطنیہ
کردہ نشود این عوام نافہم اعتباری نمی نہند و بخاطر نمی آرند و براہ نمی آیند
و فائدہ معتدبہا برنمی دارند فعل الحکیم لایخلو عن الحکمۃ وانچہ در سلوک ایشان
بعمل می آید و از برکت اصحاب ایشان و از مواظبت اشغال و اعمال معمولہ
ایشان کیفیت حضور و شہود و جمعیت باطن و خلو قلب از خطرات ماسوے
حاصل می گردد معلوم می شود کہ این راہ بس اقرب ست و نفس الواقع موصل
الی الحق و الی رسولہ بطریق سہل ست چنانچہ اگر منصفے قدرے آگاہے
باطن و نسبت مع اللہ بہرہ از عقل و شعور داشتہ باشد بہ بیند کہ انچہ در
زمان قلیل باندک دریافت صحبت خلفاء ایشان باطن سالکان مبتدیان
اینہا راحضور و جمعیت و نورانیت ایمان و اتباع شریعت حاصل ست
در اکثر صاحبان طرق دیگر کہ خود را از منتہیان می شمارند نخواہد بود نہایت
کمال دیگران مطالعہ وحدت وجود و مشاہدہ وحدت در کثرت ست
کہ بر افواہ و السنہ عوام ہم جاریست و ہر ہنود و جوگی باان متکلم است و برای
حصول این کیفیت ایمان ہم شرط نیست کہ ہمہ فرق کفار نیز ازان گفتگو
دارند و سریان وجود را در موجودات می یابند پس حضرات انبیا علیہم السلام
برای ہمین قدر سہل مبعوث نہ شدہ اند و آن ہمہ جدال و قتال کہ با کفار

از گناهان می کنانند و خود هم هر وقت توبه از خرج هواهای نفسانیه و هوسهای
طبیعیه می کنند بلکه تائب از گناه شعور هستی و انانیة خویش می شوند و خودپرستی
و تن پروری را معصیت کلی پنداشته منشا همه شر و فسادها می دانند و
هر لمحه تکرار کلمه لاحول و لاقوة الا بالله نموده بالکل خالی از توهم خودی می گردند
و چون این کیفیت توبه از گناهان ظاهر و باطن در نفس ثابت مے شود
ظاهر و باطن سالک پاک ازین الواث می گردد بشارت مقام صلاح که
مرتبهٔ از مراتب قرب حق ست می دهند و در زمرهٔ اولیائے که مسمے به
صالحین اند حساب می نمایند و بموجب واذکر ربک فی نفسک تضرعا وخیفة
و دون الجهر من القول بالغدو والآصال ولا تکن من الغافلین و حسب الحکم
ادعوا ربکم تضرعا وخفیه انه لا یحب المعتدین ذکر اسم الله را در نفس مدرکه حقیقت
قلب ست راسخ می گردانند و در ابتدا برای آموختن ذکر باین طور تعلیم
می کنند که زبان بکام چسپانده چشم بسته سرنگون شده بطرف پستان چپ که
جای قلب صنوبری است لحاظ نموده متوجه قلب خود گشته بدل مانند خطره
وارده که در دل می آید بلاحرکت زبان و بے شراکت نفس همین کلمه الله الله
را باید گفت و چون این ذکر قلبی قائم می گردد بهمین قسم بلطائف دیگر که لطیفه
روح و سر و خفی و اخفے و نفس باشد ذکر می کنانند و چون تمام بدن ذاکر
می گردد این را ذکر سلطان می خوانند و چون این کیفیت ذکر قوت میگیرد
بشارت مقام ذکر که مرتبهٔ از مراتب قربت ست می دهند و در طائفهٔ
اولیای که مسمی بذاکرین اند شمار می کنند و بموجب قل الله ثم ذرهم چون در
قلب تذکر این اسم مبارک جا می گیرد و بسبب استیلاے این ذکر بر قلب
خطرات کم می آید درین حالت بشارت مقام تذکر خالص می دهند و در زمرهٔ
اولیای که مسمی به متذکرین اند حساب می نمایند و اگر حسب بشریت درین تذکر
نسبت به شدت ذکر فتوری واقع می شود و غفلتی راه می یابد بد موافق

واذکر ربک اذا نسیت باز متنبه شد و سر رشته دوام ذکر را از دست
نمی دهند تا اینکه بالکل از زوال ذکر محفوظ گشته مبشر باین معنی میگردند
که یذکرون اللہ قیاما و قعودا و علی جنوبہم و درین حالت بشارت مقام
صلوٰۃ دائمی که مرتبہ از مراتب قرب ست میدہند که ہم فی صلوٰتہم
دائمون و صاحب این حالت را داخل در جماعۂ اولیائے که مسمے بہ
مصلین اند می شناسند و بموجب و بشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ
قالوا انا للہ و انا الیہ راجعون چون تحمل شدائد و بلایا بسبب قوت
نسبت حضور و غلبہ حالت معیت در باطن پیدا می شود و خاطر از وجدان
مکروہ و فقدان مرغوب پراگندہ نمی گردد بلکہ از رسیدن مصیبت زیادہ
رجوع الی اللہ بہم میرسد درین حالت بشارت مقام صبر می دہند و در
جماعۂ اولیائے که مسمی بصابرین اند می شمارند و کذا الشکر و غیرہ من الحالات
والمقامات و بموجب واللہ بصیر بالعباد و علیم بذات الصدور و یعلم سرکم و جہرکم
از تصور معانی این آیات کیفیت حضور و آگاہی در باطن بہم مے رسانند
و در ہر وقت و ہر جا بحسب حالت ادب و مشاہدۂ رب معمور مے باشند
و بطالعۂ واللہ بکل شئی محیط و علی کل شئے شہید و علے کل شئے قدیر احاطہ
بے کیف و شہادت بلا کلام و قدرت بلا عجز حق تعالے را مدام در چشم
بصیرت نصب العین می دارند و درین حالت بشارت مقام معیت که مرتبہ
از مراتب قرب ست می دہند و اہل این مقام را داخل در گروہ اولیائے که
مسمی بہ مقربین اند مے دانند و بموجب ما عندکم ینفد و ما عند اللہ باق استقاط
ہمہ اضافات وجودیہ از طرف خود کردہ سراپا مملو از نور وجود موہوب
حقانی گردیدہ فانی فی اللہ و باقی باللہ می شوند و چون این حالت قوت
می گیرد بشارت مقام اصطفا می دہند و داخل در زمرۂ اولیائے که مسمے
بابدال اند می شمارند و کریمہ اولئک یبدل اللہ سیاتہم حسنات شرح احوال

صاحبان این مرتبہ است و بموجب سنریہم آیاتنا فی الآفاق و فی انفسہم حتی
یتبین لہم انہ الحق بمشاہدہ صنائع و بدائع قدرت الٰہیہ در مرتبۂ آفاق
و معائنہ کمالات و ظہورات صفاتیہ و اسمائیہ او سبحانہ در عالم انفس طی مراتب
علم الیقین و عین الیقین کردہ بمرتبۂ حق الیقین فائز مے گردند در ینحالت
بشارت مقام تحقیق می دہند و داخل در جماعۂ اولیائے کہ مسمی بہ محققین اند
می شمارند و بموجب وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ رب العالمین نفی
ارادات و مرادات خویش کردہ اسقاط اضافت قصد و ارادہ از طرف
خود نمودہ بالکل خالی از خواہشہائی طبیعیہ و نفسانیہ گشتہ تابع مشیت اللہ
شدہ مرید ارادۂ فعال لما یرید مے گردند درین حالت بشارت مقام
نفی ارادات و نفی مرادات مے دہند و داخل در زمرۂ اولیائے کہ مسمے
بہ مرادین اند مے دانند و بموجب من یتوکل علی اللہ فہو حسبہ ترک اسباب
دنیویہ و علائق فانیہ باطنا کردہ اعتماد کلی برزاقیہ حق و وکالت مطلق
او تعالی می نمایند و بالکل حجاب اسباب از خاطر مرتفع مے گردد و غیر از
امر موہوم مے نمی نماید و سوای دروازۂ مشاہدہ مسبب نمی کشاید درینحالت
بشارت مقام توکل معنوی می دہند و در زمرۂ اولیائے کہ بمعنی گویا از
جملہ متوکلین اند می پندارند اما چون این حالت قوت مے گیرد و ظاہر
و باطن یک شدہ توکل صوری با توکل معنوی جمع می گردد اعنے در ظاہر
ہم بلا اسباب مقررۂ دنیویہ بوضع درویشانہ گذران میسر مے آید و درین
حالت بشارت مقام توکل حقیقے می دہند و در جماعۂ اولیائے کہ مسمی بہ
متوکلین محبوبین اند می شمارند کہ واللہ یحب المتوکلین الحمد للہ ثم الحمد للہ
علیہ توکلت و علیہ فلیتوکل المتوکلون و بموجب ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم
ولا ہم یحزنون چون حزن خوف ما سوی اللہ از باطن دور مے شود اعنے
حزن مفرط از حد و خوف زیادہ از مقتضائے طبیعی کہ حجاب مشاہدہ گردد

رفع می گردد و اطمینان کلی حاصل می شود بشارت مقام مامون میدهند

ومن دخله کان آمنا وبموجب یا ایتها النفس المطمئنة ارجعی الی ربک

راضیة مرضیة چون رضای تام و اطمینان کلی نصیب میگردد و بشارت

مقام رضا و اطمینان می دهند و بموجب الا لله الدین الخالص چون از

خلوص حقیقی که فوق آن مرتبه در مراتب قرب الٰهی متصور نیست و اقرب

بحضرت ذات بحت و اشمل بهمه صفات کمالیه حقانیه است و اجمع جمیع

اسمای حسنای ربانیه است بهرهٔ اتم می یابد بشارت منصب محمدیة خالصه

می دهند و علی هذا القیاس جزئیات بشارات و مقامات و حالات

سلوک طریقه محمدیه بسیار است که بر صاحب این نسبت خود بخود در تلاوت

قرآن شریف منکشف خواهد شد راه دریافت آن شنودیم و پردهٔ از

پیش نظر باطن کشودیم که القلیل یدل علی الکثیر الله الله گوش الهام نیوش

محمدیان خالص در هر مقام از هر پرده که باشد غیر از صدائے کلام الله

نمی شنود و دیدهٔ بشهود آرمیدهٔ مومنان صادق در هر آئینه بهر صورت

که بود جز جلوهٔ تجلی آلهی نمی بیند لهم وجوه ناضرة الی ربهم ناظرة انتهی

بسم الله الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ لمعۂ نور ہے حضرت نے فرمایا نسبت حضرت

خواجۂ میر درد کی حضرت میرزا صاحب سے بڑہی ہوئی ہے یہ خدا کا

فضل ہے اور حضرت پیر و مرشد نے بہی ایسا ہی فرمایا حضرت پیر و مرشد

سے راقم نے وقت ختم پڑہنے کا دریافت کیا تہا آپ نے فرمایا بعد

صبح کے یا بعد مغرب کے اسکا معمول ہی نالۂ عندلیب مین تحریر فرماتی

ہین کہ ولایت صغریٰ مین توجہ مرشد کو بہت دخل ہے کہ وہ خود اوسکا

مقام ہے اور ولایت کبریٰ کہ ولایت انبیا ہے توجہ خاص آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسمین درکار ہے واللہ اعلم موافق تحقیق اکابر مجددیہ

کے لطیفۂ قلب زیر قدم حضرت آدم علیہ السلام کے اور لطیفۂ روح زیر
قدم حضرت نوح و حضرت ابراہیم علیہما السلام کے اور سر زیر قدم
حضرت موسی علیہ السلام کے اور خفی زیر قدم حضرت عیسی علیہ السلام کے
اور اخفے زیر قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہے حضرت
شیخ ابو الرضا کے نزدیک سر خفی اخفے اعتبارات روح کے ہین یعنی
وہی روح ایک اعتبار سے سر ہے اور ایک اعتبار سے خفی اور ایک اعتبار
سے اخفے اور بعض اکابر سب لطائف مذکورہ کو قلب مین فرماتے ہین
واللہ اعلم مبدء و معاد مین حضرت عیسی علیہ السلام کو حضرت موسی علیہ السلام
سے افضل تحریر فرمایا ہے اور مکتوبات شریفہ امام ربانی رح مین حضرت
موسی علیہ السلام کو غلبہ کمالات نبوت کا اور حضرت عیسے مین غلبہ کمالات
ولایت کا لکھا ہے تو مطابقت بین القولین اس سی معلوم کرنا چاہیے
کہ حضرت عیسی علیہ السلام بعد نزول کے اتباع شریعت آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کا فرمائین گے تو بہ مناسبت آپ کی بہ نسبت حضرت موسے
کے ظاہر ہوا ہے انوار لطائف خمسہ مین بھی اختلاف ہے ع قلندر
ہر چہ گوید دیدہ گوید بلبلہ غنی شاکر افضل ہے یا فقیر صابر یہ بحث
فروعات مین سے ہے فقہ احکام ظاہر قرآن و حدیث کی اجتہاد سے
فقہائی مذاہب اہل سنت و جماعت کا علیہم الرحمہ اور فقہ رموز باطن
کتاب و سنت عرفان ہین اولیاء اللہ کے مرشد کامل وہ ہے جو
معاملات کو معلوم و معقول و مشہود و مکشوف کرے مرید پر حضرت کو
بارہا لوگون نے کعبہ شریف وغیرہ مین دیکھا ہے قال بعضہم ارواحنا اجسادنا
اجسادنا ارواحنا ایک صاحبزادہ حضرت قبلہ کے سید میان صاحب
تھے ابتدا سے اون کو جذب قوی تھا مزار مبارک اونکا جوار مسجد شریف مین ہے
رسالہ حسن معاملہ مین جو ایک بزرگ کا بیان ہے کہ منکر نکیر سے مذاق

کیا تھا حضرت قبلہ نے فرمایا کہ وہ مرید حضرت خواجہ ضیاء اللہ کے تھے
اور حضرت پیر و مرشد سے معلوم ہوا کہ ان کو استفادہ اعلی حضرت
شاہ محمد آفاق رضہ سے تھا حضرت شاہ گل رحم کی تصانیف مین سے ایک
رسالہ شواہد التجدید نظر سے گذرا اور کحل الجواہر آپ کا رسالہ معولات
مظہریہ مین ہے اور بعض مکاتیب انتباہ مین درج ہین اور مکتوبات
مناظرہ آپ کے اور شیخ ابو الرضا کے انفاس العارفین مین مذکور ہین
جب طرفین نے ایک دوسرے کا مقام معلوم کیا بحث نہی راقم نے
حضرت پیر و مرشد سے دریافت کیا تھا صاحبزادگان مجددیہ کی نسبت
جو اوس وقت مین تھے آپ نے فرمایا نسبت مولوی مظہر صاحب کی قوی
ہے رحمۃ اللہ علیہ نسبت رسل اولو العزم کی بمنزلہ اصول کے ہے اور
سائر رسل و انبیا علیہم السلام اون کے توابع ہین تو اولیاء اللہ مین علے
تفاوت الاستعداد اون کی نسبتون کا ہی ظہور ہوتا ہے مولانا مولوی
سید محمد علی صاحب نے رسالہ ارشاد رحمانی جو تحریر فرمایا ہے اس مین
راقم کے آیا الحق کلام الملوک ملوک الکلام مولانا مولوی عبد الکریم صاحب
نے علاوہ کتب احادیث کے جو حضرت نے درس فرمایا حصن حصین تین
بار اور موطا امام محمد علیہ الرحمۃ کی حضرت سے سماع کی اور گیارہ بار دور
قرآن شریف کا پایا حضرات چشتیہ کے مصنفات سے سیر الاولیا
و سبع سنابل و جامع العلوم ملفوظات حضرت مخدوم جہانیان رضہ اور
بحر المعانی نظر سے گذری تذکرہ بحر المعانی کا اخبار الاخیار مین ہے حضرت
مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کو موافق تحقیق بعض اکابر کے نسبت خلفای ثلثہ
کی بسبیل امانت پہونچی تہی لہذا طریقہ چشتیہ مین بہی کئی شعبہ پیدا ہوئے
چنانچہ نظامیہ و صابریہ و سراجیہ معلوم ہین حضرت حجۃ اللہ نقشبند
رضی اللہ عنہ کا مذکور ہے کہ آپ نے ایک جلسہ مین فرمایا کہ اس زمانے کے

سالک عارف جب مدد نہین رکہتے اسپر حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب نے
ایک عرفان نے سنایا آپکو بہت مطبوع ہوا فرمایا کہ اسے زر سے لکہنا چاہیے
اور حضرت حجۃ اللہ رض تفسیر قرآن وغیرہ مین بہت نکات تازہ فرمایا کرتے
تہے حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نسبت نقشبندیہ و قادریہ وغیرہ
سب مین ارشاد فرماتے تہے تاریخ وفات حضرت خواجہ ضیاء اللہ
رضی اللہ عنہ کی چہاردہم ربیع الاول ہے مزار مبارک سرہند شریف مین ہے
اور تاریخ وفات حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ کی شب جمعہ
بست وچہارم صفر سنہ ۱۲۹۵ ہجری ہے مزار مبارک دہلی شریف مین بیرون
ترکمان دروازہ ہے حضرت قبلہ نے فرمایا کہ ہماری دادی بزرگوار
تہین اون کی عمر اسّی برس کی تہی ہر روز اسّی رکعتین فرض اور نفل
پڑہا کرتی تہین آخر مین بینائی بہت کم ہو گئی تہی ایک شب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا کہ آپ نے ہاتہ اپنا اون کی آنکہون پر
پہیر دیا جب سے بخوبی نظر آنے لگا حضرت پیرومرشد کے صاحبزادے
میان رحمۃ اللہ صاحب اور میان نعمۃ اللہ صاحب سلمہما اللہ تعالے کا نام
حضرت صاحب قبلہ نے رکہا ہے اللہ تعالے اون کو وراثت صوری و
معنوی سے اون کے آبا کرام و پیران طریقت کی مشرف فرمائے اجماع
وقیاس کی سند علمانے آیات واحادیث سے فرمائی ہے تو اون کو بہی
جزو کتاب وسنت جاننا چاہیے اور حضرت امام شافعی رض کا قول ہے
کہ الفقہاء کلہم عیال ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ قادریہ حضرت غوث اعظم
رضی اللہ عنہ مین اور چشتیہ حضرت سلطان المشائخ مین مشرب محمدیہ کے
قائل ہین اور نقشبندیہ و مجددیہ حضرت شاہ نقشبند رض و حضرت مجدد
قدس اللہ سرہ مین نسبت خاصۂ محمدیہ فرماتے ہین اور حضرت خواجۂ ناصر
وخواجہ میر درد رضی اللہ عنہما اپنی نسبت ایسا تحریر فرماتے ہین بلکہ طریقے کا

نام طریقۂ محمدیہ رکہا ہے مقصود اس سی ظہور کمالات خاصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہے ان حضرات مین **لطائف** خمسۂ عالم امر کو عروج طرف اپنے اصول کے ہوتا ہے اور وہ دل نورانی ظلمت امکانی سے پاک اور مبرا ہوکر اپنی اصل مین فنا و بقا پیدا کرتا ہے تو یہ اسرار سنو کہ والنجم اذا ہوی الخ **حضرت** مجدد رض نے ایک مکتوب مین کسی قدر بیان مقام شہادت وصدیقیت کا مجمل طور پہ فرمایا ہے اور مقام شہادت کو ولایت اولیا سے براتب بلند تر لکہا ہے اور فرمایا ہے کہ انبیا کو وحی ہوتی ہے اور صدیقین کو الہام ہوتا ہے **حضرت** نی فرمایا کہ حضرت مخدوم جہانیان بڑے بزرگ تہے جس بزرگ کو سنتے تہے اون کی ملاقات کو جاتے تہے اور فرمایا کہ بعض اولیاء اللہ کو ایک نبی سے نسبت ہوتی ہے اور بعض کو دو سے اور بعض کو زیادہ سے اور جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے نسبت ہوتی ہے تو آپ کے معجزے اوس سے کرامت ہوکر ظاہر ہوتے ہین **اعلی حضرت** شاہ محمد آفاق رض کے پہلے ایک بہائی آپ کے پیدا ہوئے تہے محمد مشتاق اون کا اسم مبارک تہا عالم طفلی مین اون کا انتقال ہوا **ایک** خادم قدیم حضرت قبلہ کا امام علی نام تہا اکثر جذب اوس کو ہو جاتا تہا وہ کہتا تہا کہ مجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی جناب مین رسائی ہے **حضرت** نے فرمایا کہ حضرت مخدوم جہانیان رض نے کعبے کو نپایا معلوم ہوا طواف کو حضرت چراغ دہلی کے گیا ہے پہر آپ کعبے سے حضرت چراغ دہلی کی خدمت مین آئے حضرت چراغ دہلی کی نسبت بہت عالی تہی **ایک بار** حضرت قبلہ نے حضرت پیر و مرشد سے فرمایا کہ سدا سہاگ تمہارے ادراک مین کیسے لوگ ہین آپ نے کہا کہ مین اون کو نیک جانتا ہون فرمایا کہ مین بہی یہی کہتا ہون **منجملہ** مصطلحات صوفیہ کے اطوار و آثار تنزیہ وتشبیہ علم حصولی وحضوری لوامع وطوالع

ولوائح عزیمت ورخصت کمون وبروز وغیرہ ہین منجملہ کتب تصوف
کے تعرف نوادر الاصول حکیم ترمذی رسالہ قشیریہ مع شرح حدیقہ حکیم
سنائی رح مکتوبات حضرت یحیی منیری رح انوار العیون ومکتوبات حضرت
عبد القدوس گنگوہی رح معارف النبی مثنوی مولانا یعقوب صرفی رح مصباح الہدیہ
ترجمہ عوارف فقرات حضرت خواجہ عبید اللہ احرار علیہ الرحمہ رباعیات
ومثنوی حضرت باقی باللہ رح کے اور رسائل اربعہ حضرت میر درد رح موسوم بہ
نالہ درد وآہ سرد ودرد دل وشمع محفل نظر سے گذرے حضرت سے
مقامات طریقہ کو دریافت کیا تھا آپ نے اعلی حضرت شاہ محمد آفاق رض
سے نقل فرمایا کہ اللہ ایک محمد برحق یہی مقام ہے حقائق انبیا کو حقائق
آلہیہ سے مناسبت خاص معلوم ہوئی یعنی حقیقت ابراہیمی کو حقیقت کعبہ
سے اور حقیقت موسوی کو حقیقت قرآنی سے اور حقیقت محمدی کو حقیقت
صلوۃ سے اور حقیقت احمدی کو معبودیت صرفہ سے واللہ اعلم قول اکابر
جو ختم طریقہ یا کمالات کے قائل ہوے ہین کسی اعتبار سے صحیح ہے اور ظاہر
ہے کہ اولیاء اللہ مین ظہور کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیاء ہین تو اس نظر سے بھی اوسکو
صحیح کہہ سکتے ہین واللہ اعلم معنی کلمہ طیبہ کے حضرت نقشبند رح سے منقول
ہین اور حضرت امام ربانی رح اوس کو مشتمل کمالات ولایت ونبوت پر
فرماتے ہین تو حقیقت کلمہ ہوئی اور حقیقت صلوۃ بھی ایک مقام ہے مقامات
مجددیہ سے اور حضرت نقشبند رح کا قول ہے کہ نماز نا کانک تراکست و
روزہ ما نفی ماسوا اور رسالہ اسرار الصلوۃ حضرت میر درد رح کا اس باب
مین نظر سے گذرا اور حقیقت صوم بھی ایک مقام بعض رسائل مجددیہ مین نظر
سے گذرا اور اسرار حج نالہ عندلیب مین تحریر فرمائے ہین واللہ اعلم عرصہ
نو برس کا ہوا کہ راقم حاضر خدمت حضرت قبلہ کے ہوکر مشرف بارادت وبیعت

ہوا تھا اور ایک بار بموجب سنت صحابہؓ کے تجدید بیعت سے بہرہ ور ہوا
اور اس کے علاوہ بھی حضرت کے مصافحے سے وقت خاص میں
سرفراز ہوا بموجب اجازت حضرت پیر و مرشد کے بعض معاملات
جو پیش نظر سے گذرے تحریر ہوتے ہیں از انجملہ حضرت خواجہ خواجگان
شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ کی طرف مراقب تھا کہ زیارت حاصل ہوئی اور
جیسے تشہد نماز و حالت مراقبہ کی وضع ہے اسی طرح آپ کو دیکھا اثنائے
توجہ باطن میں جو بحال راقم مبذول تھی جو کیفیت وارد ہوئی ادا کرنا دشوار
ہے اور ماہتاب و آفتاب بھی مکشوف ہوا بعد ازاں وہ انوار نظر سے
غائب ہو گئے اور نسبت بے کیفی عجب لطف سے ظہور کیا بعد
توجہ کے زبان فارسی میں بشارت خلافت سے سرفراز فرمایا اور بہت
سے برکات حاصل ہوئے از انجملہ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے
طرف متوجہ تھا کہ آپ کو ایک جواہر نگار مرصع و مکلل کرسی پر معلق دیکھا
آپ کو اس طرح پر دیکھنا حضرت پیر و مرشد سے بھی راقم نے سنا ہے
بارش انوار کہ مثل برق درخشان کے متواتر تھی نظر کام نہیں کرتی تھی ؏
داماں نگہ تنگ و گل حسن تو بسیار + گلچین بہار تو ز داماں گلہ دارد +
از انجملہ حضرت مجدد الف ثانی محبوب صمدانی رضی اللہ عنہ کی طرف
مراقب تھا کہ زیارت حاصل ہوئی وہ قامت زیبا ہنوز نظر میں ہے
از روی نوازش پیشانی مبارک کو راقم کی پیشانی سے ملا اور اجازت
بھی آپ کی طرف سے معلوم ہوئی اور عجب فیض وارد تھا کہ تمام بدن سوزندہ
ہو گیا تھا از انجملہ حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوا
اور وہ فیض خاص جس کو مشروط بسیادت آپ نے تحریر کیا ہے زبان
حال سے التماس کیا کہ ایک مقام عالی شان عیان ہو کر منجذب فرمائی
ظاہر و باطن ہوا وسعت اوس کی تحریر و تقریر سے افزون ہے از انجملہ

راقم اپنے جد اعلی حضرت مخدوم جہانیان رض کی طرف مراقب تہا کہ ایک
تخت نورانی پر رونق افروز دیکہا تجلی انوار بصورت جواہر آبدار کے
نمایان تہی اور ایک چتر عالی شان سر مبارک پر جلوہ افروز تہا التفات
تمام حال زار پر فرمایا اثنائے التفات مین ایک چتر نورانی راقم پر متجلی ہوا
اور مصرع ارشاد فرمایا جو ہنوز راقم کے حافظہ مین ہے ازانجملہ حضرت
محبوب الہی کو معاملۂ خاص مین دیکہا تہا اور ایک بار لباس سبز رنگ
مین بہ نزاکت تمام دیکہا اور حضرت امیر خسرو بہی نظر آئے زلفین دراز
اور چشم دنبالہ دار تہی ازانجملہ اعلی حضرت امام الطریقہ شاہ محمد آفاق
رضی اللہ عنہ کی طرف سے امیدوار التفات و توجہ تہا کہ زیارت سے
کامیاب ہوا لطف توجہ عالی کا بیان سے باہر ہے بشارت ارشاد
و قرب اتم کی فرمائی جس سی امید قوی حالا و استقبالا ہے حدیث شریف
نظر سے گذری تہی کہ بعض امتی بے حساب و کتاب داخل بہشت ہونگے
خدا کی شان وقت حضوری کے یہ حدیث یاد آگئی اور زبان حال سے
راقم نے التماس کیا اسپر حضرت فاروق اعظم رض نے اپنی زبان مبارک سے
فرمایا انت منہم عربی مین ایک بار قیلولہ کا وقت تہا خود بخود حضور سے
ہوگئی دیکہا ایک تخت کئی پہلو کا ہے اوسپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جلوہ افروز ہین اور ملائکہ کچہہ عرض کرنا چاہتے ہین اون کو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ سے منع کیا اور ازروے نوازش رُوے
مبارک راقم کی طرف فرمایا ایک بار وقت خواب انوار آنا شروع ہوئی
بعد ازان حضوری ہوگئی اوسے اثنا مین دیکہا کہ بجائے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے حضرت پیر و مرشد ہین نماز مین ایک معاملہ
ملاقات کا کہلا تہا اور عجب تجلی صوری فائز ہوتی تہی کہ لطف اوس کا
بیان سے افزون ہے نماز جمعہ مین راقم حاضر تہا کہ زیارت عالیہ

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے مشرف ہوا برکات عجیب
نظر آئے اور ایک بار حضرت عیسے علیہ السلام کے دیدار پر انوار سے بہرہ ور
ہوا اور ایک بار حضوری دربار میں حضرت بلال و حضرت انس و حضرت
امام حسن رضے اللہ عنہم کو دیکھا تھا درود شریف اللہم صل علی
محمد و عترتہ بعدد کل معلوم لک سو بار پڑہنے کو حضرت نے فرمایا تھا اور
یہ درود شریف بھی حضرت سے راقم نے سنا ہے اللہم صل علی سید الخلق
محمد و علی آلہ اور ہزار ہزار بار شب جمعہ راقم نے اس کو پڑہا ہے اور
بمقتضای شوق علاوہ تلاوت قرآن شریف و منازل دلائل الخیرات
کے ورد کلمۂ طیبہ کا لسانی ہزار بار معمول کیا تھا اور ماہ مبارک رمضان بھی
تہا تراویح اور تہجد اور کثرت مراقبات کا اتفاق ہوتا تہا حتی وضع الوصول
الی الآن تیرہ بار اتفاق حضوری خدمت حضرات کا ہوا اور چار بار
حضرت پیر و مرشد بھی مکان پر راقم کے تشریف لائے فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

راقم کو سند حدیث شریف کی اپنے حضرات سے ہے اور مولوی یحییٰ حسین
صاحب تلمیذ مولوی احمد علی صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ کو احادیث
ثلثہ اوائل صحیح بخاری کی راقم نے سنائین اور زبانی سند بھی اونہوں نے
فرمائی لہذا تبرکا اون احادیث ثلثہ کو درج اوراق ہذا کیا قال الشیخ
الامام الحافظ ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل بن ابراہیم بن المغیرۃ البخاری
رحمہ اللہ تعالی آمین باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم و قول اللہ جل ذکرہ انا اوحینا الیک کما اوحینا الے نوح والنبیین
من بعدہ حدثنا الحمیدی قال حدثنا سفیان قال حدثنا یحیی بن سعید
الانصاری قال اخبرنے محمد بن ابراہیم التیمی انہ سمع علقمۃ بن وقاص
یقول سمعت عمر بن الخطاب رضے اللہ عنہ علے المنبر قال سمعت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرء ما نوے
فمن کانت ہجرتہ الے دنیا یصیبہا او الے امرأۃ ینکحہا فہجرتہ الی ما ہاجر
الیہ حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ہشام بن عروۃ
عن ابیہ عن عائشۃ ام المومنین رضے اللہ عنہا ان الحرث بن ہشام
رضے اللہ عنہ سال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ
کیف یاتیک الوحی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احیانا یاتینی
مثل صلصلۃ الجرس وہو اشدہ علی فیفصم عنی وقد وعیت عنہ ما قال
واحیانا یتمثل لی الملک رجلا فیکلمنی فاعے ما یقول قالت عائشۃ رضی اللہ
عنہا ولقد رایتہ ینزل علیہ الوحی فے الیوم الشدید البرد فیفصم عنہ وان
جبینہ لیتفصد عرقا حدثنا یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل
عن ابن شہاب عن عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ ام المومنین انہا
قالت اول ما بدء بہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من الوحے الرؤیا
الصالحۃ فے النوم فکان لا یرے رویا الا جاءت مثل فلق الصبح ثم حبب
الیہ الخلاء وکان یخلو بغار حرا فیتحنث فیہ وہو التعبد اللیالی ذوات العدد
قبل ان ینزع الی اہلہ ویتزود لذلک ثم یرجع الی خدیجۃ فیتزود لمثلہا
حتے جاء الحق وہو فے غار حرا فجاءہ الملک فقال اقرأ قال ما انا بقارے
قال فاخذنی فغطنی حتے بلغ منی الجہد ثم ارسلنی فقال اقرأ قلت
ما انا بقارئ فاخذنی فغطنی الثانیۃ حتے بلغ منے الجہد ثم ارسلنی فقال
اقرأ قلت ما انا بقارئ فاخذنی فغطنی الثالثۃ ثم ارسلنی فقال اقرأ
باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربک الاکرم فرجع بہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرجف فوادہ فدخل علے خدیجۃ بنت
خویلد فقال زملونی زملونی فزملوہ حتے ذہب عنہ الروع فقال لخدیجۃ
واخبرہا الخبر لقد خشیت علی نفسی فقالت خدیجۃ کلا واللہ ما یخزیک اللہ ابدا

انک لتصل الرحم وتحمل الکل وتکسب المعدوم وتقری الضیف وتعین علی نوائب الحق فانطلقت به خدیجة حتی اتت به ورقة بن نوفل بن اسد بن عبد العزی ابن عم خدیجة وکان امرء قد تنصر فی الجاہلیة وکان یکتب الکتاب العبرانی فیکتب من الانجیل بالعبرانیة ما شاء اللہ ان یکتب وکان شیخا کبیرا قد عمی فقالت لہ خدیجة یا ابن عم اسمع من ابن اخیک فقال لہ ورقة یا ابن اخی ماذا تری فاخبرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبر ما رای فقال لہ ورقة ہذا الناموس الذی نزل اللہ علی موسی یا لیتنی فیہا جذعا لیتنی اکون حیا اذ یخرجک قومک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او مخرجی ہم قال نعم لم یات رجل قط بمثل ما جئت بہ الا عودی وان یدرکنی یومک انصرک نصرا موزرا ثم لم ینشب ورقة ان توفی وفتر الوحی قال ابن شہاب واخبرنی ابو سلمة ابن عبد الرحمن ان جابر بن عبد اللہ الانصاری قال وہو یحدث عن فترة الوحی فقال فی حدیثہ بینا انا امشی اذ سمعت صوتا من السماء فرفعت بصری فاذا الملک الذی جاء نی بحراء جالس علی کرسی بین السماء والارض فرعبت منہ فرجعت فقلت زملونی زملونی فانزل اللہ تعالی یا ایہا المدثر قم فانذر الی قولہ والرجز فاہجر فحمی الوحی وتتابع تابعہ عبد اللہ بن یوسف وابو صالح وتابعہ ہلال بن رداد عن الزہری وقال یونس ومعمر بوادرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واضح ہو کہ یہ اوراد عارف باللہ شیخ عبد الاحد سلیمان صوفی سے راقم کو پہونچے واسطے رویت نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور حصول ملکہ اس نسبت کے اور اون کو حضرت شیخ ابراہیم الرشیدی علیہ الرحمہ سے اور اون کو حضرت سید احمد ادریس رضے اللہ عنہ سے اور سلسلہ اون کا

شاذلیہ ہی اور ایک سلسلہ بواسطہ حضرت خضر علیہ السلام کے متصل ہے
اور منجملہ مبشرات حضرت احمد ادریس رضی اللہ عنہ کے اون کو بشارت ہے

طریقۂ احمدیہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ وحدہ وصلی اللہ علی مولانا محمد وعلی آلہ وسلم اللھم
صل علی ام الکتاب کمالات کنہ الذات عین الوجود المطلق الجامع
لسائر التقیدات صورۃ ناسوت الخلق معانی لاہوت الحق الغیب الذاتی
والشہادۃ الاسماء والصفات الناظر بالکل فی الکل من الکل للکلیات
والجزئیات کوثر سلسبیل منہل حوض مشارب جمیع التجلیات الملتذ بصورۃ
نفسہ فی جنۃ فردوس ذاتہ بنظرہ بہ منہ الیہ فیہ بحر قاموس الجمع المطلسم
وطراز رداء الکبریاء المطلسم وراء الوراء بلا وراء و دون الدون بلا دون
الذی لا احدیا ویہ ولا فیہ یدا بنہ کرسی الصفات والاسماء جبل طور
تجلیات المسمی روح ذات الوجود مجمع حقائق اللاہوت الشہود کنز المعارف
الذاتیہ قرآن الحقائق الالٰہیہ قوۃ الحوقلہ وکفایۃ الحسبلۃ ورحمۃ البسملۃ
عین عین الحافظ لقائم صورۃ کل این حرف الغین المعجم ونقطۃ الحق
المبہم الذی لا تیلی فتہ انہ لا من حیث الحق لمعجمۃ احدیۃ ذاتہ عن لغۃ الخلق
عین العظمۃ وہاء الہویۃ نون الناسوت لام اللاہوت مبدء الکل ومرجع الکل
وہو الکل فی الکل بلا بعض ولا کل یا طہ یا عین الحق المبین یا قلب قرآن
الحقائق یا یس کلت الالسن عن تفسیر جمال صفاتک وتحیرت العقول و
تاہت فی مہابۃ حقائق کنہ ذاتہ صلی اللہ العظیم وسلم یا محمد باحدیۃ ذاتہ

وصفاتہ علی کمال جمعیۃ احدیۃ ذاتک وصفاتک بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللھم صل علی عین بحر الحقائق الوجودیۃ المطلقۃ اللاہوتیۃ صنع الدقائق
اللطیفۃ المقیدۃ الناسوتیۃ صورۃ الجمال ومطلق الجلال مجلی الہویۃ الالوہیۃ
وسر اطلاق الاحدیۃ عرش استواء الذات وجہ محاسن الصفات

مزیل برقع حجاب ظلمات اللبس بطلعة شمس حقائق کنه ذاته الانفس عین وجہ تجلیات الکمال الالٰہی والاقدس کتاب مسطور جمع احدیة الذات الحق فی رق منشور تجلیات الشیون الالٰہیة الاسمے کثرة صور ربہا بالخلق حجاب طور التجلیات الرحیة الامین المکلم منہ موسے النفس انا اللہ لا الٰہ الا انا فی حضرة القدس یا کامل الذات یا جمیل الصفات یا منتہی الغایات یا نور الحق یا سراج العالم یا محمد یا احمد یا ابا القاسم جل کمالک ان یعبر عنہ لسان وعز جمالک ان یکون مدرکا لانسان وتعاظم جلالک ان یخطر فی جنان صلی اللہ سبحانہ وتعالیٰ علیک وسلم یا رسول اللہ یا مجلی کمالات الالٰہیة الاعظم بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی مولانا محمد سراج الافق الالوہیة ومعدن کنوز الاسرار الربانیة سر استواء الرحمانیة مظہر وجوہ الاسماء الالٰہیات المظہریة الاسماء النفسیة حق الحق ونقطة دائرة وجود استمداد الخلق مصدر الھو فی الھو للھو من الھو من نبعت فیہ ومنہ اسرار اللہ لا الٰہ الا ھو قلب قرآن الحقائق الحوقلیة فی حضرة کان اللہ و لا شئی معہ الکتاب المبین الذی ما فرط اللہ فیہ الحقائق الذاتیة من شئی لسان کلمات التامات المترجم عن اسرار العشق الالٰہی منا ومن وراء الغایات صلاة بلسان حق من حق لحق صلاة لا یطرق الیہا الاختفا، ولا یحیط بہا علم مخلوق بوجہ من وجوہ الاستقصاء وآلہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی الذات الحقیة القدسیة والمعانی الکمالیة الجلالیة الجمالیة فرقان تجلیات الصفات عین الحیاة الازلیة معنی التفصیلات الابدیة روح المعانی الالٰہیة وسر صور المبانی الخلقیة دہر الدہور وکتاب الحق المنشور معنی المکالمة الالٰہیة الطوریة فی الوادی القدسیة الموسویة نور سبحات الوجہ فی جبل قاف تجلیات الکنہ صورة الحق ومعنے سر حروف الخلق مجمع بحور الحقائق لسان ترجمان الدقائق حقیقة الحقائق الکلیات والجزئیات

عرش رحمانیتہ الذات صلوۃ جامعتہ لکل التجلیات محیطۃ لجمیع المعانی والصوریات وعلی آلہ وصحبہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی الذات مالک ازمۃ تجلیات الصفات قلب روح عوالم الالوہیتہ کثیر الروتیہ یوم الزود الاعظم فی مشاہدک الخبایئتہ جبال موج بحار احدیتہ الذات طلسم کنوز المعارف الالٰہیات سدرۃ منتہا الاحاطات الخلقیات الصفاتیات بیت معمور التجلیات الکنہیات الذاتیات سقف مرفوع الکمالات الاسمائیتہ بحر مسجور العلوم الدینیات حوض الالوہیتہ الاعظم المملجاج البحار امواج صور الکون الظاہرۃ من فیوض دقائق انفاسہ قلم القدرۃ الالٰہیتہ العظموتیہ الکاتب فی لوح نفسہ ماکان ومایکون من محاسن مبدعات العالم وتقلباتہ وجمال کل صورۃ آیتہ وسر حقیقتہا غیبا وشہادۃ وجلال کل معنی کمالی بدأ واعادۃ لسان العلم الالٰہی التالی لقرآن حقائق حسن ذاتہ من کتاب غیب کنہ صفاتہ جمع الجمع وفرق الفرق من حیث لا جمع ولا فرق لا لسان لمخلوق یبلغ الثناء علیک صلی اللہ وسلم یا سیدنا یا مولانا محمد اعلیک بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی الکنہ الذاتی والقدس الصفاتی نور الاسماء ورداء الکبریاء ازار العظمۃ الالٰہیتہ عین الاحاطۃ الذاتیتہ تجلیات الغیب والشہادۃ انسان عین الحقیقۃ الحقیتہ والخلقیتہ محمد محمود اہل الارض والسماء وروح حیاۃ الماء الروح الاعلی والنور البہاء رحمۃ الوجود وعلم الشہود صلاۃ ازلیتہ ابدیتہ اللھم صل وسلم علیہ مثل ذلک بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی مفاتیح غیب ہویۃ الذات بحر محیط الاسماء والصفات مدینتہ علم انانیۃ الاحدیتہ تعداد وجوہ صفات الوحدانیتہ نقطۃ بحر النعماء الذاتی وحسن وجوہ المعنی الصفاتی غیب ہویۃ الہویات وشہادۃ اینیۃ الاینیات مجلی سلطان سر اسمک الاعظم محمد قبلۃ وجوہ تجلیاتک المعظم بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی الکمال

المطلق و الجمال الحق عین اعیان الخلق و نور تجلیات الحق فصل
اللہم بک منک علیہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم صل علی مولانا محمد
وعلی آلہ عدد کلہا من حیث انتہار ہا فی علمک ومن حیث الاعداد من حیث
احاطتک بما تعلم لنفسک من غیر انتہار انک علی کل شئی قدیر از انجملہ
یا نور بعد نماز صبح کی پانسو بار از انجملہ اللہم انی اسالک بنور الانوار
الذی ہو عینک لا غیرک ان ترینی وجہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کما ہو عندک
آمین شب جمعہ ستر بار یا اکتالیس بار از انجملہ ایک بار یا تین بار اللہم
انی اسالک بنور وجہ اللہ العظیم الذی ملأ ارکان عرش اللہ العظیم و
قامت بہ عوالم اللہ العظیم ان تصلی علی مولانا محمد ذی القدر العظیم
وعلی آل نبی اللہ العظیم بقدر ذات اللہ العظیم فی کل لمحۃ ونفس عدد ما فی
علم اللہ العظیم صلاۃ دائمۃ بدوام اللہ العظیم تعظیما لحقک یا مولانا یا محمد
یا ذا الخلق العظیم وسلم علیہ وعلی آلہ مثل ذلک واجمع بینی وبینہ کما جمعت
بین الروح والنفس ظاہرا و باطنا یقظۃ و مناما و اسئلک یارب روحا
لذاتی من جمیع الوجوہ فی الدنیا قبل الآخرۃ لقد جاءکم رسول من انفسکم
عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم فان تولوا فقل حسبی اللہ
لا الہ الا ہو علیہ توکلت وہو رب العرش العظیم از انجملہ اللہم انی اقدم
الیک بین یدی کل ساعۃ ولمحۃ وطرفۃ یطرف بہا اہل السموات والارض
کل شئی ہو فی علمک کائن او قد کان اقدم الیک بین یدی ذلک
کلہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فی کل لمحۃ ونفس عدد ما وسعہ علم اللہ
اللہ مائۃ مرۃ از انجملہ بعد ورد یا نور کے یہ شعر گیارہ بار پڑھے سے

یا نور انت النور فی کل ما بدا ویا من ذی کن للنور فی القلب مشعلا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واضح ہو کہ یہ بیان مجمل سلوک و نسبت طریقۂ مظہریہ و طریقۂ حضرت شاہ

ولی اللہ رح کا کتب معتبرہ سے اوس خاندان کے نقل کیا جاتا ہے

مکتوب حضرت شاہ غلام علی صاحب علیہ الرضوان بعد حمد و صلوٰۃ معلوم نمایند مقامات و اصطلاحات کہ در طریقۂ علیہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ مقرر است در ہر درجہ ازان کیفیات و حالات و انوار و اسرار پیش می آیند و بدون آن اختیار طریقہ عبث عمر خود ضائع نماید و مقامات عشرہ از توبہ تا رضا اگر لازم باطن نہ شود ازین طریقہ چہ فائدہ در سیر لطائف عالم امر کیفیات بسیار می شود در سیر لطیفۂ قلبی کہ مراقبہ احدیت صرف یا از مراقبۂ معیت می نمایند بیخودی و استغراق و قطع تعلقات و آرزوہا وغیرہ دست می دہد و در سیر لطیفۂ نفس مراقبۂ اقربیت و محبت معمول است و استہلاک و اضمحلال و فنائے انا وغیرہ حاصل می شود در سیر لطائف عالم خلق سوائے عنصر خاک فیض بر عناصر ثلثہ می آید و مناسبتے بہ تجلیات مسمی الباطن و ملأ اعلی علیہم السلام و تہذیب لطیفۂ قالبیہ می یابند و در کمالات ثلثہ بے رنگیہا و لطافت نسبت باطن عنرمودہ اند و در حقائق سبعہ وسعت انوار و بداہت الخ چہ نظری ست و زیارت حضرات انبیا علیہم السلام و اذواق محبت ذاتیہ ثابت ست ع تا یار کرا خواہد و میلش بہ کہ باشد ؎ **از قول جمیل**

مرجع الطرق کلہا الی تحصیل ہیأۃ نفسانیۃ تسمی عندہم بالنسبۃ لانہا انتساب وارتباط باللہ عز وجل وبالسکینۃ وبالنور وحقیقتہا کیفیۃ حالۃ فی النفس الناطقۃ من باب التشبیہ بالملائکۃ او التطلع الی الجبروت وتفصیلہ ان العبد اذا داوم علی الطاعات والطہارات والاذکار حصل لہ صفۃ قائمۃ بالنفس الناطقۃ وملکۃ راسخۃ لہذا التوجہ فہذا ان جنسان للنسبۃ تحت کل منہا انواع کثیرۃ فمنہا نسبۃ المحبۃ والعشق فتکون المحبۃ صفۃ راسخۃ فی القلب ومنہا نسبۃ کسر النفس والتبری عن حظوظہا وکان سیدی الوالد یسمیہا

نسبۃ اہل البیت ومنہا نسبۃ المشاہدۃ وہی ملکۃ التوجہ الی المجرد البسیط و بالجملۃ فللحضور مع اللہ الوان بحسب اقتران معنی من المحبۃ او کسر النفس اوغیرہا بالیادداشت والنفس تقوم بہا ملکۃ راسخۃ من ہذا اللون وتسمی تلک الملکۃ نسبۃ والنسب کثیرۃ جدا وصاحب السر یدرک کل نسبۃ علی حدتہا والغرض من الاشغال تحصیل نسبۃ والمواظبۃ علیہا والاستغراق فیہا حتی تکتسب النفس منہا ملکۃ راسخۃ ولا تظنن ان النسبۃ لاتحصل الا بہذہ الاشغال بل ہذہ طریق لتحصیلہا من غیر حصر فیہا وغالب الرائی عندی ان الصحابۃ والتابعین کانوا یحصلون السکینۃ بطرق اخری فمنہا المواظبۃ علی الصلوات والتسبیحات فی الخلوۃ مع المحافظۃ علی شریطۃ الخشوع والحضور ومنہا المواظبۃ علی الطہارۃ وذکر ہادم اللذات وما اعدہ اللہ للمطیعین لہ من الثواب والعاصین لہ من العذاب فیحصل انفکاک عن اللذات الحسیۃ وانقلاع عنہا ومنہا المواظبۃ علی تلاوۃ الکتاب والتدبر فیہ واستماع کلام الواعظ وما فی الحدیث من الرقاق فکانوا یواظبون علی ہذہ الاشیاء مدۃ کثیرۃ فتحصل ملکۃ راسخۃ وہیئۃ نفسانیۃ فیحافظون علیہا بقیۃ العمر وہذا المعنی ہو المتوارث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طریق مشائخنا لاشک فی ذلک وان اختلف الالوان واختلفت طرق تحصیلہا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رباعیات واشعار منتخب حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ مندرجہ رسائل اربعہ نالۂ درد و آہ سرد و درد دل و شمع محفل درحمد

ای رشک بہار در ہوای کوئیت	ہر سو رفتم ہمان گذشتم سوئیت
از ہر گل این باغ بہ چندین صورت	دیدم روئے تو و شنیدم بوئیت

در نعت

از نور مجرد ست پیرایۂ تو	برتر بود از عرش برین پایۂ تو

از بسکه هم آغوش مع الله شده
آن را که ز دل حرف دوئی حک باشد
شد باطن و ظاهرم یکی مثل جرس
شک هر دم فزوده ایقان مرا
این سستی اعتقاد ابنای زمان
در ملت عشق خوب و زشت دگر است
زاهد تو و گل چینی گلزار بهشت
نی اهل ملامتم نه زهاد و حشم
یعنی چو کمان حلقهٔ درویشان
با گل رهٔ خنده در میان داشته ایم
ای همنفسان درین گلستان یعنی
راز دل تو شگفتنی می خواهد
هر دم دهنت بلب تبسم دارد
شمع بزم عاشقی آه شرربار من است
بر سر بازارم آورد دست سودای کسی
نگهبان دل ما گشته آن دزدیده دیدنها
اگر ای درد آگاهی ز شخص جلوه اش داری
گرد گردم بدست کند ذهنی تیز هوشی را
مبادا ز آتش عشقش برنگ شعله برخیزی
از خود بدر ظهور تو هر دم ز بس مرا
یاد می زنار دل گم گشته می دهد
هستم چو مرغ قبله نما رهنمای خلق
بر روی خوب او نخواهم نگاهی هشتم بر دوزم

در سایهٔ حق شدست گم سایهٔ تو
خاطر همه بی شبهه و بی شک باشد
ای درد زبان و دل من یک باشد
جهل دگران کشوده عرفان مرا
مستحکم تر نموده ایمان مرا
هم کعبه دیگر و کنشت دگر است
خندیدن یار ما بهشت دگر است
با خاطر بیساختهٔ خویش خوشم
در گوشهٔ و میدان همه جا چیکه کشم
با غنچه تبسم نهان داشته ایم
با هم یک چند آشیان داشته ایم
داری سخنی که گفتنی می خواهد
این غنچه مگر شگفتنی می خواهد
هر کجا گل می کند داغی ز گلزار من است
خود فروش من مگر اینجا خریدار است
ز دست دزد دستگیریم ما کار عسس اینجا
نباشی غافل از آئینهٔ دل یک نفس اینجا
بشرح گفتگوی ناز او بر دم خموشی را
لبان در دنشان خوب جوشش خامشی را
رنگ دگر چو صبح بود هر نفس مرا
هر جا رسد بگوش صدای جرس مرا
کردند از برای خدا در قفس مرا
چو سوزن میروم افتان و خیزان تا نظر دوزم

معلوم نیست جذب دلم تا کجا برد — باری ز خویش سیر دم اکنون خدا برد

یاد هم غیر از فراموشی نباشد پیش ما — بیندیش نزدیک از بس عقل دوراندیش ما

ز بس آن معنی مطلق بود زیب بیان ما — چو خامه آشنای هر لغت باشد زبان ما

مرا در عرصه آوردی که خود را جلوه گر کردی — فگندی چشم بر آئینه یا بر خود نظر کردی

چو نقش نغمه از بس گشته معنی جلوه گر اینجا — ز دست سمع می گیریم ما کار بصر اینجا

دران مقام که هرگز نه ما و من باشد — ز خویش گم شدگان ترا وطن باشد

چون نگین باشد خطاهایم همه عین صواب — نامهٔ اعمال من بالعکس خوانده می شود

نظر از خویش پوشیدم بچشمش جا بگردیدم — زمانی رفته از خود در رفته رفته یار گردیدم

نباشد احتیاج قید دیگر از برای ما — وجود ما چو موج اینجا بود زنجیر پای ما

خیال ملک گیری نیست شهرت دستگاه ما — چو عنقا نام من دارد جهان زیر نگین ما

غنا از خلق در معنی بخالق التجا باشد — که دست از مدعا برداشتن دست دعا باشد

بر روی تو پردهٔ عقل و هوش ست — کوری و کری ز چشم و گوش ست

خاکساریم ولی طرفه دماغی داریم — که بود بخت بلند از نظر افتادهٔ ما

موج دریای هوس اینجا غبار سینه است — گر شود این آب ساکن تختهٔ آئینه است

جمع اسباب از پی افتادگان در کار نیست — سایه را بر بام رفتن بی تلاش زینه است

بپا دارد فلک هر دم نزاع کفر و ایمان را — دورنگی در جهان افگنده از بس حسن عنوانت

سخن دگر از همه کس چشم و گوش بربندیم — تمام چشم و همه گوش کرده ما را

سوار کشتی می شو که این دریای بی پایان — ندارد آه غیر از بیخودی امید ساحلها

گردشم باشد برای دوست چون قبله نما — هر طرف گردم بسوی او روانم کرده اند

شوخیش ننهفت جز در پردهٔ بی پردگی — کرده پنهان خویش را در پردهٔ اظهار ما

هر ذره بود مطلع خورشید حقیقت — آئینهٔ آن جلوه درین دشت شکسته است

چون عکس از تو جلوه نما بوده ایم ما — گر تو نبودهٔ ز کجا بوده ایم ما

حسن تقریر محبت را بیانی دیگر است — مردمان چشم را اینجا زبانی دیگر است

دنیا چو سراب می نماید
خاکی ست که آب می نماید

قاسی القلب شد آن کس که توانگر گردید
سنگدل گشت هر آن قطره که گوهر گردید

بیاز ریگستان با دل خوش یکدمان نشین
فنا دار عقل دوراندیش در کار تو مشکلها

اگر خواهی که مالد غازه بر روی تو نور او
لبان صبح رنگ هستی خود یک نفس بشکن

اگر چه رخت ز کونین برده ام بیرون
برای خویش جهانی که داشتم دارم

همچو نی خالیم از خویش و هنوز
خلش ناله کشیدن باقیست

در دراز سال و مه برون باشد
عرصهٔ وسعت زمانهٔ ما

حسنش فزوده است ز حال تباه ما
چشمش کشیده سرمه ز بخت سیاه ما

یک نظر دیدن هر روز ضرورست ضرور
مصحف روی تو هر چند که از بر گردید

زینتم در کسوت فقرست چون زلف بتان
لطف حاصل می شود اندر پریشانی مرا

نگردد هیچ صیدی هیچگه از پیش تو غایب
که در هر چشم پنهان ست چشم دام گیرایت

از در ما تو آمدی شاید
که سر ما بر آستانهٔ ماست

شورش عشق تو اینجا هر سحر با جیب صبح
پنجهٔ خورشید را دست و گریبان می کند

عشقبازیهای ما در پرده هایش می نشاند
جلوهٔ معشوقیش گردید جانب دار ما

مانند کدو درد میخانهٔ وحدت
گر زاهد خشک ست همان باده پرست

نیم ز پاس نفس در دیک نفس غافل
بدست خویش عنانیکه داشتم دارم

جان کرده ظهور نام تن نیست
فانوس حجاب شمع من نیست

بیرنگی رنگ و بو گرفته ست
جز جوش بهار در چمن نیست

همچو فواره آبرو داریم
سیم و زر نیست در خزانهٔ ما

قبول رنگ غیریت نگردد صورت عکسم
بود خال و خط نقاش من نقش و نگار من

خوش میرود با من خطر کاروان ما
آسیب سود نیست بجنس زیان ما

پارهٔ چند ز دل قطرهٔ چندی از خون
کرده ام نذر غمت آنچه میسر گردید

ز کار خویش غافل روز و شب چون بحر می جوشم
که می غلطد نمیدانم در آغوش کنار من

هر کجا نقش قدم از تو ز نقش جبین
جادهٔ راه تو باشد همه سجادهٔ ما

آنکس که دست یافت بملک غنای دل
پای طلب بگوشهٔ تسکین شکسته است

باشد فروغ عالم از حال خستهٔ من
دارد چو صبح نوری رنگ شکستهٔ من

از داغ الفت است دل و سینه گلفروش
غیر از متاع درد نه دارد دکان ما

خالی شدیم مثل نگین بسکه از خودی
نام و نشان او شده نام و نشان ما

مائیم و کنج وحدت و آسودگی دل
ای در در گوشه گیر بدارالامان ما

از یاد آن کمر خودیم در میان نماند
باب عدم کشود بدل آن دهن مرا

جوش زد بادهٔ توحید بمیخانهٔ ما
بحر دارد دگره قطرهٔ پیمانهٔ ما

بیخودی پرده گشای حرم دل باشد
بسته احرام رهش لغزش مستانهٔ ما

ز کس الیوم اکملت لکم گردید دین ما
نیفزاید ز رفع پرده ها هرگز یقین ما

بر سر کوی کسی می فکنم
دل بر داشته از دنیا را

تجلی بسکه در من کرد حسن بی نشان او
هما عنقا شود بی شک خورد گر استخوانم را

ز دست گردش افلاک در داخ یا نمی افتم
مقابل کی شود پیر فلک بخت جوانم را

اسیر سلسلهٔ زلف آن کسم که بود
فتاده چرخ بیک حلقهٔ کمند آنجا

بیا ساقی که چرخ دون مکدر کرد محفلها
مگر دست سبو شوید غبار خاطر دلها

افکنده چرا برخ خود نقاب را
بی پردگی بس است حجاب آفتاب را

خود پرست من پرستد این دل بی کینه را
هر کسی بیند بشوق خویشتن آئینه را

چو سنگ آتش عشق بسته گداخت مرا
تمام یک دل نازک چو شیشه ساخت مرا

بلبل بوستان دوستیم
گوشهٔ خاطر آشیانهٔ ماست

غیر زلف و رخ تو ننماید
شب روزی که در زمانهٔ ماست

او بهر صورت است پرده کشا
پیش ما در داین بهانهٔ ماست

تنها نه خاطرم ز فلک از کین شکسته است
چون گل هزار بار دل رنگین شکسته است

بر هر سری که داغ جنونت قدم نهاد
طرف کله بخوشه پروین شکسته است

زاهد تو و مدام غم سبحهٔ و وضو
سیم و زرم بکار نیاید که مشل درد
عالم همه از بادهٔ دیدار تو مست است
بیا چون سایه گشتم فرش راه مهر سیمایت
بسیر گلشن روی تو دل برخاست از دنیا
بسوی او کشد ار باطل ست وار حق ست
آمد به نظر تماشش عالم
مرگ بازیست کارها دارد
بیقرارم نموده است چنین
گر نه عفو تو عذر خواه بود
بهر موجود فیض عالم بالا رسد این جا
ساقیا نشئه نیست منظورم
عالم تمام جلوه گه دلبر من ست
از خوشدلی بباغ جهان رونق ست و بس
ناصح که چنین به من در آویخت
چرا این محتسب هر دم بفکر خام می گردد
وجود شیفتهٔ جلوه سازی رویش
چو فانوس خیالم در دل آن محفل همی گردد
عالم گر نیست بود پس هست که شد
ای در حدوث ما دلیل قدم ست
شاهان که بروج خیمه آراسته اند
شام و سحری چند درین گردون شکل
چو نی خالی شدم از آرزوها لیک عشق او

گه آن شکسته است و گهی این شکسته است
حال دلم ز ساعد سیمین شکسته است
هر چشم چو نرگس بجهان جام بدست است
ز خود رفتن بهر یک لحظه خالی می کنم جایت
بهار عالم بالاست یعنی سرو بالایت
ز دیر و کعبه ندا می رسد خدا اینجاست
از رشته و هم تار و پود است
زندگی انتظارها دارد
آنکه با من قرارها دارد
طاعت ما همه گناه بود
زری بر ذرهها خورشید از هر روزن افشاند
رفع رنج خمار می باید
هر جا که دل گشود نظر او دو چار شد
هر گه دلی شگفت درین جا بهار شد
غالب که ترا نه دیده باشد
نمی گردم ز گرد میکده تا جام می گردد
عدم فریفتهٔ یاد آن دهن باشد
چه شد گر من نمیگردم بکویت دل همی گردد
ور نشئه نداشت ست می مست که شد
چیزی ز زمین بیش نبود هست که شد
مانند فلک شوکت ازان خواسته اند
چون مهر نشسته اند و برخاسته اند
گوشم مده هر حرفی که من ناچار بنالم

شوکت رایات شاهان در نظرها پست شد
ما فقیران تا ز آه دل علم برداشتیم

سوی کیش عنان ضبط ز کف داده میروم
مانند سایه در رهش افتاده میروم

زین بزم بی ثبات که جای قرار نیست
چون شمع من بجای خود استاده میروم

بر رخ گل کجا نظر دارم
چشم بر گلرخ دگر دارم

دل در بغل بشوق وصالی گرفته ایم
این آئینه برای جمالی گرفته ایم

چون شبنم و گل ست ملاقات ما و تو
خندیدن ست از تو و از ما گریستن

جامه زیب ختم شد بر قامت زیبای تو
چون قبا در خویش خالی کرده هر کس جای تو

زعاشق ای صنم خود نما چه می جوئی
بسان آئینه جز خود ز ما چه می جوئی

عشق ست که دار دهمه جا دست رسی
کرد است گذر بآسمان نیز بسی

این شکل هلال نیست پیدا بر چرخ
ناخن بدل سپهر زد حسن کسی

بدست ساقی بدمست بسکه افتادیم
سلام ما برسانید پارسائی را

هر چند ترا جستم جز هیچ نه بستم
هر بار که در دستم اندر کمرت افتاد

بدام زلف او یک دم اگر زاهد چو ما افتد
برنگ سبحه در هر کار او صد عقدها افتد

بنده در شهر عشق مفلس نیست
نقد داغش هزارها دارد

الوهیت نماید جلوه در صحن عبودیت
لحاظ بندگی خود همین یادمند باشد

به پیش خسته دلان زلف پر شکن مشکن
دل شکستهٔ ما تاب این نمی آرد

دخلق نیک فزون تر کمال دیگر نیست
بغیر گل ثمری یاسمین نمی آرد

یارب جانی که جمله همت زاید
یارب جسدی که کار طاعت آید

یارب عملی که با تو نزدیک کند
یارب علمی که جز توام ننماید

تمام حرف نفسی عقده کشائی دارد
درخویش پیام آشنائی دارد

چون غنچهٔ گل درین گلستان یعنی
وا کردن گوش دل صدائی دارد

بدل خیال دهانی که داشتم دارم
بسینه راز نهانی که داشتم دارم

صدائی شهرهٔ واعظ که بس بلند شدست
رهین گوش گرانی که داشتم دارم

تجلی شمع محفل بود شب جای که من بودم — بدستم آئینهٔ دل بود شب جای که من بودم

شد منشأ ظهور دو عالم وجود ما — جوشید نشأتین ز جوش شراب ما

ز جوش جنون عشق میخانهٔ ما — جا کرده بدل صورت جانانهٔ ما

در دیده تصورش ز دل می آید — از شیشه پری چکد به پیمانهٔ ما

تجلی رخ دلدار گلعذارم سوخت — برنگ آتش گل جلوهٔ بهارم سوخت

در بساط خود دل حیران دگر چیزی نداشت — رونمای تو چه آئینه ترا آورده است

در نگاه ما فقیران گنج قارون هیچ نیست — در دهر که خاطر ما جمع شد گنجینه است

ای درد به چشم عارف پاک سرشت — فرقی نبود میان آئینه و خشت

صوفی در سینه راز سکری که نگاشت — در میکده ساقی بخط جام نوشت

نیستم موسی ولی چون وادی این مدام — پیش می آید مرا در خویش صحرای دگر

جنت و دوزخ همین تنعیم و تعذیبی بود — در دیا شد آخرت هم طرفه دنیای دگر

از راه بیخودی دل من تا خدا رسید — دیوانه هوشیار بر آمد بکار خویش

از جلوهٔ خودیم درین باغ بی خبر — نرگس بچشم خویش نبیند بهار خویش

در لباس هستی ما جلوه سازی کیست — یوسفی در پردهٔ این پیرهن آورده ایم

بسکه باعث جلوهٔ تنزیه و تشبیه تو شد — زین سبب خود را بسوی جان و تن آورده ایم

همه او بوده ام پیش از ظهور خویشتن یعنی — بسان عکس اندر آئینه چیزی دگر گشتم

ساده لوحی عاقبت چون آئینه آمد بکار — مصحف روی تو مرقوم است اندر نامه ام

خود را میان مخمصهٔ جبر و اختیار — مجبور بوده ایم که مختار ساختیم

جز خانهٔ دل کس ندهد هیچ صدایت — صد مرتبه در سنگ بدر دیر و حرم زن

زهی جبین تو آئینهٔ حقائق الٰه — صدقت اشهد ان لا الٰه الا الله

بسم الله الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **وادی الفت** ہے ایک شخص نے حضرت سے تعویذ طلب کیا آپ نے دستخط مبارک سے تحریر فرما دیا ہے

بنام آنکہ نامش حرز جانہاست ✤ حضرت درس حدیث فرماتے تھے
نتف ابط کا بیان تھا اسپر آپ نے فرمایا کہ یہہ ہم سے نہین ہو سکتا
حضرت نے فرمایا شاہ ترکمان سہروردیہ بزرگ تھے حضرت نے فرمایا
کہ یہان میلا ہنود کا تھا اوس مین ایک برہمن نے کنہیا کو دیکھا وہ کہتے
ہین کہ ہم مولانا صاحب کی زیارت کو آئے ہین ایک صاحب نے
حضرت سی یہ ترجمہ نقل فرمایا المال والبنون زینۃ الحیوۃ الدنیا
دہن اور پوت سنگار ہے جیتے جی کا تعزیہ یعنی نقل روضۂ مقدسہ
حضرت امام حسین علیہ السلام کی بنانے اور ذو الفقار اور علم کے اوٹہانیکا
استفتا حضرت کی خدمت مین بعض لوگون نے بہیجا تہا آپ نے اوسپر
تحریر فرمایا از فضل رحمن سلام و دعا رسد درین باب گفتگو نہ باید کرد
مقام ادب ست حضرت پیر و مرشدی ایک بزرگ چشتیہ کا تذکرہ
فرمایا وہ راگ سنتے تھے ایک بزرگ نے آنحضرت صلعم کو دیکھا فرماتی ہین
کہ اوس بدعتی کو ہمارا سلام کہنا جب وہ سلام کہنے گئے تو وہان پہلے سے
یہ شعر ہو رہا تہا ؎ بدم گفتی و خرسندم جزاک اللہ نکو گفتی ✤ جواب تلخ
می زیبد لب لعل شکر خارا ✤ حضرت نے فرمایا اولیاء اللہ مین یہ قدرت
ہے کہ ارواح موتی کو مرید کر لیتے ہین ختم حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ
یاخفی اللطف ادرکنی بلطفک الخفی پانسو بار اور اول و آخر درود سو سو بار
اور ختم حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل پانسو بار
اول و آخر درود سو سو بار رسائل طریقہ مین نظر سے گذرا حضرت
پیر و مرشدسی بعد نماز فرض کے دعا مین یہ شعر سنا لہذا تحریر ہوتا ہے ؎
من نگویم کہ طاعتم بپذیر ✤ قلم عفو بر گناہم کش ✤ مقام صمدیت اخبار الاخیار
مین نظر سے گذرا حضرت بدیع الدین مدار رح کو اس مقام مین لکہا ہی لطیفہ
حضرت امام ربانی رح ایک مکتوب مین فرماتے ہین من بفضل تربیت یافتہ ام

وبراہ اجتبا رفتہ سلسلۂ من سلسلۂ رحمانی ست کہ من عبد الرحمن ام پیر
رب من رحمن ست و مربی من ارحم الراحمین ایک مثنوی حضرت
پیر علی شاہ صاحب رضہ کی برادر مکرم منشی سالک رام صاحب کے نزدیک
راقم کی نظر سے گذری حضرت نے فرمایا کہ ہمارے ایک دوست تھے
اون کو ایک جن صحابی سے حدیث پہونچی تھی اون سے ہم کو پہونچی
حضرت نے فرمایا کہ ایک ضعیف سند کی حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت
صلعم کا عقد روز قیامت حضرت مریمؑ کے ساتھہ ہوگا مولانا مولوی سید
محمد علی صاحب نے فرمایا کہ حضرت کے پاس ہم حاضر تھے اوس وقت
آپ نے فرمایا کعبہ یہان حاضر ہے حضرت سے راقم نے مقطعات کو
دریافت کیا تھا جو حضرت ابن عباس رضہ سے اوس کے معانی منقول
ہین آپ نے فرمایا اوس کی سند ضعیف ہے رموز مقطعات نالہ عندلیب
وعلم الکتاب مین کسی قدر تحریر فرمائے ہین اور حضرت شاہ ولی اللہ رضہ نے
بھی بعض رسائل مین لکھے ہین واللہ اعلم جواہر علویہ و در المعارف مولفہ
شاہ روف احمد صاحب مجددی رضہ و آنہار اربعہ وتحقیق الحق المبین مصنفہ
شاہ احمد سعید صاحب رضہ اور مقامات مولوی مظہر صاحب علیہ الرحمہ
کے نظر سے گذرے ایمان کا ترجمہ ماننا مسجد شریف حضرت کی عمارت
قدیم ہے حضرت پیر و مرشد کی توجہ سے تعمیر جدید اوس کی ہوئی پیشتر
اوس کے در و دیوار پر لوگ عرائض و اشعار وغیرہ لکھدیا کرتے تھے اور
بعض مقام پر حضرت کے دستخط کا لکھا ہوا پایا چنانچہ یہ شعر سرمد کا لکھا
ہوا تھا ؎ ملا گوید کہ بر فلک شد احمد ٭ سرمد گوید فلک باحمد در شد ٭
مصرع اول کو لکھا تھا کہ راست گفتند اور مصرع ثانی کو لکھا کہ در سکر گفتہ
نقل ہی کہ اعلیٰ حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ شاہ ابو سعید
صاحب کو اپنا بیٹا فرماتے تھے جب اون کا ٹونک مین انتقال ہوا یہان

آپکی آنکھون سے آنسو جاری ہوے لوگون نے پوچھا تو آپ نے فرمایا
کہ سن لوگے پھر معلوم ہوا کہ اوسی وقت اون کا انتقال ہوا تھا تفضیل
شیخین رضے اللہ عنہا کی تمام است پر باتفاق اہل سنت وجماعت
لاریب فیہ ہے اور حضرت عثمان رض وحضرت علی کرم اللہ وجہہ کے باب
مین بعض اکابر نے اختلاف کیا ہے واللہ اعلم **میثیگاہ** رسالت صلی اللہ
علیہ وسلم سے بارہا یہ عبارت مسموع ہوئی کہ طوبے لک ولمن اتبعک من المومنین
ایک بار سواری حضرت قبلہ عالم رضے اللہ عنہ کی بشان وشکوہ
تمام دیکھی تھی اور بہت فیض آیا تھا **ایک بار** سواری اور علم حضرت
کے ساتھ معاملات اخروی مین نمایان ہوا تھا اور بے شمار خلق آپکی
جلو مین روان تھی کسی نے کہا کہ یہ گروہ فضل رحمانی ہے آواز آئی کہ جانے دو
مولانا مولوی سید محمد علی صاحب سے راقم کو اورادمندرجہ ارشاد رحمانی
حاصل ہوے **عرصہ** ہوا مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے منکا بیتی
کو راقم سے فرمایا کہ ہم نے تم کو دی **ایک بار** حقہ بہشتی معطر ومکلل و
مرصع نظر سے راقم کی گذرا حضرت پیر ومرشد سے بھی عرض کیا تھا
سید محمد مدنی شاہ صاحب اجازت یافتہ حضرت قبلہ کے اور اولاد
امجاد حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ سے ہین یہہ اوراد اون سے راقم کو
پہونچے واسطے حضوری آنحضرت صلعم کے ہفت بار شب جمعہ اللہم اعوذ برب
موسی وعیسے وابراہیم ومحمد ن المصطفی صلوات اللہ علیہم اجمعین اور واسطے
صفائے قلب کے ہفت صد بار ہر روز صلی اللہ علیک یا نور محمد اور بعد
نماز فجر ومغرب کے دس بار یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک اللہم
مصرف القلوب صرف قلوبنا علی طاعتک اور واسطے صفائی قلب وزیارت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دفع بلا کے ہفت بار بعد عشا کے درود تاج
اور واسطے جملہ مطالب کے ہفت لک بار یا محمد پڑھنا چاہیے **شیخ** احمد صاحب

ملی ہے راقم کو یہ سند حاصل ہوئی لہذا نقل کی جاتی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احمد اللہ الذی تواتر فضلہ علی کل قوی وضعیف الذی لا زال احسانہ موصولا علی کل منقطع الی بابہ المنیف والصلوۃ والسلام علی سیدنا ومولانا محمد الذی دعی الی الدین القویم وعلی آلہ واصحابہ السالکین علی الصراط المستقیم من سلک سبیلھم کان عند اللہ وجیہا ومرفوعا ومن خالف طریقھم کان عن الوصول الیہ مقطوعا وعن الخیر ممنوعا اما بعد فقد طلب منی الاجل الفاضل جامع اشتات الفضائل صاحبنا السید ابو الخیر نور الحسن سلمہ اللہ تعالی ان اجیزہ بما اجازنی شیخی وسیدی ومرشدی ومویدی قطب الزمان وحامل لواء اہل العیان صاحب الکرامات الجزیلہ والمقامات الجلیلہ برہان السلف وسلطان الخلف ابو العرفان مولانا وسیدنا الشیخ فضل الرحمن ادام اللہ سلطانہ وافاض علی العالمین برہ واحسانہ عن مشائخہ فی الحدیث مرات متعددۃ فاولھا کتابۃ فی سنہ ۱۳۰۱ وثانیہا لفظا وخطا فی سنہ ۱۳۰۱ وذلک بعد ما سمعت من لفظہ الشریف حصۃ من صحیح الامام ابی عبد اللہ البخاری وکنت قد سمعت من سیدی فی اول رحلتی الیہ سنہ ۱۳۰۱ الحدیث المسلسل بالاولیۃ والمسلسل بانا احبک فقل علی شرطھما بسماعہ لھما عالیا علی شرطھما من لفظ الشیخ العلامۃ المحدث الشاہ عبد العزیز الدہلوی وقد سمع منی السید نور الحسن المذکور لفظ حدیث المسلسل بالمحبۃ و قلت لہ انا احبک فقل اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک کما قال لی سیدی المذکور واجزتہ بروایتہ عنی وروایۃ جمیع ما اجازنی بہ سیدی المذکور وقد جمعتہ فی جزء سمیتہ اتحاف الاخوان وقد اجزت السید المذکور بہ ولی بحمد اللہ اجازات عن مشائخ آخرین وخصوصا فی الکتب الستۃ بل عندی فیہا سند عزیز الوجود وارویٰ الصحاح الستۃ اجازۃ عن الشیخ المعمر الشمس محمد ابی خضیر الدمیاطی ثم المدنی البدوی طریقۃ رحمہ اللہ تعالی عن السید محمد صالح

البخاری عن ابی حفص عمر بن مکی بن معطی التادلی عن ابی محمد شمهورش قاضی الجن وصاحب رسول اللہ صلعم عن مولفی الکتب الستۃ رحمہم اللہ تعالی قالہ بفمہ وکتبہ بقلمہ العبد الفقیر احمد ابو الخیر المکی الاحمدی غفر اللہ لہ آمین للراقم ے

نیا انداز قاصد نے نکالا	نگاہ ناز باتون مین اداکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہہ رسالہ موسوم بہ عرصۂ ظہور ہے جنات مین اولیا ہوتے ہین لیکن نبی نہین ہوتے اور اکابر نے کمالات نبوت کا فیض عنصر خاک پر فرمایا ہے ظاہر ہے کہ عنصر خاک جنات مین نہین اور نہ ملائکہ مین سے ہے انوار الٰہی جو سالکون پر ظاہر ہوتے ہین بعض نے اون کو تجلیات سے تعبیر کیا ہے اور اقسام تجلی بیان فرمائے اور بعض نور لطائف و نور ذکر و نور طاعت و نور رحمت و نور ملائکہ فرماتے ہین اور بعض ہر ایک کو جدا جدا تمیز کرتے ہین کلمات مصطلحہ طریقۂ خواجگان ہوش در دم نظر بر قدم سفر در وطن خلوت در انجمن یادکرد بازگشت نگاہداشت یادداشت آٹھہ کلمہ ہین اور تفصیل اس کی ارباب طریقہ نے انواع طور پر فرمائی ہے بعد ازان حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ نے یہ تین کلمہ فرمائے وقوف قلبی وقوف زمانی وقوف عددی حضرت مخدوم جہانیان رضہ کو اجازت وخرقہ اکثر سلاسل کا بیس مشائخ سے حاصل ہوا چنانچہ جامع العلوم آپ کے ملفوظات مین سے ہے وطن آبائی حضرت قبلہ کا ملاوہ ہے اور مسکن شریف آپ کا ایک عرصہ سے گنج مرادآباد ہے ملک اودہ مین رسالہ ارشاد رحمانی مین ایک ملفوظ حضرت قبلہ کا مشتمل اوس کرامت پر اعلی حضرت رضہ کی جو نور احمدی کے آخر مین درج ہے نظر سے گذرا چونکہ روایت مین دونو رسالہ کی فی الجملہ اختلاف ہے جائز ہے کہ یہ دو تذکرہ ہون واللہ اعلم طبقات کبری امام شعرانی رضہ کی اور لطیفۂ غیبیہ طریقہ شطاریہ مین رحیق محمدیہ نے طریق الصوفیہ

تالیف شیخ نور الدین محمد عیدروسی مرقع وغیرہ رسائل حضرت کلیم اللہ چشتیؒ
کے نظر سے گذرے راقم فتوحات مکیہ کی سیر کرتا تھا باب سی وس و
ثلاثون جو علیسویین اور اون کے اقطاب کی معرفت مین ہے اوس مین یہ
عبارت نظر سے گذری ولیس للعیسوی من ہذہ الاستہ من الکرامات المشی
فے الھواء ولکن لھم المشی علے الماء و المحمدی یمشی فے الھوا بحکم التبعیۃ فان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بہ وکان محمولا قال فی عیسی علیہ السلام
لوازداد یقینا لمشی فی الھوا راسیر راقم فی ایک حاشیہ بھی لکھدیا تھا
نقل ہوتا ہے چنانچہ موافق تحقیق اکابر کے صفت حیات سے حضرت عیسی
علیہ السلام کو مناسبت تامہ ہے اور قرآن شریف مین ہے کہ وجعلنا
من الماء کل شے حی حضرت قبلہ نے فرمایا ہم سفر مین تھے دریا پیش آیا
ہم اور ایک خادم ہمارا بے کشتی کے اوس سے پار اوتر گئے ہمارا دامن بھی
تر نہوا پھر فرمایا جس کو نسبت موسوی ہوتی ہے اوس سے ایسی
کرامت ہوا کرتی ہے ایک عورت حضرت قبلہ کی مرید تھی اوس کا
انتقال ہوگیا آپ کو ایک بزرگ نے مکاشفہ مین خبر دی کہ اوس نے قبر
مین سوال کے وقت کہا کہ مین اون کی مرید ہون اسیر وہ بخشدی گئی
حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہ سے پان کہانا منقول ہے بلکہ جو زن عقیمہ
آپ کا اگال یا گل قلیان آپ کا کہالیتی تھی خدا کی قدرت سے حاملہ
ہوجاتی تھی حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی رضے اللہ عنہ
کی طرف راقم مراقب ہوا تھا زیارت سے مشرف ہوا اور حالت سجدہ
مین مستغرق پایا حضرت قبلہ نے فرمایا حرمت بندہ مومن کی کعبہ سے زیادہ
ہے حدیث شریف مین ہے حضرت پیر و مرشد نے فرمایا بے شک حکایت
بادشاہ دہلی حاضر خدمت مولانا فخر الدین صاحب چشتی رضؓ کے ہوا موافق
دستور کے آپ نے اوس کی تعظیم فرمائی بعد ازان اعلی و ادنے جو آیا

سب کی تعظیم فرماتے رہے بادشاہ جب وہان سے رخصت ہوکر حضرت
مرزا مظہر صاحب رضہ کی خدمت مین حاضر ہوا آپ نے موافق عادت کے
کوئی تعظیم نہین فرمائی اور جو کوئی آیا اوس کی بہی تعظیم نہین فرمائی بعد ازان
وہان سے رخصت ہوکر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی خدمت مین آیا
آپ نے اوس کی تعظیم فرمائی اوس کا وزیر بہی آیا تو کوئی تعظیم نہین
فرمائی بعد ازان چوبدار شاہی سامنے آیا اوس کی تعظیم فرمائی بادشاہ
متعجب ہوکر مستفسر ہوا کہ اس اشکال کو حل فرمایئے اور ہر جگہہ کا
حال دیکہا ہوا بیان کیا آپ نے فرمایا کہ حضرت فخر الدین چشتی مقام
توحید وجود مین ہین لہذا سب مین جلوۂ یار اون کو نظر آتا ہے اور
حضرت مرزا صاحب کو توحید شہود کا غلبہ ہے لہذا مشاہدۂ عظمت الہی کے
سبب سے کسی کی تعظیم روا نہین رکہتے اور فقیر پابند شرع ہے تم
اولوالامر ہو تمہاری تعظیم لازم ہے اور یہ وزیر رافضی ہے لہذا قابل تعظیم
نہین اور چوبدار ہمارا حافظ قرآن ہے اس واسطے مینے تعظیم کی ایک
صاحب نے نقل فرمایا کہ حضرت قبلہ جب دہلی شریف مین حاضر خدمت
اعلی حضرت رضہ کے ہوئے جس وقت اعلی حضرت اندرون خانہ تشریف لیجاتے
حضرت مزارات دہلی کی سیر فرماتے جب وہان سے فاتحہ پڑہکر آتے تو
حالات مزارات روبروا اعلی حضرت کے عرض کرتے تہے اعلی حضرت رضہ
نے اپنے خلیفہ سے جو اوس وقت حاضر تہے فرمایا یہ لڑکا سب صحیح کہتا ہے
سنن ترمذی مین حضرت قبلہ نے لفظ مریم کا ترجمہ خادمہ خدا حاشیہ
پر تحریر فرمایا ہے نالہ عندلیب مین ایک مقام پر واسطے انکشاف
حقائق و دقائق معارف جدیدہ محمدیہ کے مواظبت کو اس درود شریف
کی تحریر فرمایا ہے لہذا نقل کیا جاتا ہے اللہم صل علی سیدنا محمد صلوۃ
بعدد کل صفات کمالک اللہم صل علی سیدنا محمد صلوۃ بعدد کل انوار جمالک

اللہم صل علی سیدنا محمد صلوٰۃ بعدد کل آثار جلالک اللہم صل علی سیدنا محمد صلوٰۃ بعدد کل اسمائک اللہم صل علی سیدنا محمد صلوٰۃ بعدد کل مقتضیات اسمائک اللہم صل علی سیدنا محمد صلوٰۃ بعدد نقائص جمیع کمالک اللہم صل علی سیدنا محمد صلوٰۃ بعدد کل مخلوقاتک وعلی آلہ واصحابہٖ وجمیع احبابہٖ وسلم کذالک پیر بی نسبت سے مرید بانسبت ہونا جائز ہے چنانچہ راقم کو حضرت پیرومرشدسی معلوم ہوا ایک نقب زن پردہ صلاح مین تہا شب کو نقب زنی کرتا تہا اور دن کو مسجد مین مشغول عبادت رہتا تہا ایک طالب چند اعالم طلب مین وہان جانکلا اور اوس کو دیکہکر معتقد ہوگیا اور واسطے بیعت کے اصرار اس قدر کیا کہ اوس کو صورت خلاصی کی اوس کے ہاتہہ سے بجز مرید کرنے کے نہ رہی ناچار مرید کرکے کوئی ذکر شغل اوس کو تعلیم کیا مرید باخلاص مجاہدہ کرکے باکشف ہوگیا اور مقامات اولیاء اللہ کی سیر کرنے لگا چنانچہ اپنے مرشد کی طرف بہی متوجہ ہوا کیا دیکہتا ہے کہ نقب لگا رہے ہین مرید کیا سمجہا کہ پیر مجہکو مغالطہ دیتے ہین اور اپنا مقام مجہسے چہپاتے ہین بے اختیار اون کی خدمت مین جاکر فریاد کی اور غلبۂ اشتیاق مین اون سے لپٹ گیا مرید مخلص کا عکس جو اوس کے مرشد پر پڑا اونپر بہی سب کہل گیا اور دونو ولی ہوگئے سہ

کنی آشنائے زبیگانۂ	گہ آری خلیلے زبت خانۂ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہہ رسالہ موسوم بہ شراب طہور ہے فالحمد للہ اولاً وآخراً وظاہراً وباطناً والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ محمد وعلی آلہ وصحبہ مبارکا ودائماً منجملہ مصطلحات صوفیہ کے ابن الوقت ابوالوقت ملامیتہ آزاد مست قلندر فقیر سالک مجذوب شیخ وغیرہ الفاظ ہین ایک بار راقم نے حالت

بخار مین حضرت مرزا صاحب رضہ کو اپنے سرہانے دیکھا بعد ازان آثار صحت
کے شروع ہو گئے حضرت مجدد رضی اللہ عنہ صدیقین کو صحو مین فرماتی
ہین اور علوم شرعیہ کو معارف صدیقیت کے لکھتے ہین بحث ایک
جلسہ مین راقم حاضر تھا بعض ارباب مجلس نے کہا کہ بزرگان چشتیہ سے
جو ریاضات و مجاہدات منقول ہین کتاب و سنت مین اونکا نشان
نہین بالکل بدعت ہین اس کے جواب مین راقم نے کہا کہ امام بخاری رضہ
نے جب صحیح بخاری لکھی ہر حدیث کے واسطے ایک غسل اور دوگانہ نماز
کا ادا فرماتے تھے یہ کس حدیث مین آیا ہے اور اسراف پانی کا اس کے
علاوہ ہے اس جواب پر اون کا ناطقہ بند ہو گیا مولانا مولوی سید
محمد علی صاحب نے حضرت قبلہ سے نقل فرمایا کہ مرزا غالب کا خاتمہ
بالخیر ہوا ایسا ہی برادر مکرم منشی سالک رام صاحب نے واجد علی شاہ
کی نسبت نقل کیا مولانا روم رضہ مثنوی مین فرماتے ہین ؎ قدسیان را
عشق ہست و درد نیست + درد راجز آدمی درخور نیست + اسی واسطے
ملائکہ کو اون کے مقام سے ترقی نہین کیونکہ موجب ترقی درد ہے اور یہ
خاصہ انسان ہے رمضان خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ اجازت یافتہ
حضرت قبلہ کے تھے مزار مبارک اون کا بھوپال مین ہے آغاز سن شعور
راقم کا تھا کہ اون کے برکات صحبت سے مشرف ہوا ذکر قلبی و طریقہ
مراقبہ اون سے پہونچا راقم نے حضرت پیر و مرشد سے اون کی نسبت
سنا کہ مشاہدہ قوی رکھتے تھے جناب میر صاحب علی صاحب
اجازت یافتہ و ارادتمند قدیم حضرت قبلہ کے ہین راقم کو مراقبۂ معیت
اون سے پہونچا اور اون کو حضرت نے فرمایا تھا چنانچہ رسالۂ گلشن وحدت
مین درج ہے خواب راقم قبل حضوری خدمت حضرات کے ایک
شب زیارت سراپا بشارت حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے

مجمع کثیر مین کامیاب ہوا اور برکات مصافحہ اور مکالمۂ مبارک سے
سرفراز فرمایا فاحمد للہ ایک مجذوب کو راقم نے خواب مین دیکہا تہا
کہ راقم سے معانقہ کیا اور کہا کہ تمہاری نسبت مانند بچپن کے ہے بچہ
جو ناپاک ہوجاتے ہین تو مان باپ خود اون کو دہو دلاکر پاک کردیتے
ہین پہر ایک صاحب ادراک نے بعد مراقبہ کے راقم کو نسبت اہل بیت
مین ادراک فرمایا واللہ اعلم راقم اپنی نالائقی اور اوس کی رحمت
پر نظر کرکے یہ شعر پڑہ رہا تہا ؎ شیخ مین رشک سب بےگناہی ہون +
مور در رحمت الٰہی ہون + اسی اثنا مین دیکہا کہ حضرت سلطانجی رض راقم
کی نسبت حضرت پیرو مرشد سے کلمات عنایت فرماتے ہین ایک بار
راقم برکات زیارت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بہرہ ور ہوا
جس سے امید قوی فتح ابواب خیر کی ہے حضرت پیرو مرشد سنبہل
مرادآباد کو تشریف لیگئے تہے ایک مزار پر وہان کے بعض ارباب ادراک
بہی اپنی لاعلمی کے مقر تہے بالجملہ حضرت پیرو مرشد کو اوس مزار پر
لیگئے آپ نے بمجرد توجہ کے فرمایا اس شخص نے زہر کہا کر انتقال
کیا ہے بعد ازان لوگون نے تفحص کیا تو وہان کے کسی شخص نے نقل
بیان کی مطابق آپ کے فرمانے کے عقب مسجد شریف حضرت قبلۂ عالم رض
کے مزار اعلیٰ حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ کا ہے اور اوس کے
متصل حضرت کی اہلیہ صاحبہ رضی اللہ عنہا کا مزار ہے اور پائین ان مزارات
کے حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کا مزار ہے حضرت
پیرو مرشد کی والدہ صاحبہ رضی اللہ عنہا کا مزار روبرو صحن مسجد شریف
حضرت قبلہ کے گنج مرادآباد مین ہے حضرت پیرو مرشد کے روبرو
راقم حاضر تہا آپ لوگون سے باتین فرماتے تہے اسی اثنا مین راقم
کو غیبت ہوئی فنا و بقا اپنی حضرت پیرو مرشد مین بطرز خاص معاینہ کی

رد قضا اس حدیث سے ظاہر ہے کہ لا یرد القضاء الا الدعا و لا یزید فی العمر الا البر اور آیہ قرآنی ہے یمحوا اللہ ما یشاء و یثبت و عندہ ام الکتاب

حضرت کے درس قرآن و حدیث فرمانے کا یہ طریقہ ہے کہ خود زبان مبارک سے عبارت اور بعض مقام پر ترجمہ اور مطلب فرماتے جاتے ہین الحمد للہ کہ بارہا راقم حلقۂ درس ہین آپکے فائز ہوا چنانچہ دوسری بار حاضر خدمت ہوا تہا دور قرآن شریف کا ہوتا تہا نوبت پنجم و ششم مین بہی دور قرآن تہا اور نوبت ہفتم جو حاضر آستانہ ہو درس حدیث شریف کا شروع تہا اور نوبت ہشتم درس کرو ورہنے کا اتفاق ہوا تہا اکثر اوقات ازروی نوازش آدمی بہیجکر راقم کو درس مین طلب فرماتے تہے نوبت دہم کوئی چار گہڑی حاضر خدمت رہا تہا اس عرصہ مین بہی درس حدیث سے مشرف ہوا اب ان دنون کہ آغاز سنہ ۱۲ کا ہے ہنوز کوئی درس شروع نہین فرمایا حضرت پیر و مرشد حلقۂ توجہ صبح و شام فرماتے ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واضح ہو کہ معظمی حضرت قاری عبد الرحمن صاحب دام برکاتہ بموجب فرمان حضرت قبلہ مدظلہ الاعلی کے حیدر آباد مین سکونت پذیر ہین فی الحال حضوری خدمت حضرت قبلہ کے قصد سے آئے اثنای راہ مین بہوپال سے یہان بہی تشریف لائے راقم بہی اون کی زیارت سے مستفیض ہوا لہذا نام اس رسالے کا فیض صحبت رکہا قاری صاحب موصوف کو حضرت قبلہ نے ورد حصن حصین اور قرآن شریف کو فرمایا تہا اون سے راقم کو پہونچا اور خرقۂ تبرک بہی قاری صاحب کو حضرت نے مراقبۂ اقربیت و محبت فرمایا اور قاری صاحب نے راقم کو قاری صاحب کو حضرت خضر علیہ السلام سے راہ و رسم اور

ملاقات ہے اور درود شریف صلوٰۃ تنجینا بھی آپ کو حضرت خضر ع
سے پہونچا قاری صاحب نے جو عرائض حضرت قبلہ مدظلہ الاعلےٰ
کی خدمت مین بھیجے اور حضرت نے دستخط خاص سے جواب تحریر فرمایا
راقم بھی اون کے مطالعہ سے مشرف ہوا بعض عبارات اون کے
نقل کرنا مناسب جانا قاری صاحب نے التماس کیا تہا کہ جو ذکر الله
الله کا ارشاد فرمایا ہے اس ذکر سے مراد پاس انفاس ہے یا
سلطان الذکر ہے اسپر حضرت قبلہ نے لکہا سلطان الذکر ست
دوسرے بروقت ذکر کے تصور شیخ چاہیے یا نہین اسپر حضرت قبلہ
نے لکہا حاجت نیست تیسرے وقت ذکر کے کیا تصور کیا جائے اسپر
تحریر فرمایا کہ حق تعالیٰ باباست اور واسطے دفع وسواس کے
استفسار کیا تہا اوسپر یہ لکہا کہ درود خوانده باشند اور ایک ملتمسہ
مین طریق شغل کو دریافت کیا تہا جواب مین تحریر فرمایا شغل
اشغال ہر طور کہ خواہند کرده باشند فقط اور ایک ملتمسہ مین درود شریف
کی تعداد اور وقت کو دریافت کیا تہا اوسپر تحریر فرمایا سہ صدبار
ہر وقت کہ خواہند اور تعداد ذکر الله الله کی دریافت کی تھی اوسپر
لکہا ہر قدر کہ شود خوانده باشند اور ایک ملتمسہ پر اون کے یون تحریر
فرمایا اجازت وظائف خواندن شمار ادام فقط قاری صاحب نے
درود شریف واسطے حضوری آنحضرت صلعم کے دریافت کیا تہا
حضرت نے تحریر فرمایا از فضل رحمٰن سلام برسد اللهم صل علےٰ
سیدنا محمد و عترتہ بعدد کل معلوم لک پانصد بار ہر روز فقط اور قاریصاحب
نے ایک ملتمسہ مین لکہا تہا کہ حضرت قبلہ کو خواب مین دیکہا حضرت نے
مولوی عبدالکریم صاحب کو نعلین ہندوستانی اور قاری صاحب
کو نعلین دکہنی عطا فرمائین اسپر حضرت قبلہ نے تحریر فرمایا از فضل رحمٰن

سلام برسد این خواب بسیار مبارک ست شکر اللہ بجا آرند اور قاری صاحب نے نقل فرمایا کہ اون سے حضرت قبلہ نے بھوپال کا حال دریافت کیا تھا اسپر قاری صاحب نے لاعلمی ظاہر کی حضرت نے فرمایا کہ تم کو وہان کا خیال رکھنا چاہیے قاری صاحب کو پیشتر سے زبانی اجازت مرید کرنے کی حضرت قبلہ سے ہے فی الحال قاریصاحب نے کلکتہ سے حضرت قبلہ کو عریضہ تحریر کیا کہ لوگ اون کے واسطے داخل طریقہ ہونے کو اصرار کرتے ہین کیا ارشاد ہے اسپر حضرت قبلہ نے دستخط مبارک سے تحریر فرمایا اورا گویند کہ بگو در طریقہ حضرت محمد آفاق رحمۃ اللہ علیہ بواسطہ فضل رحمن شدم و تعلیم ذکر اذکار نمایند فقط اسی لفافے مین مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کا خط ملفوف تھا قاری صاحب کو لکھا تھا کہ حضور نے طریقہ بیعت کرنے کا آپ کو تحریر فرما دیا ہے اور زبانی فرمایا کہ ہم اون کو پہلے کہہ چکے ہین اور اجازت مرید کرنے کی دیدی ہے فقط والسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ موسوم بہ صحیفۂ راز ہے رباعی للراقم ؎ ہمہ را بستۂ گیسوی پریشان داری + غمزۂ خاص بہر گبر و مسلمان داری + شکلے ہست کہ الجنس مع الجنس یمیل + بہر دل بردن ما کسوت انسان داری + اطلاق لفظ نسبت کا ملکۂ راسخہ اور قرب اور معاملہ اور رتبہ وغیرہ پر کرتے ہین **نسبت** اور قول اور فعل اور حال کی تہذیب سے وصول الی اللہ ہوجاتا ہے **کشف** وقائع ایک باب ہے سلوک کا اور ماضی و مستقبل جو نظر خالی مین منکشف ہوتے ہین سالک کو مغالطہ اکثر ہوجاتا ہے ؎ بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے + **حضرت** قبلہ بعد اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے نزدیک حضرت پیر علی شاہ صاحب

علیہ الرحمۃ کے آمد و رفت رکہتے تھے اعلی حضرت رضؓ نے فرمایا تہا کہ تم کو
اون سے اور اون کو تم سے فائدہ ہوگا حضرت پیر و مرشد کی تحریر
سے معلوم ہوا **دوران** باخبر نزدیک و نزدیکان بیخبر دور الخ دستخط
خاص حضرت قبلہ جو بنام راقم درج رسالہ نکات سلوک ہے یہی عبارت
حضرت مولانا مولوی سید محمد علی صاحب کو حضرت قبلہ نے لکہی تہی
مولوی صاحب موصوف کے نزدیک راقم کی نظر سے گذری **قبل**
حضوری خدمت حضرات کے راقم نے عریضہ ارسال خدمت کیا تہا
ذکر اسم اللہ و نفی اثبات کے استفسار مین اوسپر حضرت قبلہ نے یہہ
تحریر فرمایا تہا کہ ہر دو طریق نمودہ باشند **کتب** سلوک مین ختم
حضرت باقی باللہ رضی اللہ عنہ کا اول و آخر درود سو سو بار اور
درمیان مین یا باقی انت الباقی پانسو بار نظر سے گذرا اور ایسا ہے
درمیان مین لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین ختم حضرت
ایشان خواجہ محمد معصوم رضی اللہ عنہ کا لکہا ہے **جناب** میان
عطا محمد صاحب نواسۂ اعلی حضرت رضی اللہ عنہ کو عرصہ ہوا کہ انتقال
فرمایا رحمۃ اللہ علیہ اون کے بہائی جناب میان فدا محمد صاحب مدینۂ
منورہ مین ہین راقم سے بہی رسم نامہ و سلام ہی **انوار الرحمن** حضرت
شاہ عبد الرحمن صاحب لکہنوی رضؓ کے حالات و ملفوظات وغیرہ مین اور
تذکرۂ غوثیہ حالات و ملفوظات غوث علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
مین اور مطالب رشیدی مولفۂ شاہ تراب علی صاحب قلندر رحمۃ اللہ
اور مثنوی تحفۃ العاشقین رنست خان صاحبؒ کی نظر سے گذری **حضرت**
پیر و مرشد نے نقل فرمایا ایک شخص بدکار حلقۂ توجہ مین حضرت شاہ
غلام رسول صاحب رضؓ کے داخل ہوا اون سے شکایت تاثیر توجہ کی
کیا کرتا تہا ایک روز شاہ صاحب نے صاف صاف سب احوال فرمادیا

اونسے یہ سن کر حلقہ مین آنا چھوڑ دیا اسپر حضرت شاہ مراد اللہ صاحب رض
اون کے مرشد کو ناگوار ہوا یعنی مرید کو لگائے رکھنا چاہیے رفتہ رفتہ
درست ہو جاتا ہے حضرت خواجہ محمد پارسا رضی اللہ عنہ رسالہ قدسیہ
مین فرماتے ہین کہ احیاء اموات کی کرامت جب اولیاء اللہ سے ہوتی
ہے اوس وقت وہ عیسوی المشرب ہوتے ہین اس سے ظاہر ہوتا ہے
کہ دور ہر نسبت کا بحسب زمان اولیاء اللہ مین ہوا کرتا ہے واللہ اعلم
شرح وصایا حضرت عبدالخالق غجدوانی رض مولفہ شاہ خوب اللہ الہ آبادی
علیہ الرحمہ نظر سے گذری اور ایک رسالہ اونکا نظر سے گذرا جسمین ملاقات
حضرت حسن بصری رض اور حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ کی اور ملاقات
حضرت سلطان العارفین رض اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی لکھتے ہین واللہ اعلم

غزل تازہ وارد از راقم

اوٹھا نا روی روشن سی نقاب آہستہ آہستہ
دل بیتاب کو آئیگی تاب آہستہ آہستہ

کھلی ہی کسکی چشم نیمخواب آہستہ آہستہ
کہ اوٹھا دیدۂ دل سے حجاب آہستہ آہستہ

ہوئی نشئے مین آخر بیحجاب آہستہ آہستہ
کہانتک لیگیا دور شراب آہستہ آہستہ

حواس ہوش دیتے ہین جواب آہستہ آہستہ
چلا آتا ہے وہ مست شراب آہستہ آہستہ

غرض کیا تھی ترے جلوہ کو میرے دیدۂ دل سے
لگا لاتے ہین یہ خانہ خراب آہستہ آہستہ

دہان گلفشان کا اوسکے جب محفل مین ذکر آیا
ہوے رخصت دف و چنگ و رباب آہستہ آہستہ

نہ پوچھو باز پرس عاشقان میدان محشر مین
سوال آہستہ آہستہ جواب آہستہ آہستہ

پسینا تھی جو مدہوشی مین آیا تو ہی سمجھے
چھڑکتا ہے وہی گویا گلاب آہستہ آہستہ

کیا پیمان جب آنیکا اونسے پردۂ شب مین
اجازت چاہتا تھا ماہتاب آہستہ آہستہ

ہمارا جذبۂ دل جب اوسے بیتاب لاتا ہے
شکوہ حسن کہتا ہے جناب آہستہ آہستہ

عجب تاثیر دکھلائی کسیکی بے نیازی نے
خطائین ہوگئین آخر صواب آہستہ آہستہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوۃ آنکہ یہ اسناد حدیث جو فی الحال راقم کو حاصل ہوئی بلفظہ درج رسالہ ہذا ہے اور بفحوائے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ نام اس کا حدیث نعمت رکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ سبحانہ اکمل الحمد کما یلیق بشانہ الاعلی والصلوۃ والسلام الاتمان علی سید الرسل الکرام المجتبی وعلی آلہ واصحابہ البررۃ التقی وبعد فیقول العبد المشتاق الی رحمۃ رب الثقلین محمد ارشاد حسین عفی عنہ ان الاخ الصالح الجامع لانحاء السعادۃ والصلاح الحائز لانواع الرشادۃ والفلاح السید النجیب والقرم اللبیب ذی الخصائل المرضیۃ الفضائل الصوریۃ والمعنویۃ المولوی نور الحسن وقاہ اللہ سبحانہ عن حوادث الفتن ونوائب الزمن وشوائب المحن ورقاہ الی معارج الفطن ومراقی الاخلاص فی السر والعلن قد طلب منی اجازۃ کتب الحدیث التی حصل لی قراءتہ وسماعہ واجازتہ من الشیوخ الاجلاء واکابر العلماء والعرفاء وان کان ذاک حاصلا لہ سابقا من عمائد الفضلاء وجہابذ العلماء لکنہ قصد بذلک اکثار طرق الروایۃ مکررا ومکملا واظہارا اعتنائہ بشان ہذا الفن الشریف الجلیل مجملا ومفصلا ولفیتہ للاجازۃ حریا ومن سفاف الاوصاف بریًا ومن رزایا الاخلاق نقیا فاجزتہ بشرائطہ المعتبرۃ عند ارباب ہذا العلم السنی لجمیع ما اروی من حضرۃ شیخی و سیدی الجامع لکمالات الباطن والظاہر المنبع للمعارف الحقہ لاولی النہی والبصائر قطب اوانہ وغوث زمانہ الشیخ احمد سعید الاحمدی رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ واوصلنا برکاتہ الی غایۃ ما تمناہ وقد قرأت علیہ مشکوۃ المصابیح بتمامہ والصحیح للامام ابی عبد اللہ محمد اسمٰعیل البخاری

من اوله الی ختامه وسمعت بقرارة بعض المحصلین بعض الصحیح للامام مسلم والجامع للترمذی والموطا للامام مالک فاجازنی بجمیع ذلک وسائر مرویاته من کتب الحدیث مثل الجامع لابی داود السجستانی والنسائی وابن ماجه والدارمی والحصن الحصین وغیرها وهو کان یرویها بطرق کثیرة واسانید شهیرة منها عن الشیخ الاجل الخاتم للمفسرین والمحدثین الشیخ عبد العزیز الدهلوی عن شیخه وابیه العلامة قطب فلک الکمال مرکز دائرة الفضل والاجلال الشیخ ولی الله الدهلوی عن الشیخ ابی الطاهر محمد المدنی عن والده الشیخ ابراهیم الکردی الی آخر اسناده المشهورة ومنها عن الشیخ الکامل امام الحقیقة والطریقة الشیخ عبد الله المعروف به شاه غلام علی عن شیخه شمس الدین حبیب الله مرزا جانجانان المظهر عن الحاج محمد افضل ومنها عن خال ابیه الشیخ سراج احمد عن ابیه الشیخ محمد مرشد عن ابیه الشیخ محمد ارشد عن ابیه الشیخ محمد فرخ عن ابیه الشیخ محمد سعید عن ابیه الامام الربانی مجدد الالف الثانی ومنها عن ابیه الشیخ ابی سعید عن ابیه الشیخ صفی القدر عن ابیه الشیخ عزیز القدر عن ابیه الشیخ محمد عیسی عن ابیه الشیخ سیف الدین عن ابیه القیوم حضرت الشیخ محمد معصوم عن ابیه الامام الربانی مجدد الالف الثانی رضی الله تعالی عنهم اجمعین وافاض علینا من برکاتهم وکمالاتهم آمین وصلی الله تعالی علی سیدنا ومولانا محمد وآله وصحبه اجمعین برحمته وهو ارحم الراحمین و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

العبد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از نالۂ عندلیب القصہ آن سلطان جن و انس دران وقت بران
خاکی بیہوش از گلابپاش خاصۂ خود بارش رحمت نمودہ اورا بہوش و
افاقت رسانیدہ بزیر پایۂ عرش خویش نشانیدہ فرمود کہ ای خاکی
معاملۂ معیت من بخود بسان نسبت جان و تن خواہی فہمید کہ چنانچہ اینہا
را باہمدیگر در وقت خواب و بیداری و غفلت و ہوشیاری ہرگز
انفکاک و جدائی نمی باشد ہمچنان مرا ہم از تو در ہیچ حال و ہیچ
مقام غیبت و فراموشی پیدا نمی شود خاکی چون این حقیقت را شنید و
آن نسبت و معیت خود را با ملک خویش فہمید خوشدل گردید و ہم از دریافت
حقیقت لطافت و شرافت آن ملک جبار و از شناخت ماہیت
دنارت و کثافت تن نابکار خود بغایت منفعل و شرمسار شدہ غمگین و اندوہگین
گردیدہ بحالت قبض و بسط رسیدہ بہ عجب کیفیت دہشت و بشاشت
بدین چنین سخنان موزون حسب حال تکلم نمودہ **غزل** چہ شد کہ جسم در
آغوش وصل جان تنگ ست ✤ میان سایۂ و پرتو ہزار فرسنگ ست ✤
بہ عشوہ ہم نکند صلح شوخی مژہ ات ✤ قیامتیست کہ با کائنات در جنگ ست ✤
مگر بہ عشق رمد زین ہوای نفس دلم ✤ پری بہ شیشہ گرفتار و شیشہ در
سنگ ست ✤ ز اختلاط خنک لفظ با معنی شد ✤ فغان کہ تیغ سخن را نیام از
ننگ ست ✤ ثبات وضع بمیزان ثابتش مطلب ✤ بنای خانۂ عدل سپہر
بے سنگ ست ✤ چہ رنگ بست صفا گشتہ مشرب خاکی ✤ کہ با بہار و
خزان چون نگاہ یک رنگ ست ✤ **رباعی** کو سر کہ چو نقش پا کنم در سرت ✤
یا رنگ کہ گردم ز ہوس گرد سرت ✤ آئینہ چہ دارو ز سر و برگ قبول ✤
جز آنکہ ترا جلوہ دہد در نظرت ✤ و سجدہ شکر را بجا آوردہ بعرض رسانید
کہ من حالا معنی این کریمہ فہمیدم کہ اللہ معکم حیثما کنتم و برخواند **رباعی**

خاکی بچه تمثال نظر وا کردم ÷ کائینه فهم راز پیدا کردم ÷ تحقیق ذره
آفتابی می خواست ÷ خود را بجمال تو تماشا کردم ÷ **رباعی** شاها
دلم از دست تو خون شد چه کنم ÷ عمرم به فسانه و فسون شد چه کنم ÷
بر گنج رسید دستم و خالی ماند ÷ جامم به محیط سرنگون شد چه کنم ÷ **فرد**
گر در قدمت خاکی دل داده بیفتاد ÷ دیوانه مست ست ازان بی ادب
افتاد ÷ **رباعی** لعل یمن و مشک ختن از تو پرست ÷ رنگینی گل
بوی چمن از تو پرست ÷ بیرون و درونم شده آئینهٔ راز ÷ هم ظاهر و
هم باطن من از تو پرست ÷ **رباعی** شاها زکرم کشاده هر بند توئی ÷
بیرون ز عبارت چه و چند توئی ÷ این عزت من بس که منم بندهٔ تو ÷
وین دولت من بس که خداوند توئی ÷ **غزل** برنگ سایه خواهم سجدهٔ
این خاک پا کردن ÷ نمازی با حضور دل توان این جا ادا کردن ÷
بطوف جلوه گاهت چون شفق هر صبح و شام آیم ÷ اجابت از نگاه رحمت و
از من دعا کردن ÷ میان مهر و مه یک آسمان دوری نه شد حائل ÷
به هجران چرخ نتوانست دل از دل جدا کردن ÷ بود چون قفل ابجد
کار دل سربسته رازش ÷ بآئینی که می بندد تواند باز وا کردن ÷ چه آسان
صبح محو جلوهٔ خورشید می گردد ÷ ز جانان یک نگاه گرم و از ما جان فدا
کردن ÷ چه جای همدمی با غیر در بزم ادب خاکی ÷ نباید خویش را با
مطلب خود آشنا کردن ÷ ملک جن و انس باستماع این سخنان با عرفان
آن خاکی همه چون خندان گردیده باز بحرف و بیان در آمده فرمود
که ای خاکی ناواقف کار زنهار که مراتب حقیقی و اسرار پی چون خیال نخواهی نمود
و مانند جماعهٔ وجودیه که همه را وجود واحد می دانند و تمام اشیا و جمیع مظاهر
را عین خالق و ظاهر می دانند اعتقاد نخواهی کرد بلکه حقیقت این کار و
سر این اسرار را نیز دریاب که من مظهرے ام از مظاهر جمال با کمال که بعالم علوی

بیشتر مناسبت دارم و توہم منظرے از مظاہر مرتبۂ اعتدال کہ مشابہت
بعالم سفلی بسیار داری لیکن ہنوز تو از ان معاملہ مظہریت و سر انعکاسیۂ خود
ہوشے و خبری نداری فاما خاطر جمع دار کہ حالا از برکت صحبت من و از
شناختن معیت جان و تن از ہمہ مراتب قرب ذوالمنن واقف و آگاہ
خواہی گردید و شناسای و آشنای جمیع مراتب تشبیہ و تنزیہ پیدا کردہ عارف
تام المعرفت خواہی بود و این وقت و حال لیاقت و قابلیت تفصیل
آن کمال ندارد و این زمان و مکان مساعدت آن بیان نمی نماید
چون ازین جا خلعت خلافت یافتہ باعتبار ظاہر از ماجدا گشتہ بعالم سفلی
رسیدہ بر تخت خلافت خود نشستہ نائب مناب ما خواہی گردید دران
زمان رموز و غموز و اشارات و بشارات و حکمت و مصلحت امور ملکی و
تدبیرات ملکی را خواہی فہمید و بے واسطۂ کام و زبان جواب و سوال نمودہ
علم و عرفان را از جناب ما اخذ خواہی نمود قطعہ اگرچہ خانۂ دل خاصۂ
حق ست ولے ✣ نہ ہر دلے کہ خراب ست از آن او باشد ✣ مگر دلے کہ
باوصاف او بود معمور ✣ بجو ہر آنکہ دران دل نشان او باشد ✣ و این معاملہ را
کہ تبو نمودہ ایم و ترا از تو ربودہ ایم نمونۂ نسبت مالکی و مملوکی و محتاج و
محتاج الیہ می گویند و تجلی صوری و جذب معنوی معشوقی نمے نامند
چراکہ در تمام عالم ہر چیز و ہر جنس را باہم جنس خود از سبب مناسبت و
اتحاد و مشارکت استعداد انجذابی و میلانی و نگرانی می باشد چنانچہ در
مرتبۂ جمادات مثل آہن و سنگ مقناطیس و کاہ و کاہربا و دیگر فلزات
دیدہ باشی پس این چنین حالت را جذب طینت و میلان طبیعت می خوانند
و آن چیزہائے مائل بدیگر را عاشق و معشوق نمی نامند و آن را انجذاب
محبوبی ہم نمی گویند و آنکہ پروانہ را با شمع و بلبل را با گل و کبک را با ماہ و دیگر
حیوانات را با ہمجنس خود بالطبع میل و رغبت می باشد آنہا را ہم طالب و مطلوب

در راغب و مرغوب می نامند نه آنکه عاشق و معشوق مے خوانند و چون اینچنین
میل و رغبت باہم دیگر در نوع انسان پیدا می گردد و اگر آن از سبب
حسن و جمال و یا بواسطهٔ دیگر اغراض بدنی و مالی باشد آن را ہم عشق نمی نامند
بلکه آن را شہوت و رغبت و انس و الفت و غرض و احتیاج و بدیگر نامہای
بسیار مسمی می گردانند و اگر اصلا صفات صوری و حسن ظاہری و ہیچ
احتیاج دنیوی و غرض عالم فانی ملحوظ و منظور نبود این چنین محبت را محبت
ذاتی می نامند و این چنین کسان را عاشق و معشوق می خوانند نه آنکه
عابد و معبود می نامند لیکن این قدر ہست که اگر کسے را که این چنین استعداد
محبت ذاتی می دہند و به محبت کسی گرفتار می کنند در آخر کار او را از ان پایه
مجاز برآورده بمرتبهٔ حقیقت می رسانند و گرفتار جناب اقدس می گردانند
و این قسم محبت اکثر را به جناب انسان با کمال پیدا می شود و اگر بطریق
ندرت کدام صاحب استعداد را گرفتاری بیجا ہم مے گردد و آن چندان
فائده نمی بخشد لیکن با این ہمه محبت ذاتی او را از دنیا و ما فیہا بے نیاز
می گرداند و از ماسوائے معشوقش بے خبر می کند بارے بدان که چون مرد صاحب
استعداد را بخدمت کدام صاحب کمال آن قسم محبت ذاتی که آن را عشق ہم
می خوانند پیدا می شود دران وقت آن کس از سبب محبت و تبعیت آن
مرد با حقیقت بحقیقت خود می رسد و خویشتن شناس می گردد و از ان پایهٔ
مجاز که قنطرهٔ حقیقت ست فراتر شده مناسبتی بعالم ارواح و جواہر فرشتگان
پیدا می کند و چون فرشتگان احتیاجے و گرفتارے بدنیا ندارند و گرفتار
خواہشہای طبعی و ہواہای نفسانی نیستند و اطلاق حرف مردی و زنی برانہا
صادق نمی آید از مناسبت آن مقام ارواح این چنین صفات بر کمال
ملکی نیز بباطن آن سالک پرتو می اندازد و تا از گرفتاری شہوتہای حیوانی
و خواہشہای نفسانی و بابستہای شیطانی آزاد و پاک می گردد و برنگ

فرشتگان تمام رجوع وکشش ونسبت بی کیف وجذب بلاجهت بجناب
سبحان پیدا می کنند وحلاوت وراحت خود را در یاد وعبادت او
می یابد و درین مقام بمناسبت نسبت فرشتگان وعالم ارواح بر این
چنین سالک نسبت بندگی وعابدی ومعبودی متحقق می گردد وکمال مرتبه
ملکی وانسانی تا این جاست وکلمۀ عبده ورسوله بیان همین مقام می فرماید
واین نسبتهای شریف تعلق از جناب صفات محبوب حقیقی دارند که آن را
معبود برحق می خوانند رباعی آن را که به توحید خدا چشم نمود + هر سوی
که دید غیر حقش ننمود + فرقی نه بود به پیش اهل تحقیق + غیر از یک سو میان
عبد ومعبود + واز گذشت آن مرتبه ذات بیچون ست که از اطلاق نسبت
معبودی وملکی هم بیرون است ورسیدن بدان مرتبه قصوی بدون
فنای عابد وبنده ممکن نیست چنانچه آن بیچون حقیقی یک بندۀ اخص الخاص
خود را برگزیده بفنای اتم رسانیده از تجلی آن مرتبۀ ذات مشرف وبهره مند
گردانیده است که تحقیق آن درین جا مناسب نمی نماید وتفصیل بسیار میخواهد
لیکن این قدر هست که بعض تابعان بر کمال او را نیز بسبب تبعیت ازان
دولت خاص او بهره بخشیده اند چنانچه همین سبب بعضی از همسران او تمنای
تبعیت او کرده گرفته اند لیکن ازان میان یک کس را که ازین تمنای
عمده ودل پسند بر فراز چرخ بلند رسیده است نصیب خواهد شد باری بدان
که چون آن در یتیم وگوهر یگانۀ این نه صدف را بشرف آن تجلی ذاتی مشرف
گردانیده باز بمقام بندگی او رسانیدند دران وقت ازین قال او
حقیقت آن عروج بر کمال او را فهمیده مقربان حیران گردیدند وارواح فرستادگان
غبطه خوردند که لی مع الله وقت لا یسعنی فیه ملک مقرب ولا نبی مرسل دران
زمان تابعان واقف حال او معنی حدیث مقتدای خود را چنین بیان کرده
تسلی خاطر ورفع شبهه آن مقربان نمودند که چون مقتدای با حقیقة الحقائق ست

وصول بی کیف حقیقت خود را بدان مرتبۂ ذات سبحان بیان می نماید
لیکن صورت و ظاہر خود را نیز بسان دیگر مقربان و رسولان ازان مرتبہ
بے نام و نشان جدا و دور مے داند چراکہ خویشتن را ہم نبی مرسل و اولوالعزم
مقرب مے شناسد و ازان مقام نفی جمیع اہل مناصب می نماید یعنے کہ
می فرماید کہ لا یسعنی فیہ ملک مقرب و لا نبی مرسل فہم من فہم و دیگر
در یاب کہ معراج خاتم الرسل کہ دران شب اسری یک بار واقع شدہ بود
معراج جسدی آن سرور بود و این بیان کیفیت معراج حقیقت اوست
کہ تعداد مراتب آن را الا بے چون می داند ﴿ع﴾ پایۂ معراج کمین
پایہ اش ✤ از سر ما کم نہ شود سایہ اش ✤ و اگرچہ این چنین معراج حقیقت
و عروج باطن دیگر انبیاء و اولیا را نیز حاصل می شود لیکن ہر کسے را بقدر
رتبۂ حقیقت خود می باشد و چون او حقیقۃ الحقائق و اصل الاصل این
ہمہ موجودات و مخلوقات ست پس عروج حقیقت او از ہمہ حقائق بالاترست
و کیفیت معاملۂ او در دیدہ و دانش ہیچ مخلوقے نیاید القصہ آن شاہ
با جمال و جلال بدان خاکی پریشان حال این چنین حرف و قال
بہ میان در آوردہ گفت کہ ای خاکے بے مقدار ازین ہمہ بیان و اظہار
در یاب این ست کمال مردم اولوالعزم و سالکان صاحب جزم پس تا از
ہمہ مقامات و درجات عبور و عروج نہ نمودہ بمقر اصلی خود کہ فوق مرتبۂ
جنیان و پریان و دیگر مقربان ست نہ رسی زنہار بہ ہیچ چیز و ہیچ
جنس و ہیچ کس میل و رغبت و محبت نہ کنی ﴿فرد﴾ ہر چیز کہ در ہر دو
جہان لستۂ آنی ✤ آن ست ترا در دو جہان مونس و معبود ✤ یعنے اگر
جو یائے مالی بدان کہ طالب مالی اگر فریفتۂ جمالی شیفتہ جمالی و اگر خواہان
کمالی و ابستۂ کمالی و اگر از گرفتاری ہمہ خواہشہا و بندگی ہوا ہائے خویشتن
را آزاد و جدا مے گردانی دران وقت بندۂ صادق الٰہی مے گردی ﴿ع﴾

و نام بندهٔ خدا بر خود راست می سازی و اگر از عبادت همه آلهه آفاقی
و انفسی بیکار گردیده خالص بعبادت معبود حقیقی می در آئی دران زمان
به نسبت عابدی که نسبت ملکی ست مشرف می شوی و اگر از خودی خود
فانی مے گردی قرب بے چون حاصل می کنی پس باید که بحال خود غور
بسیار و احتیاط بے شمار نمائی و خویشتن را گرفتار چیزے وابسته امری
که سابق به بیان در آمد نه فرمائی بلکه به کلمهٔ لا نفی آن همه آلهه باطله نموده
اثبات الله بر حق که بے چون و چگونه است نمائی تا باسلام حقیقی در آئی
و از بندگی آلهه انفسی و آفاقی به تمام در آئی و آزادی و حریت حاصل
گردانی که او سبحانه آن چنان بندگان شرک را بندهٔ خود نمے خواند بلکه
در حق آنها می فرماید که افرأیت من اتخذ الهه هواه و اے خاکی حالا ماهیت
مرا نیز دریاب و به من هم وابسته بباش چه من نمونهٔ حقیقت این صورت
توام که بدین حسن و جمال کمال خود را نموده ترا بجانب خود کشیده بطرف
حقیقة الحقائق و اصل الاصل دعوت می نمایم **فرد** هر کجا فرعیست
آرد رو باصل خود یقین ✤ سر به پای نخل آخر مے گذارد برگ و بار ✤ و
این جزیرهٔ جنت نظیر را به مثال عالم آخرت خویش خیال کرده از معاملهٔ
نزول و عروج آن حقیقت و کیفیت همه احوال را بجد کمال خواهی فهمید
رباعی معنی نظران نسخهٔ نور و ظلم ✤ خوانند خط فقر و غنائے عالم ✤
کم داشت مخالفت عبارات دوئی ✤ گفتند کریم آدم و سائل آدم ✤
رباعی خاکی ما گرم شغل سودائے خودیم ✤ هنگامهٔ پیکر و هیولای خودیم ✤
وهم عدمی تو در کجائی چه کسی ✤ مائیم که حیران تماشائے خودیم ✤ **رباعی**
ای جوش بهار قدس رنگ و بویت ✤ بالیدن حسن مطلق از هر سویت ✤
هر چند جهات دهر وجه الله ست ✤ آن به که بسوی خویش باشد رویت ✤
رباعی ای غیر صفات صورت ذات انیست ✤ زنگار نگو صافے

مرآت این ست ٭ بی رنگ همه رنگ نه بود صورت تو ٭ گر مرد رهی نفی خود
کن اثبات این ست ٭ رباعی تا نقش صور آئینه در پیش نه سید ٭
معنی به حقیقتے که دارد نه رسید ٭ بی جسم ز جان نا شده تعین نه دمید ٭ گل
رست که نوبهار بر خود بالید ٭ پس باید که مرا هادی و راهنمای خویش دانسته
در آخر کار مراهم نفی نمائی و از صورت و حقیقت خود به تمام بیزاری و تبری
کرده به حقیقة الحقائق که مرتبه حقیقت آن محبوب الهی ست گرائے و به
اصل الاصل که مرتبه اسمای حسنی ست عروج فرمائی که به حقیقت رب
تست و اگر ترا از انجا هم عروج بخشیده به محض فضل به جناب رب الارباب
که عبارت از مرتبه صفات ست رسانند و یا از انجا هم ترقی کنانیده
به مرتبه اخیر صفات که مرتبه جامع جمیع صفات ست فائز گردانند آنرا
هم مرتبه ذات پاک نخواهی فهمید چه بسیار کسان همین مرتبه را مرتبه
ذات می دانند و اسم هو و حی و قیوم و رحمن رحیم و الله کریم و دیگر اسمای
عظام را اسمای همان مرتبه می فهمند و حال آنکه مرتبه ذات که معرا از جمیع
نسب و اعتبارات و مبرا از همه اطلاقات و اشارات است از مرتبه
جامع جمیع صفات هم ماوراست و او بحقیقت نامی و نشانی پیدا مے آید لیکن
با وجود آن همه تعدد و تکثر صفات با کمال را با آن ذات بے چون نه عین
گمان خواهی نمود و نه غیر یقین خواهی فرمود چنانچه مذهب و مشرب
علمای با کمال و صوفیه صاحب حال ست پس از سبب این همه معیت
و عینیت ذات و صفات آن همه اسمای حسنی صفاتی باشند خواه اضافے
اشارتے و اخبارے بجناب مقدس آن مسمای حقیقی که بیچون صرف ست
می نماید و آن همه نامهای لا تعد و لا تحصی بدان ذات بے نام و نشان
صادق و راست می آید و آن کلام از همین معارف اخبار می نماید
بنام آنکه او نامے ندارد ٭ بهر نامے که خوانی سر بر آرد ٭ پس ای خاکے

دران مرتبهٔ بی نام و نشان همه انبیاء مرسلین و ملائکه مقربین و جمیع
محبان و محبوبان را نیز داخل جماعهٔ مومنین که مشرف به بشارت یومنون
بالغیب اند می دارند و از مقامات سابق که دران جا ایمان آنها شهودی
بود بر می آرند و به ذات بیچون می رسانند و دران زمان همه پیغمبران در
حق خود نیز این بیان می کنند که انا اول المومنین غرضکه هیچ رجال با کمال
را معرفت بر کمال آن مقام نمی بخشند و همه را بعجز بشری مبتلا می دارند
چنانچه من هم ای خاکی با وجود این همه معرفت و کمال و این قدر قدرت
وحال در شناختن ذات ذو الجلال که بیچون حقیقی ست عاجز و حیرانم و
خود را غیر از نمود بی بود نمی دانم و حکمت طلسم آن حکیم را کماهی نمی شناسم
پس ای خاکی هرگاه که مالک و ملک و محبوب و مطلوب و مقتدا و رهنما و
ماهیت و حقیقت ترا در یافتن آنجناب کبریا این چنین حقیقت و ماجرا باشد
و این همه عاجزی و بی اختیاری و نادانی و ناتوانی و جهالت و گمراهی و
خود فراموشی و معدومی به پیش آمده بود از حال تو خود چه گویم و زیاده
برین صورت بی حقیقت ترا چه حیران و دیوانه سازم که بیش ازین طاقت
فهمیدن معارف علم لدنی خود را در تو نمی یابم و برخواند **رباعی** نی زهرهٔ
چشمم که جلالش نگرد ٭ نی طاقت دل که در خیالش نگرد ٭ دل کیست که کنه
ذاتش اندیشه کند ٭ یا دیده که خورشید جمالش نگرد ٭ **فرد** حسرت جاویدم
از تمنای بی مطلب مپرس ٭ نارسایان آنچه می جویند من گم کرده ام ٭ و
حقیقت کمال حال معرفت عارفان بر کمال همین ست که العجز عن
درک الادراک ادراک و هم بجناب ذو الجلال که جمیل حقیقی ست رجوع بر کمال
نموده زبان به ستایش بکشاد **رباعی** آن ذات که عقل ازو نشان دیده
نه ٭ وان نور که دیدهٔ گمان دیده نه ٭ جز نور نه و لیکن چو نگرم ٭ نوری که
بااین دیده توان دیده نه ٭ **رباعی** او ذات مجرد است و این اسما ٭

کی می سازند او بامار از لفظ بمعنی آشنا باید بود * او هر جا باشد اوست ما هر جا باشیم * فرد گمرا یا نزا اینجا وگر محمود کارش بندگی ست * عشق از یک رشته پای بنده و آزادگیست * و بعد ازان بجانب آن غلام دیده فرمود که ای خاکی دل قوی دار و پریشانی را در خاطر مگمار که مرا در حق تو تریاق نافع گردانیده اند و درباره آن دو فنون سم قاتل کرده که بجال تو تجلی جمالی نموده بجانب جمیل حقیقی مے خوانم و برا و ظهور جلالی فرموده به مقام زوال می رسانم که در شان من هم این بیان لسان دیگر مثلهای قرآن صادق ست که یضل به کثیرا و یهدی به کثیرا پس اسے خاکی من در مظهر بودن و اثر بخشیدن خود بے اختیار و مجبورم و فاعل و موثر آن بیچون حقیقی را که عبارت از مرتبه صفات حقیقیه است می دانم یعنی که چنانچه ذات او سبحان بے چون ست صفات بر کمال او با وجود آن همه تعدد و تکثر و آن قدر اسمار متضاده بے شمار نیز بے چون و بے چگون اند که عقل و فهم هیچ کس را به درک آن هم راهے نیست خاکی خیر مآل از شنیدن این همه تفصیل مقال و دیدن آن همه تفضلات بر کمال خیلے خوش حال گردیده لسان گرد باد بر خویشتن بالیده از هر یک مو و ذره وجود خود تمام دیده و زبان گردیده قابلیت و جرات دیدن و زبان درازی در خویشتن فهمیده با هزاران عجز و نیاز و به بے شمار بتیابیهاے دلگداز بعرض رسانید که ای هادی برحق و ای راهنمای طریق مطلق چون صفات او سبحانه نیز بسان ذات پاک او بے چون و چگونه باشند پس به قسم شناخت ذات عالی یافت صفات متعالی آن لا و بالی نیز از یافت و شناخت خاکیان که کثیف و حادث اند پاک و مبرا خواهد بود و احدے و مخلوقی را عارف مرتبه صفاتش هم نه باید فهمید از شنیدن این سوال شاه با جمال و جلال باز بحرف و مقال در آمده فرمود که ای خاکی هیچمدان تو بسان دیگر دوران

و غافلان در شناخت و یافت ذات و صفات او سبحانه گمراه و سرگردان
نخواهی بود بلکه چنین یقین خواهی نمود که ذات پاک او سبحانه بیچون و
چگونه است که جسم و جوهر و عرض و ماهیت و قابلیت و وجود و هستی
و عدم و نیستی و نور و ظلمت و خلا و ملائیست و صفات بر کمالش از
نقایض و اضداد و از جمیع عیوب و نقصانات پاک و مبرا اند پس بدین طریق
و این آئین ذات و صفات رب العالمین مفهوم و معقول عارفین و مومنین
می گردد و آن یافت و شناخت آنها بموجب آیات و احادیث راست
و صادق می باشد و ای خاکی اگر من درین وقت تحقیق عینیت ذات و
صفات او سبحانه را که علما و صوفیه و حکما را دران قیل و قال ست و هر
کس بقدر علم و کشف و یافت خود معلوم کرده و بدیده و دانسته است ترا
بتفصیل می فهمانم آن را فرصت بسیار می باید و هم بالفعل استعداد تو
قبول آن معنی نمی نماید لیکن این قدر مجملا دریاب که آن مردم از روی
علم اجتهادی و معرفت کشفی و یافت برهانی آنچه دانسته و دیده و شناخته اند
گفته اند چنانچه فلاسفه و شیعه و معتزلی و بعضے از صوفی به نفی صفات
قائل اند و علمای اہل سنت و جماعت مقر صفات زائد بر ذات هستند
و ازان میان اشاعره بهفت صفت که عبارت از حیات و علم و قدرت
و اراده و سمع و بصر و کلام باشد قائل اند و ماتریدیه بهشت صفت یعنے که
صفت تکوین را هم از صفات حقیقیه می دانند و می گویند که این تکوین
ورای قدرت ست چه در قدرت صحت فعل و ترک ست و در تکوین
جانب فعل تعین و نیز قدرت بر ارادت تقدم دارد و تکوین بعد از ارادت ست
و این تکوین شبیه به استطاعت بنده است که علما آن را مقرون بفعل بنده
داشته اند و ورای صفت قدرت و ارادت دانسته اند چه قدرت مصحح
هر دو طرف فعل و ترک ست و اراده مرجح یک طرف ست و ایجاد بعد

ترجیح اراده به تکوین تعلق دارد و می گویند که اگر اثبات قدرت کرده نشود
که مصحح طرفین ست ایجاب لازم آید و اگر تکوین اثبات کرده نه شود ایجاد
غیر مستند می نماید چه قدرت مصحح ایجاد ست و تکوین مباشر ایجاد پس
از اثبات تکوین که علمای ماتریدیه تحقیق کرده اند چاره نبود پس ماتریدیه صفت
تکوین را هم از صفات حقیقیه می گویند و دیگر صفات اضافیه مثل
احیا و امات و ترزیق و غیرها را راجع به همین صفت تکوین می دانند
و اشاعره این همه صفات اضافیه را متعلق به صفت قدرت می شناسند
و این علما سوای هفت و هشت صفات حقیقیه که آن را امهات صفات
می خوانند بے ضرورت به تکثر قدما قائل نمی شوند و به مقابل اینها
جماعه محمدیه به نه صفت قائل اند که وجود را اول صفت حضرت واجب الوجود
می دانند و آن را رب الارباب می خوانند و چون شرح و بیان
آن از سابق به پیش تو عیان ست درین جا چه احتیاج بیان ست
و صوفیه و دیگران تحاشی از کثرت قدما نموده نفی صفات حقیقیه کرده
قائل یک ذات می باشند و همان مرتبه حضرت وجود را ذات بیچون
حقیقی دانسته غنی از عالم و عالمیان فهمیده برای خلقت عالم و
عالمیان صفات اعتباری که عبارت از حیات و علم و قدرت و غیرها
باشند در خانهٔ علم اعتبار می کنند و لکل وجهة هو مولیها غرضکه
ازین قسم دلائل هر یکے برای ثبوت مذهب خود می آرد که شرح آن
تفصیل بسیار می خواهد فاما تحقیق و نفس الامر همین ست که آن همه
محجوبان و دوران و محرومان آن همه تحقیقات را از روے علم
تقلیدی و کشف ظنی و برهان عقلی از پیش خود مقرر کرده اند و آن معامله
را به چشم خود نه دیده اند **فرد** معشوق چونکه پرده ز رخ بر نمی کشد ٭
هر کس حکایتے به تصور چرا کند ٭ **رباعی** آنها که جهان زیر قدم فرسودند ٭

وندر طلبش هر دو جهان بپویند ✽ آگاه نمی شوم که ایشان هرگز ✽
زان حال چنانکه هست آگه بودند ✽ ای خاکی آن حضرات انبیا و رسل
اولیا می باشند که معاملهٔ شان را بی پرده می گردانند یعنی آیات
کبری و مظاهر بسیار چیزهای عالم علوی که از نظر و دیده های باشندگان
سفلی پوشیده و پنهان ست می نمایند و ایمان آنها را می افزایند
و از تجلیات رب شان که عبارت ازان اسماست که سید تعین آنها
گردیده اند می نمایند لیکن هیچ یکی را ازان رجال صاحب حال
دران وقت و حال از شغعان آن جمال کنه و حقیقت آن بدرک و
یافت نمی در آید و هرگز در خورشتن مجال تحقیق و تفتیش آن نمی یابد و هم
او سبحانه این امر را بدین تفصیل در کلام شریف خود جائی بیان
نمی فرماید تا بموجب آن فهمیده و نافهمیده اعتقاد کرده شود همین قدر
هست که صفات بر کمال را بخود نسبت نموده است لیکن عینیت و غیریت
را اخبار نکرده پس امری را که مخبران صادق ازان اخبار نداده باشند
و آن علیم خبیر ازان علمی نبخشیده باشد از روی علم و کشف و عقل بیان
کردن محض فضولی و نادانی و بی ادبی ست که چون گروه متکلمین مراتب
صفات سبعه و ثمان مقرر کرده خود را زائد بر ذات می دانند در آخر کار
ناچار گردیده نسبت وجوب به جناب مقدس ذات حواله کرده اضافت
امکان بمراتب صفات نموده اند تا تعدد و تکثر واجب الوجود پیدا
نگردد و هرچند که در کتب عقاید خود ذات و صفات را لا عین و لا غیر
نوشته اند و باز دران مکان اضافت امکان هم ثابت کرده اند مگر
آن اهل الجنة شناعت آن کار را نه شناخته اند و هم چون طائفهٔ
صوفیه به عینیت ذات و صفات قائل گردیده اند نیز بی اختیار شده
همه مخلوقات کثیف و چیزهای ناپاک این جهان فانی را عین و جزو آن

خالق لطیف و بات فے گمان بردہ اند نیز قباحت آن گفتار خود را نہ دریافتہ
اند وای خاکے تو از حال و معاملۂ خود قیاس کن وخویشتن را دربیہ
قال دیگران مینگن کہ درین وقت وحال در تمام رجال وحجرگہ
پریان تو طائفۂ جنیان ترا این قدر قرب و وصول خدمت من
سلطان میسر شدہ است وآلات صفات بر کمال و آیات حسن و
جمال بر پیش پردہای چشم تو از میان بسیار پردہ ہای نورانی وظلمانی
نمودار گردیدہ است پس بگو کہ تو با وجود این ہمہ دیدن و بہ مرتبہ
قرب رسیدن کجا صفات مرا دیدۂ و کے ذات مرا فہمیدۂ ہر چند کہ
آیات جمال و کمال من از نسبت دیگران بیشتر دیدۂ ہمین کہ خاکے
این سخنان را شنیدہ بکنہ این معرفت غامض رسید از خواب غفلت
و نادانی بیدار و ہوشیار گردیدہ بعرض رسانید کہ ای سلطان پیدا
و پنہان راست و نفس الامر ہمین ست کہ من وبا وجود این ہمہ قرب و
وصال جمال کمال ترا از پردہ ہای جاہ و جلال مشاہدہ می کنم و حقیقت
وکیفیت ذات و صفات ترا ہیچ نمی دانم سلطان باز متبسم شدہ
فرمود کہ ای خاکی بارے این را خود بگو کہ تو سمع و بصر و گویائی و دیگر
صفات خود را عین ذات خود مے دانی یا در میان اینہا جدائی و مغایرتے
ہم مے فہمی خاکے گفت کہ چون صفات را بدون ذات قیام نمی یابم
می دانم کہ اینہا باہمدیگر لاغیر اند و باز چون از مطالعۂ فنائے صفات در
مرتبۂ ذات خللی نمی یابم مے فہمم کہ باہمدیگر لاعین اند پس بدین اعتبار ذات
ذات و صفات خود را نیز لاعین و لاغیر مے شناسم و بر ہمین قیاس
اجتہاد علمارا گمان می کنم و حالا ہر چہ ازین جناب ارشاد شود بموجب
آن اعتقاد وایمان آورم سلطان فرمود کہ اے خاکی دریاب کہ
این صفات تو متغائر و زائد بر ذات تو ہستند و سوای این صفات

زائدہ ذات تو آن ہمہ کمالات صفات در خود دارد فاما آنہا را صفات
نمی خوانند بلکہ شیونات ذاتی می نامند یعنی کہ بدون صفت بینائی و شنوائی
و گویائی کہ با این چشم و گوش و زبان تو تعلق دارد باطن تو نیز چشمے و گوشے
و زبانے دارد و علی ہذا القیاس جمیع صفات دارد چنانچہ آثار و علامات
آن شیونات را بحالت خواب مشاہدہ می فرمائے کہ بدان کار
بینائی و گویائی و شنوائی و جمیع افعال صفات زائدہ می نمائی لیکن
برای صدور افعال در عالم کثیف توسط صفات زائدہ نیز روح انسانے
را ضروری ست و ہم ہر صفت را آلتے مے باید تا بدان سبب فعل و کار
خود را باظہار در آرد و از پیدا شدن آن ہمہ صفات زائدہ و آلات
محدثہ کمالات بسیار و علوم بے شمار دران ذات معرا از صفات ہم
می افزاید و چنانچہ سابق آن ذات را علم حضوری خود بود دران زمان
علم حصولی ہم پیدا می شود و در آخر کار یعنی بعد ممات بر آن ہمہ
صفات زائد و آلات حادثہ او فنا طاری مے گردد لیکن انچہ بتوسط
اینہا آن ذات باقی را کہ اگرچہ ازلی نیست فاما ابدی ست از عیب و ہنر
تحصیل کردہ است آثار آن ہمہ علم حصولی او بیان علم حضورے در و
باقی مے ماند و بموجب آن امور اکتسابی در دیگر جہان او را ثواب و
عذاب مے گردد و برای ارتکاب افعال در عالم لطیف روح انسانے
را توسط صفات زائدہ ہیچ در کار نیست ہمان شیونات ذاتیہ تشخص
کفایت دارد و بہ توسط ہمان علم حصولی خود ادراک راحت و الم
آنجہان می نماید رباعے دی ہیچ و امروز شعور آثاریم * فردا
خاکیم و جوش گل در باریم * ہنگامۂ عرض بے نیازی گرم ست *
در ہر عدمی وجود دیگر داریم * و چون او را بار دیگر در عالم شہادت
آخرت مبعوث می گردانند باز آن صفت حیات را کہ ام الصفات ست و

از امتزاج عناصر وتخلیق بدن مخلوق می شود پیدا کرده بدان نفس
ناطقہ کہ آن را وجود ہم مے نامند جنت گردانیدہ دیگر صفات لبسیار و
نتایج خیر وشر بے شمار را از و متولد مے کنانند و از سر نو معاملہ با جسد و
صفات زائدہ او نیز ہمیان مے آرند و دران زمان او را بہشت و
دوزخ کہ مقر آخر اوست می رسانند پس ای خاکے ازین اظہار وگفتار
این غامض اسرار را دریاب کہ تو ذاتی ہم داری وہم کمالات ذاتی
کہ آن را شیونات ذات می خوانند داری و ماورای اینہا صفات
زائدہ ہم داری وچون ازین صفات زائدہ وآلات حادثہ کہ جسد
تست چندان علم حصولی وکمالات تحصیلی را بیان حضرات انبیا و
اولیا تحصیل می نمائی کہ بدون توسط این آلات وآن صفات زائدہ از
از ہمان ذات افعال وآثار وارادات روحی خود را درین جہان کثیف
پیدا می کنی وباظہار می رسانی دران وقت انسان کامل مے شوی و
خودشناس می گردی واز خودبینی مے برآئی چنانچہ عارفان باکمال
ازین حال خود باین چنین وقال خبر دادہ اند رباعے یارب چہ
خوش ست بے دہان خندیدن ٭ بے واسطۂ چشم جہان را دیدن ٭
بنشین وسفر کن کہ بغایت خوب ست ٭ بے منت پا گرد جہان گردیدن ٭
وچون آدمی زاد درین جہان بے بنیاد این چنین کمال را تحصیل
می نماید بعد مردن ہم او را دران جہان مردہ اعتبار نمے کنند واکثر
نماہی آنجہانی کہ در حق مردگان نیکوکار بعد مبعوث شدن نسیہ است
بہ نقد او را در عالم برزخ می رسانند و محظوظ وملتذ مے دارند و بشر آن
بشارت می سازند کہ ان اولیاء اللہ لا یموتون و لا تحسبن الذین قتلوا
فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون فرحین بما آتاہم اللہ من فضلہ
ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بہم من خلفہم الا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

یستبشرون بنعمة من الله وفضل وان الله لا یضیع اجر المؤمنین و دیگر دریاب
ای خاکی کہ پیدایش صفت حیات و دیگر صفات زائدہ وجسد تو از
امتزاج عناصر و اخلاط اربع ست وقیام آن از وجود افلاک و نجوم
پس چون افعال این آبای علوی بآثار آن امہات سفلی انضمام می یابند
دران زمان بقدرت و ارادت قادر مختار این چنین شکل تو مع
آن صفات پیدا می شود وہمین صفت حیات را روح حیوانی ہم
می نامند و فنا و ممات برہمین روح وہمین صفات طاری مے گردد
وہمچنین ہستی ذات تو از امتزاج آثار اجزاے عوالم لطیف ست کہ
آن را عالم امر ہم می نامند وآن اجزا و اشیا عبارت از مرتبۂ وجود
وعدم وخلا وملا و نور وظلمت وجواہر فرشتگان و درخشندگی
انوار عرش رحمان ست واین چیزہا داخل عالم علوے وجہان
لطیف اند کہ فنا پذیر وہالک نیستند وکسانے را کہ درین عالم پیدا
کردہ اند باقی می دارند وفعلی کہ براے این جہان بعمل مے آرند آنرا
باقیات صالحات می گویند پس تو وقتے کہ حقیقت وکیفیت آن ہمہ
عوالم لطیف وکثیف والطف را دریافتہ وجود وہستی وپیدایش
نفس وذات وصفات خود درمے یابی عارف کامل مے شوی و
دران وقت آن خبر درحق تو صادق مے آید کہ من عرف نفسہ
فقد عرف ربہ یعنی کہ دران زمان ترا این قدر علم وعرفان پیدا
خواہد گردید کہ رب خود را خواہی فہمید ولفظ رب عبارت از ہستیت
کہ مبدء تعین تست پس چون بدین مرتبہ خواہی رسید نسبتے وحضورے
ووصلتے بجناب رب خویش حاصل خواہی نمود وآن مرتبہ بر تو
بعنوان حقانی تجلی کردہ ترا بجانب خود جذب نمودہ از ہمہ گرفتاریہا
خلاص ساختہ ولی خود خواہد گردانید وبفنا وبقاے کہ مصطلح

سالکان طریقت رسانیده وجود ترا مصدر کرامات و خرق
عادات خواهد ساخت و از بندگی همه آلهه آفاقی و انفسی آزادی
بخشیده بندهٔ خاص خود کرده بشرف خطاب عبادی مشرف گردانیده
از ماسوای خود بی خوف و خطر خواهد فرمود که ان عبادی لاخوف علیهم
ولاهم یحزنون اما اگر تو بدان مقام ولایت که آن را ولایت صغری
می نامند هم خواهی رسید تاهم از جناب رب الارباب که مرتبهٔ
صفات حق سبحانه است نادان و بی خبر خواهی بود وای خاکی تا
رسیدن آن مرتبه ولایت باطن پیران و توجهات ایشان را
نیز باعتبار مجاز دخلی می باشد اگرچه بحقیقت هادی و راهنما او سبحانه است
و هم حقیقت سالک و ریاضات و مجاهدات او را از روی صورت بظاهر
دران دخلی هست لیکن برای عروج ازان مقام هیچ یکی ازان اسباب
سودمند نمی گردد مگر دران وقت بحال آن امتی باطن پیغمبر او
عنایت فرماید و از سبب تبعیت و محبت و فنای او در خویش ازان
مقام اصلی او برآورده بطریق ضمنیت طفیلی خود گردانیده مزه و حلاوت
الوش نعمت خاص خویش چشاند که مقرر است که المرء مع من احب پس درین مرتبه
آنکس از مرتبهٔ اصل و رب خود هم گذشته به اصل الاصل و رب الارباب
می رسد و دران جا نسبت مجهول الکیفیه پیدا می کند و این مقام را
ولایت کبری می نامند ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء والله ذوالفضل
العظیم و دیگر بدان ای خاکی که مرتبهٔ مومنین و مسلمین و ابرار و اخیار
و عباد و زهاد همین است که اقرار لسانی و تصدیق قلبی آورده ایمانی بر
خالق خود و صانع سموات و من فیهن درست کرده همه صفاتهای بر کمال
او را شنیده باور کنند و بموجب فرمودهٔ او عمل نموده خویشتن را از منهیات
او باز دارند تا رضای مولای خود حاصل نموده بجنت رسیده مدام

به آسایش و راحت باشند و مرتبهٔ اولیاء الله که ذاهبان الی الله و سالکان فی سبیل الله اند و داخل جماعهٔ مقربین و صف سابقین اند آنست که بدان قدر کار ابرار و ایمان قلبی اکتفا نه کرده اطمینان نفسی حاصل نموده از مرتبهٔ غیب بشهادت گرایند یعنی چندان ریاضات و مجاهدات نموده نفس خود را از هوا و هوس پاک و صاف سازند که بتمام از خواهشهای ما سوا برآیند و از انوار تجلیات اسمے که رب آنهاست مشرف شوند و مرتبهٔ حضرات انبیا آنست که از تجلیات آن اسما هم برآمده بمرتبهٔ اصل مسمای آنها که صفات حقیقیه است رسیده از تجلیات صفاتی بهره مند شوند و بقدر استعداد خویش قربے و معیتے بدان جناب پیدا کنند و هر نبی را از انبیا و اولوالعزم از صفتے مناسبتے هست چنانچه آدم را از صفت تکوین و موسے را از صفت کلام و عیسے را از صفت حیات و ابراهیم را از صفت حلم و علے هذا القیاس که تفصیل آن درین مقام ضروری نیست و آنکه خاتم انبیاست او را مناسبت بمرتبهٔ آن صفت ست که جامع جمیع صفات ست و آن صفت وجود ست پس بحقیقت رب الارباب این مرتبه ست و آن همه اسماے عظام که آن را دیگران اسماے ذاتی می دانند بر همین مرتبه فرود مے آیند و همان یک شخص مستثنی در تمام مخلوقات حق ازین تجلی ذاتی هم بطریق اصالت بهره مند گردیده است چنانچه شمهٔ ازین بیان سابق گفته اند لیکن ای خاکے هیچدان ازین گفتار و اظهار در حق همه مومنین و ابرار انکار رویت بیچون چبار نخواهی فهمید بلکه تحقیقش آنست که اگرچه مومنین و مسلمین مرتبهٔ تبعیت و تقلید دارند لیکن از سبب محبت و تبعیت مقتدایان و پیشوایان خویش در آخر کار بمرتبهٔ تحقیق هم مے رسند و بطریق تبعیت و ضمنیت از مقامات پیران و تجلیات پیغمبران خویش

نیز مشرف می گردند چنانچہ المرء مع من احب ازین معنی خبر مے دہد
چونکہ اسما از صفات جدا نیستند و صفات ہرگز منفک از ذات نگردند
ہمہ مومنان و تمام مسلمانان ہم از میان آئینہ ہائے صفات باجمال و
نقابہائے اسمائے باکمال از تجلی ذات ذوالجلال بہرہ مند خواہند گردید
و بقدر حوصلہ و استعداد خود حظ وافر خواہند برداشت چنانچہ الآن بلا
تشبیہ ای خاکی تو دیدار ذات مرا از میان آیات صفات من می بینی
و بزعم خویش خود را مشاہد ذات بدون پردہ ہائے آلات و صفات
می فہمی حال آنکہ من پردہ ہای کثیف و ظلمانی را از میان برداشتہ ام
و حجابہائے لطیف و نقابہای انوار بسیار و بیشمار از طرفین بمیان ست
کہ اگر یک قسم آن پردہ ہا را کہ چشم تو دارد بہ شمار در آرم تا بہ ہفت بلکہ
تا بہ دہ می رسد غرضکہ ازین امثال و اخبار حقیقت آن خبر مخبر صادق را
کہ ان اللہ تعالی سبعین الف حجاب من نور و ظلمۃ مجملا دریاب کہ درین
وقت فہمانیدن آن تحقیقات علما و صوفیہ و حکما و غیرہم را کہ صفات
حق سبحانہ را زائد بر ذات و عین ذات می دانند و می فہمند و بنیاد مذاہب
و مشارب آنہا بر ہمان ست و از کلمۂ مجمل آنہا کہ ہمہ از وست و ہمہ
اوست باشد تفصیل آن تحقیقات ظاہر و پیدا می گردد و بسیار
مشکل و متعذر می شناسم چرا کہ تو حالا براہ سلوک در آمدہ بحالت عروج
باطن رسیدہ مناسبتے بعالم ارواح و علویات پیدا کردہ لیکن چون
قوس عروج خود را تمام کردہ از انجا نزول نمودہ قوس نزول را ہم
بآخر می رسانی و دائرۂ عروج و نزول خویشتن را تمام مے گردانی و بر
مرکز خویش کہ بساط خاکست قائم و متمکن مے شوی و بہ تشریف خلافت
مشرف مے گردی دران زمان کماحقہ کنہ تحقیقات آنہا کہ تعلق از مرتبۂ
نزول دارد مے فہمی کہ علمای حقیقت دران ذات او سبحان را غنی از عالم

وعالیان می دانند بنابران برای خلقت کثیف صفات زائد بر ذات را
که صریح از کلام الٰهی ثبوت صفات پیدا می گردد ثابت می کنند و
آن را نه عین ذات می گویند و نه غیر ذات و بخلاف اینها صوفیه متاخرین
صفات را عین ذات می دانند و چون در کلام آنها غور نموده می آید
و مراد آنها فهمیده می شود چنان مفهوم می گردد که منکر صفات بر کمال اند و
مخالف آیات ذوالجلال که صریح از کلام الٰهی ثبوت صفات پیدا
می گردد و اینها تاویلاتی که در معنی آن کریمه کرده اند خشک و بارد ست
یاری چون اینها هم مرتبه آن ذات بیچون را منزه از همه اطلاقات
وغنی از همه اضافات می فهمند لاعلاج گردیده برای پیدایش و نمایش
این عالم که نزدیک آنها در خارج وجودی ندارد و غیر از نمود بی بود و
صفات بر کمال او سبحانه را که معدومات ثابته می نامند در خانه علم
امتیازی و اعتباری پیدا کرده ثبوت این عالم وهمی را هم بدان صفات
اعتباری خود که در مرتبه علم تصور کرده اند می دانند و چنانچه اصل
صفات را در خارج موجود نمی پندارند همچنان فروعات آن را هم که
عالم و ما فیها باشد بطریق اولی موجود نمی دانند رباعی باطن شمع
ظهور فانوس منست * ظاهر همه رنگ پر طاوس منست * غلیم چمن آرای
وجود دست امروز * این جلوه خیال نیست محسوس منست * رباعی
هر چند حقیقت فنا می فهمی * آخر بوسیله بقا می فهمی * ای حیرت فهم
اگر تو موجود نه * معدوم خویش از کجا می فهمی * و این همه نمایش را
غیر از عالم وهم و خیال نمی انگارند و صریح منکر بدیهیات اند چنانچه
چون درین چنین تحقیقات اینها غور خواهی نمود خواهی فهمید که درین امر
اینها از جرگه سوفسطائی هیچ کم پائی نه کرده اند * نقد صوفی نه همه
صافی و بی غش باشد * ای بسا خرقه که مستوجب آتش باشد * فرد

صوفیان را می رسد آفت زنفس خویشتن ﷺ ہمچو آن کرمے کہ ضائع میکند پشمینہ را ﷺ واز انجا کہ این طائفہ بالحقیقت قائل صفات بر کمال نیستند واگر بہ تکلیف و مجاز اقرار صفات ہم می کنند آن را سواے ذات نمی دانند بنا بران قائل دیدار اخروی کہ صریح آیات و احادیث اخبار آن می نماید نیستند و بر مراد خویش تاویلات بیجاے کنند واز حال حکماے مشائین واشراقین کہ خارج از مبحث ماند چہ گوییم کہ ایشان ہم ذات وصفات را عین می دانند واز مرتبۂ آن ذات بحت کہ واحد حقیقی ست غیر از صدور یک عقل کہ آن ہم بطریق ایجاب نہ بروش اختیار باشد قائل نیستند واز روی عقل وبراہین قائل عقول عشرہ و نفوس وافلاک و نجوم و جواہر و اعراض و بسائط و مرکبات و ہیولے و عناصر گردیدہ ہمہ را قدیم و باقی گمان بردہ موالید ثلثہ را حادث و فانی از روی صورت فہمیدہ اند وصدور ہمہ کاروبار وافعال را راجع بہ عقل اول می دارند و بہ بیان می آرند واین مردم سیر دائرۂ آفاقے بہ تفصیل کردہ تحقیقات اشیاء آفاقی بقدر عقل خود نمودہ اند چنانچہ آن صوفیہ وحکماے اشراقین از راہ کشف باطنی واز معاملہ سیر انفسے چیزہا گفتہ اند و نوشتہ اند لیکن این ہمہ ہا این قدر نمی فہمند کہ در کاروبار یافت عقلی و بر ہانی غلط و خطا را نیز گنجایش واحتمال ست و بہ معاملۂ کشفی جولان وہم و خیال پس بدین سبب تحقیقات و مکشوفات ایشان اعتباری ندارد و یقین کردن را نمے شاید وانچہ علماے ظاہر کہ تابع شریعت اند تحقیقات کردہ اند و نوشتہ اند از روی تقلید آیہ و حدیث گفتہ اند و در امور اصول دین از پیش خویش چیزے احداث نہ کردہ اند و آنکہ در چیزہاے فروعات دین در بعضے امور اجتہاد و راے خود را دخل دادہ بسیار چیزہا را کہ در وقت حضرت پیغمبر و خلفاے راشدین نہ بود

احداث نموده اند در اکثر جا صواب کرده اند و در بعضے جاہا خطا ہم خورده اند
که تفصیل آن درین مکان امکان ندارد لیکن این قدر دریاب که
مجتهدان بر خطای خود معاتب نمی گردند بلکه یک درجه از درجات
ثواب می یابند و ہم آن صوفیه که اطفال طریقت اند و از سبب غلبه
محبت و استیلای حال بقال آمده اند آن سخن ناتمام آنها نیز خالے از
ندرت و قبولیت نمی نماید فرد چون نماز قصر غربت سالکان راه
عشق ✤ باوجود ناتمامی ها قبول درگه اند ✤ ف از قصص فهم کن و
حاصل آن دریاب ✤ بهر فهمیدن مردم ره افسانه زدند ✤ آسمان
بار امانت نه توانست کشید ✤ قرعه کار بنام چو تو دیوانه زدند ✤ شکر
ایزد که میان من و تو صلح فتاد ✤ محرمان رقص کنان ساغر و پیمانه زدند ✤
کس چو حافظ نه کشید از رخ تحقیق نقاب ✤ تا سر زلف عروسان سخن شانه
زدند ✤ بالجمله معامله تحقیق و بیان حضرات پیغمبران ماورای عقل و برہان
وسوای کشف و عرفان و بدون تقلید و گمان و سیر و طیر دائره انفس و
آفاق است که به فهم و یافت ہر یک زندانی عقل و محبوس حواس نمی در آید
زیرا که این ہمه امور تعلق به آن سیر و طیر دارد پس این برگزیده ہا را نوری
دیگر و یقینے علیحده عطا می فرمایند و آیات کبرای عالم باقی بر ایشان
مکشوف می گردانند که دریافت و شناخت آن آثار قدیم و چیز ہائے
لطیف ہرگز ازین عقل حادث و حواس کثیف راست نمی آید چه ایشان را
چیز ہائے می نمایند و حرفہائے مے شنوانند و از کار ہائے آگاه می گردانند
که چشم و گوش و عقل و ہوش ایشان ہم از ان معامله دیده و شنیده و دانسته
و یافته خویش حیران و گنگ و بے خبر و نادان می باشند و باز دران وقت
او سبحان در حق آن خاصان بندگان مے فرماید که وما اوتیتم من العلم الا
قلیلا یعنی اگرچه آن علام الغیوب محبان و محبوب خود را که ہمه رسولان و

خاتم الرسل باشند بسیار چیزہای جہان غیب و عالم امر مے نماید و اکثر
اسرار مراتب الٰہیات خود را بر ایشان مکشوف می سازد لیکن تاہم
آن ہمہ علوم در جنب علم نا متناہی او سبحان حکم قلیل دارد و بطریق
اجمال از امور ضروری و ناگزیر ایشان اخبار مے بخشد چنانچہ چون مشرکان
از پیغمبر آخر الزمان سوال تحقیق حقیقت روح نمودند این حکم رسید کہ
قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا پس ہر گاہ کہ این چنین
برگزیدگان را در دریافت و شناخت مراتب الٰہیات او سبحان این ہمہ
عاجزی و در ماندگی باشد ہر کہ از دوران و محجوبان و مہجوران دعوے کمال
عرفان نمودہ مفصل حقیقت و کیفیت خلقت آن خالق قدیم را کہ ابتدا
وانتہا نہ دارد و حرف ازل و ابد ہم بر وے راست نمی آید بموجب عقل و
دریافت خود بیان نماید و از پایۂ آخر کہ پیدایش انسان باشد گرفتہ
تا بمرتبۂ ذات بیچون رساند و آن را معاد و مبدء خویش انگارد جہل و فضولی
خود را ثابت و اظہار مے نماید رباعی درین شش درہ کہ کس بجز نام کہ یافت ÷
ماہیت این جنبش و آرام کہ یافت ÷ اندیشہ درین طلسم سربستہ خطاست ÷
آغاز جہان کہ دید و انجام کہ یافت ÷ رباعی کس بیہدہ در سواد آگاہے
تاخت ÷ خود را بجنون زار فضولی انداخت ÷ گر کنہ وبسیط و گر رموز اشیا
نشناختہ است و ہم نہ خواہد شناخت ÷ و این عقلا از سبب کمال
عقل و بسیاری علم از پایۂ خویش تجاوز کردہ از مرتبۂ حد اعتدال بر آمدہ
بدرجۂ افراط رسیدہ اند و درین تحقیقات آن کلیہ و ضابطۂ معقول خویشتن
را کہ افراط و تفریط ہر چیز مذموم ست ہم فراموش ساختہ اند آرے
نہ ہر جاے مرکب توان تاختن ÷ کہ جاہا سپر باید انداختن ÷ و آن عقلاے
بر کمال کہ ثابت بر حد اعتدال اند حضرات انبیا اند کہ مقربان خاص ذو الجلال
ہستند کہ از پایۂ خویش قدم فرا تر نمی گذارند و مرتبۂ بندگی و عاجزی و

مخلوقی و نادانی خود را دائم ملحوظ می دارند و به عجز و قصور معترف اند پس
کمال بندگان مومن نیز همین ست که بر همان قدر که خالق سبحان از توسط
پیغمبران در کلام خویش خبر داده است ایمان آرند و مبدء خود به قدرت
و خلقت او از خاک و معاد خویشتن بموجب اقوال و افعال خبر کرده او تا
جنت و جحیم انکارند و موافق فرموده گرایند و از نافرموده حتی المقدور
اجتناب نمایند و سود و بهبود خویش دران دانند و او سبحانه را متصف
بصفات کمال و منزه از صفات نقص و زوال پندارند و بدین قسم ایمان
آرند که آمنت بالله کما هو باسمائه و صفاته و قبلت جمیع احکامه و بر وجود فرشتگان
و رسیدن کتابها و خلقت پیغمبران ایمان آرند و بروز قیامت و جهان
آخرت اقرار کنند و قائل حشر اجساد شوند و ثواب و عذاب آنجهانی را
از تقدیر او سبحانه دائمی شناسند و اگر بدین همه امور بدین تفصیل ایمان
نه آرند مومن نمی شوند و به قسمی که حکما قائل خدا گشته اند یک مرتبهٔ ذات معرا
از جمیع صفات بر کمال خیال کرده سلسلهٔ عالم را بدو منتهی می دانند برای آنکه
ایشان هم بعقل خویش دور و تسلسل را باطل می انگارند پس آن مرتبه را
واحد حقیقی مے دانند و وجود آن را ناگزیر می فهمند و این همه کثرت را
بآن مرتبهٔ وحدت منتسب می دارند بطریقے که سابق گفته آمد یعنی که بطریق
ایجاب صدور یک عقل را از آن مرتبه جائز می دارند و همه کار و بار افعال
را راجع بدان عقل اول می شناسند و آن ذات را بیکار و معطل می فهمند
و این امر را بزعم خود کمال آن مرتبه می گویند لیکن چون اینها بدون راه
فضل که راه انبیاست بعقل راه یافته اند چه کنند که به عقل درنمانند و بدین قسم
قائل خدا گشتن آدمی مسلمان نمی شود و نجات اخروی حاصل نمے کنند
و قرب و معیت او سبحانه او را پیدا نمی گردد و آن حکما مرتبهٔ ذات را برنگ
حقیقة الحقائق و اصل الاصول و جان جهان مے انگارند بدان سبب

انکار ودیدار ونفی شهود آن می نمایند وای خاکی چه جای حکما که فرقهٔ دهریه
هم که آن را مردم مسلمان منکر خالق می دانند منکر فاعل وصانع وموجد
ومدبر وموثریت آن کافرند هم نفوس وافلاک ونجوم وقابلیت واشیا
را فاعل وباعث ومصور ومدبر وموثر می انگارند لیکن اگر او را انکار ست
از مرتبهٔ الله ذو الجلال بر کمال ست که مستجمع صفات باجمال وجلال ست
چراکه این چنین مرتبهٔ ذات مع الصفات به دریافت وشناخت فهم ناقص
او نمی درآید بلکه آن قسم ذات که مستجمع صفات اضداد باشد در عقل او محال
می نماید پس معلوم گردید که ایمان از قبول کردن صفات بر کمال حاصل
می شود واز اقرار فقط مرتبهٔ ذات نام اسلام بر این کس ثابت نمی گردد
چراکه هیچ فرقهٔ ضاله هم انکار مرتبهٔ وجود وهستی ندارد که هستی مجازی
همه ها اقرار هستی حقیقی او می کنند فرد شبهه را از وحدتش دست تصرف
کوتاه است * کی تواند دیدهٔ احول دو دیدن رو درا * لیکن اصل تحقیق
همین ست که مرتبهٔ ذات او سبحانه از هستی هم وراست ع نیندیشد
اندیشه افزون ازین * که هستی نیز بلکه بیرون ازین * وهم وحدت او
نه آنچنان ست که مقابل اثنین وکثرت ست حاصل کلام آنکه اقوال بلکه قریب
آن حکما وسوفسطائی ودهریه را که بی خبران جاهل اینها را عاقل می دانند
بگوش خود در ره ندهی واز گفتهٔ آن کوران که به قیاس خود راه میروند در
چه نیفتی رباعی ای دل این همه جای هر سو گردان * از شنفتن بحث ایشان
رو گردان * خلقی به جنون متهم آگاه نیست * در خواب خودی تو نیز پهلو گردان *
وهم بر مکاشفات وواقعات سالکان ناتمام که در حالت عروج باشند
اعتقاد نه کنی وتا سخن هر کدام را به میزان کتاب وسنت نه سنجی ووزنی نه نهی
وباید که این سخنان را یاد داری که نیم طبیب خطرهٔ جان ونیم ملا خطرهٔ ایمان
ونیم صوفی تمام شیطان وزیاده بر این تا کجا اطناب نمایم که حالا دماغ

اقتضائی قصر باید و ہم حوصلہ و فہم تو تنگی می نماید رباعی خلقے
طور صفات و اسما فہمید ٭ از کثرت و وحدت انجمنہا فہمید ٭ آن مصطلحات
مبتذل گشت و کہن ٭ اکنون باید معانی ما فہمید ٭ رباعی خاکی ہیچ و مید گی
تو ام باش ٭ تا بار نفس بدوش داری خم باش ٭ زین عجز کہ در کارگہ طینت
تست ٭ اللہ نمی توان شدن آدم باش ٭ لیکن ای خاکی طالعند اگرچہ
من از عالم ارواح ام و مناسبت تمام بعلویات و لطائف دارم و تو از
عالم شہادت ہستی و مماثلت بعالم سفلی و مشابہت با کثائف بیشتر داری فاما
ذات مرا مرات صورت تو گردانیدہ اند تا تو روبرو مو بموی از نظر پوشیدہ
و پنہان خود را در من مشاہدہ کردہ جامعیت صورت و حقیقت خویش فہمیدہ
بر خویشتن والہ و شیفتہ گردی و بے اختیار کمال قدرت و صنعت صانع
و مصور حقیقی را کہ چنین صورت با حقیقت از قلم صنع بید قدرت کشیدہ است
و این چنین حسن و جمال و خوبیہا و کمال در تو تعبیہ نمودہ جامع مظہر تنزیہ و
تشبیہ گردانیدہ مجموعہ مراتب لطائف و کثائف ساختہ است فہمیدہ
عاشق و جویای آن جمیل مطلق و واصل بحق کہ محبوب باقی و مطلوب
حقیقی ست شوی و از ہمہ محبوبان مجازی و مطلوبان فانی و دلفریبان مکار
و مرغوبان ناپائدار کہ نمود بے بود دارند بیزار گردیدہ روی دل و جان خود را
از ہر سو گردانیدہ بجانب قبلہ حقیقی آوردہ خلیل وار بگوئی کہ انی وجہت وجہی
للذی فطر السموات والارض حنیفا و ما انا من المشرکین و تحقیق در باب
ای خاکی بدان کہ [illegible] مشربی بدان سبب ترا نوشتہ کار آن ابو البشر
نمودہ معاملہ ترا تمام گردانیدہ اند و در میان سالکان و مجذوبان استعدادات
بسیار و بے شمار می باشد کہ بعضے نوحی مشرب و بعضے داودی مشرب و
بعضے ابراہیمی مشرب و بعضے موسوی مشرب و بعضے عیسوی مشرب و
اقلی محمدی مشرب می باشند و علی ہذا القیاس مماثلہ خصوصیات انبیاء دیگر

دارند صلوات الله علی جمیع انبیاء الله فی سبیل فاعلان تقدیر ناگزیر در وقت سلوک و عروج و نزول هریک سالک و مجذوب و فقیر مکاشفات و حالات و معاملات مشابه و مماثل و ماتائی متبوعان شان بیان می آرند چنانچه حالاترا بقدر استعداد و لیاقت و قابلیت تو نمودند و شنوانیدند و فهمانیدند رباعی تا محو خیال بی نشانی نشوی ✤ بینای جمال جاودانی نشوی ✤ ای آئینهٔ اشراق علاج خود کن ✤ تشبیه بجاست تا تو فانی نشوی ✤ ه بس کنم خود زیرکی را این بس است ✤ نکتهٔ کافیست گر سامع کس است ✤

بتصحیح تمام طبع شد

صحت نامہ کتاب مجموعۂ تصوف

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
١٣	١	یہ جولوگ	یہہ لوگ	١٨٨	١٢	فیتتحمون	فیتحملون
٢٣	٦	نہو	ہو	١٩١	١٤	علی سارق	علی غنی
٢٩	٣	جودنسوخ	جومنسوخ	١٩٨	١٦	امتخشوا	اتشحوا
٦٦	١٧	یلند	بلند	٢٠٢	٨	راسق	اسق
٨٨	٣	تفصیل	تفصیلے	٢٢٠	١١	الناس	الصحابۃ
١٠٠	٣	چار	دو	٢٢١	٦	قال	قالت
١١٦	٥	ہمارے	ہمری	٢٥٣	١٣	منہا	منہاً
١٣٧	٢١	امن	من	٢٥٤	١	عمیاہ	عمیاء
١٤٠	١٧	لیحضک	لیضحک	″	٢٣	کان یوم	کان یوما
١٥١	١٤	یعمل الی	یعمل لی	٢٥٧	٥	استاجرتہ	استاجرہ
١٥٥	٤	اجد	احد	″	١٣	بعدا	بعدے
١٥٦	٢	لیرجہ	لیرجع	٢٦٣	١	فقال	فقالت
١٥٧	٧	زوجتہا	زوجہا	٢٧٩ حاشیہ	١	اخدرگیست	اخدع گمیت
١٦٠	١٠	الیہ	علیہ	٢٨٣	٢٣	علی عمر	علی علی عمر
″	١٦	اللہ حط	الاحط	٢٩٥	٣	حذارۃ	حذارہ
″	″	من ما	ما من	٣٠٧	١	ذلک	بذلک
١٦٤	٢١	البادب	الباب	٣٧٦	٧	ہل	بل
١٧٩	٧	علیہا	علیہ	٣٨٦	٢٢	سلم کی	سلم
١٨٤	٣	حتے	ہل	٤٢٦	١٣	ہم وماورا	ہم ماورا

تمت